

قواعدِ زبانِ قرآن

حصہ اوّل

یہ کتاب بالغ مبتدیوں کے لئے، قرآنی مثالوں کے ساتھ ،مرتب کی گئی ہے۔
تا کہ تعلیم یافتہ افراد کو فہمِ قرآن میں مدد مل سکے۔

خلیل الرحمٰن چشتی

الفوز اکیڈمی ، اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...........

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❁❁❁ تنبیہ ❁❁❁

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

قواعدِ زبانِ قرآن

جدید اِضافه شده تیسرا ایڈیشن

یہ کتاب بالغ مبتدیوں کے لئے، قرآنی مثالوں کے ساتھ، مرتب کی گئی ہے۔
تاکہ تعلیم یافتہ افراد کو فہمِ قرآن میں مدد مل سکے۔

حصہ اوّل

مرتبہ: خلیل الرحمن چشتی

الفوز اکیڈمی، اسلام آباد

Al-Fawz Academy
317, Street 16,
F-10/2, Islamabad.

Tel 051-22 51 933
Fax 051-22 54 139
E-mail: chishti@apollo.net.pk

نام کتاب : قواعدِ زبانِ قرآن

مرتب : خلیل الرحمٰن چشتی

ISBN : 969-8511-19-9

ناشر : الفوز اکیڈمی، اسلام آباد

کمپیوٹر کمپوزنگ : محمد کلیم ، محمد اعظم ، ایاز خان

پہلا ایڈیشن : 1999ء (تعداد 1,000)

دوسرا ایڈیشن : 2000ء (تعداد 2,000)

تیسرا ایڈیشن : اکتوبر 2001ء (تعداد 2,000)

صفحات : 752

قیمت (Retail) : 400 روپے

پبلشر : فیوچر سائن فون: 6310852

انتساب

محترم جناب محمد خان صاحب منہاس
(صدر الفوز اکیڈمی اسلام آباد)
کے نام
جن کا پیہم اصرار اور مستقل تقاضا
اس کتاب کی تکمیل کا ذریعہ بنا۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فہرستِ مضامین

ابتدائیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ أَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ أَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا .

اَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَیْرَالْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّالْاُمُوْرِ مُحدَثَا تُھَا وَکُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃ" وَکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃ" وَ کُلَّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ .

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ، اس ناچیز کو جو عربی زبان کا ایک ادنیٰ طالبِ علم ہے ، یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ عربی زبان کے قواعد کی ایک ایسی کتاب مرتّب کر سکے جس میں، اصول و قواعد کے ساتھ ساتھ ، مثالوں کی کثرت ہو اور ساتھ ہی چند مثالوں کی تحلیل اور ان کا تجزیہ بھی شامل ہو۔ کسی اجنبی زبان کا سیکھنا آسان کام نہیں ہے۔ اگرچہ عربی زبان سیکھنے کے لئے بہت ساری کتابیں دستیاب ہیں، تاہم مولانا حمید الدین فراہیؒ (المتوفیٰ 1930ء) جیسے زبانِ عربی کے ماہر و نبض شناس تک کو کہنا پڑا

قُدَمَاء کا تھا راستہ دشوار بیٹھ جاتا تھا راہ رو تھک کر
راہ تاریک اور منزل دور اور پھر، ہر قدم پہ اک ٹھوکر

چنانچہ خود مولانا فراہیؒ نے اپنے رسالے "اَسباقُ النَّحْو" میں اس فن کو بطرزِ دگر ترتیب دیا۔ یہ کتاب گوکہ نہایت مفید ہے لیکن نہایت مختصر ہونے کی وجہ سے اس میں مثالوں کی تعداد بہت کم ہے۔ اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں اسم کے معرباتِ اصلیہ کی، جو تعداد میں دس (10) ہیں، بڑے دلنشین انداز میں وضاحت کی گئی ہے اور علمِ نَحْو میں اعراب کی بحث کو آسان طریقے سے سمجھایا گیا ہے جو دراصل، علمِ نَحْو کا مشکل ترین حصہ ہے ، لیکن اس مفید اور دلچسپ کتاب کا کسی ایسے شخص کے لیے سمجھنا انتہائی مشکل ہے ، جو عربی زبان سے واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہو مگر وہ نہ تو عربی مدارس کے مروّجہ نظام تعلیم سے مستفید ہوا ہو اور نہ اس زبان کی معمولی شُد بُد رکھتا ہو۔ مولانا فراہیؒ کی اس کتاب کو کسی استاد کی رہنمائی کے بغیر سمجھنا سخت مشکل ہے۔

میں نے کوشش کی ہے کہ اس کتاب کو آسان بناکر اس طرح پیش کروں کہ ہمارا تعلیم یافتہ طبقہ ، بہت حد تک اسے بغیر استاد کے پڑھ اور سمجھ سکے نیز اس کی مشقوں کو آسانی سے حل کر سکے (استاد کی ضرورت اور جگہ بہر حال خالی رہتی ہے)۔ جدید طریقۂ تدریس کے مطابق ، پہلے اصول بتایا گیا ہے پھر مثال دی گئی ہے اور آخر میں چند مثالوں کی تحلیل کر دی گئی ہے تاکہ بات بالکل واضح ہو جائے۔ دوسرے لفظوں میں ، اس کتاب میں Solutions اور Solved Problems بھی دے دیے گئے ہیں تاکہ طالبِ علم کو اُصول و قواعد کے سمجھنے میں کسی قسم کی دشواری محسوس نہ ہو۔ علاوہ ازیں اس کتاب کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں قرآنِ مجید کی مثالیں کثرت سے دی گئی ہیں تاکہ عربی زبان کے قواعد کے ساتھ ساتھ طالب علم ، قرآن سے بھی مانوس ہوتا چلا جائے۔ مرتب کی نیت بھی یہی ہے کہ عربی قواعد کی ایک ایسی کتاب عوام الناس کے سامنے پیش کی جائے ، جو ان کے فہم قرآن کے

لیے نافع ہو، تاکہ وہ قرآن کو صحیح طور سے اس کی اپنی زبان میں پڑھ اور سمجھ سکیں اور قرآن و سنت کی اساسی تعلیمات سے روشناس ہو کر انہیں معاشرے میں عام کر سکیں۔

اس کتاب کی چند نمایاں خصوصیات حسب ذیل ہیں

1۔ جمع مُکَسَّر کے مختلف اوزان کی مشق تقریباً بیس صفحات پر مشتمل ہے۔ گویا یہ کتاب ایک ورک بک (WorkBook) بھی ہے ۔ سبق کے فوراً بعد، ایسی مشقیں رکھی گئی ہیں کہ آپ اسی کتاب کے خالی کالموں کو پر کر کے سبق پر مہارت حاصل کر سکتے ہیں۔

2۔ کتاب میں جان بوجھ کر، تکرار رکھی گئی ہے تاکہ پچھلے اسباق کا اِعادہ ہوتا رہے۔

3۔ مرتب نے چونکہ خود دو مرتبہ اس کتاب کو پڑھایا ہے ، اس لئے اس کو کئی بار کتاب کی ترتیب بدلنی پڑی ہے ، لہٰذا اب امید کی جاتی ہے کہ طلبہ کے لئے یہ ترتیب بہت حد تک مناسب ہو گی۔

4۔ مرتب نے اُسباق کے اختتام پر بعض ایسے چارٹس (Charts) بھی فراہم کر دیئے ہیں جن میں تمام اُسباق کا خلاصہ آگیا ہے۔ اس طرح طالبِ علم، اِسم اور فعل کی مختلف اقسام کا بیک نظر جائزہ لے سکتا ہے۔

5۔ منصوباتِ ستّہ کے ابواب خصوصی توجہ کے مستحق ہیں۔

6۔ فعلِ مضارع مجزوم اور فعلِ مضارع منصوب کے تحت بے شمار قرآنی آیات بطور مثال نقل کر دی گئی ہیں تاکہ شرطیہ جملوں پر مکمل گرفت حاصل ہو سکے۔

7۔ گردانوں کو رٹانے کی بجائے، فعل کے ظاہری تغیر کی مناسبت سے، معنوی تبدیلی کو ذہن نشین کرانے کے لئے ایسے جداول (Charts) وضع کئے گئے ہیں کہ طالب علم ان کو پُر کر کے صیغوں پر عبور حاصل کر سکتا ہے۔ اسی طرح فعل کے

مختلف ابواب پر مہارت حاصل کرنے کے لئے نئی مشقیں وضع کی گئی ہیں۔

8۔ فعلِ مُعْتَلّ کو، طلبہ بہت مشکل گردانتے ہیں ، چنانچہ اس کو آسان بنانے کے لئے اس کی زیادہ سے زیادہ مشق کروائی گئی ہے۔

یہاں یہ تذکرہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ 15 جولائی 1999 تا 30 جولائی 1999, Read Foundation ، کے زیر اہتمام خواتین اساتذہ اور دخترانِ اسلام اکیڈمی کی معلّمات کے لئے ایک پندرہ (15) روزہ عربی کورس پڑھانے کی سعادت مرتب کو حاصل ہوئی۔ یہ پروگرام ہمہ وقتی اور Intensive تھا۔ اور صبح پانچ تا ساڑھے چھ بجے اور شام چار تا ساڑھے پانچ بجے کلاسیں ہوتیں۔ صبح ۱۰ بجے سے دوپہر ایک بجے تک کلاس ورک کیا جاتا اور ان کی چیکنگ کی جاتی۔ اس عرصے میں خواتین کو صرف اور صرف یہی زیر نظر کتاب پڑھائی گئی۔ نہایت حیرت اور خوشی کی بات تھی کہ بارہ (12) دن بعد، یہ خواتین ، قرآنی آیات کی نحوی اور صرفی تحلیل کے (بہت حد تک) قابل ہو چکی تھیں۔

مجھے امید ہے کہ یہ معلمات اپنے اپنے کالجوں اور اکیڈمیوں میں، اس کتاب کو شامل نصاب کر کے پڑھانا شروع کر دیں گی۔ انٹر نیشنل اسلامک میڈیکل کالج اسلام آباد میں بھی اس کتاب کے داخل نصاب ہونے کے قوی امکانات ہیں۔

درس قرآن دینے والے حضرات و خواتین ، دعوتی اور تبلیغی سرگرمیوں میں منہمک افراد، معاشرے کا تعلیم یافتہ طبقہ ، بیرون ملک قیام پذیر اردو دان مسلمان اور قرآن و سنت سے شغف رکھنے والے دیگر حضرات و خواتین اس کتاب سے ان شاء اللہ بھرپور استفادہ کر سکیں گے۔

الفوز اکیڈمی اسلام آباد، اس کتاب کو انٹرنیٹ (Internet) پر بھی روشناس کرانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

کچھ حصۂ دوم کے بارے میں

حصۂ دوم ان شاء اللہ فعلِ مزید اور اس کی قرآنی مثالوں پر مشتمل ہو گا۔ علاوہ ازیں، بَدَل، حَذْف، اور حروف کو قرآنی مثالوں کی روشنی میں سمجھانے کی کوشش کی جائے گی۔

اس موقع پر، میں اپنے تمام اساتذہ کا شکریہ ادا کرنا ضروری تصور کرتا ہوں اور اللہ کے حضور ان کے حق میں دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین اجر عطا فرمائے۔ بالخصوص مولانا عبد القدیر صاحب اصلاحی (بھارت)، مولانا امین خان رضوی صاحب (بنگلہ دیش)، مولانا رفیق نثار صاحب، مولانا رحمت جلیل صاحب اور مولانا (ڈاکٹر) سہیل حسن صاحب (بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد) کا، جن کی خصوصی توجہ اور شفقت کو میں تمام عمر فراموش نہیں کر سکتا۔

مولانا خالد محمود صاحب (خرِّیج جامعہ امام محمد) کا بھی شکر گزار ہوں کہ انھوں نے بھی، نہ صرف طلبہ کے ایک گروہ کو اس کتاب سے پڑھایا، بلکہ کتاب کی ترتیب و تدوین کے سلسلے میں گراں قدر مشورے بھی دیئے۔

مولانا حکیم اللہ صاحب (بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد) اور ڈاکٹر محمد سلیم صاحب خصوصی شکریے کے مستحق ہیں کہ دونوں نے حرفاً حرفاً کتاب کا جائزہ لیا۔ اغلاط کی نشاندہی کی اور تصحیح کے فرائض انجام دیے۔

برادرم محمد نصیر صاحب اور محمد خان منہاس صاحب نے بھی اوّل تا آخر مطالعہ کر کے مفید مشورے دیئے۔

مولانا (ڈاکٹر) سہیل حسن صاحب اور پروفیسر حبیب الرحمٰن عاصم صاحب کا خصوصی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنھوں نے کتاب کا جائزہ لیا اور مفید مشوروں سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو اجرِ عظیم سے نوازے۔

محمد کلیم صاحب کمپوزر بھی، جو ہمارے دوست میجر (ریٹائیرڈ) غلام محی الدین صاحب اعوان کے فرزند رشید ہیں، ہمارے شکریے کے مستحق ہیں جنھوں نے پانچ ماہ کی لگاتار محنت سے اس کتاب کی کمپوزنگ کی۔

استاذی مولانا عبد القدیر اصلاحی صاحب کے ذاتی نوٹس کی ایک کاپی میرے پاس موجود ہے، جن کو اس کتاب میں جابجا استعمال کیا گیا ہے۔ خصوصاً فعلِ مُعتّل کی مشقوں کے سلسلے میں۔ حصہ دوم میں بھی (جس کا کام بہت حد تک پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے) بالخصوص فعلِ مزید کی مشقوں کے لئے مولانا کے نوٹس سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔

آخر میں اہلِ علم سے گزارش ہے کہ وہ اس کتاب میں جہاں کہیں کوئی سُقْم محسوس کریں، اس کے مرتب کو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں غلطیوں کا تدارک ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو قبولیت عامہ عطا فرمائے تاکہ زیادہ سے زیادہ افراد کے لئے فہمِ قرآن کی منزلیں آسان سے آسان تر ہوتی جائیں۔

۲۰ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ
مطابق ۳ اگست ۱۹۹۹ء

طالبِ دعائے خیر
خلیل الرحمٰن چشتی

317 , Street 16 , F-10/2,
Islamabad , Pakistan

کچھ دوسرے ایڈیشن کے بارے میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میری اس کتاب کی اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک زبردست پذیرائی ہوئی۔ تعلیم یافتہ طبقے نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اور اس کا پہلا ایڈیشن 6 ماہ کی قلیل مدت میں فروخت ہو گیا۔ اب بفضل تعالیٰ اس کا دوسرا ایڈیشن حاضر خدمت ہے۔

پچھلے ایڈیشن میں، کمپیوٹر کی تکنیکی مجبوریوں کے سبب بہت ساری غلطیاں رہ گئیں تھیں۔ اب اس بات کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے کہ کتابت کی کوئی غلطی باقی نہ رہے۔ مولانا حکیم اللہ صاحب (بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد) اور مولانا عبدالرحمٰن شاکر صاحب نے شروع سے آخر تک، انتہائی باریک بینی سے پروف کا جائزہ لیا اور اصلاح فرمائی ہے۔ اس کے باوجود اب بھی اگر کوئی غلطی نوٹ کی جائے تو ہمیں اطلاع دی جائے تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔ علاوہ ازیں، خود میں نے محسوس کیا کہ بعض مقامات پر ابہام اور تشنگی پائی جاتی ہے، جسے دور کرنے کے لیے مزید اضافوں کی ضرورت ہے۔ چنانچہ یہ ایڈیشن ان اضافوں سے مزین ہے۔ بعض جگہ بے جا تکرار تھی، جسے حذف کر دیا گیا ہے۔

سب سے خوش آئند بات یہ ہے کہ استاد محترم مولانا عبد القدیر اصلاحی صاحب مَدظِلُّه (بھارت) نے ضعیف العمری اور دیگر مصروفیات کے باوجود، میرے شدید اصرار پر کتاب کو شروع سے آخر تک دیکھ کر نہ صرف غلطیوں کی اصلاح فرمائی، بلکہ نہایت مفید مشوروں سے بھی نوازا۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو اس خدمت کا اجر عظیم عطا فرمائے اور اسے ان کے حق میں صدقۂ جاریہ بنادے۔

مولانا عبد القدیر اصلاحی صاحب نے خیال کیا ان کی تنقید شاید مجھ پر گراں گزرے۔ میں نے جواباً مولانا کو لکھا ''مولانا! تنقید کے بارے میں میرا عقیدہ یہ ہے کہ

''وہی ذبح بھی کرے ہے، وہی لے ثواب اُلٹا''

مولانا کا جواب آیا۔ ''آپ کا خط ملا۔ جس سے تنقید کا مزید حوصلہ ملا۔ اور مزید کتاب کے حصوں کو دیکھ ڈالا۔ جس قدر کنکر چننے کی توفیق ملی، حاضر خدمت ہے۔ ممکن ہے کہیں میرے مشورے پر آپ کو اطمینان نہ ہو۔ کیوں کہ مجھ سے بھی خطا کا امکان اسی قدر ہے، جس قدر امکان آپ کے ساتھ ہو سکتا ہے''۔ یہ مولانا کی کسر نفسی اور تواضع ہے۔ مولانا نے مزید لکھا۔ '' میں چاہتا ہوں کہ ہندوستان میں اس کتاب کو نصاب میں رکھوں مگر یہ اتنی ضخیم ہوگئی ہے کہ طلبہ اس کی قیمت ادا نہیں کر سکیں گے''۔ بعض دیگر پاکستانی احباب نے بھی اس خیال کا اظہار کیا کہ لوگوں کی جیب کا خیال کرتے ہوئے، اس کا پیپر بیک ایڈیشن بھی شائع کیا جانا چاہیے۔ چنانچہ اعلیٰ اور سستا ایڈیشن دونوں ایک ساتھ شائع کیے جا رہے ہیں۔

مولانا عبد القدیر اصلاحی صاحب مَدَّظِلُّه کے مشورے کے مطابق، مولانا حمید الدین فراہی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1349ھ) کے اشعار خلاصے میں جابجا درج کر دیئے گئے ہیں۔ اشعار بہت جلد حافظے پر نقش ہو جاتے ہیں۔ اور سبق کا اِعادہ بھی ہو جاتا ہے۔ امید ہے کہ طلبہ اسے مفید پائیں گے۔

اس موقع پر یہ احساس ہوتا ہے کہ والد محترم عبد الرحمٰن صاحب چشتی مرحوم حیات ہوتے اور اس کاوش کو دیکھتے تو کس قدر مسرور ہوتے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

ہر چند تصحیح کی کوشش کی گئی ہے، لیکن انسانی کام غلطیوں سے مکمل پاک نہیں ہو سکتا۔ اہل علم سے گزارش ہے کہ وہ ہمیں غلطیوں سے آگاہ کریں۔ ان شاء اللہ اصلاح کر لی جائے گی۔

قواعدِ زبانِ قرآن کی دوسری جلد کے لیے شدید تقاضا ہو رہا ہے۔ اس دوران دوسرے کتابچوں کی طرف مشغولیت رہی۔ ان شاء اللہ اب بہت جلد یہ کام بھی پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔

طالبِ دعائے خیر
خلیل الرحمٰن چشتی

۲ رجب ۱۴۲۱ھ
مطابق یکم اکتوبر 2000ء
317, Street 16, F-10/2,
Islamabad, Pakistan.

کچھ تیسرے ایڈیشن کے بارے میں

الحمدُ للہ رَبّ العالمین والصلاۃُ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ اجمعین

کتاب کا تیسرا ایڈیشن حاضرِ خدمت ہے۔ اور یہ پچھلے نقوش سے یقیناً بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے، جنہوں نے مرتب اور کاتب دونوں کی غلطیوں کی نشاندہی کی۔

مولانا عبداللہ کھوسو صاحب مد ظلہ العالی مہتمم مدرسہ سراج العلوم، اللہ آباد، کشمور، ضلع جیکب آباد، سندھ خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں، جنہوں نے اول تا آخر کتاب کا جائزہ لے کر مفید مشورے دیے اور اصلاح فرمائی۔

مولانا محمد امیر نواز صاحب مد ظلہ العالی مدرس التفسیر والحدیث، جامعہ عربیہ، گوجرانوالہ نے بھی، (جو خود جامع الصرف جیسے مفید کتاب کے مصنف ہیں، اور جس سے خود اس مرتب نے استفادہ کیا ہے) میری گزارش پر اول تا آخر کتاب کا مطالعہ کیا۔ اور تسامحات کی طرف اشارہ فرمایا۔

میرے ایک فلاحی ہندوستانی عالم دوست نے بھی، جو مدرستہ الفلاح، اعظم گڑھ کے فارغ التحصیل ہیں، پرانے نقوش کو بہتر بنانے میں میری مدد فرمائی۔

اللہ تعالیٰ ان تمام بزرگوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

طالبِ دعائے خیر
خلیل الرحمٰن چشتی

۱۲ شعبان ۱۴۲۲ھ
مطابق 30 اکتوبر 2001ء

317, Street 16, F-10/2,
Islamabad, Pakistan.

تقریظ

(از مولانا محمد امیر نواز صاحب قبلہ)

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

کسی بھی زبان کو صحیح سمجھنا اور بولنا ، اس کے قواعد (گرائمر) کو سمجھ کر ازبر کر لینے اور ان کی امثلہ کا اچھی طرح اجراء کرنے پر موقوف ہے۔

قواعد کے بیان پر تو اہل علم نے ہمیشہ توجہ مرکوز رکھی ، اور اعلیٰ پائے کی کتب تصنیف فرمائیں اور ان کتب کے پڑھانے والے اساتذہ کرام نے ، قواعد کی تشریح اور امثلہ کے اجراء پر پوری کوشش صرف فرمائی فجزاهم الله عنا و عن سائر المسلمين.

لیکن موجود دور میں ، گرائمر جیسے خشک اور بے مزہ مضمون میں طلبہ کی عدم دلچسپی کی وجہ سے ، اساتذہ بھی صرف بیان کو ہی گوشہ عافیت سمجھتے ہیں ، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ طلبہ آٹھ آٹھ سال کا طویل عرصہ علومِ عربیہ حاصل کرتے ہیں اور دورہ حدیث سے فارغ التحصیل ہو کر علماء کی صف میں شامل ہو جاتے ہیں۔

سوائے شرذمہ قلیلہ کے ، بیشتر زبان کے اتار چڑھاؤ سے ناواقف رہتے ہیں ، اس کمی کا تدارک کرنے کے لیے کسی ایسی کتاب کی اشد ضرورت محسوس کی جارہی تھی جو قواعد و اجراء کی جامع ہو۔

الحمد لله کہ اللہ تعالیٰ ہر ضرورت کے لیے رجالِ کار پیدا فرماتے رہتے ہیں۔ محترمی مولانا خلیل الرحمٰن چشتی نائب صدر الفوز اکیڈمی اسلام آباد نے اس کمی کا احساس فرمایا اور شب و روز کی محنت سے " قواعد زبان قرآن " کے نام سے قواعد و انشاء کا مجموعہ مرتب کیا ، جس میں خاص طور پر ، قرآنی مثالوں کا اہتمام فرمایا اور ہر قاعدہ کو ، اچھی طرح کھولنے کی کوشش فرمائی۔

میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی سعی کو مشکور فرمائے اور طلبہ علومِ عربیہ و اسلامیہ کو بھر پور استفادہ کی ہمت عطا فرمائے۔ (آمین)

۸ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ — محمد امیر نواز

مدرس التفسیر والحدیث جامعہ عربیہ ، گوجرانوالہ

ہدایات برائے طلبہ

1۔ أفعَال کی گردانوں کو ، رٹنے کی کوشش نہ کریں۔بلکہ أفعَال کی شکلوں میں تبدیلی سے، معانی میں رونما ہونے والی تبدیلیوں پر غور کر کے ، انہیں ذہن نشین کرلیں۔

2۔ کتاب میں دیئے گئے قواعد ، اوراُن کے تحت دی گئی مثالوں ، کو باربار پڑھیں ، غور کریں ، تاکہ قاعدہ اور مثال دونوں ، دماغ میں محفوظ ہو جائیں۔روزانہ تلاوتِ قرآن کے موقع پر ، غور کرتے رہیں کہ یہ کس قاعدے کے تحت ہے اوراِس سے ، معانی پر کیا اثر پڑتا ہے۔

3۔ حصہّ اوّل کی تکمیل کے بعد، حصہّ دوم کا مطالعہ ضروری ہے جس میں فعل ثُلاثی مزید کا، تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے اور حُرُوف سے بحث کی گئی ہے۔

4۔ طالب علم کے پاس ، مُفْرداتُ القرآن از امام راغِبْ أصفَهانی (وفات 500ھ) کا ہونا ضروری ہے۔اس کا اُردو ترجمہ شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہؒ نے کیا ہے۔اس کتاب کے مطالعے سے ، ایک ہی لفظ کے ، مختلف استعمالات کا پتہ چلتا ہے۔عربی زبان میں نیز خود قرآن میں ، ایک لفظ ، ایک جگہ ، ایک معنٰی میں اوردوسری جگہ ، دوسرے معنٰی میں اور تیسری جگہ، تیسرے معنٰی میں استعمال ہُوا ہے۔مُبْتَدِی کے لئے مذکورہ یہ کتاب ایک نعمت ہے۔اس کی طرف، بار بار رجوع کرنے سے، قرآن فہمی کی منزلیں ان شاءاللہ آسان ہو جائیں گی۔

5۔ طالب علم کے پاس ، عربی اُردو ڈکشنری ، مِصْباحُ اللُّغات از مولانا عبدالحفیظ بلیاوی یا المنجد کا ہونا ضروری ہے۔ان کتابوں سے بھی، باربار رجوع کرنے سے ، طالب

علم کی دشواریاں دُور ہو سکتی ہیں۔

6۔ جو طالبِ علم ، مزید محنت کرنا چاہتے ہوں اور عربی زبان میں مزید مہارت حاصل کرنا چاہتے ہوں اُن کے لئے مندرجہ ذیل کتب ، ان شاءاللہ فائدہ مند رہیں گے۔

A۔ مُعَلِّمُ الإنْشاء (حصّہ اول و دوم و سوم)

از مولانا عبدالماجد ندوی و مولانا محمد رابع حسنی ندوی

مجلس نشریاتِ اسلام ، کراچی نے اسے شائع کیا ہے۔

B۔ النَّحْوُ الوَاضِح (حصّہ اول و دوم و سوم)

از استاذ علی الجارم و استاذ مصطفیٰ امین

یہ کتاب دارالمعارف، قاہرہ، مصر سے شائع ہوئی ہے اور پاکستان میں دستیاب ہے۔

7۔ عربی زبان سیکھنا ، بذاتِ خود مقصود نہیں ہے۔ بلکہ اصل مقصد تو یہ ہے کہ ہم اللہ کی کتاب ، اور رسولؐ کی سنت پر مبنی خالص اسلامی تعلیمات کو ، اُس کی اساسی زبان میں سیکھیں اور اِسلام کی خالِص دعوت کو خدا کے دیگر بندوں تک پہنچائیں۔ مطالعہ سب سے بڑا مُعَلِّم ہے۔ قرآن مجید کی تدبر و تفکر کے ساتھ ،روزانہ باقاعدہ تلاوت، اور صحیح اَحادیث پر مشتمل کسی مستند کتاب کا مطالعہ ، جس میں عربی متن بھی موجود ہو ، ایک داعی اور مبلغؒ کی منزلوں کو آسان کرنے کا سب سے بہتر ذریعہ ہے۔

تعریفات

1۔عِلْمُ الصَّرْف The Conjugation

صَرْف وہ علم ہے ، جس میں کلمے (یعنی Word یا لفظ) کے اندر تبدیلی کے اُصول بتائے جاتے ہیں ، یعنی یہ لفظی تَغیُّرات کے علم کا نام ہے۔

مثلاً لفظ عِلْم" سے بے شمار الفاظ بنائے جاسکتے ہیں۔

جیسے عَالِم" ، مَعْلُوم" ، مُتعَلِّم" ، یَعْلَمُوْنَ ، تَعْلَمُوْنَ ، عُلُوْم" ، مُعَلِّم"

2۔ عِلْمُ النَّحْو The Syntax

1۔ وہ عِلْم ہے جس میں ، الفاظ/کلمات (Words) اور کلام (Sentences) کو صحیح طور پر جوڑنے کے قواعد بتائے گئے ہوں۔

2۔ وہ علم ہے جس میں ، اسْم ، فِعل اور حَرْف کو جوڑ کر جملے بنانے کی ترکیب بتائی جاتی ہو۔

3۔ علْمِ نحو کے ذریعے اسماء کے آخری حصے یا آخری حرف کی حالت معلوم ہوتی ہے۔ اور کسی جملے میں ، اسم کی حیثیت اور مقام کا تعین ہوتا ہے۔ مثلاً

کِتَاب" ، کِتَاباً ، کِتَابٍ

اَلْکِتَابُ ، اَلْکِتَابَ ، اَلْکِتَابِ

نوٹ کیجئے کہ اوپر کی مثالوں میں آخری حرف 'ب' پر کہیں پیش ہے۔ کہیں زبر اور کہیں زیر اور کہیں ایک کے بجائے دو دو پیش، دو دو زبر اور دو دو زیر ہیں۔

3۔ عِلْمُ الْبَیَان

علمِ بیان ، ایک مضمون کو نت نئے انداز سے مختلف پیرایوں میں بیان کرنے کی قدرت کا علم ہے۔ تاکہ مضمون زیادہ واضح ، زیادہ دلکش ہو جائے اور بہت حد تک صحیح تصویر کشی ممکن ہو سکے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے تشبیہات ، اِستعارات وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

4۔ عِلْمُ الْمَعَانِی

علمِ معانی، کلام کو مقتضائے حال بنانے کی قدرت فراہم کرنے والا علم ہے۔ تاکہ کہنے والا، پڑھنے والے اور سننے والے کے حالات ، اور موضوعِ کلام کی مناسبت کو پیش نظر رکھتے ہوئے، مختلف اسالیبِ بیان کو اختیار کرلے۔ چنانچہ وہ کبھی خبر، کبھی انشاء ، کبھی اِیجاز ، کبھی اِطناب ، کبھی فصل اور کبھی وصل سے کام لیتا ہے۔

5۔ عِلْمُ الْبَدِیْع

علمِ بدیع ، کلام کے اندر صوری اور معنوی حسنِ لطافت پیدا کرنے کی قدرت کا علم ہے۔ تاکہ کلام لفظی اور معنوی اعتبار سے خوبصورت ہو کر زیادہ مؤثر بن سکے۔ جب کہ بعض علماء کے نزدیک یہ علمِ معانی ہی کا ایک حصہ ہے۔

6۔ عِلْمُ الْبَلَاغَة

علمِ بیان، علمِ معانی اور علمِ بدیع ، یہ تینوں علمِ بلاغت کا حصہ ہیں۔

زبانوں کے بارے میں، یہ بنیادی بات ذہن میں رکھیے کہ پہلے زبانیں بنتی ہیں۔ اور پھر زبان کے مطابق ، قواعد بنائے جاتے ہیں تاکہ غیر اہلِ زبان کو ایک اجنبی زبان کے سیکھنے میں سہولت ہو۔ (قواعد کے مطابق، زبان نہیں بنائی جاتی۔)

زبان کی صِحَّت کا دارومدار 'سَمَاع' پر ہوتا ہے۔

فرمانِ الٰہی

﴿إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾

(الزخرف: 3)

”ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے، امید ہے کہ تم لوگ سمجھو گے۔“

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهُ (بخاری)

”تم میں سب سے بہتر وہ ہے ، جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔“

فرمانِ عمر فاروق رض

تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ فَإِنَّهَا مِنْ دِيْنِكُمْ

”عربی زبان سیکھو ، اس لیے کہ یہ تمہارے دین کا حصہ ہے۔“

باب نمبر 1

سبق نمبر 1

حُرُوفِ تَهَجِّی The Alphabet

عربی زبان میں کُل حروفِ تہجی 28 ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

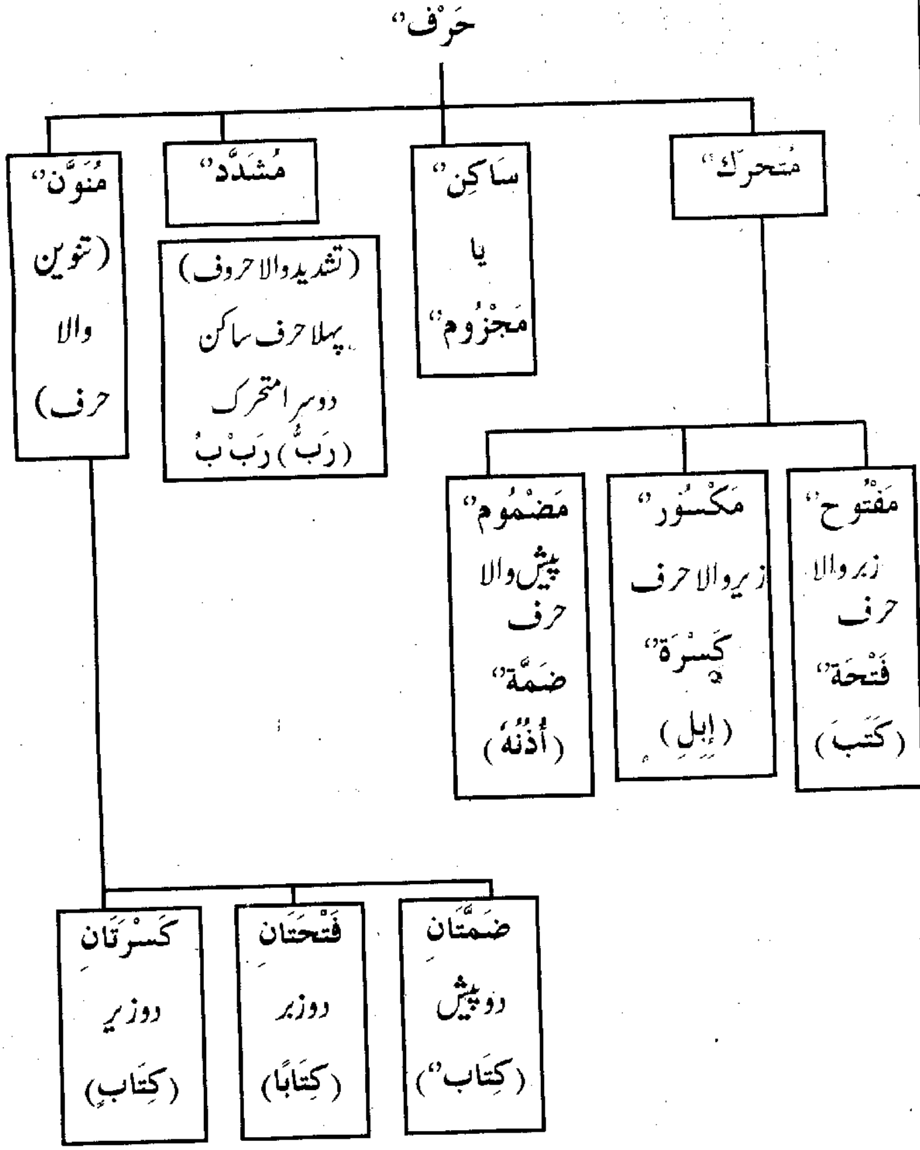
1. ا (اَلِف") ✲	11. ز (زَاء")	21. ق (قَاف")
2. ب (بَاء")	12. س (سِین")	22. ك (كَاف")
3. ت (تَاء")	13. ش (شِین")	23. ل (لَام")
4. ث (ثَاء")	14. ص (صَاد")	24. م (مِیْم")
5. ج (جِیم")	15. ض (ضَاد")	25. ن (نُون")
6. ح (حَاء")	16. ط (طَاء")	26. و (وَاوْ")
7. خ (خَاء")	17. ظ (ظَاء")	27. ھ (ھَاء")
8. د (دَال")	18. ع (عَیْن")	28. ء (ھَمْزَة") ✲
9. ذ (ذَال")	19. غ (غَیْن")	29. یا (یَاء")
10. ر (رَاء")	20. ف (فَاء")	

✲ اَلِف" ، ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔ لیکن یہ جب متحرک نظر آئے تو جان لیجئے کہ دراصل یہ " ھَمْزَہ " ہے۔

Chart No. 1

حروف کی قسمیں

(حرکات کے اعتبار سے)



1- حرکات (The Vowels) :

حرکات دو قسم کی ہیں۔ چھوٹی اور بڑی۔ تین چھوٹی حرکتوں کو زَبَر ، زِیْر اور پیش کہا جاتا ہے۔ تین بڑی حرکتیں الف، یاء اور واؤ سے ظاہر کی جاتی ہیں۔

2- متحرّک حرف (The Letter With a Vowel)

جس حرف پر کوئی حرکت ہو، اسے متحرِّك کہتے ہیں۔

3- مَفْتُوْح" (The Letter with a Short Vowel A) :

اس حرف کو کہتے ہیں، جس پر فَتْحَة یا زَبر ہو۔ جیسے کَتَبَ میں تینوں حُروف۔

4- مَکْسُور" (The Letter with a Short Vowel I) :

اس حرف کو کہتے ہیں، جس پر کَسْرَة یا زیر ہو۔ جیسے اِبِلِ میں تینوں حُرُوف۔

5- مَضْمُوم" (The Letter with a Short Vowel U) :

اُس حرف کو کہتے ہیں، جس پر ضَمَّة یا پیش ہو۔ جیسے أُذُنُ میں تینوں حُرُوف۔

6- سَاکِن" یا مَجْزُوم" (The Vowelless)

اُس حرف کو کہتے ہیں ، جس پر جَزْم یا سُکُون ھو. جیسے حَمْدٌ" میں مِیْم.

7- مُشَدَّد" (The Doubled Letter) :

اُس حرف کو کہتے ہیں، جو پہلے ساکن ہو اور پھر متحرّک ہو جائے اور اس طرح دوبارہ پڑھا جائے۔ جیسے رَبٌّ (رَبْ + بُ) پہلا 'ب' ساکن اور دوسرا متحرک ہے۔

8- مُنَوَّن" (The Modulated Letter) : اُس حرف کو کہتے ہیں ، جس پر تنوین ہو، اور جو آخر میں نون ساکن کی آواز دے۔ منونّ حرف پہلے متحرک ہوتا ہے اور آخر میں ساکن نون کی آواز دیتا ہے۔ جیسے کتاب" ، کِتَابُنْ کی طرح پڑھا جاتا ہے۔ یہاں بُ متحرک ہے۔ اور نون ساکن ہے۔

Chart No. 2

حُرُوفِ تَہَجِّی (حروفِ ھجائی)

کل تعداد (28)

حُرُوفِ صَحِیْح

The Consonants

تعداد (25)

حُرُوفِ عِلَّت

The Long Vowels

(The Defective Letters)

تعداد (3)

اَلِف" (ا) — وَاو" (و) — یَاء" (ی)

حُرُوفِ مَدَّہ (طویل حرکت)

(The Lengthening Letters)

اَلِف"	وَاو"	یَاء"
کھڑا زبر	اُلٹا پیش	کھڑی زیر
یا	یا	یا
فَتْحہٴ اِشبَاعی	ضَمّہ اِشبَاعی	کَسْرَہ اِشبَاعی
رَحْمٰن	کِتَابُہٗ	کِتَابِہٖ

اَلِف (Vowel) ہمیشہ ساکِنْ ہوتا ہے۔لیکن جب یہ مُتَحرّک نظر آئے تو جان لیجئے کہ دراصل یہ ' ہمزہ ' (Consonant) ہے لیکن الف کی شکل میں لکھا گیا ہے۔

1- حُرُوفِ علّت: عربی زبان میں حُرُوفِ عِلّت تین ہیں۔ الف ، واؤ اور یاء

2- حُرُوفِ صحیح:(The Sound Letters)کل حُرُوف تہجی 28 ہیں۔

تین حُرُوفِ علّت کے علاوہ بقیہ 25 حُرُوفِ صحیح کہلاتے ہیں۔

3- حُرُوفِ مدّہ: (The Lengthening Letters)

حُرُوفِ عِلّت ہی، حُرُوفِ مدّہ ہیں۔ان کی حرکت طویل ہوتی ہے۔

a- ضَمّہ اِشْبَاع(الٹاپیش): (The Long Vowel U)پیش والے حرف کے بعد ، اگر واؤ ساکن آجائے تو پیش کی حرکت طویل کر دی جاتی ہے۔

اس کو اُلٹے پیش یا ضَمَّہ اِشْباعی ، سے ظاہر کیا جاتا ہے۔جیسے کِتَابُہٗ۔

b- فَتْحہ اِشْبَاع(کھڑا زبر): (The Long Vowel A)زبر والے حرف کے بعد، اگر الف ساکن آجائے تو ،زبر کی حرکت طویل کر دی جاتی ہے۔

اس کو کھڑے زبر یا فتحہ اشباعی سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ جیسے رَحْمٰن

c- کَسرۂ اِشْبَاع(کھڑی زیر): (The Long Vowel I)زیر والے حرف کے بعد یائے ساکن آئے تو، زیر کی حرکت طویل کر دی جاتی ہے۔

اس کو کھڑی زیر یا کسرہ اِشباعی سے ظاہر کیا جاتا ہے۔جیسے کِتَابِہٖ

سبق نمبر 2

حُرُوفِ شَمْسِی اور حُرُوفِ قَمَرِی

اسم کے شروع میں جو " اَلْ " (لامِ تعریف) لگایا جاتا ہے ، اس " الف لام " کے لام کی آواز کے اعتبار سے ، حُرُوف کی دو قسمیں ہیں ، حُرُوْفِ شَمْسِی اور حُرُوْفِ قَمَرِی۔
حُرُوفِ شَمْسِی کی تعداد چودہ **(14)** اور حُرُوفِ قَمَرِی کی تعداد بھی چودہ **(14)** ہے۔

حُرُوفِ شَمْسِی : حروفِ شمسی وہ حروف ہیں ، جن سے شروع ہونے والے الفاظ سے پہلے ' لامِ تعریف ' ، الف لام (اَلْ) لگادیا جائے تو ، الف لام کے لام کی آواز ، لفظ کے پہلے حرف کی آواز ، میں بدل جاتی ہے۔ الف لام کا لام لکھا تو جاتا ہے ، لیکن پڑھا نہیں جاتا۔

مثلاً " شَمْس " سے پہلے الف لام لگانے سے اَلشَّمْسُ ہو جاتا ہے۔ یہاں غور کیجئے تو معلوم ہو گا کہ پہلا حرفِ شین مُشَدَّد ہو گیا ہے۔ حُرُوفِ شَمْسِی حسب ذیل ہیں :

ت ، ث ، د ، ذ ، ر ، ز ، س ،

ش ، ص ، ض ، ط ، ظ ، ل ، ن

صحیح تلفظ کے لئے مندرجہ ذیل تحلیل ملاحظہ فرمائیے۔

تحلیل : اَلْ + شَمْسُ = اَشْ + شَمْسُ = اَلشَّمْسُ

تَشْدِید“

کسی لفظ میں ، کسی حرف کی آواز کو دو مرتبہ ادا کرنے کا نام ہے۔ جس میں پہلا حرف ساکن اور دوسرا مُتَحَرِّك ہوتا ہے۔ اوپر کی مثال اَلشَّمْسُ میں پہلا شین ساکن ہے اور دوسرا شین مُتحرِّك ہے۔

مندرجہ ذیل أسْمَاء پر غور کیجئے۔ یہ سب أسماء حُرُوفِ شمسی سے شروع ہوتے ہیں۔ اَلصَّلٰوةُ ، اَلزَّكٰوةُ ، اَلرَّسُولُ ، اَلرَّافِعُ

حُرُوفِ قَمَری: حُرُوفِ قَمَری سے شروع ہونے والے الفاظ پر ’لَامِ تعْرِیْف‘ (أَلْ) أَلِف لام لگانے سے لام کی اصلی آواز میں کوئی تبدیل واقع نہیں ہوتی ، اور لفظ ، جس طرح لکھا جاتا ہے، اُسی طرح پڑھا جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل چودہ حُرُوف ، حُرُوفِ قَمَری کہلاتے ہیں۔

أ ، ب ، ج ، ح ، آ ، ع ، غ ، ف ، ق ، ك ، م ، و ، ہ ، ي

تحلیل: اَلْ + قَمَرٌ = اَلْقَمَرُ

مندرجہ ذیل اسمائے الٰہی پر غور کیجئے جو حُرُوفِ قَمَری سے شروع ہوتے ہیں۔

أَلْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ، اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ ، اَلْمُؤْمِنُ

اَلْمُهَيْمِنُ ، اَلْجَبَّارُ ، اَلْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

مشق : سُورَةُ البَقَرَه میں سے 20 ایسے الفاظ تلاش کیجئے جو **لامِ تعریف (أل)** اور حُرُوفِ شَمسی سے شروع ہوتے ہوں۔

مشق : سُورَةُ آلِ عمران میں سے 20 ایسے الفاظ تلاش کیجئے جو **لامِ تعریف (أل)** اور حُروفِ قَمَرِی سے شروع ہوتے ہوں۔

باب نمبر 2

سبق نمبر 3

كَلِمَة " Word (لفظ)

عربی زبان میں، لفظ کو ' كَلِمَة ' کہتے ہیں۔اس کا دوسرا نام " مُفْرَد " ہے

مُفْرَد ، كَلِمَة

إِسْم " ← فِعْل " ← حَرْف "

عربی زبان میں کَلِمَات یعنی الفاظ (Words) تین قسم کے ہوتے ہیں۔

1۔اسم 2۔فعل 3۔حرف۔

1۔ إِسْم " یعنی NOUN (جمع : اَسْمَاء ")

اسم وہ لفظ ہے ، جس سے کسی شخص ، جگہ یا چیز کا نام معلوم ہو اور جس سے زمانہ ظاہر نہ ہوتا ہو۔ مثلاً مَسْجِد " ، زَيْد " ، كِتَاب "

2۔ فِعْل " یعنی VERB (جمع : أَفْعَال ")

فِعْل وہ لفظ ہے ، جو کسی کام کے ہونے کو، کسی خاص زمانے کے تعیُّن کے

ساتھ، ظاہر کرے۔ مثلاً

ذَهَبَ = وہ گیا ، فَعَلَ = اس نے کیا ، اَکَلَ = اس نے کھایا

3۔ حَرْف" یعنی PARTICLE (جمع : حُرُوف")

حرف وہ لفظ ہے ، جو اپنا مفہوم دینے کے لئے ، اِسم یا فِعْل یا دونوں کا محتاج ہو۔ مثلاً

اِلیٰ = تک ، مِنْ = سے ، عَلیٰ = اوپر

اسم کو پہچاننے کا طریقہ

1۔ اسم پر لامِ تعریف "ال" آسکتا ہے۔ جیسے اَلْحَمْدُ ، اَلْکِتَابُ ، الرَّسُولُ، العزیزُ ، وغیرہ جب کہ فعل پر کبھی "ال" نہیں آتا۔

2۔ اسم پر "تنوین" آسکتی ہے، جیسے کتاب"، کتاباً ، کتابٍ ، مُسْلِمَات"، جب کہ فعل پر کبھی "تنوین" نہیں آتی۔

3۔ اسم کے آخر میں "وْنَ" اور "اِیْنَ" آسکتا ہے۔

جیسے : مُؤ منُوْنَ ، مُسْلِمُوْنَ ، عَابِدِیْنَ، سَاجِدِیْنَ ، قَانِتِیْنَ ، وغیرہ۔

اور فعل پر بھی اسی طرح آسکتا ہے۔

جیسے : یَعْمَلُوْنَ ، تَعْمَلُوْنَ ، تَعْلَمِینَ وغیرہ۔

فعل کو پہچاننے کا طریقہ

4۔ فِعل "الف" (همزه) سے شروع ہو سکتا ہے ۔ جیسے أَنْظُرُ، أُذْبَحُ ، أَقْتُلُ، أُنصُرْ ، اِضْرِبْ، اِفْتَحْ ، أُكْرُمْ ، اِسْمَعْ وغیرہ۔

اسی طرح اسم سے بھی شروع ہو سکتا ہے۔ جیسے :اَكْبَرُ ، اَكْثَرُ ، اِحْمَرُ وغیرہ۔

5۔ فِعل "ت" سے شروع ہو سکتا ہے۔ تَفْعَلُ ، تَعْلَمُ ، تَذْكُرُ، تَعْلَمُوْنَ ، تَشْعُرُوْنَ، تَسْتَهْزِءُونَ ، تَعْبُدُوْنَ ، تَسْجُدِيْنَ ، تَفْعَلْنَ، تَحْفَظْنَ، وغیرہ

6 ۔ فعل "ن" سے شروع ہو سکتا ہے۔

جیسے : نَفْعَلُ ، نُنَزِّلُ ، نَشْرَحُ ، نُؤمِنُ، نَتَوَكَّلُ ، نَزِيْدُ ،

7۔ فعل "یا" سے شروع ہو سکتا ہے۔ جیسے يَفْعَلُوْنَ ، يَعْلَمُوْنَ ، يَعْمَلُوْنَ ، يَفْتَرُوْنَ ، يَأْخُذُ، يَأْكُلُ ، يَذْهَبُ ، يَضْرِبْنَ ، يَنْصُرْنَ وغیرہ۔

8- فعلِ ماضی کے آخر میں زبر ہوتا ہے۔ جیسے فَتَحَ ، ضَرَبَ ، نَصَرَ وغیرہ

9- فعلِ مضارع کے آخر میں زبر ، پیش اور جزم ہو سکتا ہے۔ لیکن فعل کے آخر میں کبھی زیر نہیں آتی۔ جیسے : يَفْتَحُ ، لَنْ يَفْتَحَ ، لَمْ يَفْتَحْ وغیرہ

10- فعلِ امر کے آخر میں جزم آتا ہے۔

جیسے : اِفْتَحْ ، اِضْرِبْ ، اُنْصُرْ ، قُلْ وغیرہ

11- فعل کے آخر میں کبھی زیر نہیں آتی ، البتہ جب فعل کا آخر ساکن ہو اور اسے اگلے لفظ سے ملانا ہو تو زیر لگا کر متحرک کر دیتے ہیں۔ جیسے قُلِ اللّٰهُ .

12- فعل سے پہلے 'س' یا 'سَوْفَ' آسکتا ہے۔ جیسے : سَيَعْلَمُونَ ، سَوْفَ تَعْلَمُونَ

مشق : مندرجہ ذیل الفاظ میں سے اسماء اور افعال کو پہچان کر قوسین میں لکھیے :

مُخْبِتِيْنَ ( )	جَعَلْنَا ( )	اَلْبَيْتُ ( )	مَنَافِعُ ( )
اَلَّذِيْنَ ( )	أَسْلِمُوْا ( )	اَلعَتِيقُ ( )	أَجَلٌ ( )
هٰذَا ( )	صَابِرِيْنَ ( )	يُنْفِقُوْنَ ( )	اُذْكُرُوا ( )
ذُكِرَ ( )	قُلُوْبُهُمْ ( )	خَيْرٌ ( )	وَجَبَتْ ( )
مُنْكَرٌ ( )	حَقٌّ ( )	يُدَافِعُ ( )	يَنَالُ ( )
عَادٌ ( )	بَيْعٌ ( )	يُحِبُّ ( )	مُحسِنِيْنَ ( )

مشق : سُورَةُ الفَاتِحَه کے الفاظ پر غور کیجیے۔ اور اس سورت میں پائے جانے والے

(16) أسماء ، (4) أفعال اور (3) حروف کو الگ کیجیے۔

افعال (4)	أسْمَاء	أسْمَاء (16)
-1	-9	-1
-2	-10	-2
-3	-11	-3
-4	-12	-4
حروف (3)	-13	-5
-1	-14	-6
-2	-15	-7
-3	-16	-8

سبق نمبر 4

إِسْمِ نکِرَہ اور إِسْمِ مَعْرِفِه

إسمِ معرفه (Definite Noun)

اسم معرفہ کسی مُعَیَّن چیز پر دلالت کرتا ہے۔ یہ اسم ، کسی معروف یعنی جانے پہچانے، خاص شخص یا چیز یا جگہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً لَاھورُ ، ایک خاص شہر کا نام ہے۔ یہ اِسمِ معرفه ہے۔ اِسْمِ مَعْرِفَة کی سات (7) قسمیں ہیں۔ ذکر آگے آرہا ہے۔

إِسْمِ نکِرَہ (Common Noun)

اس کے برعکس اِسمِ نکرہ، غیر معیّن ، غیر معروف ، عام چیزوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً ' کِتَاب'' سے مراد ایک کتاب یا کوئی کتاب ہے۔

مشق : اگلے صفحے ، پر ایک چارٹ دیا گیا ہے۔ سُورَۃُ المائِدَہ سے، اَسمائے نکرہ اور اَسمائے معرفہ تلاش کیجیے۔ اور نیچے دیئے ہوئے خانوں میں لکھیے۔

یاد رکھیے کہ اس کتاب سے آپ صرف اس صورت میں صحیح فائدہ اٹھا سکتے ہیں ، جب آپ اس کی قرآنی مشقوں پر بھرپور توجہ دیتے جائیں۔ اس طرح آپ قرآنی الفاظ سے بتدریج مانوس ہوتے چلے جائیں گے۔

أسْمَائے نَکِرَہ	أسْمَائے مَعْرِفَه
-1	-1
-2	-2
-3	-3
-4	-4
-5	-5
-6	-6
-7	-7
-8	-8
-9	-9
-10	-10
-11	-11
-12	-12
-13	-13
-14	-14
-15	-15
-16	-16
-17	-17
-18	-18

سبق نمبر 5

اِسْمِ مَعْرِفَه کی سات (7) قسمیں

1۔ اِسْمِ عَلَم (Proper Noun)

کسی خاص شخص، جگہ یا چیز کا ذاتی نام ، عَلَم" کہلاتا ہے۔ اِسْمِ علم ، اپنی ذات ہی میں خاص یعنی مَعْرِفَه ہوتا ہے۔

جیسے آدَمُ ، خَالِد" ، لَاهور ، اِسلام آباد.

2۔ اِسْمِ مُعَرَّف بِاللَّام

اِسمِ نکرہ سے پہلے 'لام تعریف، (اَلْ) لگا کر 'عام اسم' ،کو 'خاص اسم، بنالیا جاتا ہے۔ ایسا اسْم 'مُعَرَّف بِالْلَّام' کہلاتا ہے۔ جیسے کِتَاب" سے اَلْکِتَابُ

3۔ اِسمِ ضمیر

اسمِ ضمیر وہ اسمِ معرفہ (خاص) ہے ، جو اِسْمِ عَلَم کی جگہ استعمال کیا جائے۔ یہ مُتَکَلِم بھی ہو سکتا ہے۔ 'حَاضِر' بھی اور 'غائِب' بھی۔ چونکہ یہ کسی خاص اسم کا قائم مقام ہوتا ہے ، لہذا معرفہ ہوتا ہے۔

جیسے أنا (میں) ، نَحْنُ (ہم) ، هُوَ (وہ) ، أَنْتَ (تو)

4۔ اِسْمِ اِشَارَہ

اسمِ اشارہ وہ اسم ہے ، جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔

جیسے ھٰذَا (یہ) ذٰلِكَ (وہ) ، ھٰؤُلَاءِ ، أُولٰئِكَ وغیرہ

اِسْمِ اِشَارہ بھی، چونکہ کسی خاص اسم کا قائم مقام ہوتا ہے ، اس لئے معرفہ ہوتا ہے۔

5۔ اسمِ مَوْصُول

اسمِ موصول وہ اسم ہے ، جس کا مطلب ایک پورا جملہ ظاہر کرے۔اسمِ موصول کے بعد ایک پورا جملہ ملایا جاتا ہے ، جیسے " صِلَة" کہتے ہیں۔

جیسے اَلّذِی ، اَلّتِی ، اَلّذِیْنَ ۔ اسمِ موصول بھی معرفہ ہوتا ہے۔

6۔ اِسْمِ مُنادیٰ

مُنادیٰ ، وہ اسم ہے جس کو پکارا جائے۔یہ بھی نکِرہ اسم کو ، معرفہ میں تبدیل کر دیتاہے۔مثلاً آپ ایک لڑکے کو پکار رہے ہیں۔تو وَلَد" کے بجائے "یا وَلَدُ" کہیں گے یا آدمی کو 'یَا رَجُلُ' کہہ کر آواز دیں گے۔چونکہ آپ ایک 'مخصوص لڑکے' یا 'مخصوص آدمی' کو آواز دے رہے ہیں ، اس لئے یہ نکرہ اسم بھی ، معرفہ (خاص) بن گیا ہے۔مختصر یہ کہ حرفِ نداء ، اپنے منادیٰ کو معرفہ بنادیتا ہے۔

7۔ اسمِ مُضاف

بعض اوقات دو (2) اسموں کو ملا کر مُرکّب بنایا جاتا ہے۔ایسے مُرکّب کی ایک

قسم 'مُرَكَّبِ اِضافی' ہے۔اس کا پہلا اسم 'مُضَاف'' اور دوسرا 'مُضَاف'' إِلَیْه' کہلاتا ہے۔مضاف بھی، 'مُضَاف'' إِلَیْه' سے نسبت کی وجہ سے 'مَعْرِفَه' (خاص)بن جاتا ہے،بشرطیکہ مضاف الیہ بھی معرفہ ہو مثلاً غُلَام''، ''نَکِرَه'' ہے ، لیکن آپ غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام) کہیں گے تو یہاں ایک ''خاص غلام'' مراد ہے۔ اس لئے ، یہ غلام جو مضاف ہے ، وہ بھی'' مَعْرِفَه'' بن گیا ہے۔

غور کیجیے۔مندرجہ ذیل مثالوں میں سارے مُضَاف ، مَعْرِفَه بن گئے ہیں۔

غُلَامُ زَیْدٍ = زید کا غلام   غُلَامُهٗ = اُس کا غلام

غُلَامُ الَّذِی عِنْدَكَ = وہ غلام ، جو آپ کے پاس ہے

کِتَابُ هٰذَا التِّلْمِیذ = اس شاگرد کی کتاب

نوٹ :

البتہ اگر مضاف الیہ ، نکرہ ہو تو مضاف نکرہ ہی رہتا ہے ، جیسے :

کتابُ رَجُلٍ = ایک آدمی کی کتاب

اس مثال میں مضاف کتاب ہے اور نکرہ ہی ہے۔

اِسمِ نکِرہ سے اِسْمِ مَعْرِفہ

مندرجہ ذیل الفاظ پر غور کیجئے۔

یہ اِسْمِ نَکِرَہ کو ' اَلْ ' لگا کر معرفہ بنانے کی مثالیں ہیں۔یاد رہے کہ تَلَفُّظ میں لام کی آواز بالکل نہ نکلنے پائے اور حروف شمسی مُشَدَّد ہو کر دوبار پڑھے جائیں اور اسم کے آخر میں دو پیش کے بجائے ایک رہ جائے۔

اِسْمِ نَکِرہ	حروفِ شمسی سے اِسْمِ مُعَرَّف باللام
ت سے تِلْمِیْذٌ" = کوئی شاگرد	اَلتِّلْمِیْذُ = وہ خاص شاگرد
ث سے ثَابِت" = ایک ٹھہرنے والا	اَلثَّابِتُ = وہ خاص ٹھہرنے والا
د سے دُعَاء" = ایک دعا	اَلدُّعَاءُ = خاص دعاء
ذ سے ذَنْب" = ایک گناہ	اَلذَّنْبُ = خاص گناہ
ظ سے ظُلْم" = ایک ظلم	اَلظُّلْمُ = خاص ظلم
ط سے طَیر" = کوئی پرندہ	اَلطَّیرُ = خاص پرندہ
ل سے لفظ" = کوئی لفظ	اَللَّفظُ = خاص لفظ
ن سے نَافِع" = فائدہ پہنچانے والا	اَلنَّافِعُ = وہ خاص نفع پہنچانے والا

مُعَرَّف بِالْلاَّم کی مندرجہ ذیل مثالوں کے اِعراب پر غور کیجیے اور ترجمہ پر توجہ فرمایئے :-

إِسْمِ نَکِرَہ	نَکِرَہ کا ترجمہ	إِسْمِ مُعَرَّف بِالّلَامّ	مَعرِفہ کا ترجمہ
A Book	ایک کتاب	The Book	خاص کتاب
رَسُوْلٌ	کوئی رسول	اَلرَّسُوْلُ	خاص رسول
وَلَدٌ	ایک لڑکا	اَلْوَلَدُ	خاص لڑکا
صَنَمٌ	ایک بُت	اَلصَّنَمُ	خاص بُت
عَبْدٌ	کوئی غلام	اَلْعَبْدُ	خاص غلام

قاعدہ

1۔ إِسْمِ نَکِرَہ کا ترجمہ ،کوئی ، کسی ، ایک یا اِسی طرح کے ملتے جلتے الفاظ سے کیا جاتا ہے۔ اس لئے کہ یہ ایک غیر مُعَیَّن اِسْم ہے۔

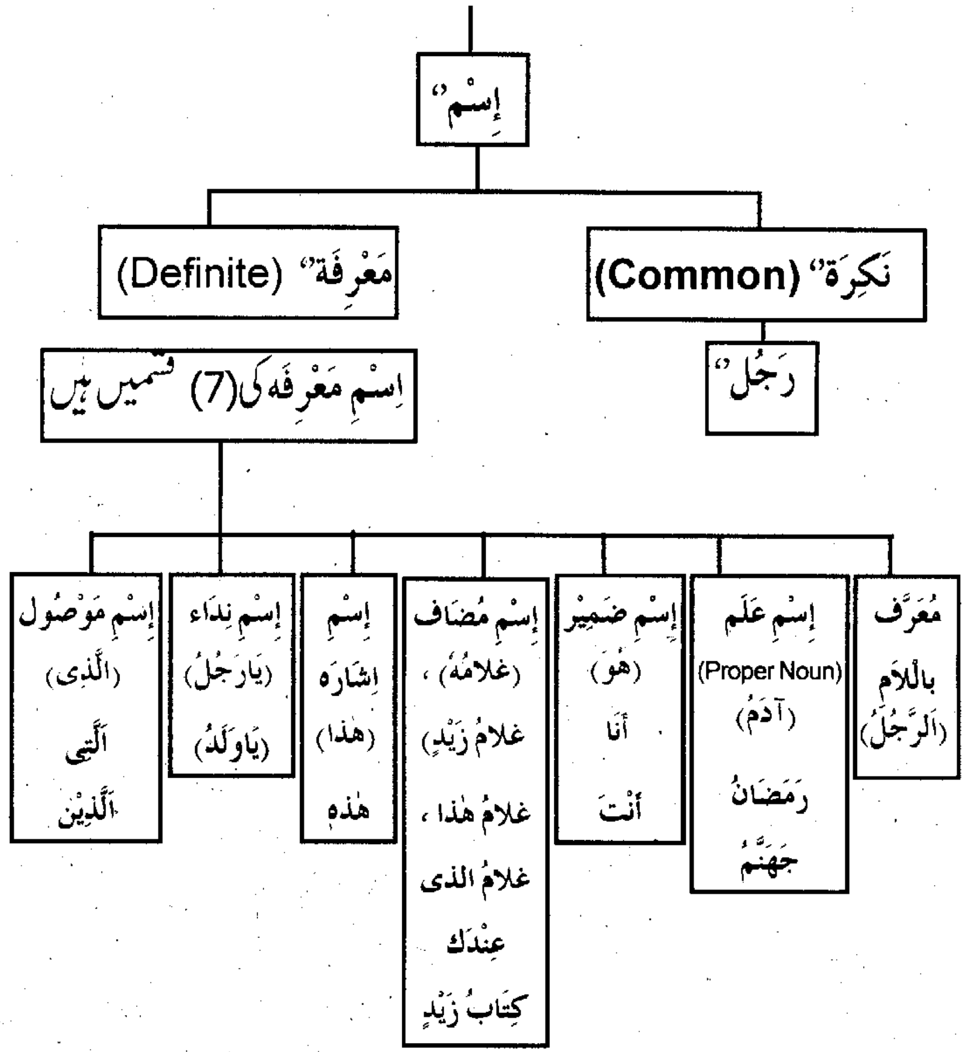
2۔ نَکِرَۃ اِسْم کے آخری حرف پر دو پیش آتے ہیں۔ إِسْمِ نَکِرَہ کا إِعرَاب ، ثَقِیل إِعرَاب (بھاری) ہوتا ہے۔

3۔ إِسْمِ مُعَرَّف بِالّلَام کے آخری حرف پر صرف ایک پیش آتا ہے۔دو پیش میں سے ، ایک پیش نکال دیا جائے تو، اسم کا اعراب، ثَقِیل (بھاری) سے خَفِیْف (ہلکا) ہو جاتا ہے۔

Chart No.3

اِسْم کی قسمیں

(عمومیت اور خصوصیت کے اعتبار سے)



مشق : سُورَۃُ الأعراف میں سے ، اِسمِ معرفہ کی ہر قسم کی ، پانچ پانچ مثالیں تلاش کیجیے۔ اور کاپی پر لکھیے۔

1۔ اسْمِ عَلَم (Proper) کی مثالیں :

2۔ اسم مُعرّف بِاَلْلاَّم کی مثالیں :

3۔ اسمِ ضمیر کی مثالیں :

4۔ اسمِ اِشارہ کی مثالیں :

5۔ اسمِ موصول کی مثالیں :

6۔ اِسْمِ مُنادیٰ کی مثالیں :

7۔ اسمِ مضاف کی مثالیں :

مشق : سُورۃُ الأعراف ہی سے ، اٹھارہ ایسے اسمائے نکرہ تلاش کیجیے ، جو حُرُوفِ شمسی سے شروع ہوتے ہوں۔ پھر ان اسمائے نکرہ کو ، اسمائے معرفہ میں تبدیل کیجیے۔

اَسمائے معرفہ	(حروفِ شمسی سے شروع ہونے والے) أسمائے نکرہ
	-1
	-2
	-3
	-4
	-5
	-6
	-7
	-8
	-9
	-10
	-11
	-12
	-13
	-14
	-15
	-16
	-17
	-18

سبق نمبر 6

فِعْل کی قسمیں

فعل ، کام کے ہونے کو بیان کرتا ہے۔ فعل کے اندر ، زمانے کا پایا جانا ضروری ہے۔
فعل کی تفصیلات سبق نمبر 84 میں آرہی ہیں۔ یہاں مختصر تعارف مطلوب ہے۔

1- زمانے کے اعتبار سے فعل ، ماضی ، مضارع ، یا امر ہوتا ہے۔
جیسے : ذَهَبَ ، يَذْهَبُ ، اِذْهَبْ

2- فاعل کے ذکر کے اعتبار سے فعل ، معروف یا مجہول ہوتا ہے۔
جیسے : نَصَرَ ، نُصِرَ اور يَنْصُرُ ، يُنْصَرُ

3- ضرورتِ مفعول کے اعتبار سے فعل ، لازم یا متعدی ہوتا ہے۔
جیسے : قَامَ ، جَلَسَ ، لازم ہیں اور جَعَلَ ، ذَبَحَ ، متعدی ہیں۔

4- حروف علت کے اعتبار سے فعل ، صحیح یا معتل ہوتا ہے۔ جیسے :
ذَهَبَ (سالم) ، اَكَلَ (مهموز) اور فَرَّ (مضاعف) اَفعال صحیح ہیں۔ اور
وَعَدَ (مثال) ، قَالَ (اَجوف) اور خَشِيَ (ناقص) اَفعال معتل ہیں۔

5- حروف مادہ کے اعتبار سے فعل ، ثُلاثي اور رُباعي ہوتا ہے۔
جیسے : ذَهَبَ ، نَصَرَ اور فَتَحَ وغیرہ اَفعال ثُلاثي ہے۔ اور
سَلْسَلَ ، زَلْزَلَ اور وَسْوَسَ وغیرہ اَفعال رُباعي ہیں۔

6- عین کلمے کی حرکت اعتبار سے فعل کو ، چھ (6) مشہور ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔
باب نَصَرَ ، ضَرَبَ ، فَتَحَ ، سَمِعَ ، كَرُمَ ، حَسِبَ .

حُرُوف کی قسمیں

حُرُوف ، وہ اَلفاظ ہیں ، جو نہ اسم کی طرح ، کسی شخص چیز یا جگہ کا نام ہیں ، اور نہ ان میں ، فِعْل کی طرح ، کوئی زمانہ پایا جاتا ہے۔ بلکہ یہ وہ الفاظ ہیں جو ، اپنا مفہوم دینے کے لئے ، اسم یا فِعْل کے محتاج ہوتے ہیں۔
(یہ الفاظ، مفہوم کے اعتبار سے حروف ہیں۔اور حروف تہجی سے مختلف ہیں۔)

حُرُوف کی کئی قسمیں ہیں۔ حُرُوف کا تفصیلی ذکر ان شاءَ اللہ کتاب کے دوسرے حصے میں ہوگا۔ یہاں مختصراً چند قسموں کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

1۔	حُرُوفِ جَرّ:	جیسے مِنْ ، إِلٰی ، عَنْ ، بِ ، عَلٰی وغیرہ۔
2۔	حُرُوفِ إِستِفْهَام:	جیسے هَلْ اور أ
3۔	حُرُوفِ مُستَقْبَل:	جیسے سَ ، سَوْفَ اور لَنْ
4۔	حُرُوفِ مُشَبَّهَة بالفِعْلِ:	جیسے إِنَّ ، أَنَّ ، لٰكِنَّ ، كَأَنَّ ، لَيْتَ ، لَعَلَّ
5۔	حُرُوفِ عَطْف:	جیسے وَ ، فَ اور ثُمَّ
6۔	حُرُوفِ نَفِي:	جیسے مَا ، لاَ ، لَمْ اور لَمَّا وغیرہ
7۔	حُرُوفِ تَنْبِيه:	جیسے ألاَ ، أمَا اور هَا ۔
8۔	حُرُوفِ تَصْدِيْق:	جیسے بَلٰی ، نَعَمْ وغیرہ
9۔	حُرُوفِ شَرْط:	جیسے إِنْ ، لَوْ وغیرہ
10۔	حُرُوفِ إِستِثْنَاء:	جیسے إِلاَّ وغیرہ

سبق نمبر 7

عَدَد کے لحاظ سے اسم کی تقسیم

عدد کے اعتبار سے ، اسم کی تین قسمیں ہیں۔

1- واحِد" ، 2- مُثَنّٰی ، 3- جَمْع"

1۔ اِسمِ وَاحِد The Singular Noun

مُسْلِم" ، کِتَاب" ، قَلَم" وغیرہ واحد ہیں۔

2۔ اِسْمِ مُثَنّٰی The Dual Noun

دو کو مُثَنّٰی کہتے ہیں۔واحد سے مُثَنّٰی بنانے کے لئے 'آن' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔مثلاً

a. مُسْلِم" + آنِ = مُسْلِمَانِ = دو مسلمان

b. کِتَاب" + آنِ = کِتَابَانِ = دو کتابیں

c. قَلَم" + آنِ = قَلَمَانِ = دو قلم

3۔ اِسْمِ جَمْع سالم The Sound Plural Noun

اِسْمِ جمع کی دو قسمیں ہیں۔ پہلی قسم جَمْعَ سَالِم کہلاتی ہے۔اور دوسری جَمْع مُکَسَّر۔ جمع سالم میں واحد سے جمع بنانے کے لئے وْنَ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

جمع سالم میں ، واحد کے اصلی حروف ، جوں کے توں بر قرار رہتے ہیں۔

مثلاً a۔ مُسْلِم" + و نَ = مُسْلِمُونَ = کئی مسلمان

b۔ قَادِر" + و نَ = قَادِرُوْنَ = قدرت رکھنے والے

c۔ عَامِل" + و نَ = عَامِلُونَ = عمل کرنے والے

4۔ إِسم جَمْع مُکَسَّر The Broken Plural Noun

جمع سالم میں ، مادّے کے اصلی حروف ، اپنی ترتیب کے ساتھ جُوں کے تُوں رہتے ہیں۔ جمع بنانے کے لیے ، اُن کے آخر میں و نَ ، آتِ وغیرہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اصل ترتیب حروف بر قرار رہتی ہے۔ اس کے بالکل برعکس ، جَمْع مُکَسَّر میں ، اسم واحد کے اصل حروف ٹوٹ کر بکھر جاتے ہیں اور ان کے درمیان ' حروفِ زائدۃ ' آجاتے ہیں یا پھر کبھی کسی حرف کی کمی کر دی جاتی ہے۔ مثلاً

1۔ عَبْد" کی جَمْع مُکَسَّر ، عِبَاد" ہے ، جو فِعَال" کے وزن پر ہے۔
اس میں حرف ب کے بعد " الف " کا اضافہ کیا گیا ہے۔

2۔ رَسُول" کی جَمْع مُکَسَّر ، رُسُل" ہے ، جو فُعُل" کے وزن پر ہے۔
اس میں ایک حرف " واوٌ" (و) کی کمی کر دی گئی ہے۔

3۔ نَبِیّ" کی جَمْع مُکَسَّر ، أَفْعِلَاءُ کے وزن پر ، أَنْبِيَاءُ ہے۔

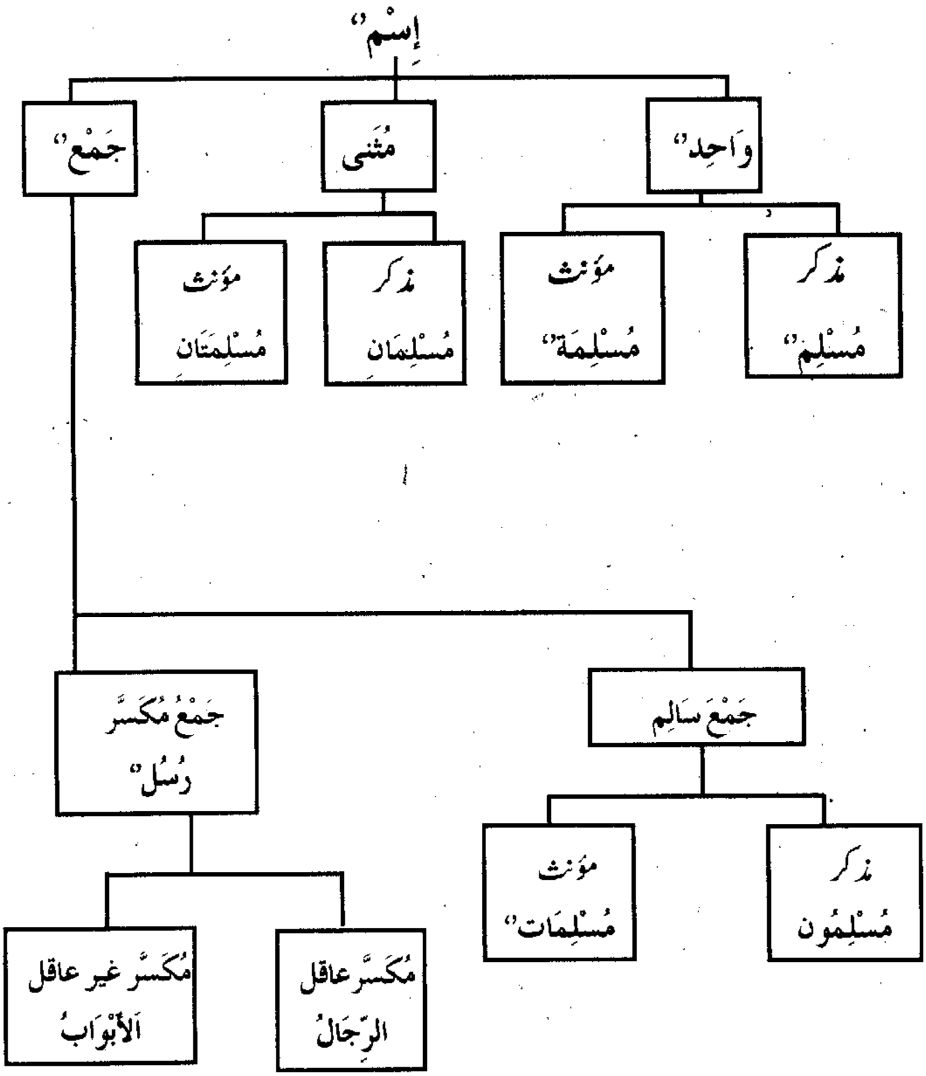
4۔ إِلٰه" کی جَمْع مُکَسَّر ، أَفْعِلَة" کے وزن پر ، آلِهَة" ہے۔

5۔ عَمَل" کی جَمْع مُکَسَّر ، أَفْعَال" کے وزن پر ، أَعْمَال" ہے۔

6۔ صَحِيْفَة" کی جَمْع مُکَسَّر ، فُعُل" کے وزن پر ، صُحُف" ہے۔

Chart No. 4

عدد کے لحاظ سے اسم کی تقسیم



جَمْع قِلَّت اور جمع کثرت

جَمع مُکَسَّر کی دو قسمیں ہیں۔ جَمْع قِلّت اور جَمْع کثرت. جمع سالم مذکر اور جمع سالم مؤنث دونوں " ال" کے بغیر، جمع کثرت ہی کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

جَمْع قِلَّت

جَمْع قِلَّت تین سے دس (3-10) کی تعداد کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ دس سے زیادہ کی تعداد ظاہر کرنے کے لیے جمع قلّت استعمال نہیں ہوتی ، بلکہ جمعِ کثرت استعمال کی جاتی ہے۔ جَمْع قِلَّت کے صرف چار اوزان ہیں۔ جو یہ ہیں۔

1- أَفْعُل" (أَنْهُر"، أَبحُر")   2- أَفْعَال" (أَصحاب" ، أَشخاص")

3- أَفْعِلَةٌ (أَسْلِحَة"، أَلْسِنَة")   4- فِعْلَة" (فِتْيَة" ، غِلْمَة")

جمع کثرت

دس سے زیادہ کی تعداد ظاہر کرنے کے لیے ، جمع کثرت کے اوزان استعمال ہوتے ہیں۔ جَمْع مُکَسَّر کے (30) تیس سے زیادہ اوزان ہیں۔ ان میں صرف چار جَمْع قِلَّت کے ہیں۔ اور باقی تمام جمع کثرت کے ہیں۔ علاوہ ازیں جمع کثرت کو ظاہر کرنے کے لیے جمع سالم بھی "ال" کے بغیر استعمال کی جاتی ہے۔

1- جمع مذکر سالم (اَ لْ کے بغیر) جیسے ضَارِبُونَ

2- جمع مؤنث سالم (اَ لْ کے بغیر) جیسے ضَارِبَاتٌ

3- چار اوزان کے علاوہ ، جَمْع مُکَسَّر کے باقی تمام اَوزان

(بعض اوقات ، جمع قلت کے بجائے ، جمع کثرت استعمال کی جاتی ہے۔

جیسے قرآن میں ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ (بجائے ثَلٰثَةَ اِقْرَاءٍ) استعمال ہوا ہے۔)

إِسْمِ جَمْع اور شِبْہِ جَمْع

The Collective Noun إِسم جمع

اسم جمع ، ایسا مفرد اسم ہے ، جو معنوی اعتبار سے جمع ہے۔لیکن ظاہری اعتبار سے واحد ہے۔ دراصل یہ ایک گروہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

جیسے : خَیل" ، قَوْم" ، رَهْط" ، جَیْش" ، حِزْب"

شِبْہِ جمع

شبہ جمع ، ایسا اسم ہے ، جو جمع کے معنیٰ کو ظاہر کرے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

ایک ذوی العقول کے لیے استعمال ہوتی ہے۔اور دوسری غیر ذوی العقول کے لیے۔

غیر ذوی العقول کے لیے شبہ جمع :

جیسے وَرَقَةٌ کی جمع ، وَرَقٌ ہے اور ثَمَرَةٌ کی جمع ، ثَمَرٌ ہے۔

یہ غیر ذوی العقول کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

واحد کے آخر میں ، ۃ ہوتی ہے۔ اور جمع میں حذف کر دی جاتی ہے۔

ذوی العقول کے لیے شبہ جمع :

ذوی العقول کے لیے ، جمع میں یائے نسبتی کو حذف کر دیا جاتا ہے۔

جیسے الرُّوْمِی کی جمع ، اَلرُّوْمُ ہے۔

اور اَلْمَجُوْسِی کی جمع ، اَلْمَجُوْسُ ہے۔

سبق نمبر 8

وَزْن اور مَوْزُون

عربی زبان میں ، ہر لفظ کا وزن ہوتا ہے۔ وزن کی جمع أوْزَان ہے۔ اشیاء کو تولنے کے لئے آپ کلو ، سیر اور پاؤنڈ کے وزن (باٹ) استعمال کرتے ہیں۔ الفاظ کو تولنے کے لئے أفْعَال"، فُعَّال" ، فِعَال"، فُعُول" وغیرہ " أوْزَان " استعمال کرتے ہیں۔

وَزْن (The Measure) کے مساوی لفظ کو " مَوْزُون "

(The Measured) کہتے ہیں۔ دراصل تولی ہوئی چیز ، مَوْزُون کہلاتی ہے۔

پہلی مثال

أفْعَال" ایک " وَزْن " ہے۔ اس وزن پر " مَوْزُون " الفاظ ، أوْزَان" ، أصْحَاب"، أرْبَاب" ، أقْلَام"، أشْعَار" ، أخْلَاق" وغیرہ ہیں۔

دوسری مثال

فِعَال" ایک وَزْن ہے۔ اس وَزْن پر "مَوْزُون" الفاظ ، کِلَاب" ، صِیَام" ، ثِیَاب" ، قِیَام" ، ظِلَال"، حِسَان" ، جِبَال" ، شِدَاد" وغیرہ ہیں۔

عربی زبان کے طالب علم کو، اوزان کا خاص خیال رکھنا پڑتا ہے۔

جمع مُکسَّر کے مختلف أوْزَان

جمع مُکسَّر ، مختلف اوزان پر آتی ہے۔ اُردو میں بھی بہت سے الفاظ مستعمل ہیں۔
چند مشہور اوزان دیئے جا رہے ہیں۔ ان اوزان کی روشنی میں ، اگلی مشق کیجئے۔

اَوْزَان	جمع مُکسَّر مَوْزُون الفاظ کی تین مثالیں
1. "أَفْعَال"	"قَلَم" ("أَقْلَام") ، "رَبّ" ("أَرْبَاب") ، "صَاحِب" ("أَصْحَاب")
2. "فِعَال"	"عَبْد" ("عِبَاد") ، "حَبْل" ("حِبَال") ، "كَبِيْر" ("كِبَار")
3. "فُعُول"	"قَلْب" ("قُلُوب") ، "نَجْم" ("نُجُوم") ، "بَيْت" ("بُيُوت")
4. "أَفْعِلَة"	"لِسَان" ("أَلْسِنَة") ، "سِلَاح" ("أَسْلِحَة") ، "هِلَال" ("أَهِلَّة")
5. أَفْعِلَاءُ	"غَنِيّ" (أَغْنِيَاءُ) ، "وَلِيّ" (أَوْلِيَاءُ) ، "حَبِيْب" (أَحِبَّاءُ)
6. فُعَلَاءُ	"شَاعِر" (شُعَرَاءُ) ، "عَلِيْم" (عُلَمَاءُ) ، "فَقِيْر" (فُقَرَاءُ)
7. "فُعُل"	"رَسُول" ("رُسُل") ، "كِتَاب" ("كُتُب") ، "أَسَد" ("أُسُد")
8. "فُعَل"	"سُنَّة" ("سُنَن") ، "أُمَّة" ("أُمَم") ، "سُورَة" ("سُوَر")
9. ("فِعَل") فُعَى	"لِحْيَة" (لُحىً)، "قَرْيَة" (قُرىً)، عُلْيَا (عُلىً)
10. فَعْلَى	"مَرِيْض" (مَرْضَى) ، "قَتِيْل" (قَتْلَى) ، "أَسِيْر" (أَسْرَى)
11. "فَعَل"	"قِصَّة" ("قِصَص") ، "شَرَرَة" ("شَرَر") ، "عِمَاد" ("عَمَد")
12. "فِعَل"	"بِيْعَة" ("بِيَع") ، "شِيْعَة" ("شِيَع") ، "قِطْعَة" ("قِطَع")

13. فِعْلَان"	حُوت" (حِيْتَان") ، غُلَام" (غِلْمَان") ، جَار"(جِيْرَان")
14. فُعْلَان"	بَلَد" (بُلْدَان") ، رَاهِب" (رُهْبَان") ، شُجَاع" (شُجْعَان")
15. فَعَلَة"	سَاحِر" (سَحَرَة") ، فَاجِر" (فَجَرَة") ، كَافِر" (كَفَرَة")
16. فُعَّل"	رَاكِع" (رُكَّع") ، غَازِى (غُزّىً) ، شَارِع" (شُرَّع")
17. فُعَّال"	كَافِر" (كُفَّار") ، زَارِع" (زُرَّاع") ، عَامِل" (عُمَّال")
18. فِعْلَة"	فَتىً (فِتْيَة") ، أَخ" (إِخْوَة") ، غَزَال" (غِزْلَة")
19. أَفْعُل"	رِجْل" (أَرْجُل") ، نَفْس" (أَنْفُس") ، بَحْر" (أَبْحُر")
20. فَعِيْل"	نِعْمَة" (نَعِيْم") ، نَخْلَة" (نَخِيْل") ، حِمَار" (حَمِيْر")
21. فَوَاعِلُ	كَاعِب" (كَوَاعِبُ) ، كَافِرَة" (كَوَافِرُ) ، قَاعِدَة" (قَوَاعِدُ)
22. فَعَائِلُ	خَبِيْثَة" (خَبَائِثُ) ، خَزِيْنَة" (خَزَائِنُ) ، قَبِيْلَة" (قَبَائِلُ)
23. أَفَاعِلُ	أَرْذَل" (أَرَاذِلُ) ، أَكْبَرُ (أَكَابِرُ) ، أَسْوِرَة" (أَسَاوِرُ)
24. أَفَاعِيْلُ	أُسْطُوْرَة" (أَسَاطِيْرُ) ، حَدِيْث" (أَحَادِيْثُ) ، إِبْرِيْق" (أَبَارِيْقُ)
25. فَعَالِلُ	سِلْسِلَة" (سَلَاسِلُ) ، سُنْبُلَة" (سَنَابِلُ) ، دِرْهَمُ (دَرَاهِمُ)
26. مَفَاعِلُ	مَنْزِل" (مَنَازِلُ) ، مَسْجِد" (مَسَاجِدُ) ، مِرْفَق" (مَرَافِقُ)
27. فَعَالِلَة"	أُسْتَاذ" (أَسَاتِذَة") ، تِلْمِيْذ" (تَلَامِذَة") ، مَلَك" (مَلَائِكَة")
28. فَعَالِيْلُ	قِرْطَاس" (قَرَاطِيْسُ) ، خِنْزِيْر" (خَنَازِيْرُ) ، شَيْطَان" (شَيَاطِيْنُ)
29. مَفَاعِيْلُ	مِصْبَاح" (مَصَابِيْحُ) ، مِفْتَاح" (مَفَاتِيْحُ) ، مَوْزُوْن" (مَوَازِيْنُ)
30. مُتَفَرِق	إِبْن" (بَنُوْنَ) بیٹے ، إِبْنَة" (بَنَات") بیٹیاں ، بھائی إِمْرَأَة" (نِسَاء"، نِسْوَة") عورتیں ، أَبْيَضُ (بِيْض") غِلَاف" (غُلْف")

1۔ بعض أسماء کی جمع مُکسَّر "أفعَال" کے وزن پر آتی ہے۔

أفعال" جمعِ قلّت کا وزن ہے۔ جو تین سے دس تک کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مثالیں: (a) قَلَم" کی جمْع مُکسَّر أقْلَام" ہے۔

(b) رَبّ" کی جمْع مُکسَّر أرْبَاب" ہے۔

(c) صَاحِب" کی جمْع مُکسَّر أصْحَاب" ہے۔

تنبیہ: جمْع مُکسَّر أفْعَال" کے وزْن پر آتی ہے اور مَصْدَر ، إفْعَال" کے وزْن پر آتا ہے۔ ان دونوں کے فرق کو ملحوظ رکھیے۔ اکثر لوگ اس فرق کو ملحوظ نہیں رکھتے۔

هَمْزَه سے شروع ہونے والے واحد اسماء کی جمع ، اگر أفْعَال" کے وزْن پر آئے تو دو هَمْزَه مل کر مَدّ میں بدل جاتے ہیں۔

جیسے : أدَب" کی جمع آدَاب" اور ألَم" کی جمع آلَام" اور أثَر" کی جمع آثَار".

مشق: مندرجہ ذیل أسْمَاءَ پر غور کیجئے ، ان کے معنی یاد کیجئے اور أفْعَال" کے وَزْن پر ان کی جمْع مُکسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگا نا نہ بھولیے۔

جَمْع مُکسَّر	اُردو معانی	إسْم وَاحِد	جَمْع مُکسَّر	اُردو معانی	إسْم وَاحِد
	نیک آدمی	بَرّ"		آسمان کا کنارہ	أُفُق"
	ذکر	ذِکْر"		کنواری	بِکْر"
	بازار	سُوق"		ہم عمر دوست	تِرْب"
	نھر	نَھْر"		پراگندہ، خشک وتر	ضِغْث"
	عمل	عَمَل"		شخص	شَخْص"

شَرِيْف"	شریف		حِزْب"	گروہ	
عُنُق"	گردن		شِعْر"	شعر	
سَبَب"	ذریعہ		وِزْر"	بوجھ ، بار	
وَقْت"	وقت		خَبَر"	خبر	
حِبْر"	یہودی عالم ،دانا		أَصِيْل"	شام کاوقت	
أُذُن"	کان		بَصَر"	آنکھ ،بصارت	
ثِقْل"	بوجھ ، وزن		جَدَث"	قبر	
حُقُب"	اسّی سال یا زمانۂ دراز		حُلُم"	خواب، جماع	
حَيّ"	زندہ، علم وہوش والا		دُبُر"	پشت	

2۔ بعض أسمآء کی جَمْع مُکَسَّر " فَعِيْل" کے وزن پر آتی ہے۔

(a) نَخْلَة" (کھجور کا درخت) کی جَمْع مُکسر نَخِيْل" ہے۔

(b) حِمَار"(گدھا) کی جَمْع مُکَسَّر حَمِيْر"ہے۔

نوٹ: بعض الفاظ کی ایک سے زیادہ جمع آتی ہے۔جیسے نَهْر" کی جمع اَنْهَار" اور أَنْهُر" اور بَحْر" کی جمع أَبْحَار" ، أَبْحُر" اور بُحُوْر" وغیرہ

3۔ بعض أسْمَاءَ کی جَمْع مُکَسَّر " فِعَال " کے وزن پر آتی ہے۔

مثالیں : (a) عَبْد" کی جَمْع مُکَسَّر عِبَاد" ہے۔

(b) حَبْل"(رسّی) کی جَمْع مُکَسَّر حِبَال" ہے۔

(c) عَظِیْم" کی جَمْع مُکَسَّر عِظَام" ہے۔

مشق : مندرجہ ذیل أسْمَاءَ پر غور کیجیے ، ان کے معنی یاد کیجیے اور فِعَال" کے وزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگا نا نہ بھولیے۔

إسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
جَفْنَة"	پیالہ		سَهْم"	تیر	
بَغْلَة"	خچر		عَظْم"	ہڈی	
كَبِيْر"	بڑا		صَغِيْر"	چھوٹا	
خَيْمَة"	خیمہ (TENT)		رِيْشَة"	نوکِ قلم (Nib)	
خَيْر"	بھلائی		ظِلّ"	سایہ	
رَقَبَة"	گردن		قَائِم"	ٹھہرنے والا	
غَلِيْظ"	مستحکم ، مضبوط		رُمْح"	تیر	
رَحْل" / رَاحِلَة"	کجاوہ ، سامانِ سفر		دُهْن"	مکھن ، تیل	
دَار"	گھر		خَفِيْف"	ہلکا	

بَحْر"	سمندر		ثَوْب"	کپڑے	
کَرِیم"	معزّز ، باوقار		صَوْم"	روزہ	
شَدِیْد"	مضبوط، زور آور		رَھْن"	ضمانت	
جَبَل"	پہاڑ		خَصْم"	جھگڑا کرنیوالا	
حَسَن"	خوبصورت نیک		کَلْب"	کُتّا	

4۔ بعض أسْمآء کی جَمْع مُکسَّر ' فُعْلَان" ' کے وَزن پر آتی ہے۔

مثالیں : (a) بَلَد" (ملک، وطن) کی جَمْع مُکَسَّر بُلْدَان" ہے۔

(b) رَاھِب" (پادری) کی جَمْع مُکَسَّر رُھْبَان" ہے۔

(c) شُجَاع" کی جَمْع مُکَسَّر شُجْعَان" ہے۔

مشق : مندرجہ ذیل أسْمآء پر غور کیجئے ، ان کے معنی یاد کیجئے اور فُعْلَان" کے وَزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگا نا نہ بھولیے۔

إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
رَاکِب"	سوار		أَعْمیٰ	اندھا	
حَمَل"	بکری کا بچہ		فَارِس"	گھوڑ سوار	
قَضِیْب"	کاٹی ہوئی شاخ		ذَکَر"	مرد	
سَرِیْع"	تیز جلدی کرنے والا				

5۔ بعض أسْماءَ کی جمْع مُکَسَّر "فُعُول" کے وزن پر آتی ہے۔

مثالیں: a- قَلْب" کی جَمْع مُکَسَّر قُلُوب" ہے۔

b- شَاهِد" (گواہ) کی جَمْع مُکَسَّر شُهُوْد" ہے۔

c- نَجْم" (ستارہ) کی جَمْع مُکَسَّر نُجُوْم" ہے۔

نوٹ: مُضَاعَف اسماء کی جمع میں، إدْغَام کھل جاتا ہے۔ جیسے فَنّ" کی جمع فُنُون" اور حَدّ" کی جمع حُدُود"۔

مشق: مندرجہ ذیل أسْماء پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور فُعُول" کے وزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگا نا نہ بھولیے۔

إسْمِ واحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إسْم واحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
خِدْر"	پردہ		قَرْن"	صدی - سینگ	
جُنْد"	سپاہی		ذَنْب"	گناہ	
نَجْم"	تارہ		سَقْف"	چھت	
شَحْم"	چربی		رَاقِد"	سونے والا	
بَیْت"	گھر		وَجْه"	چہرہ	
حَدّ"	حد		أَلْف"	ایک ہزار	
ذَکَر"	مرد	ذُکُور"	رَأْس"	سر، چوٹی	
رَجْم"	پتھر مارنا		جَنْب"	پہلو، کنارہ	

حَرْف“	کنارہ				
جَیْب“	گریبان، سینہ		جِذْع“	کھجور کے درخت کا تنا	
أَجْر“	اجر		فَنّ“	فنّ، ہنر	
أَمْر“	حکم		شَیْخ“	بوڑھا	
زَیْت“	تیل		نَفْس“	جان، ذات	
نَذْر“	نذر، منت		مَلِك“	بادشاہ	

6۔ بعض أسمآء کی جمع مکسّر " فَعَلَة" کے وزن پر آتی ہے۔

مثالیں: (a) سَاحِر“ (جادوگر) کی جمع مُکَسَّر سَحَرَة“ ہے۔
(b) فَاجِر“ (بدکار) کی جمع مُکَسَّر فَجَرَة“ ہے۔
(c) کَافِر“ کی جمع مُکَسَّر کَفَرَة“ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل أسمآء پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور فَعَلَة“ کے وزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اِعراب لگانا نہ بھولیے۔

إسمِ واحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إسمِ واحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
سَافِر“	لکھنے والا		طَالِب“	طالب علم	
خَازِن“	داروغہ، نگہبان، خزانچی		حَافِظ“	محافظ، نگران	
حَافِد“	پوتا		بَارّ“	نیک، مُتّقی	
کَاتِب“	لکھنے والا		ظَالِم“	ظالم	

7۔ بعض أسماء کی جمع مکسّر ' أفْعِلَة' ' کے وزن پر آتی ہے۔

أفْعِلَة' بھی جمع قلّت کا وزن ہے۔ جو تین سے دس تک کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مثالیں: a- لِسَان" (زبان) کی جَمْع مُکَسَّر أَلْسِنَة" ہے۔

b- إلٰه" کی جَمْع مُکَسَّر آلِهَة" ہے۔

c- وَادٍ (وادی) کی جَمْع مُکَسَّر أوْدِيَة" ہے۔

مشق : مندرجہ ذیل أسْماءَ پر غور کیجئے ، ان کے معنی یاد کیجئے اور أفْعِلَة" کے وزْن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

نوٹ: هِلَال" کی جمع اَهْلِلَة" بنتی ہے۔ لیکن اہل زبان ، دولام ملاکر اَهِلَّة" کہتے ہیں۔ اسی پر، أَحِبَّة" ، أكِنَّة" ، أئِمَّة" ، أشِدَّة" ، أعِزَّة" وغیرہ کو قیاس کیجئے۔

مُضاعف میں جمع أفِلَّة" کے وزن پر آتی ہے۔

إسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
وِعَاء"	برتن		سِلَاح"	ہتھیار	
فُؤَاد"	دل ، باطن		مَتَاع"	اسباب، گھریلوسامان	
جَنَاح"	پَر ، بازو		عَمُوْد"	سُتون	
حِذَاء"	جُوتے		رَغِيْف"	روٹی	
طَعَام"	کھانا		هِلَال" (هَلّ)	نیاچاند	أهِلَّة"
شَحِيْح" (شَحّ)	بخیل ، حریص		جَنِيْن" (جَنّ)	پیٹ کے اندر کا بچہ	
كِنَان" (كِنّ)	غلاف، پردہ		إمَام" (أمّ)	سردار، لیڈر	
أعْوَان"		اَعْوِنَة"			

8۔ بعض أسْمآء کی جَمْع مُکَسَّر ' فُعَّل'' کے وزن پر آتی ہے۔

مثالیں: (a) رَاکِع'' (رکوع کرنے والا) کی جَمْع مُکَسَّر رُکَّع'' ہے۔
(b) غَازٍ (مجاہد) کی جَمْع مُکَسَّر غُزًّى ہے۔
(c) شَارِع'' (سطحِ آب کی مچھلی) کی جَمْع مُکَسَّر شُرَّع'' ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل أسْمآء پر غور کیجئے ، ان کے معنی یاد کیجئے اور فُعَّل'' کے وَزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگا نا نہ بھولیے۔

إسْم واحِد	اُردومعانی	جَمْع مُکَسَّر	إسْم واحِد	اُردومعانی	جَمْع مُکَسَّر
قُمَّلَة''	جُوں، چھوٹی چیونٹی		کَانِس''	چھپ جانے والا	
سَاجِد''	سجدہ کرنے والا		نَائِم''	سونے والا	
جَائِع''	بھوکا				

9۔ بعض أسْمآء کی جَمْع مُکَسَّر ' فِعْلَة'' کے وزن پر آتی ہے۔

فِعْلَة'' بھی جمعِ قلّت کا وزن ہے۔ جو تین سے دس تک کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مثالیں: (a) فَتىً (نوجوان) کی جَمْع مُکَسَّر فِتْيَة'' ہے۔
(b) غُلَام'' (سردار) کی جَمْع مُکَسَّر غِلْمَة'' ہے۔

10۔ بعض أسْماءَ کی جَمْع مُکَسَّر ' أَفْعِلاءُ ' کے وزن پر آتی ہے۔

یہ جمع غیر مُنصَرِف ہے۔اس پر تنوین نہیں آتی۔

مثالیں : a- غَنِیٌّ کی جَمْع مُکَسَّر أغْنِیآءُ ہے۔

b- نَبِیٌّ کی جَمْع مُکَسَّر أَنْبِیآءُ ہے۔

c- شَقِیٌّ (بدبخت) کی جَمْع مُکَسَّر أشْقِیآءُ ہے۔

مشق : مندرجہ ذیل أسْمآءَ پر غور کیجئے ، ان کے معنی یاد کیجئے اور أفْعِلآءُ کے وزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگا نا نہ بھو لیے۔

نوٹ : مُضَاعَف کی جمع أفِلاَّءُ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے احباء اور اخلاء

إِسْمِ واحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إِسْمِ واحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
دَعِیٌّ	متبنّی۔لےپالک		تَقِیٌّ	پرہیزگار	
قَرِیْبٌ	قریب		قَوِیٌّ	طاقتور	
صَدِیْقٌ	دوست		حَبِیْبٌ (حَبَّ)	دوست	أحِبَّاءُ
وَلِیٌّ	کارساز		خَلِیْلٌ (خَلَّ)	دوست	
شَدِیْدٌ (شَدَّ)	سخت		صَفِیٌّ	پاک وصاف	

مضاعف اسماء کی جمع : شَدِیْدٌ کی جمع ، قاعدے کے مطابق اَشْدِدَاءُ ہونا چاہیے تھی، لیکن اہل زبان ، کلام کو رواں بنانے کے لئے اَشِدَّآءُ کہتے ہیں۔

11۔ بعض أسْماءَ کی جَمْع مُکَسَّر 'فُعَلآءُ' کے وَزن پر آتی ہے۔

اس وزن کے أسماء ، غیر مُنْصَرِف ہوتے ہیں۔ جن پر تنوین نہیں آتی۔

مثالیں: (a) شَاعِرٌ کی جَمْع مُکَسَّر شُعَرَآءُ ہے۔

(b) عَلِيْمٌ کی جَمْع مُکَسَّر عُلَمَآءُ ہے۔

(c) فَقِيْرٌ کی جَمْع مُکَسَّر فُقَرَآءُ ہے۔

مشق : مندرجہ ذیل أسْماءَ پر غور کیجئے ، ان کے معنی یاد کیجئے اور فُعَلآءُ کے وَزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگا نا نہ بھولیے۔

إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
رَحِيْمٌ	رحم دل		حَنِيْفٌ	یکسو	
خَلِيْفَةٌ	جانشین		خَلِيْطٌ	شریک	
ضَعِيْفٌ	کمزور		غَرِيْبٌ	اجنبی	
أَحْمَقُ	بے وقوف		شَهِيْدٌ	گواہ	
شَفِيْعٌ	سفارش کرنے والا		قَرِيْنٌ	ساتھی	
حَكِيْمٌ	دانا		جَبَانٌ	بُزدل	
شُجَاعٌ			سَفِيْرٌ		
وَزِيْرٌ			أَمِيْرٌ		
أَمِيْنٌ			وَكِيْلٌ		
شَرِيْفٌ			عَاقِلٌ		
كَرِيْمٌ			وَارِثٌ		

12۔ بعض أَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر " فُعُل " کے وَزن پر آتی ہے۔

مثالیں : طَرِیْق" (راستہ) کی جَمْع مُکَسَّر طُرُق" ہے۔
خَشَبَة" (تختہ) کی جَمْع مُکَسَّر خُشُب" ہے۔

مشق : مندرجہ ذیل أَسْمَاء پر غور کیجئے ، ان کے معنی یاد کیجئے اور فُعُل" کے وَزْن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگا نا نہ بھولیے۔

إسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
سَفِیْنَة"	کشتی		صَحِیْفَة"	کاغذ ، کتابچہ	
نِصَاب"	جھنڈا		فِرَاش"	قالین، گدا، آرام دہ	
شُغْل"	کام مصروفیت		سَقْف"	چھت	
أَسَد"	شیر		رَسُول"	رسول	
دِسَار"	کیل ، میخ	دُسُر"	خِمَار"	اوڑھنی ، چادر	
خَشَب"	لکڑی ، شہتیر		جِدَار"	دیوار	
کِتَاب"	کتاب		زَبُور"	حضرت داؤدؑ کی کتاب	
حَرَام"	ممنوع		حِمَار"	گدھا	
حَبِیْکَة"	ستاروں کے درمیان کا راستے		بَدَنَة"	حرم کی قربانی کے جانور	
شِهَاب"	شعلہ، انگارہ، ٹوٹنے والا ستارہ		سَبِیْل"	راستہ	
سَرِیْر"	تخت، چارپائی		نَذِیْر"	ڈرانے والا	

13۔ بعض أسماءَ کی جمع مُکَسَّر "فُعَل" کے وزن پر آتی ہے۔

مثالیں: (a) صُوْرَة" کی جمع مُکَسَّر صُوَر" ہے۔

(b) سُوْرَة" کی جمع مُکَسَّر سُوَر" ہے۔

(c) أُمَّة" کی جمع مُکَسَّر أُمَم" ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل اَسماءَ پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور فُعَل" کے وزن پر ان کی جمع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

إسمِ واحِد	اُردو معانی	جمع مُکَسَّر	إسمِ واحِد	اُردو معانی	جمع مُکَسَّر
رُطَبَة"	تازہ کھجور		زُمْرَة"	گروہ، جماعت، ٹولی	
زُلْفَة"	رات کا حصّہ		غُرْفَة"	کمرہ	
ظُلَّة"، ظِلاَل"	سایہ		عُقْدَة"	گرہ، گانٹھ	
سُنَّة"	عادت، طریقہ		ظُلْمَة"	رات کی تاریکی، اندھیرا	
شُعْبَة"	شاخ		صُرَّة"	تھیلی، بٹوہ	
عُلْبَة"	ڈبہ				
جُمْلَة"	جملہ		ظُلْمَة"	اندھیرا	

14۔ بعض أسماء کی جمع مُکسَّر 'فُعی' کے وزن پر آتی ہے۔

مثالیں: (a) لِحیَۃ" (داڑھی) کی جمع مُکسَّر لُحیً (ناقص) ہے۔

(b) قَریَۃ" (بستی) کی جمع مُکسَّر قُریً ہے۔

نوٹ: فُعیٰ دراصل فُعَل" ہی کا وزن ہے۔ لیکن آخر میں حرف علّت آنے کی وجہ سے فُعیٰ میں بدل گیا ہے۔

جمع مُکسَّر	اُردو معانی	إسمِ واحِد	جمع مُکسَّر	اُردو معانی	إسمِ واحِد
حِلیً/حُلیً	زیور	حِلیَۃ"	قُویً	طاقت	قُوَّۃ"

15۔ بعض أسماء کی جمع مُکسَّر 'فَعْلیٰ' کے وزن پر آتی ہے۔

مثالیں: (a) مَرِیض" (بیمار) کی جمع مُکسَّر مَرْضیٰ ہے۔

(b) قَتِیل" (مقتول) کی جمع مُکسَّر قَتْلیٰ ہے۔

(c) أسِیر" (قیدی) کی جمع مُکسَّر أسْریٰ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل اَسْماءَ پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور فَعْلیٰ کے وزن پر ان کی جمع مُکسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

جمع مُکسَّر	اُردو معانی	إسمِ واحِد	جمع مُکسَّر	اُردو معانی	إسمِ واحِد
	بے ہوش	صَرِیع"		میت	مَیِّت"

16۔ بعض اَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر ' فُعَل '' کے وَزن پر آتی ہے۔

مثالیں :(a) شُرْرَة'' کی جَمْع مُکَسَّر شُرَر'' ہے۔

(b) عَمُود'' کی جَمْع مُکَسَّر عُمُد'' ہے۔

(ستون)

مشق : مندرجہ ذیل اَسْمَاء پر غور کیجئے ، ان کے معنی یاد کیجئے اور فُعَل'' کے وزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگا نا نہ بھولیے۔

اِسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	اِسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
قَتْرَة''	گردو غبار، تاریکی		حَرَسِي''	چوکیدار	
نَمْلَة''	چیونٹی		طَبْقَة''	گروہ	

17۔ بعض اَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر '' فِعَل '' کے وَزن پر آتی ہے۔

مثالیں : (a) قِصَّة'' کی جَمْع مُکَسَّر قِصَص'' ہے۔

(b) بِيْعَة'' (گرجا ، چرچ) کی جَمْع مُکَسَّر بِيَع'' ہے۔

(c) شِيْعَة'' (قوم ، گروہ) کی جَمْع مُکَسَّر شِيَع'' ہے۔

(d) قِطْعَة'' (حصہ، ٹکڑا) کی جَمْع مُکَسَّر قِطَع'' ہے۔

مشق : مندرجہ ذیل اَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگا نا نہ بھولیے۔

اِسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	اِسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
عِصْمَة''	ناموس، آبرو		لِبْدَة''	بھیڑ ، ہجوم	
حِجَّة''	ایک سال		حِيْلَة''	بہانہ	حِيَل''
مِيْلَة''	وقت	مِيَل''	نَوَاة''	گٹھلی	نَوًى

18۔ بعض أسْماء کی جَمْع مُکَسَّر " فِعْلَان" کے وزن پر آتی ہے۔

مثالیں: (a) حُوت" (مچھلی) کی جَمْع مُکَسَّر حِیْتَان" ہے۔

(b) غُلَام" (لڑکا) کی جَمْع مُکَسَّر غِلْمَان" ہے۔

(c) جَار" (پڑوسی) کی جَمْع مُکَسَّر جِیرَان" ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل أسْماء پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور فِعْلَان" کے وَزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

إسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
صَبِیّ"	نابالغ لڑکا		أَخ"	بھائی	
صِنْو"	ایک جڑ سے دو شاخ والا درخت		فَتًی	نوجوان	
غُرَاب"	کوّا		غَزَال"	ہرن کا بچہ	
تَاج"	شاہی ٹوپی		نَار"	آگ	
خَرُوف"	مذکر بھیڑ				

19۔ بعض أسْماء کی جَمْع مُکَسَّر ' فُعَّال" ' کے وَزن پر آتی ہے۔

مثالیں: (a) کَافِر" کی جَمْع مُکَسَّر کُفَّار" ہے۔

(b) زَارِع" (کسان) کی جَمْع مُکَسَّر زُرَّاع" ہے۔

(c) عَامِل" کی جَمْع مُکَسَّر عُمَّال" ہے۔

مشق : مندرجہ ذیل أسمآء پر غور کیجئے ، ان کے معنی یاد کیجئے اور فُعَّال" کے وَزْن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگا نا نہ بھولیے۔

إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جمع مُکَسَّر
صَانِع"	کاری گر		سَاکِن"	رہائشی	
طَالِب"	طالبِ علم		خَادِم"	نوکر	
حَاکِم"	حاکم		زَائِر"	زیارت کرنے والا	
صَائِم"	روزے دار		نَائِم"	سونے والا	

20۔ بعض أسمآء کی جَمْع مُکَسَّر ' فَعَالِلَة" ' کے وزن پر آتی ہے۔

مثالیں : (a) أُسْتَاذ" کی جَمْع مُکَسَّر أَسَاتِذَة" ہے۔

(b) تِلْمِيْذ" کی جَمْع مُکَسَّر تَلَامِذَة" ہے۔

(c) مَلَك" (فرشتہ) کی جَمْع مُکَسَّر مَلَائِكَة" ہے۔

21۔ بعض أسمآء کی جَمْع مُکَسَّر " أَفْعُل" " کے وزن پر آتی ہے۔

أَفْعُل" بھی جمع قلّت کا وزن ہے۔ جو تین سے دس تک کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مثالیں : (a) رِجْل" (پاؤں) کی جَمْع مُکَسَّر أَرْجُل" ہے۔

(b) نَفْس" (نفس) کی جَمْع مُکَسَّر أَنْفُس" ہے۔

(c) بَحْر" (سمندر) کی جَمْع مُکَسَّر أَبْحُر" ہے۔

نوٹ : بَحْر" کی جمع ، بِحَار" ، بُحُور" ، اور أَبْحُرْ بھی آتی ہے۔

مشق : مندرجہ ذیل أسْمآء پر غور کیجئے ، ان کے معنی یاد کیجئے۔ اور أفْعُل'' کے وَزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگا نا نہ بھولیے۔

إسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
عَیْن''	آنکھ		شَھْر''	مہینہ	
نَھْر''	نہر		عَضُد''	بازو	

22۔ بعض أسْمآء کی جَمْع مُکَسَّر ' فَوَاعِلُ ' کے وَزن پر آتی ہے۔

یہ غیر مُنْصرف ہوتی ہے۔ غیر مُنْصَرِف پر تنوین نہیں آتی۔

مثالیں : (a) کَاعِب'' (نوجوان لڑکی) کی جَمْع مُکَسَّر کَوَاعِبُ ہے۔

(b) کَوْکَب'' (ستارہ) کی جَمْع مُکَسَّر کَوَاکِبُ ہے۔

(c) کَافِرَة'' (غیر مسلم عورت) کی جَمْع مُکَسَّر کَوَافِرُ ہے۔

مشق : مندرجہ ذیل أسْمآء پر غور کیجئے ، ان کے معنی یاد کیجئے اور فَوَاعِلُ کے وَزْن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگا نا نہ بھولیے۔ (ان کے درمیان میں وَ آتا ہے۔)

إسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
جَوْھَر	قیمتی پتھر		خَاتِم''	انگوٹھی	
فَاکِھَة''	میوہ		رَاکِد''	ساکن، ٹھہرا ہوا	
فَاحِشَة''	بے حیائی		قَاعِدَة''	نیو ، بنیاد	

عَامِلٌ	عمل کرنے والا		شَاهِدٌ	گواہ	
رَاسِيَةٌ	پہاڑ	رَوَاسِيُ	نَاصِيَةٌ	پیشانی	نَوَاصِيُ

23۔ بعض أسْمآء کی جَمْع مُكَسَّر ' فَعَائِلُ ' کے وزن پر آتی ہے۔

یہ بھی غیر مُنْصرف ہوتی ہے۔ جس پر تنوین نہیں آتی۔

مثالیں : (a) أَرِيْكَةٌ (آراستہ) کی جَمْع مُكَسَّر أَرَائِكُ ہے۔

(b) خَبِيْثَةٌ (ناپاک) کی جَمْع مُكَسَّر خَبَائِثُ ہے۔

مشق : مندرجہ ذیل أسْمآء پر غور کیجئے ، ان کے معنی یاد کیجئے اور فَعَائِلُ کے وَزن پر ان کی جَمْع مُكَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

ان کے درمیان میں هَمْزَه (ء) آتا ہے۔

إسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُكَسَّر	إسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُكَسَّر
صَحِيْفَةٌ	کتابچہ		رِسَالَةٌ	خط ، پیغمبری	
حَلِيْلَةٌ	بیوی		خَزِيْنَةٌ	خزانہ	
خِزَانَةٌ	الماری		بَصِيْرَةٌ	دلیل، عبرت	
سَرِيْرَةٌ	بھید		خَلِيْفَةٌ	جانشین	
رَبِيْبَةٌ	پہلے شوہر یا پہلی بیوی کی اولاد		طَرِيْقَةٌ	راستہ، مسلک	

قَبِيْلَةٌ	خاندان ، ایک باپ کی اولاد		قَلَادَةٌ	گردان کا پٹہ	
كَبِيْرَةٌ	بڑی		صَغِيْرَةٌ	چھوٹی	
مَدِيْنَةٌ	بڑا شہر		عَقِيْدَةٌ	عقیدہ	

24۔ بعض أسمآء کی جَمْعِ مُکَسَّر ' أَفَاعِيْلُ ' کے وزن پر آتی ہے۔

یہ بھی غیر مُنْصَرِف ہے۔ جس پر تنوین بھی نہیں آتی اور زیر بھی نہیں آتی۔

ان اسماء کی جمع ہمزۃ (أَلِف) سے شروع ہوتی ہے۔

مثالیں: (a) أُسْطُوْرَةٌ (کہانی) کی جَمْعِ مُکَسَّر أَسَاطِيْرُ ہے۔

(b) حَدِيْثٌ (گفتگو) کی جَمْعِ مُکَسَّر أَحَادِيْثُ ہے۔

(c) إِبْرِيْقٌ (صراحی) کی جَمْعِ مُکَسَّر أَبَارِيْقُ ہے۔

مشق : مندرجہ ذیل أسمآء پر غور کیجئے ، ان کے معنی یاد کیجئے اور أَفَاعِيْلُ کے وزن پر ان کی جَمْعِ مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْعِ مُکَسَّر	إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْعِ مُکَسَّر
اَقْوَالٌ	بات		أَنْعَامٌ	مویشی	

نوٹ : قَول کی جمع ، اَقوالٌ ہے اور اقوالٌ کی جمعُ الجمع ، اَقاویلُ ہے۔

نَعَمٌ کی جمع ، اَنعامٌ ہے اور اَنعام کی جمعُ الجمع ، اَنا عِیمُ ہے۔

25۔ بعض أسْمآء کی جَمْع مُکَسَّر ' أفَاعِلُ ' کے وزن پر آتی ہے۔

یہ بھی غیر مُنْصرِف ہے۔ جس پر تنوین بھی نہیں آتی۔ اور زیر بھی نہیں آتی۔

مثالیں : (a) إِصْبَع" (انگلی) کی جَمْع مُکَسَّر أصَابِعُ ہے۔

(b) سِوَارُ (کنگن) کی جَمْع مُکَسَّر أسَاوِرُ ہے۔

(c) أكْبَرُ کی جَمْع مُکَسَّر أكَابِرُ ہے۔

إسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
أرْذَل"	نیچ		أنْمِلَة"	انگلیوں کے بالائی سرے	

26۔ بعض أسْمآء کی جَمْع مُکَسَّر ' فَعَالِلُ ' کے وَزن پر آتی ہے۔

یہ بھی غیر منصرف ہے۔ جس پر تنوین نہیں آتی۔

مثالیں : (a) سِلْسِلَة" (زنجیر) کی جَمْع مُکَسَّر سَلَاسِلُ ہے۔

(b) سُنْبُلَة" (بالیں) کی جَمْع مُکَسَّر سَنَابِلُ ہے۔

(c) ضِفْدَع" (مینڈک) کی جَمْع مُکَسَّر ضَفَادِعُ ہے۔

مشق : مندرجہ ذیل أسْمآء پر غور کیجئے ، ان کے معنی یاد کیجئے اور فَعَالِلُ کے وَزْن پر ان کی جمع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

إسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إسْم وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
مَعِيْشَة"	معیشت		نُمْرُقَة"	تکیہ ، گدّہ	
عُنْصُر"	عنصر		زَلْزَلَة"	زلزلہ بھونچال	
دِرْهَم"	روپیہ		حَنْجَرَة"	نرخرہ	

27- بعض أسْمآء کی جَمْع مُکَسَّر ' مَفَاعِلُ ' کے وَزن پر آتی ہے۔

یہ بھی غیر منصرف ہے۔نہ اس پر تنوین آتی ہے۔اور نہ زیر آتی ہے۔

یہ جمع میم سے شروع ہوتی ہے۔اور یہ اسم ظرف کے اوزان ہیں۔ظرف، مکانی بھی ہو سکتا ہے، اور زمانی بھی۔بعض اوقات اسم آلہ کی جمع بھی اسی وزن پر آ جاتی ہے۔

مثال : مَصْنَعٌ کی جَمْع مُکَسَّر مَصَانِعُ ہے۔(کارخانہ)

مشق : مندرجہ ذیل أسْمآء پر غور کیجئے ، ان کے معنی یاد کیجئے اور مَفَاعِلُ کے وَزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

إسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
مَنْزِلٌ	اُترنے کی جگہ		مَسْجِدٌ	مسجد	
مِرفَقٌ	ٹیک لگانے کی جگہ کہنی		مَکْتَبٌ	مکتب	
مَجْلِسٌ	مجلس		مَدْرَسَةٌ	مدرسہ	
مَقْعَدٌ	بیٹھنے کی جگہ		مَنْسَكٌ	قربانی کی جگہ، رسم	
مَضْجَعٌ	خواب گاہ ، قبر		مِکْنَسَةٌ	جھاڑو	
مَشْرِقٌ	مشرق		مَغْرِبٌ	مغرب	

28۔ بعض أسمآء کی جمع مُکَسَّر ' فَعَالِیْلُ ' کے وزن پر آتی ہے۔

یہ بھی غیر مُنصَرِف ہے۔ جس پر تنوین بھی نہیں آتی۔ اور زیر بھی نہیں آتی۔

مثالیں: (a) عُصْفُورٌ کی جمع مُکَسَّر عَصَافِیرُ ہے۔

(b) قِرْطَاسٌ کی جمع مُکَسَّر قَرَاطِیْسُ ہے۔

(c) خِنْزِیْرٌ کی جمع مُکَسَّر خَنَازِیْرُ ہے۔

مشق: مندرجہ ذیل أسمآء پر غور کیجئے، ان کے معنی یاد کیجئے اور فَعَالِیْلُ کے وزن پر ان کی جمع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگا کر لکھیے۔

إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
تَقْرِیْبٌ	تقریب		شَیْطَانٌ	شیطان	
سِرْبَالٌ	کرتہ، قمیض		جِلْبَابٌ	چادر، دوپٹہ	
تِمْثَالٌ	مجسمہ		صَنْدُوقٌ	تابوت، صندوق	
فِنْجَانٌ	پیالہ		قِنْدِیْلٌ	چراغ، فانوس	
بُسْتَانٌ	باغ		سُلْطَانٌ	بادشاہ، دلیل	
قِنْطَارٌ	ڈھیر		أُنْبُوبَةٌ	پائپ	

29- بعض أَسْمَاء کی جَمْع مُکَسَّر 'مَفَاعِیْلُ' کے وَزن پر آتی ہے۔

یہ بھی غیر منصرف ہے، اس پر تنوین بھی نہیں آتی۔ اور زیر بھی نہیں لگتی۔

یہ اسمائے ظرف اور اسمائے آلہ کے اوزان ہیں۔ میم سے شروع ہوتے ہیں۔

مثال : مِصْبَاحٌ کی جَمْع مُکَسَّر مَصَابِیْحُ ہے۔

مشق : مندرجہ ذیل أَسْمَاء پر غور کیجئے ، ان کے معنی یاد کیجئے اور مَفَاعِیْلُ کے وَزن پر ان کی جَمْع مُکَسَّر ڈھالیے اور صحیح اعراب لگانا نہ بھولیے۔

إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
مِفْتَاحٌ	کنجی		مِحْرَابٌ	گھر کی اچھی جگہ	
مِقْدَارٌ	مقدار		مَوْعُودٌ	جس کا وعدہ کیا گیا	
مَكْتُوبٌ	لکھا گیا		مَوْزُونٌ	وزن کیا گیا	
مِيْقَاتٌ	معیّن وقت یا جگہ		مَشْهُورٌ	شہرت یافتہ	

30۔ بعض أسماء کی جَمْع مُکَسَّر ' مُتفرّق أوْزَان ' پر آتی ہے

إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر	إِسْمِ وَاحِد	اُردو معانی	جَمْع مُکَسَّر
إِبْنٌ	بیٹا	بَنُونَ	إِبْنَةٌ	بیٹی	بَنَاتٌ
أَخٌ	بھائی	إِخْوَةٌ / إِخْوَانٌ	إِمْرَأَةٌ	عورت	نِسْوَةٌ / نِسَاءٌ
أُمٌّ	ماں	أُمَّهَاتٌ	أَبْيَضُ	سفید	بِيْضٌ
أَحْمَرُ	سرخ	حُمْرٌ	أَحْوَرُ	خوبصورت آنکھ والا مرد یا عورت	حُورٌ
أَزْرَقُ	نیلا	زُرْقٌ	أَخْضَرُ	سبز	خُضْرٌ
جَارِيَةٌ	کشتی	جَوَارٍ	قِرْدٌ	بندر	قِرَدَةٌ
عِزَةٌ	جماعت، گروہ	عِزُوْنَ	فَرْدٌ	ایک	فُرَادَىٰ
كَلِمَةٌ	لفظ	كَلِمٌ	غِلَافٌ	پردہ	غُلْفٌ
نَحْلَةٌ	شہد کی مکھی	نَحْلٌ	طَائِرٌ	پرندہ، بدشگونی	طَيْرٌ
أَصَمٌّ	بہرا	صُمٌّ	إِنْسٌ	انسان، مانوس	أُنَاسٌ
أَيِّمٌ	بیوہ یا رنڈوا	أَيَامَىٰ	أُخْرَىٰ	دوسری	أُخَرُ
ضَائِنٌ	دنبہ	ضَأْنٌ	أُنْثَىٰ	مادہ	إِنَاثٌ

باب نمبر 3

سبق نمبر 9

جِنس کے اعتبار سے اِسْم کی قسمیں

جنس کے اعتبار سے ، اِسْم کی دو قسمیں ہیں۔ مذکر اور مؤنث۔ لیکن واحد، مثنی اور جمع کے ساتھ اس کی کُل سات قسمیں ہو جاتی ہیں۔

1- واحِد مُذکّر

جیسے : مُسْلِمٌ ، کتابٌ ، بَیْتٌ ، رَسُولٌ

2- مُثَنّٰی مُذَکّر

واحد مذکر سے ، مثنیٰ مذکر بنانے کے لئے آخر میں | ' آنِ ' | کا اضافہ کیا جاتا ہے اور مثنیٰ بناتے وقت واحد کی تنوین کو فتحہ سے بدل دیا جاتا ہے۔ مثلاً :

a- مُسْلِمٌ + آنِ = مُسْلِمَانِ = دو مسلمان مرد

b- کِتَابٌ + آنِ = کِتَابَانِ = دو کتابیں

c- رَسُولٌ + آنِ = رَسُولَانِ = دو پیغمبر

3۔ جَمْع مُذَکّر (سَالِم)

واحد مُذکر سے، جمع مُذکر بنانے کے لئے، آخر میں | " وْنَ " | کا اضافہ کیا جاتا ہے اور جمع مذکر سالم بنانے کے لیے واحد کی تنوین کو ضمہ سے بدل دیا جاتا ہے۔ مثلاً

a- مُسْلِم" + ونَ = مُسْلِمُونَ = کئی فرماں بردار

b- عَابِد" + ونَ = عَابِدُونَ = کئی عبادت کرنے والے

c- آمِر" + ونَ = آمِرُونَ = کئی حکم دینے والے

4۔ وَاحِد مُؤَنَّث

واحد مذکّر کو، واحدمؤنّث بنانے کے لئے، لفظ کے آخر میں " ة " (تائے مَربُوطَة یا تائے مُدَوَّرَہ) کا اِضافہ کیا جاتا ہے اور واحد کی تنوین فتحہ سے بدل دی جائے گی۔ مثلاً

a- مُسْلِم" + ة = مُسْلِمَة"　　d- عَابِد" + ة = عَابِدَة"

b- خَال" + ة = خَالَة"　　e- سَاجِد" + ة = سَاجِدَة"

c- صَالِح" + ة = صَالِحَة"　　f- آخِر" + ة = آخِرَة"

5۔ مُثَنّٰی مُؤَنَّث

واحد مونث سے، مُثنّیٰ مونّث بنانے کے لئے، اِسم کے آخر میں 'آنِ' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے:

a- مُسْلِمَة" + آنِ = مُسْلِمَتَان = دو مسلمان عورتیں

b- صَالِحَة" + آنِ = صَالِحَتَان = دو نیک عورتیں

c- خَالَة" + آنِ = خَالَتَان = دو خالائیں

6۔ جَمْع مُؤَنَّث سَالِم

واحد مذکّر سے جَمْع مُؤنّث سالم بنانے کے لئے،' آت" کا آخر میں اضافہ کیا جاتا ہے

اور واحد کی تنوین ختم کر کے فتحہ دے دیا جاتا ہے۔ مثلاً

a- مُسْلِم" + آت" = مُسْلِمَات"

b- صَالِح" + آت" = صَالِحَات"

c- خَال" + آت" = خَالَات"

7۔ جمع مُکَسَّر

جمع مُکَسَّر، اسم کی وہ قسم ہے ، جس میں اِسمِ واحد کی اصل صورت، باقی نہیں رہتی۔ بلکہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ اصل اسمِ واحد میں چند حروف کی کمی بیشی (ابتداء میں، وسط میں یا آخر میں) ہو جاتی ہے۔ اس کے کئی اوزان ہیں۔ تفصیل پہلے بتائی جا چکی ہے۔ اس وقت ان مثالوں پر غور کیجئے۔

واحد	وزن	جمع مُکَسَّر	واحد	وزن	جمع مُکَسَّر
رَسُول"	فُعُلُ	رُسُل"	طِفْل"	اَفْعَال"	اَطْفَال"
طَالِب"	فَعَلَة"	طَلَبَة"	رَجُل"	فِعَال"	رِجَال"

جمع مُکَسّر کی دو قسمیں ہیں۔ عاقل اور غیر عاقل۔

عِلمِ نحو میں، عاقل سے مراد، انسان، جنّات اور فرشتے ہیں۔

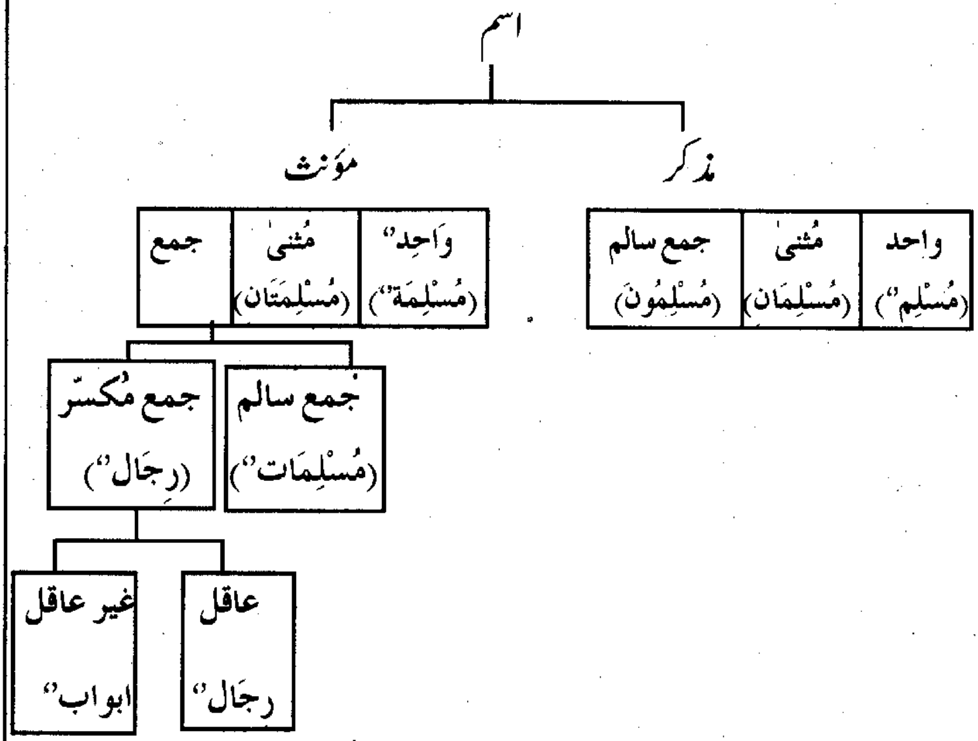
اسمائے جمع مُکَسْر (عاقل)، مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں۔

اسمائے جمع مُکَسْر (غیر عاقل)، واحد مؤنث کے حکم میں ہیں۔

اہم نوٹ: عربی زبان میں، جمع مُکَسَّر، عُموماً مؤنث سمجھی جاتی ہے چاہے وہ مردوں کے لئے ہی کیوں نہ استعمال کی جائے۔
جیسے رَجُل" کی جمع رِجَال"۔ اسے مؤنث لفظی قیاسی کہتے ہیں۔
مذکر اور مؤنث کی تفصیلی بحث، سبق نمبر 99 کے آخر میں ملاحظہ فرمائیے۔

Chart No. 5

جنس کے اعتبار سے اسم کی قسمیں



جمع مُکسَّر ، لفظی اور قیاسی مؤنث ہوتی ہے۔ مؤنّث حقیقی نہیں ہوتی۔

a- جمع مُکَسَّر "عاقل" مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتی ہے۔

رَجُل" (ایک آدمی) کی جمع مُکسّر ، رِجَال" (کئی مرد آدمی) مؤنث ہے۔

b- جمع مُکَسَّر " غیر عاقل" کی صفت "واحد مؤنث" استعمال ہوتی ہے۔ جیسے أشْجَار" عَالِيَة" (بلند درخت)۔

جمع مکسر غیر عاقل لازماً مؤنث ہوتی ہے۔

مشق : مندرجہ ذیل الفاظ پر غور کیجئے اور خالی کالموں کو پُر کیجئے۔ آپ کو جمع سے واحد کی طرف یا واحد سے جمع کی طرف آنا ہے۔ ان کے معنی بھی لکھیے۔

مذکر واحد	مذکر مثنی	مذکر جمع سالم	مؤنث واحد	مؤنث مثنی	مؤنث جمع سالم
مُسلِمٌ	مُسْلِمَان	مُسْلِمُونَ	مُسْلِمَةٌ	مُسْلِمَتَان	مُسْلِمَاتٌ
					مُؤمِنَاتٌ
					ظَالِمَاتٌ
					طَيِّبَاتٌ
					صَالِحَاتٌ
					عَابِدَاتٌ
					قَانِتَاتٌ
					سَائِحَاتٌ
تَائِبٌ					
ثَيِّبٌ					
مُجْتَهِدٌ					
عَمٌّ					
خَالٌ					

سبق نمبر 10

مؤنث اَسمَاءِ کی (12) قسمیں

مُؤَنَّث اَسماء کی بارہ (12) قسمیں ہیں

1۔ مؤنث حقیقی

1- عورتوں کی جنس کے نام مؤنث ہیں مثلاً :

اُمّ" ، اُخْت" ، بِنْت" ، عَرُوس" (دلہن) ، حَائِض" ،

2- عورتوں کے نام مؤنث ہیں ۔ مثلاً زَیْنَبُ ، مَرْیَمُ ، عَائِشَۃُ

2۔ مؤنث لفظی

مؤنث لفظی کی دو قسمیں ہیں۔ قیاسی اور سماعی۔

A۔ قیاسی : قیاسی مؤنث ، وہ اسماء ہیں ، جنہیں کسی ظاہری علامت سے مؤنث قیاس کیا جاسکتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

3- وہ اسماء ، جس کے آخر میں ' ۃ ' (تائے مَرْبُوطَۃ یا تائے مُدَوَّرَہ) ہو ، مؤنث ہیں۔

a- تانیث کی ۃ جیسے : آیَۃ" ، جَنَّۃ" ، آخِرَۃ" ، سَاعَۃ" ، عَابِدَۃ"

128:3

یہ ' ۃ ' ، تائے تانیث کہلاتی ہے۔

b- جمع کی 'ۃ' : جیسے مَلائِکَۃُ ،

c- مصدر کی 'ۃ' : جیسے رُجُولِیَّۃُ ، عَالَمِیَّۃُ .

d- اسمِ جنس کی 'ۃ' : جیسے شَجَرَۃ"

e- وحدت کی 'ۃ' : جیسے تَمرَۃ" (جمع تَمْر")

اِستثناء : گنتی کے دو چار ، اسم ایسے بھی ہیں ، جن کے آخر میں 'ۃ' آتی ہے لیکن وہ مؤنث نہیں ہیں ، بلکہ مذکر ہیں۔ جیسے :

a- مردوں کے نام : جیسے : خَلِیْفَۃ"، طلحۃ، سُمْرَہ

b- مبالغے کی 'ۃ' : جیسے : عَلاَّمَۃ"، فَھَّامَۃ"،

4- وہ اسماء ، جن کے آخر میں الف مقصورۃ (یٰ) ہو ، مؤنث ہیں۔

مثلاً تَقْویٰ ، حُسْنیٰ ، لَیْلیٰ ، کُبْریٰ

لیکن عیسیٰ اور موسیٰ مؤنث نہیں ہیں، کیونکہ یہ مردوں کے نام ہیں۔

5- وہ اسماء ، جس کے آخر میں الف ممدُودۃ (آ) ہو ، مؤنث ہیں۔

مثلاً اَسْمَآءُ ، سَوْدَآءُ ، بَیْضَآءُ ، بَغْآءُ

6- اسمائے جمع مُکَسَّر (غیر عاقل) مؤنث ہیں۔ یہ واحد مؤنث کے حکم میں ہیں۔ ان کی صفت ، واحد مؤنث استعمال ہوتی ہے۔

جیسے اَلأَیّامُ الخالِیَۃُ ، سُرُر" مَرْفُوعَۃ" ، أَبْوَاب" مُتَفَرِّقَۃ" ، صُحُف" مُطَھَّرَۃ" وغیرہ .

اسمائے جمع مکسَّر (عاقل) مؤنث اور مذکر دونوں طرح استعمال

ہوتے ہیں۔ عاقل سے مراد ، انسان، جنّ اور فرشتے ہیں۔

(علمِ نحو میں ، اللہ سبحانہ ٗ و تعالیٰ کو بھی اِسی میں شامل کیا جاتا ہے۔)

مثلاً قَامَ الرِّجَالُ اور قَامَت الرِّجَالُ دونوں جائز ہیں۔

اسی پر ، رُسُل" ، أصْحَاب" وغیرہ کو قیاس کر لیجیے۔

مزید تفصیلات کے لیے سبق نمبر 99 کا مطالعہ کیجیے۔

7- ملکوں ، شہروں اور قبیلوں کے نام بھی مؤنث ہیں۔

مثلاً مِصرَ ، دِهْلِي ، قُرَيْش، لاَهُورُ ، تَغْلِبُ ، هُذَيْلُ وغیرہ

B۔ سماعی مؤنث اسماء : یہ وہ اسماء ہیں ، جو اہل زبان مؤنث استعمال کرتے ہیں۔
ان میں مؤنث کی کوئی ظاہری علامت نہیں پائی جاتی جس پر انہیں مؤنث قیاس کیا جاسکے۔

8- دوہرے اجزائے بدن (Pair) کے نام مؤنث ہیں ۔

مثلاً يَد" ، رِجْل" ، عَيْن" ، أُذُن" ، أنف" ، شَفَة" وغیرہ مؤنث ہیں ، لیکن خَدّ" ، كَعَب" ، مِرْفَق" وغیرہ مذکر ہیں۔

9- ہوا کے تمام نام مؤنث ہیں مثلاً رِيح" ، صَرْصَرْ ٗ صَبَا ، سموم"

10- دوزخ کے تمام نام مؤنث ہیں ۔ مثلاً جَهَنَّمُ ، نَار" ٗ سَعِيْر" ، سقر"

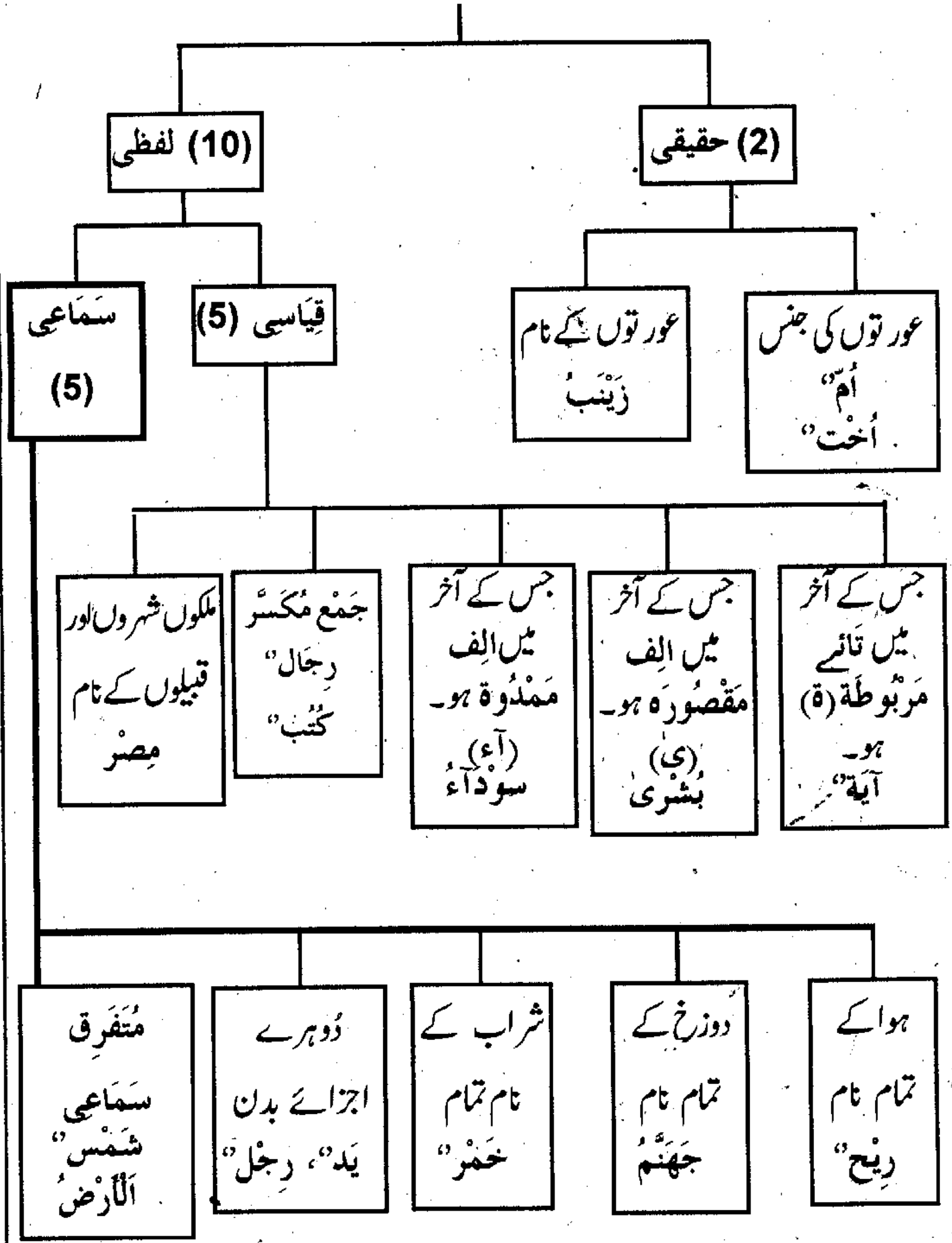
11- شراب کے تمام نام مؤنث ہیں ۔مثلاً خَمْر" ، ألطِلَاءُ وغیرہ.

12- متفرق سماعی اَسْمَاء جو مؤنث ہیں۔

مثلاً شَمْس" ، سَمَاءُ ، اَرْض" ، دَار" وغیرہ۔

Chart No. 6

مؤنث کی (12) قسمیں



تذکیر و تانیث کے کچھ اور اصول

1- حروفِ ہجائی مؤنث ہیں۔ جیسے : اَلِف" ، باء" ، تاء" ،

2- حروفِ عاملہ مؤنث ہیں۔ جیسے : إلیٰ ، علیٰ وغیرہ

3- ایسے الفاظ جو مؤنث کی صفات کے ساتھ مخصوص ہوں انہیں مذکر کے صیغے میں بھی لاسکتے ہیں۔ جیسے حَائِض" ، حَامِل" وغیرہ

4- بعض الفاظ مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے عَقْرَب" ، عِقَاب" ، عَنْکَبُوت" ، لِسَان" ، طَرِیْق" ، سَبِیْل" ، رُوْح" ، سِکِّیْن" ، فَرَس" ، قَمِیْص" ، مِلْح" ، مِسْك" ، مِائَة" ، أَلْف" ، عَجُز" وغیرہ۔

مشق : ذیل میں مختلف مؤنث اسماء دیئے جارہے ہیں۔ ان پر غور کیجئے اور ان کی روشنی میں آنے والی مشق کیجئے۔ ان میں سے بعض حقیقی ہیں اور بعض لفظی۔ بعض سماعی ہیں اور بعض قیاسی۔ ڈکشنری سے ، ان الفاظ کے معانی لکھیے۔

حَمَامَةٌ	لَیْلٰی	سَوْدَآءُ	زَیْنَبُ	أُخْتٌ	مِصْرُ	اَلشَّمْسُ
خَالَةٌ	صُغْرٰی	أَسْمَآءُ	مَرْیَمُ	أُمٌّ	بَاکِسْتَانُ	اَلسَّمَاءُ
أُذُنٌ	بُشْرٰی	عَفْرَآءُ	سُعَادُ	بِنْتٌ	اَلْھِنْدُ	اَلْأَرْضُ
آخِرَةٌ	عُقْبٰی	حَمْرَاءُ	ھِنْدٌ	خَمْرٌ	دِھْلِيٌ	اَلدَّارُ
فَاطِمَةُ	سَلْمٰی	بَیْضَآءُ	مَغْفِرَةٌ	طِلَاءٌ	قُرَیْشٌ	اَلْبِئْرُ
شَاکِرَةٌ	کُبْرٰی	صَحْرَآءُ	رِجَالٌ	نَارٌ	عَصَا	اَلنَّارُ
عَمَّةٌ	تَقْوٰی	غِنَآءٌ	رُسُلٌ	سَقَرُ	قَوْسٌ	سَعِیْرُ

اَلْيَدُ	فَلَكٌ	نَفْسٌ	كُتُبٌ	صَفْرَآءُ	حُسْنٰى	مُسْلِمَةٌ
اَلرَّجُلُ	لَيْلٌ	رِيْحٌ	أَقْلاَمٌ	حَمْرَاءُ	سُفْلٰى	مُؤْمِنَةٌ
عَيْنٌ	سِنٌّ	صَرْصَرٌ	صَبَا	جَهَنَّمُ	دَعْوٰى	دَحْرَبٌ
غِشَاوَةٌ	صَغِيْرَةٌ	كَبِيْرَةٌ	بَيِّنَةٌ	كَأْسٌ	حَسَنَةٌ	بَقَرَةٌ
سَفِيْنَةٌ	قَدَمٌ	إِصْبَعٌ	رَحْمَةٌ	تَوْبَةٌ	اَلْأَنْفُ	آيَةٌ

مشق : پچھلے صفحے پر ، درج شدہ مؤنّث اسماء میں سے ، چُن کر ہر قسم کی مثالیں دیجئے اور صحیح إعراب لگائیے۔

5	4	3	2	1	**-1** عورتوں کی جنس **(5)**
5	4	3	2	1	**-2** عورتوں کے نام **(5)**
5 10	4 9	3 8	2 7	1 6	**-3** وہ نام جو گول تاء (ۃ) پر ختم ہوتے ہیں۔**(10)**
5 10	4 9	3 8	2 7	1 6	**-4** وہ نام جو الف مقصورۃ (یٰ) پر ختم ہوتے ہیں۔**(10)**
5 10	4 9	3 8	2 7	1 6	**-5** وہ نام جو الف ممدودۃ (آء) پر ختم ہوتے ہیں۔**(10)**
5 10	4 9	3 8	2 7	1 6	**-6** جمع مکسّر
5	4	3	2	1	**-7** شہروں کے نام **(5)**

8- دوہرے اجزائے بدن اور ہوا کے نام (10)	1 2	3 4	5 6	7 8	9 10
9- شراب اور دوزخ کے نام (10)	1 6	2 7	3 8	4 9	5 10
10- سماعی مؤنث اسماء (5)	1	2	3	4	5

مُثنّٰی مُؤنَّث کی مثال - ایک حدیث سے

حدیث	ترجمہ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ اَلنَّبِيُّ - ﷺ : " كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي المِيزَانِ 1- "سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ 2- سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ." (صحیح البخاری کی آخری حدیث)	حضرت ابو ہریرۃ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "دو کلمے ایسے ہیں جو رحمٰن کو محبوب ہیں۔ زبان پر ہلکے لیکن میزانِ قیامت میں وزنی (ہوں گے)"۔ "سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ۔"

مندرجہ بالا حدیث پر غور کیجئے۔

کَلِمَةٌ" مُؤنَّث ہے، کیونکہ اس لفظ کے آخر میں "ۃ" کی علامت پائی جاتی ہے۔
کَلِمَةٌ" کا مُثنّٰی آن لگانے سے کَلِمَتَانِ بن گیا۔ اسی طرح "حَبِیْب" کی تانیث "حَبِیْبَة" ہے اور حَبِیْبَة" کا مُثنّٰی، حَبِیْبَتَانِ ہے۔ اسی پر، ثَقِیْل"، ثَقِیْلَة" اور ثَقِیْلَتَانِ کو قیاس کیجئے۔
سُبْحَان' مَصْدَر' ہے۔ جیسا کہ اس کے وزن (فُعْلَانٌ") سے ظاہر ہے۔
اس کا فاعِل نُسَبِّحُ (ہم تسبیح کرتے ہیں) مَحْذُوف ہے۔

سبق نمبر 11

The Nominal Sentence

جُمْلَہٴ اِسْمِیَّہ

مُبْتَدأ اور خَبَر (سادہ)

اسْم ، فِعْل اور حَرْف کے بارے میں آپ پڑھ چکے ، اسم کی مختلف قسموں سے تعارف حاصل ہو چکا۔ بے شمار نئے الفاظ سے بھی آپ واقف ہو چکے ہیں۔ اب ہم ان الفاظ کی مدد سے جملے بنانے کی کوشش کریں گے۔

جملوں کی دو بڑی قسمیں ہیں۔ جملہٴ اسمیہ اور جملہٴ فعلیہ

جُمْلَہٴ اِسْمِیَّہ

وہ جملہ ، جو اسم سے شروع ہوتا ہو ، جُمْلَہٴ اِسْمِیّہ کہلاتا ہے۔ جملہٴ اسمیہ کے پہلے اسم کو ، مُبْتَدأ اور دوسرے اِسْم کو خَبَر کہتے ہیں۔ عموماً یہ دو (2) اِسموں سے مل کر بنتا ہے ، لیکن بعض اوقات خبر ، فعل کی صورت میں ہوتی ہے۔ لیکن مبتدأ کا اسم ہونا لازمی اور ضروری ہے۔

مثلاً "اَلْعِلْمُ مُفِیْدٌ" علم فائدہ بخش ہے۔

اس مثال میں ، اَلْعِلْمُ مُبتدأ ہے اور پہلا اسم ہے۔ اور مُفِیْدٌ" دوسرا اسم ہے اور اس جملے کی خَبَر ہے۔

The Verbal Sentence جُمْلَۂ فِعْلِیَّہ

جو جملہ ، فعل سے شروع ہو ، اسے جملۂ فِعْلِیَّہ کہتے ہیں۔

جیسے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "اللہ کے رسول نے فرمایا"

اور قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوتَ "داوٗدُ نے جالوت کو قتل کیا"

اوپر کے دونوں جملے ، فعل سے شروع ہوئے ہیں۔

قَالَ فعل ماضی ہے اور قَتَلَ بھی فعل ماضی ہے۔

جملۂ اسمِیَّہ کی کچھ اور مثالیں

اَللّٰہُ وَاحِد" اللہ ایک ہے۔ اَلْبَیْتُ جَدِیْد" گھر نیا ہے۔

اَلسَّاحِرُ کَاذِب" جادوگر جھوٹا ہے۔ اَلسَّاحِرَۃُ کَاذِبَۃ" جادوگرنی جھوٹی ہے۔

اَلسَّاحِرَانِ کَاذِبَانِ دو جادوگر جھوٹے ہیں۔ اَلسَّاحِرَتَانِ کَاذِبَتَانِ دو جادوگرنیاں جھوٹی ہیں۔

اَلسَّاحِرُوْنَ کَاذِبُوْنَ جادوگر جھوٹے ہیں۔ اَلسَّاحِرَاتُ کَاذِبَات" جادوگرنیاں جھوٹی ہیں۔

آپ نے نوٹ کیا ہوگا کہ پہلے اسم مبتدأ پر ' اَلْ ' ہے اور پہلے اسم کے آخری حرف پر صرف ایک پیش ہے اس کے برعکس ، دوسرے اسم پر ' اَلْ ' نہیں ہے۔

دوسرے اسم خبر کے آخری حرف پر "دوپیش" ہیں۔ یا آخر میں آن یا اُون ہے مذکر کی خبر مذکر ہے۔ مؤنث کی خبر مؤنث ہے۔ واحد کی خبر واحد ہے۔ مثنیٰ کی خبر مثنیٰ ہے۔ جمع کی خبر جمع ہے۔

جملہٴ اسمیہ کے قوَاعِد

1۔ وہ جملہ ، جو اسم سے شروع ہوتا ہو ، اُسے جملہٴ اسمیہ کہتے ہیں۔

2۔ مُبْتَدَأ جُملے کا پہلا اسم ہے ، جو عُموماً ، مَعْرِفہ ہوتا ہے۔

3۔ خَبَر دوسرا جزء ہے ، جو عُموماً ، نَکِرَۃ" ہوتا ہے۔

4۔ واحد، مُثنّٰی ، جمع ، مذکر اور مؤنّث ہونے میں ، خَبَر ، مُبْتَدَأ کے مطابق ہوتی ہے۔

5۔ آنِ اور تَانِ مُثنّٰی اسمِ معرفہ اور مُثنّٰی اسم نکرہ ، دونوں کے آخر میں آتے ہیں۔اسم مُثنّٰی پر' اَلْ ' لگنے سے کوئی اثر نہیں پڑتا۔

6- وْنَ اور آت" جمع سالم مذکر و مؤنث کے آخر میں آتے ہیں۔ان پر بھی اَلْ لگنے سے کوئی اثر نہیں پڑتا۔

مشق ۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر مزید غور کیجئے۔ اور ان مثالوں کی روشنی میں ، عربی سے اُردو میں ترجمہ کیجئے۔

اَلأَدَبُ وَاجِب" ادب واجب ہے۔ اَلشَّجَرَۃُ کَبِیْرَۃ" درخت بڑا ہے۔

اَلقُرآنُ کِتَاب" قرآن کتاب ہے۔ اَلْشَّجَرَتَانِ صَغِیْرَتَانِ دو درخت چھوٹے ہیں۔

اَللَّعِبُ ضَرُورِي" کھیل ضروری ہے۔ اَلاَشْجَارُ قِصَار" درخت چھوٹے ہیں۔

عربی	اردو ترجمہ	عربی	اُردو ترجمہ
اَلرِّزْقُ حَلَال"		اَلشَاکِرُونَ مُحْسِنُونَ	
اَلزَّکٰوۃُ صَدَقَۃ"		اَلوَالِدَانِ شَرِیْفَانِ	

اَلزَّبُورُ كِتَابٌ		اَلرَّسُولَانِ صَادِقَانِ	
اَلطَّعَامُ لَذِيذٌ		اَلسَّاحِرَانِ كَاذِبَانِ	
اَللّٰهُ نُورٌ		اَلسُّورَتَانِ جَمِيْلَتَانِ	
اَلأَرْضُ وَاسِعَةٌ		اَلْفَرِيْقَانِ جَاهِلَانِ	
اَلبَابُ مَفْتُوحٌ		اَلْجَنَّتَانِ نَظِيْفَتَانِ	
اَلدَّمُ حَرَامٌ		اَلْمَلَكَانِ سَرِيْعَانِ	
زَيْدٌ طِفْلٌ		اَلْحِزْبَانِ مُقَاتِلَانِ	
خَالِدٌ شَيْخٌ		اَلْإِمْرَءَتَانِ مُسْلِمَتَانِ	
اَلرَّسُولُ بَشَرٌ		اَلزَّوْجَانِ صَالِحَانِ	
زَيْنَبُ حَاضِرَةٌ		اَلزَّوْجَتَانِ صَالِحَتَانِ	
سُعَادُ غَائِبَةٌ		اَلْعَابِدَانِ شَاكِرَانِ	
اَلرَّوْضَةُ جَمِيْلَةٌ		اَلْمُجَاهِدُونَ صَابِرُونَ	
اَلصَّلٰوةُ عِبَادَةٌ		اَلنَّاظِرُونَ مُجْرِمُونَ	
مَوعِظَةٌ حَسَنَةٌ		اَلْفَاتِحُونَ وَارِثُونَ	
اَلبِنْتُ طَالِبَةٌ		اَلصَّالِحُونَ نَاجِحُونَ	
اَلأُمُّ صَابِرَةٌ		اَلظَّالِمُونَ مَعْزُولُونَ	

اَلقَرِيَةُ سَاكِتَة"		اَلفَاسِقُونَ غَافِلُونَ	
اَلأُمَّهَاتُ سَاجِدَات"		اَلْبَاقِيَاتُ صَالِحَات"	

مشق : مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے۔

1۔ لڑکا کھیل رہا ہے۔(لَاعِب")

2۔ لڑکی کھیل رہی ہے۔

3۔ دو لڑکے کھیلتے ہیں۔

4۔ دو لڑکیاں کھیلتی ہیں۔

5۔ لڑکے کھیلتے ہیں۔

6۔ لڑکیاں کھیلتی ہیں۔

سبق نمبر 12

اِعرابی حالت کے اعتبار سے اِسْم کی قسمیں

اِعرَابی حالت کے اعتبار سے اِسْم کی تین قسمیں ہیں

(1) مَرفُوع (2) مَنْصوب (3) مَجْرُور

اِعرابی حالت کیا چیز ہے؟

اردو میں آپ کہتے ہیں۔ "لڑکیاں" کھیل رہی تھیں۔ "لڑکیوں" کو چوٹ آئی۔ اور انگریزی میں کہتے ہیں۔ **I told him and he told me.** آپ نے دیکھا۔ اردو میں کبھی آپ "لڑکیاں" استعمال کرتے ہیں اور کبھی "لڑکیوں"۔ اسی طرح انگریزی میں **I** کبھی **me** میں بدل جاتا ہے اور **he** کبھی **him** میں بدل جاتا ہے۔ یہ اس لیے ہوتا ہے کہ اسم کی حالت بدل جاتی ہے۔

اسم کبھی فاعل ہوتا ہے اور کبھی مفعول بہ ہو جاتا ہے۔ کبھی **Active** ہوتا ہے اور کبھی **Passive** ہوتا ہے۔ اردو اور انگریزی کی طرح عربی میں بھی اسم کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں لیکن عربی میں تین حالتیں ہوتی ہیں۔ چنانچہ اَلْمُسْلِمُوْنَ کبھی کبھار اَلْمُسْلِمِیْنَ میں بدل جاتا ہے۔ "کِتَابٌ" کبھی کِتَاباً اور کبھی کِتَابٍ میں بدل جاتا ہے۔

اس تبدیلی کو ، اسم کی اِعرَابی حالت کہتے ہیں۔

1۔ اِسْمِ مَرْفُوع یا حالتِ رَفِعی : اِسْم کی اصلی حالت مرفوع ہوتی ہے

مثلاً کِتَاب" ، زَیْد" ، قَلَم" ، اَلْمَدْرَسَةُ ، اَلطَّالِبَةُ ، اَلْبَیْتُ.

مرفوعات اصلیہ دو ہیں a۔ مُبْتَدأ ، b. خَبَر

یہ دونوں جملے کے ضروری اجزاء ہیں۔ ان دو کے ذریعہ ، جملے میں ضروری معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ **رَفْع ، اِسم کا اعلیٰ مرتبہ ہے۔** جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ مُبْتَدأ اور خَبَر اپنی اصلی رَفَعی حالت پر قائم رہتے ہیں۔

مثلاً زَید" عَاقِل" زید سمجھدار ہے

2۔ اِسْمِ مَنْصُوب یا حالتِ نَصْبِی: کسی جملے میں ضروری معلومات کے علاوہ اِضافی معلومات جب 'بِلاواسطہ' (یعنی <u>راست</u> یا Direct) فراہم کی جائیں، تو اُن کی حالتِ اسمی ، نَصْبِی ہوتی ہے۔

منصوب اسماء کی 6 قسمیں ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

A۔ مَفْعُول بہ ، B۔ ظرف ، C۔ حال ،

D۔ علّت ، E۔ تَمْیِیز ، F۔ مَفْعُولِ مُطْلَق / مَصْدَر.

ان کی مزید تفصیلات اور وضاحتیں آگے آئیں گی۔

نَصْب ، اِسْم کا درمیانی مرتبہ ہے۔

مثلاً / زَیْد" شَارِب" **عَصِیْراً**

زید، پینے والا ہے شربت (زید شربت پی رہا ہے)

3۔ اِسْمِ مَجْرُور یا حالتِ جَرّی: کسی جملے میں کوئی اِسْم ،جب ضروری اجزاء کی صورت میں بھی نہ ہو۔ اور 'بلا واسطہ' بھی نہ آئے۔ بلکہ اضافی معلومات کی صورت میں 'کسی واسطے کے ذریعے '(Indirect) آئے تو اُس کی حالت، جرّی ہوتی ہے۔ ایسے اِسم کو 'مَجْرور اِسم' کہتے ہیں۔

مثلاً زَیْدٌ ذَاھِبٌ **إِلَى الْمَسْجِدِ**

زید مسجد جانے والا ہے۔

إِلَى الْمَسْجِدِ میں 'مَسْجِدِ' اِسم ہے۔اس اِسم سے پہلے ایک واسطہ ہے 'إِلٰی کا' جو حرفِ جرّ ہے۔ حَرفِ جرّ نے اِسم کو مجرور کردیا۔اس لئے اَلْمَسْجِدِ کے آخری حرف دال(د) پر ایک زیر لگ گئی۔ **جَرّ اِسم کا سب سے اَدْنیٰ مرتبہ ہے۔** مجرورات دو ہیں :

1. مُضاف الیه ، 2. حرف جر کے بعد آنے والا اِسْم.

نوٹ: مولانا فراہیؒ کے نزدیک مُعْرَبَاتِ اصلِیَّۃَ دس(10) ہیں اور ان میں سے مرفوع صرف دو(2) ہیں۔ مُبْتَدأ اور خَبَر ۔ یہ دونوں جملۂ اسمِیَّہ کے دو ضروری اجزاء ہیں۔

جملۂ فعلیه میں ، فعل اور فاعل ہوتے ہیں۔ جملۂ فِعْلِیَّہ کے فاعل ، پر بھی مُبْتَدأ کا ہی اِعراب آتا ہے۔ فاعل مرفوع ہوتا ہے۔

دیگر مرفوعات کو ، معربات مُشکلَه کے تحت رکھا گیا ہے جن میں اِنَّ کی خَبر اور کَانَ کا اِسم وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔ مزید وضاحت اگلے ابواب میں ہوگی۔

خلاصہ :اسم کی اِعرابی حالتیں

1۔ اِسْم کی اصلی حالت ، رفعی ہوتی ہے یعنی اِسْم ، اصلاً مَرفُوع ہوتا ہے۔

2۔ جملے کے دو 'ضروری اجزاء' ، مرفوع ہوتے ہیں۔انہیں مبتدأ اور خبر کہتے ہیں۔مبتدأ اور خبر کے ملنے سے جملۂ اسمیہ بنتا ہے۔

3۔ اِضافی اجزاء ، اگر بِلاواسطہ (Direct) آئیں تو ایسا اِسْم مَنْصُوب ہوتا ہے۔اس کی چھ قسمیں ہیں۔

4۔ اِضافی اجزاء ، اگر 'واسطے کے ذریعے' (Indirect) آئیں تو ایسا اِسْم مَجْرُور ہوتا ہے۔اس کی دو قسمیں ہیں۔

5۔ اِسْم کا اعلیٰ مرتبہ رَفْع ہے۔درمیانی مرتبہ نَصْب ہے۔اور ادنیٰ مرتبہ ، جَرّ ہے۔

اسم کی اِعرابی حالتیں

اگلے صفحے پر ایک چارٹ دیا جارہا ہے۔

اِسم کی اعرابی حالتوں کے بارے میں ، یہ چارٹ نہایت اہم ہے۔اس لئے اس کا اچھی طرح سمجھنا اور ذہن میں محفوظ رکھنا ضروری ہے۔

اِسْم کی اِعرابی حالتیں - ایک نظر میں

عدد اور جنس کے اعتبار سے	مختلف حالتوں میں اعراب کی صورتیں		
اسم کی نوعیت	رَفْع	نَصْب	جَرّ
1۔ اِسْم وَاحِدْ	طِفْلٌ	طِفْلاً	طِفْلٍ
2۔ اِسْم جمع مُکَسَّر	أطْفَالٌ	أطْفَالاً	أطْفَالٍ
3۔ جمع مؤنّث سالم	مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٍ
4۔ جمع مذکر سالم	مُسْلِمُوْنَ (اُونَ)	مُسْلِمِيْنَ (اِيْنَ)	مُسْلِمِينَ (اِيْنَ)
5۔ اِسْم مُثَنّٰی	مُسْلِمَانِ (آنِ)	مُسْلِمَيْنِ (اَيْنِ)	مُسْلِمَيْنِ (أيْنِ)
6۔ اِسْم غیر مُنْصَرِف	إبْرَاهِيْمُ	إبْرَاهِيْمَ	إبْرَاهِيْمَ

إعراب:1۔ ایک پیش ، دوپیش ، ' آتٌ' ' اُونَ ' اور ' آنِ ' رفع کی علامتیں ہیں۔

2۔ ایک زبر ، دوزبر ، ' آتٍ ' ' اِيْنَ ' اور ' أيْنِ ' نصب کی علامتیں ہیں۔

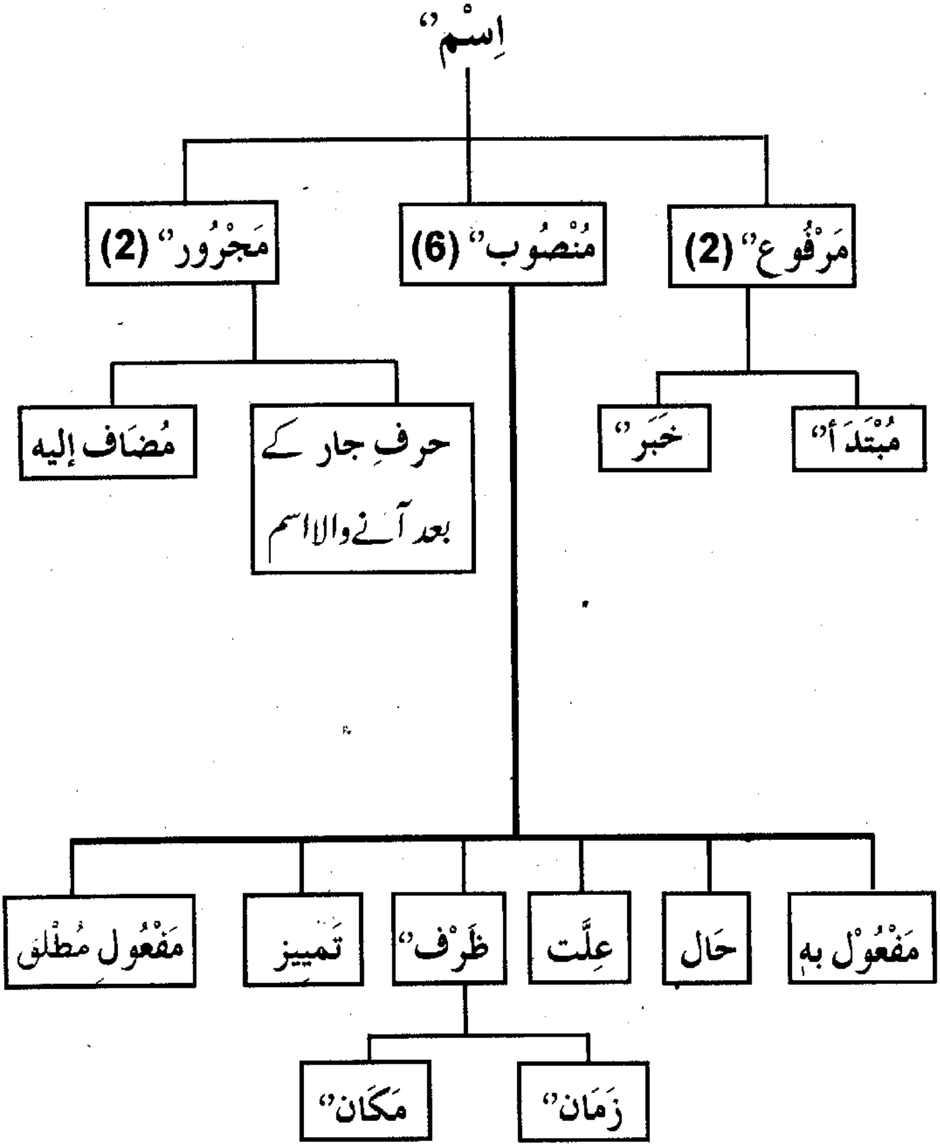
3۔ ایک زیر ، دوزیر ، ' آتٍ ' ' اِيْنَ ' اور ' أيْنِ ' جرّ کی علامتیں ہیں۔

نوٹ: آخری چار صورتوں میں اسم کی 'نَصْبی حالت' اور 'جرّی حالت' بالکل ایک جیسی ہے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ایسی صورت میں یہ کیسے جانا جائے کہ یہ نَصْبی حالت ہے یا جرّی حالت ؟ تو اس کا سیدھا اور آسان جواب یہ ہے اگر وہ 'بِلاواسطہ' آئے تو 'نصبی حالت' ہو گی اور اگر 'بالواسطه' آئے تو جرّی حالت ہو گی۔ آنِ ، أيْنِ ، اُونَ ، اِينَ ' حَرفی اِعراب ' کہلاتے ہیں۔

Chart. No. 7

اِسْم کی قسمیں

(اِعرابی حالت کے اعتبار سے)



تَعْرِیْفِ اِعراب

یہاں خلاصے میں ، منظوم قواعد پر مشتمل ، مولانا حمیدالدین فراہیؒ کے رسالے تحفۃُ الاِعراب کا متعلقہ حصہ ملاحظہ فرمایئے۔ اور کوشش کیجئے کہ یہ حفظ ہو جائے۔

گرچہ اَبوابِ نَحوْ، اَور بھی ہیں　　لیك اِعراب ہے مُقَدَّم تَر
ہے یہ تَغیِیْرِ آخِرِ اَسماء　　اِسْم کا رُتبہ ، جس سے آئے نَظَر
کَثْرتِ مَرْتَبہ ہے، خاصۂ اِسْم　　فِعل و حرف، اِس سے ہیں بَرِی یَکْسَر

مَرَاتِبِ ثَلاَثَہ ، اِسْم

رَفْع ہے رُتبۂ مَدَارِ سُخَنْ　　جس پہ ہے، گفتگو میں اَصْل نَظَر
نَصْب ہے رُتبہ اُن زَوَائِد کا　　جو کہ بے واسطہ ، ملیں آکر
جَر ہے ، اُن زَائدات کا رُتبہ　　جو کہ ہوں، حرفِ جَرّ کے دَسْت نِگَرَ
ہیں یہی تین ، اِسْم کے رُتبے　　رَفْع ، پھر نَصْب ، پھر ہے رُتْبۂ جَر
نام اِعراب بھی ، یہی ہیں تین　　تا علامت ہو ، اَصْل شیء کی خبَرَ

ضروری اسماء اور زوائد

مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجیے۔

1- پہلے کالم میں ، ضروری اسماء ہیں ، جو مرفوع ہیں۔

2- دوسرے کالم میں ، بلاواسطہ زوائد(Direct) ہیں ، جو منصوب ہیں۔

3- تیسرے کالم میں ، بالواسطہ زوائد(Indirect) ہیں ، جو مجرور ہیں۔

واسطے دو ہیں۔ حرفِ جر اور مضاف۔

یہ بات واضح رہے کہ کلام کو زیادہ موثر اور زیادہ دلنشین بنانے اور آہنگ کی رعایت کے لیے ، موزوں ترین ترتیب استعمال کی جاتی ہے۔ ہم نے یہاں سمجھانے کے لیے جملوں کو توڑ دیا ہے۔

ضروری اسماء (مُسْنَد الیه ، خبر)	بلاواسطہ زوائد (Direct)	بالواسطہ زوائد (Indirect)
مرفوع اسماء	**منصوب اسماء**	**مجرور اسماء**
1- اسمیه جملے		
تِلْكَ آيَاتُ		اللهِ
ذٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ	تَأْوِيْلاً	
هُوَ أَشَدُّ	قُوَّةً	مِنْهُ
هِيَ اَشَدُّ	وَطْئًا	

مرفوع اسماء	منصوب اسماء	مجرور اَسماء
إنّي جَاعِلٌ	خَلِيْفَةً	فِيْ الارْضِ
اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ	المَوْتیٰ	

2- فعلیہ جملے

يُرِيدُ اللهُ	اَليُسْرَ	بِكُمْ
يُبَيِّنُ اللهُ	آيَاتِهِ	لِلنَاسِ
لاَ يُؤَا خِذُكُمُ اللهُ		بِا للَغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ
وَيُلَقَّوْنَ	تَحِيَّةً وَ سَلاَماً	فِيْهَا

3- امریہ جملے

اِتَّقُوا (اَنْتُمْ)	اللهَ حَقَّ	تُقَا تِهِ
وَ اعْتَصِمُوا (اَنْتُم)	جَمِيْعاً	بِحَبْلِ اللهِ
وَ لاَ تَنْسَ (اَنْتَ)	نَصِيْبَ	+ كَ مِنَ الدُّنْيَا
وَ لاَ تَبْغِ (اَنْتَ)	اَلْفَسَادَ	فِيْ الارْضِ
وَ رَتِّلْ (اَنْتَ)	اَلْقُرآنَ تَرْتِيْلاً	

مشق : سورة البقرة سے بیس (20) ایسے جملے تلاش کیجیے ، جن میں مرفوع اسماء کے ساتھ ساتھ ، منصوب زوائد اور مجرور زوائد بھی موجود ہوں۔

سبق نمبر 13

اِعْراب کی قسمیں - ثَقِیل اور خَفِیْف

حَرَکات اور اِعراب کا فرق

آپ کو معلوم ہے کہ 'حروفِ تہجّیٰ' پر تین قسم کی 'حَرَکات' (The Short Vowels) ہو سکتی ہیں۔ زیر ، زبر ، پیش۔

'حَرَکات' کی وجہ سے حرف ، مَکْسُور ، مَفْتُوح اور مَضْمُوم ہوتا ہے۔

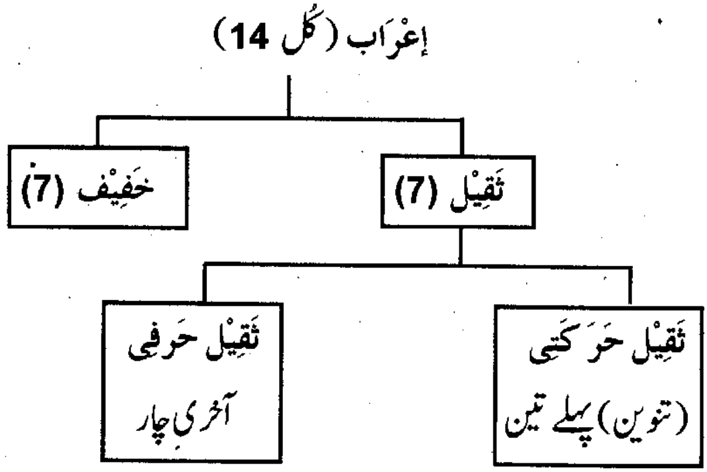
اسی طرح، کسی جملے میں آنے والے 'اسم' کے آخر میں' ، اسم کی حیثیت اور اسم کا مرتبہ بتانے والی، بھی کچھ 'علامتیں' ہوتی ہیں۔

انہیں 'اِعراب' (The Signs of Noun at the end) کہتے ہیں۔

اِعراب کے اعتبار سے اسم، مَرْفُوع"، مَنْصُوب" یا مَجْرُور" ہوتا ہے۔

حرکات اور اعراب کے اس فرق کو ہرگز فراموش نہ کیجئے۔ حرکات کا تعلق حروف سے ہوتا ہے۔ اور اِعراب کا تعلق اسماء سے ہوتا ہے۔ اسی لیے تو کہا گیا۔

کثرتِ مرتبہ ہے ، خاصہ اسم فعل و حرف ، اس سے ہیں بَرِی یکسر



اعراب کی دو قسمیں ہیں ثقیل اور خفیف۔

ثقیل اعراب کی مزید دو قسمیں ہیں ثقیل حرکتی اور ثقیل حرفی۔

A۔ اِعرابِ ثقیل

وہ ہیں جن کے آخر میں نون ہو یا نون کی آواز نکلے (تنوین بھی ثقیل اعراب ہے) جیسے مثنّٰی اسم کے آخر میں آن ، أَیْنِ اور جمع اسم کے آخر میں اُونَ ، اِینَ -تنوین کو ملا کر اس کی کُل (7) سات شکلیں ہیں۔

a۔ ثقیل حرکتی تنوین کی تینوں صورتوں کو "ثقیل حرکتی اِعراب" کہتے ہیں۔

1۔ دو زبر (تنوین - آخر میں 'اَنْ' کی آواز نکلتی ہے) کِتَاباً = کتابَنْ

2۔ دو پیش (تنوین - آخر میں 'اُنْ' کی آواز نکلتی ہے) کِتَابٌ = کتابُنْ

3۔ دو زیر (تنوین - آخر میں 'اِنْ' کی آواز نکلتی ہے) کِتَابٍ = کتابِنْ

b۔ ثقیل حرفی ثقیل حرفی اِعراب کی چار صورتیں ہیں۔

4. 'آن' یعنی مُسْلِمَانِ کا آخری حصہ (اِسْم مُثَنّٰی مَرْفُوع ثَقِیْل)

5. 'أَيْنِ' یعنی مُسْلَمَیْنِ کا آخری حصہ (اِسْم مُثَنّٰی مَنْصُوب و مجرور)

6. 'اُونَ' یعنی مُسْلِمُونَ کا آخری حصہ (اِسْم جمع مَرْفُوع ثَقِیْل)

7. 'اِیْنَ' یعنی مُسْلِمِیْنَ کا آخری حصہ (اِسْم جَمْع مَنْصُوب و مجرور)

B۔ اِعرَابِ خَفِیف

وہ ہیں جن سے 'نون' نکل جائے یا 'تنوین' میں سے ایک زبر، ایک پیش، یا ایک زیر، نکل کر 'نون' کی آواز نکل جائے۔ اس کی کُل (7) سات شکلیں ہیں۔

8۔ آ: جیسے مُسْلِمَانِ میں سے نون نکالنے کے بعد مُسْلِمَا. کا آخری حصہ آ، مَرْفُوع ہے، خَفِیْف ہے اور مُثَنّٰی کی علامت ہے۔

9۔ أَيْ: جیسے مُسْلِمَیْنِ میں سے نون نکالنے کے بعد مُسْلِمَيْ کا آخری حصہ أَيْ، مَنْصُوب و مَجْرُور ہو سکتا ہے۔ خَفِیْف مُثَنّٰی کی علامت ہے۔

10۔ اُوْ: جیسے مُسْلِمُونَ میں سے نون نکالنے کے بعد مُسْلِمُوا کا آخری حصہ اُوْ، مَرْفُوع ہے، خَفِیْف ہے اور جَمْع کی علامت ہے۔

11۔ اِیْ: جیسے مُسْلِمِیْنَ میں سے نون نکالنے کے بعد مُسْلِمِي کا آخری حصہ اِیْ، مَنْصُوب و مَجْرُور ہو سکتا ہے۔ خَفِیْف جَمْع کی علامت ہے۔

12۔ ایک زبر: جیسے کِتَابَ کا آخری حرف بَ (باً = بَنْ سے نون ساکن نکل گیا) کِتَابَنْ

13۔ ایک پیش: جیسے کِتَابُ کا آخری حرف بُ

(بٌ = بُنْ سے نون ساکن نکل گیا) کِتَابُنْ

14۔ ایک زیر: جیسے کِتَابِ کا آخری حرف بِ

(بٍ = بِنْ سے نون ساکن نکل گیا) کِتَابِنْ

نوٹ: اساتذہ سے درخواست ہے کہ وہ اس سبق کو پڑھانے سے پہلے ، مُرکّبِ اضافی کا سبق ضرور پڑھادیں۔

مضاف کے قواعد

1- مُضاف کا اِعراب ہمیشہ خفیف ہوتا ہے۔
2- مضاف پر "اَل" نہیں آتا۔
3- مضاف پر تنوین نہیں آتی۔

مندرجہ ذیل نَو (9) مثالوں پر غور کیجئے۔

اِسْم واحد کی مثالیں

1۔ هٰذَا طِفْلُ زَيْدٍ یہ زید کا لڑکا ہے۔

☆ طِفْلُ، مضاف ہے اس لئے اس کا اعراب طِفْلٌ" سے خفیف ہو کر طِفْلُ ہو گیا۔

☆ طِفْلُ ، خبر ہے اس لئے مرفوع ہے۔

2۔ ضَرَبْتُ طِفْلَ زَيْدٍ میں نے مارا ، زید کے لڑکے کو

☆ طِفْلَ، مضاف ہے اس لئے اس کا اعراب طِفْلاً سے خفیف ہو کر طِفْلَ ہو گیا۔

☆ طِفْلَ ، مَفْعُوْل بِهٖ ہے اس لئے مَنْصُوب ہے۔

3۔ اَخَذْتُ ، مِنْ طِفْلِ زَيْدٍ میں نے حاصل کیا ، زید کے لڑکے سے۔

☆ طِفْلِ ، مضاف ہے اس لئے اس کا اعراب طِفْلٍ سے خفیف ہو کر طِفْلِ ہو گیا۔

☆ طِفْلِ ، حرفِ جار کے بعد کا اسم ہے، اس لئے مجرور ہے۔

إسمِ مُثنّٰی کی مثالیں

4۔ هٰذَانِ طِفْلاَ زَيْدٍ یہ زید کے دو لڑکے ہیں۔

یہاں طِفْلاَ ، مضاف ہے اس لئے اس کا اعراب طِفْلاَنِ سے خفیف ہو کر طِفْلاَ ہو گیا۔

☆ طِفْلاَن ، خبر ہے اس لئے طِفْلاَ مرفوع ہے۔

5۔ ضَرَبْتُ طِفْلَيْ زَيْدٍ میں نے ، زید کے دو لڑکوں کو ، مارا۔

☆ طِفْلَيْ ، مُضَاف ہے۔ اور مَفْعُول بِهٖ ہے۔ طِفْلَيْنِ سے خفیف ہو کر طِفْلَيْ رہ گیا ہے۔

☆ طِفْلَيْ کی حالت 'مَنْصُوب' ہے۔ بِلاواسطہ (Direct) آیا ہے۔

6۔ أَخَذْتُ مِنْ طِفْلَيْ زَيْدٍ میں نے حاصل کیا، زید کے دونوں لڑکوں سے۔

☆ طِفْلَيْ ،مُضَاف ہے۔ اس لئے اس کا اعراب طِفْلَيْنِ سے خفیف ہو کر طِفْلَيْ ہو گیا ہے۔ مثال نمبر 5 اور مثال نمبر 6 کی صورت ایک جیسی ہے لیکن اعرابی حالت مختلف ہے۔

☆ طِفْلَيْ ، حرفِ جار کے بعد کا اسم ہے اس لئے 'مجرور' ہے۔

إسمِ جمع کی مثالیں

7۔ هٰؤُلَآءِ مُسْلِمُوْنَ یہ لوگ مسلمان ہیں۔

یہاں مُسْلِمُوْنَ خبر ہے۔ اور مَرْفُوْع ہے۔

یہ چونکہ مُضَاف نہیں ہے اس لئے اپنے ثقیل حرفی اعراب کے ساتھ ہے۔)

8۔ هٰؤُلَآءِ مُسْلِمُوا مَكَّةَ یہ مکہ کے مسلمان ہیں۔

☆ مُسْلِمُوا مَكَّةَ خبر ہے۔اس لئے مَرْفُوع ہے۔ اُو، رَفع کی علامت ہے۔ مُسْلِمُوا مُضَاف ہے، جو مُسْلِمُوْنَ سے خفیف ہو کر مُسْلِمُوا رہ گیا ہے۔

9۔ اَخَذْتُ مِنْ مِسْلِمِي مَكَّةَ مکہ کے مسلمانوں سے ، میں نے حاصل کیا۔

☆ مُسْلِمِيْنَ حرفِ جار کے بعد کا مجروراسم ہے۔

☆ مِسْلِمِي مُضَاف ہے، جو مِسْلِمِيْنَ سے خفیف ہو کر مِسْلِمِي رہ گیا ہے۔

خفیف و ثقیل اسماء کی 14 صورتیں

	اسم کی قسم	ثقیل اسم	خفیف اسم
1	واحد مرفوع	طِفْلٌ	اَلطِّفْلُ ، طِفْلُ زیدٍ
2	واحد منصوب	طِفْلاً	اَلطِّفْلَ ، رَاَیْتُ طِفْلَ زیدٍ
3	واحد مجرور	طِفْلٍ	اَلطِّفْلِ ، مِنْ طِفْلِ زیدٍ
4	جَمْع سَالِمْ مَرْفُوْع	مُسْلِمُوْنَ	مُسْلِمُوا
5	جَمْع سَالِمْ (نصب و جر)	مُسْلِمِيْنَ	مُسْلِمِي
6	مُثَنّٰی مَرْفُوْع	مُسْلِمَانِ	مُسْلِمَا
7	مُثَنّٰی (نصب و جر)	مُسْلِمَيْنِ	مُسْلِمَيْ

اوپر کے چارٹ پر غور کیجیے۔

a- خفیف اسماء سے تنوین ختم ہو گئی ہے۔ یا

b- آخر کا نون حذف ہو گیا ہے۔

ثقیل و خفیف اِعراب کی 14 صورتیں

		ثقیل اِعراب	خفیف اِعراب
1	واحد مَرفُوع	ــٌـ	ــُـ
2	واحد منصوب	ــً	ــَـ
3	واحد مجرور	ــٍـ	ــِـ
4	جَمْع سَالِمْ مَرْفُوْع	اُونَ	اُوْ
5	جَمْع سَالِمْ (نصب و جر)	اِینَ	اِیْ
6	مُثَنّیٰ مَرْفُوْع	ا ن	ا
7	مُثَنّیٰ (نصب و جر)	اَین	اَیْ

خلاصہ۔ اسم کی اِعرابی حالتیں

1۔ حرکت ، حرف کی حالت کو کہتے ہیں۔

2۔ اِعراب ، اسم کی حالت کو کہتے ہیں۔

اِعراب ثقیل اور خفیف اور پھر ثقیل حرکتی اور ثقیل حرفی ہوتے ہیں۔

3۔ اِسمِ نکِرہ پر عموماً 'ثقیل اعراب' لگتا ہے۔ جیسے طِفْلٌ ، طِفْلاً ، طِفْلٍ

4۔ اِسْمِ نکِرہ پر ، لامِ تعریف (اَلْ) لگانے سے ، اسم کا ثقیل 'حرکتی اِعراب'، خفیف ہو جاتا ہے۔ جیسے اَلْطِفْلُ ، اَلْطِفْلَ ، اَلْطِفْلِ ، اَلأَطْفَالُ ، اَلأَطْفَالَ ،

5۔ 'حرفی اعراب' پر 'ال' لگنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ جوں کے توں رہتے ہیں۔ جیسے اَلْمسْلِمُونَ ، اَلْمُسْلِمَان ، اَلْمُسْلِمِیْنَ ، اَلْمُسلِمَیْن

6۔ غیر منصرف اسماء کا اعراب شروع ہی سے 'خفیف' ہوتا ہے اس لئے کہ غیر منصرف پر نہ تنوین آتی ہے اور نہ زیر آتی ہے۔ جیسے اِبْرَاهِیمُ - اِبْرَاهِیمَ

7۔ مضاف کا اِعراب ہمیشہ خفیف ہوتا ہے۔

Chart No. 8

إعْرَاب کی قسمیں (کُل 14)

ثَقِیْل (7)

A. ثَقِیْل حرکتی (تنوین)

1۔ دو پیش : کِتَابٌ
2۔ دو زبر : کِتَاباً
3۔ دو زیر : کِتَابٍ

B۔ ثَقِیْل حرفی

4. اُوْنَ (مُسْلِمُوْنَ)
5. اِیْنَ (مُسْلِمِیْنَ)
6. آن (مُسْلِمَانِ)
7. اَیْنَ (مُسْلِمَیْنِ)

خَفِیْف (7)

A- خفیف حرکتی اعراب

8۔ ایک پیش : الکِتَابُ
9۔ ایک زبر : الکِتَابَ
10۔ ایک زیر : فِیْ الکِتَابِ

B- خفیف حرفی اِعراب

11. اُو (مُسْلِمُوا)
12. اِیْ (مُسْلِمِیْ)
13. آ (مُسْلِمَا)
14. اَیْ (مُسْلِمَیْ)

-1 (7) سات ثَقِیْل إعْرَاب کو ، (7) خَفِیْف إعْرَاب میں بدلنے کے لئے ،

-a تنوین کی صورت میں نُون کی آواز کو حَذْف کر دیا جاتا ہے۔

-b یا پھر آخر میں نُون کو حَذْف کیا جاتا ہے

-2 ثَقِیْل حرکتی إعراب (تنوین)، 'اَلْ' لگانے سے اور مُضاف بننے سے، دونوں صورتوں میں خفیف ہو جاتے ہیں۔

-3 ثَقِیْل حرفی إعْرَاب ، صرف مُضاف سے خَفِیْف ہوتے ہیں۔ 'اَلْ' لگانے سے خَفِیْف نہیں ہوتے۔

صُوَرِ مُخْتَلِفَه ' اِعراب

یہاں خلاصے میں ، منظوم قواعد پر مشتمل ، مولانا حمید الدین فراہیؒ کے رسالے تحفةُ الاِعراب کا متعلقہ حصہ ملاحظہ فرمایئے۔اور کوشش کیجئے کہ یہ حفظ ہو جائے۔

گرچہ ہیں تین قِسم پر اِعراب　　ہیں وہ چودہ ، بَاِختلافِ صُوَر

ءٌ ءً ءٍ ، پھر ءَانِ اور ءَیْنِ　　ءُ و نَ اور ءِ یْنَ دیکھ لو ، گِن کَر

سات ہیں سب ثَقیل ، پر یہ خَفِیف　　ہوں گے ، آخر کی نون گرا دو گر

اَلْ سے ہوتے ہیں تین ، پہلے خفیف　　اورِاضافت سے، سب کے سب یَکْسَر

یا عَلَم مُتَّصِفْ یاِبن مُضَاف　　بِعَلَمٍ جیسے عَامِرُ بْنُ عُمَرَ

سبق نمبر 14

The declinable and Indeclinable Noun

اِسْم کی قسمیں - مُعْرَب و مَبْنِی

اِعْرَاب کے ہونے یا نہ ہونے ، اِعْرَاب کے بدلنے اور نہ بدلنے کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہو سکتی ہیں۔ (1) مُعْرَب ، (2) مَبْنِی ، (3) مُشَکَّل۔

1۔ مُعْرَب The Declinable Noun

مُعْرَب وہ اسم ہے ، جس پر اعراب آئے۔ (جو بدلتا رہتا ہے)

مثلاً طِفْلٌ ، اَلْأَطْفَالُ ، إِبْرَاهِيْمُ ۔ مُعْرَب اسم کی دو قسمیں ہیں :

a- مُنْصَرِفْ ، b- غَيْر مُنْصَرِفْ

A۔ مُنْصَرِف Fully Declinable Noun

مُنْصَرِف وہ اسم ہے ، جس پر ہر قسم کا اِعراب آئے۔

a۔ یعنی دو زبر، دو پیش ، دو زیر (تنوین) اور ایک زَبَر ،ایک زِیر اور ایک پیش آئے۔ مثلاً طِفْلٌ ، طِفْلاً ، طِفْلٍ ، اَلْأَطْفَالُ ، اَلْأَطْفَالَ ، اَلْأَطْفَالِ۔

b۔ مُنْصَرِف اِسْم ، مَرْفُوع ، مَجْرُور یا مَنْصُوب ہوتا ہے۔

c۔ مَرْفُوعَات دو (2) ، مَجْرُورَات دو (2) اور مَنْصُوبَات چھ (6) ہیں۔
اس طرح مُنْصَرِف مُعْرَبَاتِ اَصْلِیَّہ دس (10) ہیں۔

B. غَیْر مُنْصَرِف Partially Declinable Noun

غیر مُنْصَرِف وہ اسم ہے ، جس پر ' تنوین ' اور ' زیر ' نہ آئے۔

a۔ جس پر ' تنوین ' نہ آئے (یعنی یہ شروع ہی سے خفیف ہوتا ہے) تا ہے)

b۔ جس پر زیر (کَسرۃ) نہ آئے۔ مثلاً إِبْرَاهِيْمُ ، إِبْرَاهِيْمَ - اس پر ' پیش ' اور ' زَبَر ' آیا ہے لیکن ' تنوین ' اور کَسرۃ نہیں آیا۔

c۔ غیر مُنْصَرِف کی کئی قسمیں ہیں۔ جن کی تفصیل آگے حصہ دوم میں ایک مستقل باب کے تحت اِن شاء اللہ آئے گی۔

2۔ مَبْنِی The In-declinable Noun

مَبْنِی وہ اسم ہے ، جس پر اِعراب نہیں آتا۔ قواعد کی رو سے ، مبنی اسم کی اِعرابی حالت پہچانی جاتی ہے۔ (یعنی ان اسماء کے آخر میں ، کوئی ظاہری علامت نہیں ہوتی ، لیکن اس کے باوجود ، یہ اعرابی حالت رکھتے ہیں۔) مَبْنِی أسماء کی کئی قسمیں ہیں۔

a۔ أَسْمَائے ضَمِیر (جیسے أَنَا ، نَحْنُ ، أَنْتَ)

b۔ أَسْمَائے إِشَارَہ (جیسے هٰذَا ، ذٰلِكَ)

c. اَسْمَائے إِسْتِفْهَام (جیسے أَيْنَ اور كَيْفَ)

d. أَسْمَائے مَوْصُولَه (جیسے الَّذِي ، الَّتِي وغیرہ)

e. ظُرُوف (جیسے لَدَى ، لَدُنْ وغیرہ)

f. مُخففَات (جیسے قَبْلُ ، بَعْدُ وغیرہ)

g. مُرکّبَات (جیسے تِسْعَةَ عَشَرَ)

3. مُعربات ِ مُشکّلَه

یہ تیسری قسم ہے ، جو مَبْنِي اور مُعْرَب کے درمیان ہے۔ تفصیل اگلے ابواب میں اِن شاء اللہ آئے گی۔ ان کی کچھ قسمیں یہ ہیں :

a. حَرْف مُشَبَّه بِالْفِعْلِ (اِنَّ وغیرہ) کے بعد کا اسم

جیسے : إِنَّ اللّٰهَ قَدِيْر"

b. لَائے نَفِي جِنْس کے بعد آنے والا اسم نکرہ

جیسے : لاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ

c. خَبَر مَنْصُوب مَا ولَاَ

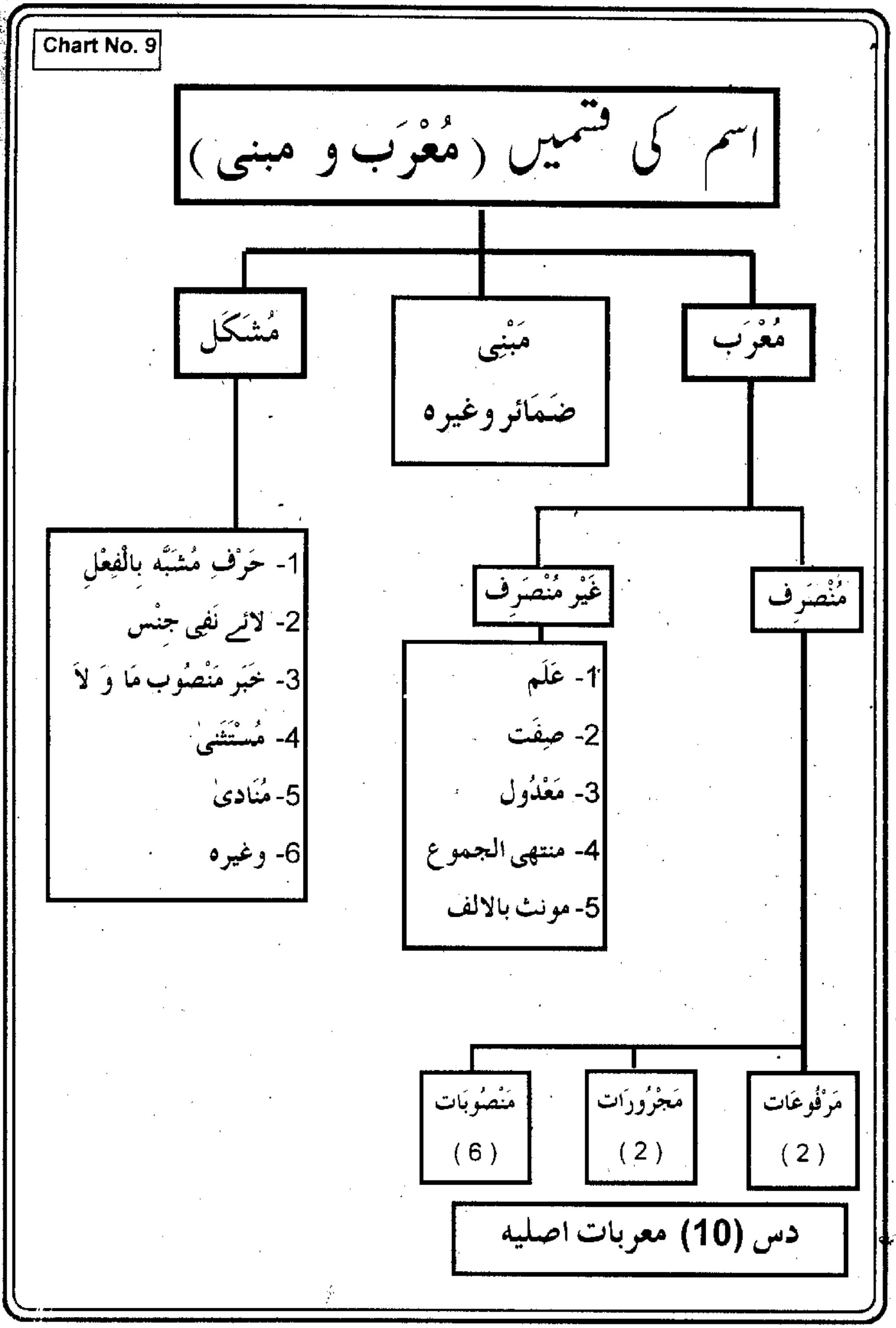
جیسے : مَا زَيْد" قَائِماً

d. إِسم مُسْتَثْنىٰ (یعنی إِلاَّ کے بعد کا اسم)

جیسے : كُلُّ شَيْءٍ هَالِك" إِلاَّ وَجْهَ اللّٰهِ

e. إِسْم مُنَادیٰ (یعنی یاء کے بعد کا اسم)

جیسے : يَا أَبَا بَكْرٍ


Chart No. 9
اسم کی قسمیں (مُعْرَب و مبنی)
مُعْرَب
مَبْنِی
ضَمَائر وغیرہ
مُشَکَل
1- حَرْفِ مُشَبَّه بِالْفِعْلِ
2- لائے نَفِی جِنْس
3- خَبَرِ مَنْصُوب مَا وَ لاَ
4- مُسْتَثْنیٰ
5- مُنَادیٰ
6- وغیرہ
مُنْصَرِف
غَیرِ مُنْصَرِف
1- عَلَم
2- صِفَت
3- مَعْدُول
4- منتهي الجموع
5- مونث بالالف
مَرْفُوعَات
(2)
مَجْرُورَات
(2)
مَنْصُوبَات
(6)
دس (10) معربات اصلیه

سبق نمبر 15

إِسْمِ مَرْفُوع

ہر اِسم اصلاً 'مَرفُوع' ہوتا ہے۔ یعنی ہر اِسم کی اَصْلی حالت ، رَفْع کی ہوتی ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

نمبر شمار	مثال	تشریح
1۔	مُحَمَّدٌ	آخری حرف دال پر 'دو پیش' ہیں۔ یہ رفع کی علامت ہے۔
2۔	طِفْلٌ	(ایک لڑکا) ، آخری حرف لام(ل) پر 'دو پیش' ہیں۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ اور اسمِ نکرہ ہے
3۔	اَلْکَعْبَةُ	یہ مُعَرَّف بِلَلام إِسْم ہے۔ آخری حرف (ة) پر 'ایک پیش' ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ معرفہ ہے۔
4۔	أَطْفَالٌ	(کئی لڑکے) ، آخری حرف لام(ل) پر 'دو پیش' ہیں۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ نکرہ ہے۔
5۔	أَلطِفْلُ	(وہ خاص لڑکا) ، آخری حرف لام(ل) پر 'ایک پیش' ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ اور یہ اسم معرفہ ہے۔

6-	اَلْأَطْفَالُ	(وہ خاص کئی لڑکے) ، آخری حرف لام (ل) پر ، ایک پیش ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ اور یہ اسم بھی معرفہ ہے۔
7-	إِبْرَاهِيْمُ	ایک غیر عربی نام ہے۔ اس کے آخری حرف ، میم پر 'ایک پیش' ہے۔ یہ بھی رفع کی علامت ہے۔
8-	طَالِبَةٌ	(ایک طالبِ علم لڑکی) ، اس اِسم کے آخری حرف پر 'دو پیش' ہیں۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ اسم نکرہ ہے۔
9-	اَلطَّالِبَةُ	(وہ ایک خاص طالبِ علم لڑکی) ، اس اِسم کے آخر میں 'ایک پیش' ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ اسم معرفہ ہے۔
10-	طَالِبَاتٌ	(طالب علم لڑکیاں) اس اِسم کے آخری حرف تاء (ت) پر 'دو پیش' ہیں۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ اسم نکرہ ہے۔
11-	أَلطَّالِبَاتُ	(وہ خاص طالب علم لڑکیاں) ، اس اِسم کے آخری حرف تاء (ت) پر 'ایک پیش' ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ اسم معرفہ ہے۔
12-	كِتَابَانِ	(دو کتابیں) ، اس اِسم کے آخر میں 'آنِ' ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ نکِرہ مُثنّٰی ہے۔
13-	اَلْمَسْجِدَانِ	(خاص دو مسجدیں) اس اِسم کے آخر میں 'آنِ' ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ معرّف بِاللّام ہے۔
14-	طَالِبَتَانِ	(دو طالب علم لڑکیاں) - اس اِسم کے آخر میں 'تَانِ' ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ نکرہ ہے۔

15۔	اَلطَّالِبَتَانِ	(دو خاص طالب علم لڑکیاں) - اس اِسم کے آخر میں 'تَانِ' ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ اسم معرفہ ہے۔
16۔	مُسْلِمُونَ	(کئی مسلمان) ، اس اِسم کے آخر میں 'ُونَ' ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ نکرہ ہے۔
17۔	اَلْمُسْلِمُونَ	(وہ خاص کئی مسلمان) ، اس اِسم کے آخر میں 'ُونَ' ہے۔ یہ رفع کی علامت ہے۔ یہ اسم معرفہ ہے۔

مرفوع اسم پہچاننے کی علامتیں

1۔ اسم کی اصلی حالت 'مَرْفُوع' ہوتی ہے۔ یعنی اسم اصلاً ، حالتِ رفع میں ہوتا ہے۔

2۔ مَرْفُوع اِسْم کو پہچاننے کے لئے مندرجہ ذیل 'علامتیں' ہیں :

a۔ اِسْم کے آخری حرف پر 'ایک پیش' یا 'دو پیش' (تنوین) ہوں۔

b۔ مثنّٰی اسم کے آخر میں 'آنِ' یا 'تَانِ' ہو۔

(جیسے مُسْلِمَانِ ، مُسْلِمَتَانِ ، اَلْمُسْلِمَانِ ، اَلْمُسْلِمَتَانِ)

c۔ جمع مذکر سالم اسم کے آخر میں 'ُونَ' ہو۔

(جیسے مُسْلِمُونَ ، اَلْمُسْلِمُونَ)

d۔ جمع مؤنث سالم، اسم کے آخر میں آت" یا آتُ ہو۔

(جیسے مُسْلِمَاتٌ" ، اَلْمُسْلِمَاتُ)

مُعْرَبَاتِ عَشَرَہ اَصْلِیَّہ ، مَرْفُوعَانِ

یہاں خلاصے میں ، منظوم قواعد پر مشتمل ، مولانا حمید الدین فراہیؒ کے رسالے تحفۃُ الاِعراب کا متعلقہ حصہ ملاحظہ فرمایئے۔ اور کوشش کیجئے کہ یہ حفظ ہو جائے۔

اِسْم مرفُوع دو ہیں' بے کم و بیش مُسْتَنَد ایک ، دوسرا ہے خَبَر
ہے مِثَال اِن کی حیدَر" اَسَد" جس کے معنی ہیں شیر ہے حیْدَر
یا کہ الغُصْنُ یَانِع" ثَمَرَ ۃً یعنی یہ شاخ ہے رسیدہ ثَمَر
یہ کہ اَلْخادِمَانِ مُخْتَصِمَانِ یعنی دونوں جھگڑتے ہیں نوکَر
یا کہ زَیْدُونَ حَاضِرُوْنَ ھُنَا یعنی حاضر ہیں زید سب ، یاں پر

سبق نمبر 16

اِسْمِ مَنْصُوب

اُردو زبان کے مندرجہ ذیل الفاظ پر غور کیجئے۔

فَرْداً فرْداً ، حَالِیاً ، قَانُوناً ، آناً فَاناً ، مَجْبُوراً ، لازِماً ، اَخلاقاً ، اَنْدازاً ، تَقْرِیباً اِحْتِیاطاً ، تَخْمِیناً ، مَزَاحاً ، تَکَلُّفاً ، اِبْتِدَاءً ، غَالِباً ، فَوْراً ، اُصُولاً ، مَثَلاً ، اِحْتِرَاماً ، اِحْتِجَاجاً ، سَبْقاً سَبْقاً وغیرہ وغیرہ ان تمام کے آخری حروف پر دو زبر ہیں۔ یہ جملوں میں ضروری معلومات کے علاوہ ، اِضافی اجزاء بن کر شامل ہو جاتے ہیں اور بلاواسطہ شامل ہوتے ہیں۔ ان سب کی اعرابی حالت ،مَنْصُوبی ہے
(ان سب پر دوزبر ہیں)۔ عربی میں بھی اس سے ملتا جلتا قاعدہ ہے۔

مَفْعُول بِہٖ

اِسمِ مَنْصُوب کی چھ (6) قسموں میں سے ، ایک قسم مَفْعُول بِہٖ ہے۔

اسمِ فاعل اور اسم مفعول بہ کے قواعد

1۔ فَاعِل: فَاعِل ، وہ اسم ہے ، جس سے 'فِعْل' کا صدور ہوتا ہے۔
یعنی کام کرنے والا فاعل کہلاتا ہے اور یہ اسمِ فاعل ، مرفُوع ہوتا ہے۔

2۔ مَفْعُول بِہٖ: مَفْعُول بِہٖ ، وہ اسم ہے ، جس پر کام کا اثر پڑتا ہے۔ جیسے 'زید نے شیر مارا ، یہاں زید ، اسمِ فَاعِل ہے اور شیر مَفْعُول بِہٖ ہے۔

3۔ مَفْعُول بِہٖ ، اسم مَنْصُوب ہوتا ہے۔

مَفْعُول بِہ کی مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

مثال نمبر 1۔ خَلَقَ اَللّٰهُ الْأَرْضَ (اللہ نے زمین کو پیدا کیا)

a۔ خَلَقَ کے معنی ہیں 'بنایا'۔خَلَقَ فِعلِ ماضی ہے۔

b۔ اَللّٰهُ کے معنی ہیں 'اللہ نے' اللہ کے آخری حرف ھاء (ہ) پر ایک پیش ہے۔ پیش رَفْع کی علامت ہے۔اس لئے یہ اسم مرفوع ہے۔

c۔ اللّٰهُ فاعِل ہے۔اور فاعل ، مَرفُوع ہوتا ہے۔

d۔ اَلْأَرْضَ ، کے معنی ہیں 'زمین کو' اَلأَرْضَ کے آخری حرف ضاد (ض) پر ایک زبر ہے۔ زبر نصب کی علامت ہے۔یہ مَفْعُول بِہ ہے۔ فاعل کے فعل سے مَفْعُول بِہ وجود میں آیا۔اس لئے اس کی حالت نَصْبی ہے۔یعنی یہ اسم مَنْصُوب ہے۔

مثال 2۔ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ (اللہ نے آسمانوں کو ، پیدا کیا)

سَمَاوَات" ، سَمَاء" کی جمع ہے۔ السماواتُ بدل کر السّماواتِ ہو گیا ہے۔ اور یہاں اَلسَّمٰوٰتِ ، مَفْعُول بِہ ہے اور اس کی حالت نَصْبی ہے۔اس کے آخر میں 'آتِ' ہے۔یہ جملے میں بلاواسطہ آکر شامل ہوا ہے۔اس لئے مَنْصُوب ہے۔ آتِ ، حالتِ نَصْبی کی علامت ہے۔

مثال 3۔خَلَقَ اللّٰهُ الثَّقَلَيْنِ (اللہ تعالیٰ نے انسان اور جن دونوں کو پیدا کیا)

a۔ ثَقَل" سے مراد وزن ، یا گرانی ہے۔ (انسان اور جنّ)

b۔ ثَقَل" کا مثنّٰی ، ثَقَلَانِ ہے۔حالتِ رَفْع کی صورت میں اس میں 'آن' کا

اضافہ کیا جاتا ہے۔

c۔ لیکن چونکہ یہاں مَفْعُول بِہٖ بن کر یہ اسم ، مُثنّٰی آیا ہے۔ اس لئے حالتِ نصب میں ہونے کی بناء پر اَلثَّقَلَانِ بدل کر اَلثَّقَلَیْنِ ہو گیا ہے۔

أَیْنِ ، حالتِ نصب کی علامت ہے۔

مثال 4۔ نَصَرَ اللّٰہُ الْمُسْلِمِیْنَ. (اللہ نے ، مسلمانوں کی ، مدد کی)

اس مثال میں اَلْمُسْلِمُوْنَ (حالتِ رفع) بدل کر اَلْمُسْلِمِیْنَ ہو گیا ہے۔ کیونکہ یہ مَفْعُول بِہٖ ہے۔ اس کی اعرابی حالت مَنْصُوب ہے۔ اس کی مَنْصُوبی علامت 'اِیْنَ' ہے۔

منصوب اسم کو پہچاننے کے قواعد

1۔ جملے کے اضافی اجزاء ، 'اگر بلا واسطہ ہوں' تو ایسے اسماء ، 'مَنْصُوب' ہوتے ہیں۔

2۔ اِسْم مَنْصُوب کو پہچاننے کے لئے مندرجہ ذیل علامتیں ہیں :-

a۔ اِسْمْ کے آخری حرف پر، ایک زبر یا دو زبر (تنوین) ہوتے ہیں۔

b۔ مُثنّٰی اسم کے آخر میں أَیْنِ ہوتا ہے۔ (مُسْلِمَیْنِ، الْمُسْلِمَیْنِ)

c۔ جمع مذکر سالم اِسْمْ کے آخر میں اِیْنَ ، ہوتا ہے۔
(جیسے مُسْلِمِیْنَ ، اَلْمُسْلِمِیْنَ)۔

d۔ جمع مؤنّث سالم اِسْم کے آخر میں 'آتٍ' یا 'آتِ' ہوتا ہے۔
(جیسے مُسْلِمَاتٍ ، اَلْمُسْلِمَاتِ)

سبق نمبر 17

اِسْمِ مَجْرُور

پہلے بتایا جا چکا ہے کہ جملے کے ضروری اجزاء (مُبتَداء اور خبَر) مرفوع ہوتے ہیں۔ 'بلاواسطہ' (Direct) اضافی معلومات 'مَنْصُوب' اسم کی شکل میں اور 'بالواسطہ' (InDirect) اضافی معلومات ، مجرور اسم کی شکل میں شریکِ جملہ کی جاتی ہیں۔

اَلْكِتَابُ	نَافِعٌ	كَالْمُعَلِّمِ
کتاب	نفع بخش ہے	استاد کی طرح

اوپر کی مثال میں

a۔ اَلْكِتَابُ ، مُبْتَداء ہے ، اسمِ مَعْرِفه ہے۔ مرفوع ہے۔

b۔ نَافِعٌ ، خبَر ہے ، اسمِ نَكِره ہے۔ مرفوع ہے۔

c۔ كَالْمُعَلِّمِ ، اضافی معلومات ہیں۔

d۔ كَ ، حرفِ جَر ہے ، حرفِ تشبیہ ہے اور ' واسطہ ' ہے۔

e۔ حرفِ جَر کے کاف (كَ) کے بعد اَلْمُعَلِّمُ اسم استعمال ہوا ہے۔
كَ کی وجہ سے اَلْمُعَلِّمُ ، مجرور ہو کر ، اَلْمُعَلِّمِ ہو گیا ہے۔
آخری حرف پر پیش کے بجائے زیر لگ گیا ہے۔ یہ اسم کی جرّی حالت ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے اور مجرور اسماء کی مختلف شکلوں اور اُن کے اعراب نوٹ کیجیے۔

مثال نمبر 1۔ کِتَاب" (کتاب)

فِی کِتَابٍ (نَکِرَہ) (کتاب میں)

' فِی ' حرفِ جَر ہے۔ واسطہ ہے۔ جس کی وجہ سے اسم، حالتِ جر میں آ گیا۔ دو پیش ، دو زیر میں بدل گئے۔ اب اسم ، مجرور ہو گیا ہے۔

مثال نمبر 2۔ اَلکِتَابُ (خاص کتاب) فِی الْکِتَابِ (خاص کتاب میں)

' فِی ' حرفِ جَر کی وجہ سے آخری حرف ' ب ' کا پیش زیر میں بدل گیا۔ پہلے اسم کی حالت ' مَرْفُوع ' تھی اب ' مَجْرُوْر ' ہو گئی۔

3۔ کُتُب" (کتابیں) فِی کُتُبٍ (نَکِرَہ) کتابوں میں

4۔ اَلْکُتُبُ (خاص کتابیں) فِی الْکُتُبِ (مَعْرِفَه) خاص کتابوں میں

5۔ وَالِدَانِ (ماں باپ) لِوَالِدَیْنِ (نَکِرَہ) ماں باپ کے لئے

یہاں لِ کی وجہ سے وَالِدَانِ ، لِوَالِدَیْنِ میں بدل گیا ہے۔

6۔ اَلْوَالِدَانِ (خاص ماں باپ) لِلْوَالِدَیْنِ (مَعْرِفَه) خاص ماں باپ کے لئے

' آنِ ' حالتِ رفع کی علامت ہے۔' لِ ' حرفِ جَر ہے۔ لِ کی وجہ سے مثنّٰی اسم کا آخری حصّہ ' آنِ ' سے ' اَیْنِ ' میں تبدیل ہو گیا ہے۔

وَالِدَانِ (مَرفُوع) سے وَالِدَیْنِ مجرور اسم مثنّٰی ہو گیا ہے۔

یہاں ' لِ ' کی وجہ سے وَالِدَیْنِ کی اِعْرَابِی حالت ' مَجْرُوْر ' ہے۔

7۔ اَلْمُتَّقُوْنَ اِلَى الْمُتَّقِيْنَ (مَعْرِفه)

مُتَّقِي" کی جمع مذکر سالم مُتَّقُونَ ہے۔ یہ اسم مَرْفُوع ہے۔ لَفْظ کے آخر میں
اُونَ ہے۔جو رَفْعَ کی علامت ہے۔

إِلٰى ، حَرْفِ جَر ہے ، حرفِ جَر کی وجہ سے اسم 'مجرور' ہو گیا۔ آخری حصّہ
اُونَ ، اِيْنَ میں بَدَل گیا۔اس طرح اَلْمُتَّقُونَ ، 'اَلْمُتَّقِيْنَ 'میں بدل گیا۔

8۔ مُسْلِمَات"(نَکِرہ) لِمُسْلِمَاتٍ اَلْمُسْلِمَاتُ (مَعْرِفه) لِلْمُسْلِمَاتِ
آت" ، جمع مؤنث سالم کی علامت ہے۔حَرفِ جَر 'لِ' کی وجہ سے ' آتٍ '
میں بدل گیا ہے۔

اھم نوٹ : آتِ ، نصب کی علامت بھی ہے اور جَر کی بھی۔ لیکن چونکہ یہاں 'لِ'
کے واسطے سے آیا ہے۔اس لئے اس کی حالت ' مجرور' سمجھی جائے گی۔

9۔ أِبْرَاهِيْمُ إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ

إِبْرَاهِيْمُ ایک غیر مُنْصَرِف اسم ہے۔اِلٰی کے واسطے سے مجرور ہے۔
لیکن میم پر زَبَر ہے۔ إِبْرَاهِيْمَ کی اِعرابی حالت 'مَجْرُور' ہے۔
حالتِ جَر میں یہ خلافِ قاعدہ اِبْرَاهِيْمَ آتا ہے۔
(کیونکہ غیر مُنصَرف اسماء پر نہ زیر لگتی ہے اور نہ تنوین۔)

10۔ اِسْمِ غیر مُنْصَرِف کا اِعراب

' حالتِ نَصْبِي ' اور' حالتِ جرّی ' دونوں میں یہ ' إِبْرَاهِيْمَ ' پڑھا جائے گا۔ اگر وہ
کسی واسطے کے ذریعے آئے تو ' مجرور' ہوگا۔ بلاواسطہ آئے تو ' مَنْصُوب' ہوگا۔

اِبْرَاهِیْم کی تین قرآنی مثالوں پر غور کیجئے۔

A۔ وَ اِذْ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ (البقرۃ: 124) "اورجب ، ابراھیمؑ نے کہا۔"

یہاں 'اِبْرَاهِیْمُ' فاعل ہے اور کہنے والے ہیں، اس لئے بحیثیتِ فاعل اس کی اِعرابی حالت 'مَرْفُوع' ہے اور 'میم' پر پیش ہے۔

B۔ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلًا (النساء: 125)

"اوراللہ نے ، ابراھیمؑ کو ، دوست بنالیا۔"

یہاں ، فاعِل" اللہ ہے۔اللہُ کے آخری حرف پر پیش ہے۔ اِبْرَاهِیْمَ 'مَفْعُول بِهٖ' ہے۔ اِبْرَاهِیْمَ کے آخری حرف میم پر 'زبر' آیا ہے۔ اِبْرَاهِیْمَ کی اعرابی حالت 'مَنْصُوبی' ہے۔ ابراہیم اور اللہ کے بیچ میں کوئی 'واسطہ' نہیں ہے۔

C۔ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ۔ (البقرۃ: 125) "اور ہم نے وعدہ کیا ابراھیم سے۔"

یہاں اِبْرَاهِیْمَ کی اعرابی حالت 'جَرِّی' ہے۔ اِبراھیمَ اِلٰی کے واسطے کے بعد آیا ہے۔ غیر منصرف اسماء کا تفصیلی ذکر ان شاء اللہ آئندہ حصۂ دوم میں ، علیحدہ ایک مفصل باب میں آئے گا۔

مضاف الیہ

مضاف الیہ بھی ہمیشہ 'مَجْرُوْر' ہوتا ہے۔یہ بھی ایک واسطہ ہے۔'حرفِ جار کے بعد والے اسم' کے علاوہ 'دوسرا مجرور اسم' ہے۔مرکبات کے بارے میں ، اِن شاء اللہ اگلے اسباق میں تفصیلی بحث ہوگی۔فی الوقت سرسری طور پر 'مرکب اضافی' کو سمجھ لیجئے۔

'زید کی کتاب' کو عربی میں 'کِتَابُ زَیْدٍ' کہتے ہیں۔اور ایسی ترکیب کو 'مرکب اضافی' کہتے ہیں۔اس ترکیب کے پہلے اسم ، "کتابُ" کو 'مُضَاف" ' کہتے ہیں۔

اور دوسرے اسم ، "زید" کو 'مُضاف الیه' ۔ آپ نے دیکھا کہ کِتَاب" ، کِتَابُ ہو گیا ہے اور زَیْد" سے زَیْدٍ ہو گیا ہے۔ کتاب کی حالت 'رفعی' ہے اور زَیْد کی حالت 'جرّی'۔

مضاف الیہ سے پہلے مضاف ہوتا ہے۔

مضاف بھی ایک واسطہ ہے ، جو مضاف الیہ کو مجرور کرتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔اور دوسرے اسم 'مُضاف الیه' کے اعراب نوٹ کیجئے۔

1۔	كِتَابُ اللهِ	اللہ کی کتاب	(اللہ ، مضاف الیہ ہے ، مجرور ہے)
2۔	عِلْمُ الْغَيْبِ	غیب کا علم	(اَلْغَيْبِ ، مضاف الیہ ہے، مجرور ہے)
3۔	رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ	دو مشرقوں کا ربّ	(مَشْرِقَانِ ، مَشْرِقَيْنِ ہو گیا ہے)
4۔	اِبْنَتَا عِمْرَانَ	عمران کی دو بیٹیاں	

(عِمْرَانَ غیر منصرف اسم ہے ، اس لئے حالتِ جر میں بھی زبر لیتا ہے۔)

مُضَاف ، کا أعْرَاب ہمیشہ خَفِيْف ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثال میں حَاضِرُوْنَ ، خَفِيْف ہو کر حَاضِرُوْا ہو گیا ہے۔اور جمع مذکر سالم کا نُون إعرابی ، گر گیا ہے۔

5۔	حَاضِرُوْا الْمَسْجِدِ	مسجد کے آنے والے	(حَاضِرُوْنَ خَفِيْف ہو گیا۔)
6۔	عَابِرُوْا سَبِيْلٍ	راستہ عبور کرنے والے	(عَابِرُوْنَ خَفِيْف ہو گیا۔)
7۔	مُقِيْمُوْا الصَّلٰوةِ	نماز قائم کرنے والے	(مُقِيْمُوْنَ خَفِيْف ہو گیا۔)
8۔	مُهْلِكُوْا الْقُرٰى	بستیوں کو ہلاک کرنے والے	(مُهْلِكُوْنَ خَفِيْف ہو گیا۔)
9۔	رَبُّ الْعَالَمِيْنَ	جہانوں کا ربّ	(عَالَمُوْنَ مجرور ہو کر عَالَمِيْنَ ہو گیا)
10۔	نَبَأُ الْمُرْسَلِيْنَ	پیغمبروں کی خبر	(مُرْسَلُوْنَ مجرور ہو کر مُرْسَلِيْنَ ہو گیا)
11۔	أَجْرُ الْعَامِلِيْنَ	عمل کرنے والوں کا اجر	(عَامِلُوْنَ مجرور ہو کر عَامِلِيْنَ ہو گیا)

12۔ صِیَامُ شَهْرَيْنِ دوماہ کے روزے (شَهْرَانِ مجرور ہو کر شَهْرَيْنِ ہو گیا)

اسم مجرور کو پہچاننے کی علامتیں

1۔ اسم مجرور، جملے میں، ہمیشہ 'واسطے کے ذریعے' سے آتا ہے۔

a۔ حرفِ جار کے واسطے سے۔ 'یا' b۔ مُضاف کے واسطے سے۔

2۔ 'مضاف اليه' لازماً مجرور ہوتا ہے۔

3۔ اسم مجرور کو پہچاننے کے لئے مندرجہ ذیل علامتیں ہیں:

a۔ اسم کے آخری حرف پر 'ایک زیر' یا 'دو زیر' ہوں۔

b۔ 'مُثنّٰی' اسم کے آخری حصے میں 'أَيْنِ' ہو۔

c۔ 'جمع مذكر سالم' اسم کے آخری حصے میں 'إِيْنَ' ہو۔

d۔ 'جمع مؤنّث سالم' اسم کے آخری حصے میں 'آتِ' یا 'آتٍ' ہو۔

مَجْرُوْرَان

خلاصے میں، مولانا فراہیؒ کے تحفةُ الإعراب کا منظوم حصہ ملاحظہ فرمایئے۔

دو ہیں مَجْرُوْر اک مُضاف اِلَيهِ — دوسرا حرفِ جَرّ' لگے جس پر

فِيْ' عَلٰى' مِنْ' اِلٰى' لِ' عَنْ' حتّٰى — وَ' بِ' تَ' مُنْذُ' كَ ہیں حرفِ جَرّ

جیسے بَيْتُ الرَّشِيْدِ فِي جَبَلٍ — يَا عَلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَطَر

يَا كہ مِنِّي اِلَى الحبيبِ سَلَام — يَا كہ مَالِي عَنِ الرَّقِيْبِ مفرّ

يَا كہ حَتّٰى الْعِشَاءِ لِي وَاللّٰهِ — شُغْلٌ بِالْأُمُوْرِ مُنْذُ سَحَرَ

يَا كہ بِاللّٰهِ ثُمَّ تَاللّٰهِ — مَا بِذَا المِصْرِ كَالسَّعِيدِ بَشَر

سبق نمبر 18

The Prepositions

حُروفِ اِضافت یا حُرُوفِ جرّ

حُروفِ اضافت کُلّ (17) سترہ ہیں۔ انہیں حُرُوفِ جرّ بھی کہاجاتا ہے۔

حُرُوفِ جرّ ، اپنے بعد آنےوالے اسم کو ، مَجْرُور کرتے ہیں۔

ان میں سے بعض نیچے دیئے جارہے ہیں۔ قرآن میں ان کے استعمال کی تعداد بھی دی گئی ہے، تاکہ آپ کوان کی اہمیت کااندازہ ہو۔

نمبر شمار	حرفِ جر	قرآن میں تعداد استعمال	اردو معنی	انگریزی حرف	مجرور اسم کی مثال
1۔	لِ	3,656	کے لئے	For	لِلّٰہِ اللہ کے لئے
2۔	مِنْ	3,221	سے	From	مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَام
3۔	بِ	2,538	ساتھ، ذریعے	With	بِالْقَلَمِ = قلم کے ذریعے
4۔	فِيْ	1,692	میں	In	فِي الْقِصَاصِ
5۔	عَلٰی	1,439	اوپر	On	عَلَى الْفُلْكِ: کشتی کے اوپر

6۔	إلىٰ	737	کو	To	إلَى الْمَسْجِدِ الأَقْصٰى
7۔	عَنْ	462	سے	From	عَنْ قَوْلِكَ: آپ کے قول سے
8۔	كَ	282	جیسا	Like	كَالْأَنْعَامِ : مویشیوں کی طرح
9۔	حَتّٰی	142	تک	Until	حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ
10۔	وَ		قسم	By	وَاللهِ اللہ کی قسم
11۔	تَ		قسم	By	تَاللهِ اللہ کی قسم

اوپر کی مثالوں میں آپ نے دیکھا کہ اَسْماء کے آخری حُرُوف کے نیچے زیر ہے۔ یہ اس لئے ہوا کہ ان سے پہلے حرفِ جر آئے ہیں۔ ورنہ اِسْم کی اصلی حالت تو رفع کی ہے۔

بقیہ حُرُوفِ جر یہ ہیں : عَدَا ، حَاشَا ، خَلاَ ، مُذْ ، مُنْذُ ، رُبَّ۔

اس طرح یہ کُل (17) سترہ ہو جاتے ہیں۔

نوٹ: وَ ، اگر برائے قسم ہو تو حَرْفِ جَرّ ہوتا ہے۔

جیسے : وَالعَصْرِ ، وَالتِّيْنِ

لیکن وَ ، اگر عَطْف کے لئے آئے ، تو اپنے بعد والے اسم کو مجرور نہیں کرتا۔ جیسے : اَلْمَالُ وَالْبَنُونَ (یہاں دونوں اسم مرفوع ہیں)

حرفِ جار کی وجہ سے مَجْرُور اسمائے مثنّٰی کی مثالیں

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے اور دیکھئے کہ مَرْفُوع مُثنّٰی اسماء یَوْمَان ، عَامَان ، طَآئِفتَان ، فِئتَان وغیرہ کس طرح حرفِ جار کی وجہ سے مجرور ہو گئے ہیں۔

1. خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ . (فصلت:9) یہ اسم اصل میں یَوْمَان تھا۔
"اُس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا۔" (یَوْمَیْن مَجْرُور ہے۔)

2. وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ. (لقمان:14) یہ اسم ، اصل میں عَامَان تھا۔
"اور دودھ چھڑانے میں دو سال لگ گئے۔" (یہاں عَامَيْنِ مَجْرُور ہے)

3. قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ (آلِ عمران:13) یہ اسم، اصل میں فِئَتَان تھا۔
"تمہارے لئے دو گروہوں میں نشانی ہے۔" (یہاں فِئَتَيْنِ مَجْرُور ہے)

4. اَنْزَلَ الكِتَابَ عَلٰى طَائِفَتَيْنِ (الانعام:156) یہ اسم، اصل میں طائِفتَان تھا۔
"اُس نے کتاب کو نازل کیا، دو گروہوں پر۔" (یہاں طَآئِفَتَيْنِ مَجْرُور ہے)

5. فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ (القصص:15) یہ اسم، اصل میں رَجُلَان تھا۔
"اُس نے اُس جگہ پایا ، دو آدمیوں کو۔" (یہاں رَجُلَيْنِ منصوب ہے)
(یہاں ضمیر 'هَاء' مجرور ہے۔ کیونکہ وہ حَرْفِ جَرّ کے بعد آئی ہے۔ اس مثال میں ، رَجُلَيْنِ مَجْرُور نہیں ہے کیونکہ رَجُلَيْنِ سے پہلے حَرْفِ جَرّ نہیں ہے۔ چونکہ یہ ' بلاواسطہ' اضافہ ہے اس لئے 'رَجُلَيْنِ' کو مَنْصُوب مانا جائے گا۔ اور یہ وَجَدَ کا مفعول به ہے)

6. مِنْهُمْ مَنْ يَّمْشِي عَلٰى رِجْلَيْنِ. (النُور:45) یہ اسم اصل میں رِجْلَان تھا۔
"ان میں سے بعض ایسے ہیں جو دو ٹانگوں پر چلتے ہیں۔" (یہاں رِجْلَيْنِ مجرور ہے)

تعریف إسْمِ مَجْرُور

حرفِ جرّ کے واسطے کے بعد آنے والے اسم کو ، اور مُضاف کے واسطے کے بعد آنے والے اسم (مُضاف اِلیه) کو ، اسمِ مجرور کہتے ہیں۔

مُضاف اِلیه ، اِسمِ مجرور کی دوسری قسم ہے۔

إسْمِ مُثَنّٰی کی اِعرابی حالتوں کی مشق

مثال : آپ کو معلوم ہے کہ واحد سے مُثَنّٰی بنانے کے لئے آنِ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ رفْعی حالت میں ہے۔ نَصْبی اور جرّی حالت میں 'آنِ' کے بجائے 'أيْنِ' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے وَالِد" سے وَالِدَانِ اور پھر وَالِدَيْنِ

مشق : اوپر کی مثال کی روشنی میں مندرجہ ذیل مفرد أسْماء کے مُثَنّٰی بنائیے۔

وَاحِد"	اُردو معانی	مُثَنّٰی مَرْفُوع	مُثَنّٰی مَنْصُوب یا مُثَنّٰی مَجْرُور
وَالِد"	والد	وَالِدَانِ	وَالِدَيْنِ
بَحْر"	سمندر		
فَرِيْق"	فریق		
زَوْج"	جوڑا		
غُلَام"	لڑکا		
مَغْرِب"	مغرب		

مَشْرِقٌ	مشرق		
قَلْبٌ	دل		
صَالِحٌ	نیک		
كَامِلٌ	کامل		
شَهِيْدٌ	گواہ		
إِبْنٌ	بیٹا		
أَبٌ	باپ		
إِلٰهٌ	صاحبِ اقتدار		
رِجْلٌ	پاؤں		
شَهْرٌ	مہینہ		
قَرْنٌ	صدی		
مَلَكٌ	فرشتہ		
يَوْمٌ	دن		
آيَةٌ	نشانی		
أَجَلٌ	وقتِ معین		
حُسْنٰى	نیکی		
قَرْيَةٌ	بستی		
بُرهَانٌ	دلیل		
آخَرُ	دوسرا		

ثِقَلٌ	وزنی		
خَصْمٌ	جھگڑالو		
سَاحِرٌ	جادوگر		
عَیْنٌ	آنکھ		
فَتیً	نوجوان		
مِأَۃٌ	سو (100)		
مَرَّۃً	ایک بار		
حِزْبٌ	گروہ		
أَلْفٌ	ہزار		
أُذُنٌ	کان		
حَوْلٌ	سال		
شَفَۃٌ	ہونٹ		
کِفْلٌ	حصّہ		
نَعْلٌ	جوتے		
یَدٌ	ہاتھ		
صَدَفٌ	سیپی		
فِئَۃٌ	گروہ		
بَشَرٌ	آدمی		
سَدٌّ	دیوار		

باب نمبر 4

سبق نمبر 19

مُرَكَّب اِضَافِی

1۔ کِتَابُ زَيْدٍ زید کی کتاب 2۔ بَيْتُ حَامِدٍ حامد کا گھر

اوپر کی دو مثالوں پر غور کیجئے۔

a۔ یہ ترکیبیں دو اسموں پر مبنی ہیں۔

b۔ پہلے اسم کی ، دوسرے اسم سے نسبت ہے۔

c۔ دونوں مثالوں میں پہلے اسم ، کِتَابُ اور بَيْتُ، مَرْفُوع ہیں، لیکن 'خَفِيْف اِعراب' رکھتے ہیں۔
(ان پر دو پیش نہیں ہیں بلکہ صرف ایک پیش ہے)۔

d۔ دوسرے اسم ، زَيْدٍ اور حامدٍ 'مَجْرُور' ہیں (دو زیر رکھتے ہیں۔)

مُرَكَّب اِضَافِی کے قواعد

1۔ اِضافت پر مبنی ترکیب کو ' مُرَكَّب اِضَافِی' کہتے ہیں۔

2۔ پہلے اسم کو ' مُضَاف ' اور دوسرے اسم کو ' مُضَاف إِلَيْهِ' کہتے ہیں۔

3۔ مُضَاف خفیف ہوتا ہے۔اور مضاف إِلَيْهِ لازماً ' مَجْرُور' ہوتا ہے۔

4۔ اُردو کے برعکس ، عربی ترتیب میں مُضَاف پہلے ہوتا ہے اور مُضَاف إلیہ بعد میں۔

مُرکّبِ اضافی کی مثالیں

ذیل کی مثالوں میں پہلے مُضاف ہے پھر مُضاف إِلَیه - إِعْرَاب پر توجّہ سے غور کیجئے۔

1۔ عَبْدُ اللهِ — اللہ کا بندہ (مُضاف مَرْفُوع خفیف - مُضاف إِلَیه مَجْرُور)

2۔ ثَوَابُ الدُّنْیَا — دنیا کا ثواب (مُضاف خَفِیْف ہو گیا ہے)

3۔ ثَوَابُ الْآخِرَةِ — آخرت کا ثواب (مُضاف خَفِیْف ہو گیا ہے)

4۔ طَرَفَا النَّهَارِ — صُبْح کے دو کنارے (مُضاف خَفِیْف ہو گیا ہے)

(دراصل یہ مُضاف طَرَفَانِ تھا۔ جو خفیف ہو کر طَرَفَا رہ گیا۔ لیکن یہ حالتِ رَفْع ہی ہے)

5۔ مِنْ طَرَفَیِ النَّهَارِ — صُبْح کے دو کناروں سے

(یہاں مِنْ کی وجہ سے مُضاف طَرَفَا، مجرور ہو کر طَرَفَیْ ہو گیا۔)

6۔ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ — عالموں کا ربّ (مُضاف خَفِیْف ہو گیا ہے۔)

(مُضاف إِلَیه دراصل عَالَمُوْنَ تھا، جو مجرور ہو کر عَالَمِیْنَ ہو گیا۔)

7۔ جَزَآءُ الْکَافِرِیْنَ — کافروں کی جزاء (مُضاف خَفِیْف ہو گیا ہے۔)

(مُضاف إِلَیه دراصل الْکَافِرُوْنَ تھا۔ جو مجرور ہو کر الْکَافِرِیْنَ میں بدل گیا۔)

8۔ صِیَامُ شَهْرَیْنِ — دو ماہ کے روزے

(مُضاف إِلَیْه دراصل شَهْرَانِ تھا، جو مجرور ہو کر شَهْرَیْنِ میں بدل گیا۔)

9۔ رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ — دو مشرقوں کا ربّ

(مُضاف إِلَیه دراصل مَشْرِقَانِ تھا، جو مجرور ہو کر مَشْرِقَیْنِ ہو گیا۔)

10۔ بَنُو آدَمَ — آدم کے بیٹے

(مُضاف مرْفُوع یہاں بَنُونَ کا اعراب خفیف ہو کر بَنُو ہو گیا ہے۔ آدَمَ ، غیر مُنْصَرِف ہے۔ جس پر زیر اور تَنْوِیْن نہیں آتی۔ یہ حالتِ جر میں ہے۔ لیکن مِیم پر زَبَر ہے۔)

11۔ حَاضِرُوا الْمَسْجِدِ مسجد کے حاضرین

(یہاں حَاضِرُوْنَ خفیف ہو کر حاضِروا ہو گیا ہے۔ لیکن مُضاف مرْفُوع ہی ہے۔)

12۔ مِنْ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ مسجد کے حاضرین میں سے

(یہاں مِنْ کی وجہ سے خَفِیْف مُضاف حَاضِروا ، حَاضِرِی میں بدل گیا۔)

13۔ مُقِیْمُوا الصَّلٰوۃِ نماز کو قائم کرنے والے

(یہاں مُقِیْمُونَ خفیف ہو کر مُقِیْمُوا ہو گیا ہے۔ لیکن مُضاف مرْفُوع ہی ہے۔)

14۔ مِنْ مُقِیْمِی الصَّلٰوۃِ نماز قائم کرنے والوں سے

(خَفِیْف مُضاف یہاں مُقِیْمُوا ، مِنْ کی وجہ سے مُقِیْمِی ہو گیا۔)

15۔ إِبْنَا آدَمَ آدم کے دو بیٹے

(مُضاف یہاں إِبْنَانِ ، خفیف ہو کر ، نون سے خالی ہوا اور إِبْنَا بن گیا۔)

16۔ مِنْ إِبْنَیْ آدَمَ آدم کے دو بیٹوں سے

(یہاں مُضاف سے پہلے حرفِ جر ہے اس لئے إِبْنَا مجرور ہو کر ، إِبْنَيْ میں بدل گیا۔

آدَمَ ، حسبِ سابق غیر منصرف ہے اور مجرور ہے۔ زبر سے دھوکا نہ کھائیے)

17۔ صَاحِبَا السِّجْنِ جیل کے دو ساتھی

(یہاں صَاحِبَانِ ، خفیف ہو کر صَاحِبَا بن گیا ہے۔ لیکن یہ مُضاف مرْفُوع ہے)

18۔ مِنْ صَاحِبَی السِّجْنِ جیل کے دو ساتھیوں سے

(یہاں خَفِیْف صَاحِبَا مجرور ہو کر صَاحِبَیْ میں بدل گیا۔)

19۔ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ لہب کے باپ کے دوہاتھ (ابولہب کے دوہاتھ)

يَدَآ دراصل ، يَدَان (دوہاتھ) تھا ، جو خفیف ہوکر 'يَدَا' رہ گیا۔ أَبِي اصل میں 'أَبُو' تھا۔ لیکن يَدَان کا مُضَاف اِلَيه بن کر مجرور ہوگیا۔ لَهَبٍ دوسرا مُضَاف إِلَيْه ہے۔ (اَبُو کی مختلف حالتوں کے لئے اسمائے ستہ کا سبق نمبر 78 ملاحظہ فرمائیے۔)

20۔ رَوْضَاتُ الْجَنَّاتِ باغوں کی کیاریاں

رَوْضَات" ، رَوْضَة" کی جمع سالم ہے۔ لیکن خفیف ہونے سے ایک پیش نکل گیا۔

21۔ خَادِمَتَا زَيْدٍ زید کی دونوکرانیاں

(دراصل یہ خَادِمَتَان تھا۔ جو خفیف ہوکر نون کھو بیٹھا اور خَادِمَتَا ہوگیا۔ لیکن یہ مُضَاف ، حالتِ رَفْع ہی میں ہے۔)

22۔ طَلَبْتُ خَادِمَتَيْ زَيْدٍ میں نے طلب کیا زید کی دونوکرانیوں کو۔

(مُضَاف یہاں خَادِمَتَان ، حالت نَصَب میں خَادِمَتَيْن ہوگیا۔ پھر یہ خَادِمَتَيْن ، خفیف ہوکر خَادِمَتَيْ رہ گیا۔)

أَيّ" اور كُلّ" کا بطور مضاف استعمال

بعض الفاظ ہمیشہ بطور مضاف آتے ہیں۔ ان اسماء کے بعد کا اسم مجرور ہوتا ہے۔

جیسے : أَيّ" اور كُلّ"

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

23۔ أَيُّ صُورَةٍ کون سی صورت ، ہر صورت

(أَيّ" خفیف ہوکر أَيُّ ہوگیا ہے ، ایک پیش اُڑ گیا۔)

24۔ فِي أيِّ صُورَةٍ ہر صورت میں

(فِي کی وجہ سے مُضَافِ خفیف، أیٌّ سے أيِّ مجرور ہو گیا۔)

25۔ كُلُّ وَادٍ ہر وادی

(کُلٌّ خفیف ہو کر کُلُّ ہو گیا۔ ایک پیش اُڑ گیا۔)

26۔ فِيْ كُلِّ وَادٍ ہر وادی میں

(فِيْ کی وجہ سے کُلٌّ سے کُلٍّ ہوا۔ پھر کُلٍّ خفیف ہو کر کُلِّ ہو گیا۔

یہاں مُضَاف بھی مَجْرُور ہے اور مُضَاف إِلَيْه تو لازماً مَجْرُور ہی ہوتا ہے۔)

وہ الفاظ جو عموماً مضاف بنتے ہیں

أیٌّ اور کُلٌّ کے علاوہ مندرجہ ذیل الفاظ ، عموماً مضاف کی صورت میں آتے ہیں۔

جیسے أَيَّة ، جَمِيْع ، بَعْض ، صَاحِب ، أَصْحَاب ، جَنْب ، جَانِب ، أَهْل ، اِبْن ، اِبْنَة ، نَظِيْر ، عِدَّة ، بِضْع ، ذُوْ ، ذَا ، ذِی ، ذَات ، ذَوَاتِ ، أُوْلُو ، أُوْلِي ، مَعَ ، فَوْقَ ، تَحْتَ ، قَبْلَ ، بَعْدَ ، حَوْلَ ، خَلْفَ ، وَرَاءَ ، أَمَامَ ، قُدَّام ، عِنْدَ ، لَدَیٰ ، عَدَیٰ ، سِوَاءَ ، دُوْنَ ، رُبَّ ، مِثْلُ ، نَحْوَ ، شِبْهَ ، سُبْحَانَ ، غَيْرُ اور ثَلَاثَة سے عَشَرَة تک اعداد۔

مشق : مندرجہ بالا الفاظ کے معانی لغت سے دیکھیے۔ اور ہر لفظ پر مشتمل دو دو مرکباتِ اضافی بنایئے۔

خلاصہ مرکب اضافی

1۔ مُرکَّبِ اِضَافِی ، دو اسموں کا مُرکَّب ہوتا ہے۔

جس میں پہلا اِسم 'مُضَاف' اور دوسرا اسم 'مُضَاف إِلَيْه' کہلاتا ہے۔ دونوں میں اِضافت کا رشتہ ہوتا ہے۔

2۔ 'مُضَاف' کی اِعرابی حالت ، حَسْبِ موقع بدلتی رہتی ہے۔

یعنی مضاف تینوں حالتوں میں آسکتا ہے۔

3۔ مُضَاف پر عموماً 'خفیف اِعراب' لگتا ہے۔

یعنی عموماً مضاف پر نہ تو 'اَلْ' آتا ہے، اور نہ مضاف پر تنوین آتی ہے۔

4۔ مُضَاف إِلَيْه لازِماً 'مَجْرُور' ہوتا ہے۔ اور اس پر 'اَلْ' بھی آسکتا ہے۔ اور تنوین بھی آسکتی ہے۔

5۔ أَيّ" ، كُلّ" اور کچھ دیگر الفاظ عموماً مُضَاف کی صورت میں آتے ہیں۔

6۔ مُضَاف إِلَيْه ، دوسرا مَجْرُور اِسْم ہے۔

(پہلا مجرور اسم، حرفِ جرّ کے بعد آنے والا اسم ہوتا ہے۔)

سبق نمبر 20

مُرَکَّبِ إِضَافِي پر مشتمل مُبْتَدَأ اور خَبَر

جملۂ اسمیہ کے دو اجزاء ہیں۔ مُبْتَدأ اور خبر۔

مُبْتَدأ اور خبر کبھی مفرد ہوتے ہیں اور کبھی مرکب ۔

مرکبِ اضافی پر مشتمل ، مبتداء اور خبر کی مندرجہ ذیل مثالوں پر غور فرمائیے۔

مثال نمبر 1: ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾
"ہر نفس کو ، موت کا مزا چکھنا ہے"

a۔ اس آیت میں دو مُرَكَّباتِ إِضَافِي ہیں :

1۔ كُلُّ نَفْسٍ 2۔ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ۔ ایک مُبْتَدأ ہے اور دوسرا خَبَر.

b۔ كُلُّ مُضَاف ہے اور خفیف ہے۔ اس پر صرف ایک پیش ہے۔

c۔ نَفْسٍ ، مُضَاف إِلَيْه ہے اور مَجْرُور ہے۔ مؤنّث سماعی ہے۔

d۔ كُلُّ نَفْسٍ مُبْتَدأ ہے۔ اس لئے اس کا مُضَاف" كُلُّ" مَرْفُوع ہے۔

e۔ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ، مُرَكَّبِ إِضَافِي ہے اور خبر ہے۔ موت کا مزا چکھنے والی۔

f۔ ذَائِق" (مزا چکھنے والا) ، ذَائِقَة" (مزا چکھنے والی)۔

نَفْس" چونکہ مؤنّث ہے اس لئے خَبَر بھی مؤنّث استعمال کی گئی ہے۔

اور ذائقةُ مُضَاف ہے اور خَفِيْف و مَرْفُوع ہے۔

مثال نمبر2 : سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوق" وَ قِتَالُه' كُفْر" (الْبُخَارِی)
"مسلمان کو گالی دینا ، فسق ہے اور اُس کا قتل کفر ہے۔"

a۔ یہاں دو جملے ہیں۔ دونوں جملہ ہائے اسمیہ ہیں۔

b۔ سِبَابُ الْمُسْلِمِ مُرَكَّبِ إِضَافِی ہے اور مُبْتَدأ ہے۔
فُسُوق" اس کی خبر ہے۔

c۔ قِتَالُه' بھی مُرَكَّبِ إِضَافِی ہے ، اور مُبْتَدأ ہے۔ قِتَالُ مُضَاف ہے۔
اور ہٗ ضَمِیر ہے۔ مُضَاف إِلَيْه ہے۔ اور مَجْرُور ہے۔

d۔ كُفْر" اس کی خبر ہے۔ نکرہ ہے۔ مَرْفُوع ہے۔

مثال نمبر3 : ایک حدیث میں چار مُرَكَّبَاتِ إِضَافِی کا استعمال
آيَةُ الْإِيْمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَ آيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَار
ایمان کی نشانی،انصار سے محبت اور نفاق کی علامت،انصار سے بیر ہے۔(البخاری)

a۔ مُبْتَدأ اور خبر 'مَرْفُوع' ہوتے ہیں۔ اس لئے آيَتُ ، حُبُّ ، بُغْضُ 'مَرْفُوع' ہیں۔اور بحیثیت مضاف خفیف ہیں یعنی اِن پر صرف ایک پیش ہے۔

b۔ مُضَاف إِلَيْه ہمیشہ 'مَجْرُور' ہوتا ہے۔اس لئے اِيْمَانِ ، أَنْصَارِ ، اَلنِّفَاق اور اَلْاَنْصَارِ 'مَجْرُور' ہیں۔

c۔ دو جملوں کے درمیان حَرْفِ عَطْف 'وَ' ہے۔

مثال نمبر 4: ((إِفْشَاءُ السَّلَامِ مِنَ الإِسْلَامِ))
"سلام کا پھیلانا، اسلام کا حصہ ہے" (البخاری)

مثال نمبر 5: أَحَبُّ الدِّيْنِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ ، أَدْوَمُهُ۔
"اللہ کو دین کا وہ حصہ زیادہ محبوب ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔" (البخاری)

مثال نمبر 6: كَانَ أَحَبَّ الدِّيْنِ إِلَيْهِ ، مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ . (بُخَارِی)
" حضور ﷺ کو ، دین کا وہ عمل زیادہ پسند تھا ، جس کا کرنے والا ، اس عمل پر مستقل عمل پیرا ہو۔"

مثال نمبر 7: ﴿ مَالِكُ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴾ جزاوسزا کے دِن کا مالک

a۔ یہاں ، يَوْمِ ، مَالِكُ کا مُضَاف إِلَيْه ہے۔اس لیے مجرور ہے۔
b۔ اور یہی يَوْمِ ، أَلدِّيْنِ کا مُضَاف ہے۔اس لیے خَفِيْف ہے۔
c۔ یعنی يَوْمِ ، مُضَاف بھی ہے اور مُضَاف إِلَيْه بھی۔
یہ ڈبل مرکب کی مثال ہے۔

مثال نمبر 8: ﴿ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ؟ ﴾ (اَلرَّحْمٰن)
" تو پھر، تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟"
یہاں أَيِّ ، خَفِيف ، مَجْرُور ، مُضَاف ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں میں " کُلّ " کی مختلف اِعرابی حالتوں پر غور کیجئے۔ کُلّ ، مُضاف کی صورت میں 'خَفِیْف' ہو کر آتا ہے۔

مثال نمبر 9 : ﴿ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ ﴾ (بَقَرة:261)

" ہر بال میں سو دانے ہیں۔"

یہاں حرفِ جر فی کی وجہ سے کُل مجرور ہے۔ کُل مضاف ہے اور خفیف ہے۔

مثال نمبر 10 : ﴿ وَ فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴾ (يُوسُف:65)

" اور ہر صاحبِ علم سے بڑا ایک جاننے والا ہے۔"

یہاں کل مضاف فَوْقَ کے واسطے کی وجہ سے مجرور ہے۔

كُلِّ مَجْرُور مُضَافِ إِلَيْه ہے۔اور فَوْقَ، مَنْصُوبِ ظَرف ہے۔

مثال نمبر 11 : ﴿ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ﴾ (يُونَسْ: 49)

" ہر اُمّت کے لئے ایک مقررہ وقت ہے۔"

یہاں حرفِ جر لِ کی وجہ سے كُلِّ مَجْرُور ہے۔ مضاف ہے اور خفیف ہے۔

مثال نمبر 12 : ﴿ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَسُولٌ ﴾ (يُونَس:47)

"ہر قوم کے لئے ایک رسول ہے۔"

مثال نمبر 13 : ﴿ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيْمٍ ﴾ (بَقَرة:276)

" اللہ کسی ناشکرے ، بد عمل کو پسند نہیں کرتا۔"

یہاں كُلَّ مَنْصُوبِی حالت میں ہے۔کیونکہ مَفْعُول بِهٖ مَنْصُوب ہوتا ہے۔

مثال نمبر 14 : ﴿ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴾ (هود:59)

" انہوں نے ہر زور آور ، عناد رکھنے والے کے حکم کی پیروی کی۔"

یہاں کُلِّ مَجْرُور ، مُضَاف بھی ہے مُضَاف إِلَيْهِ بھی ہے۔ مضاف کی حیثیت سے خفیف ہے اور مضاف الیہ کی حیثیت سے مَجْرُور ہے۔

مثال نمبر 15 : ﴿ فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ﴾ (نُور : 2)

"دونوں میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو۔"

(یہاں كُلَّ ، مَفْعُول بِهٖ ہے اور مَنْصُوب ہے۔)

مثال نمبر 16 : ﴿ يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ﴾ (اَلْإِسْرَاء : 71)

"اُس دن ہم ، ہر گروہ کو ، اُس کے لیڈر کے ساتھ بلائیں گے۔"

(یہاں كُلَّ مَنْصُوب ہے۔ مَفْعُول بِهٖ ہے۔)

مثال نمبر 17 : ﴿ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ﴾ (اَلْأَنْبِيَاءُ : 30)

"اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی۔"

(یہاں كُلَّ مَنْصُوب ہے۔ مَفْعُول بِهٖ ہے۔)

مثال نمبر 18 : ﴿ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ﴾ (شُعَرَاءُ : 225)

"کیا تم نہیں دیکھتے کہ (شعراء) ہر وادی میں بھٹکتے ہیں"

(یہاں حرفِ جر فی کی وجہ سے ، كُلِّ مَجْرُور ہے اور مضاف كُلِّ کی وجہ سے وادٍ مجرور ہے۔)

عَبْدٌ کے تین إِعْرَاب

مندرجہ ذیل چار مثالوں پر غور کیجئے۔ عَبْدٌ ، خَفِيف ہو کر عَبْدُ ہو گیا۔ پھر عَبْدُ کبھی عَبْدَ اور کبھی عَبْدِ میں تبدیل ہو گیا۔ ثابت ہوا کہ مُضَاف ہمیشہ خَفِيفْ ہوتا ہے اور

مُضَاف کی تین اعرابی حالتیں ہو سکتی ہیں لیکن مُضَاف إِلَیه لازماً مَجْرُور ہو گا۔

چاروں مثالوں میں 'اللهِ' مَجْرُور ہے۔ کیونکہ مُضَاف إِلَیْه ہے۔

1۔ مَرْفُوع مُضَاف کی مثال

a۔ عَبْدُ اللهِ   اللہ کا بندہ

یہاں 'عَبْدُ اللهِ' مُرکَّبِ إِضَافی ہے۔

عَبْدُ 'مُضَاف مَرْفُوع' ہے اور 'اللهِ' مُضَاف إِلَیْه مَجْرُور ہے۔

b۔ جَاءَ عَبْدُ اللهِ   عَبْدُ الله آیا۔

یہاں عَبْدُالله، جَاءَ کا فَاعِل ہے اورمَرْفُوع ہے،

'جَاءَ' کا فِعْل بتا رہاہے کہ عَبْدُالله سے چلنےاور آنے کا عمل ہوا ہے۔

اورچونکہ فَاعِل مَرْفُوع ہوتا ہے۔ اس لئے عَبْدُ اللهِ کی دال پر" پیش "ہے۔

2۔ مَنْصُوب مُضَاف کی مثال

رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ   میں نے دیکھا، عبداللہ کو۔

اس مثال میں عَبْدَ الله 'مَفْعُول بِهٖ' ہے، اور مَفْعُول بِهٖ،

مَنْصُوب ہوتا ہے۔ اس لئے عَبْدَ الله کی دال پر" زَبَر "ہے۔

3۔ مَجْرُور مُضَاف کی مثال

ذَهَبْتُ إِلٰى عَبْدِ اللهِ   میں عَبْدِ الله کے پاس گیا۔

یہاں عَبْدِ کی دال کے نیچے" زِیر "ہے۔ یہ حرفِ جَار (إِلٰى) کی وجہ سے،

مَجْرُور ہے۔

مرکبِ اضافی کے اِعراب کا خلاصہ

1. اِسْمِ مُضَاف ، ہمیشہ خَفِیْف ہوتا ہے۔ یعنی نہ اس پر تنوین آتی ہے اور نہ اس پر 'اَلْ' آتا ہے اور مُثَنّیٰ اور جمع اسماء کے آخر کا نون گر جاتا ہے۔

جیسے غَیْرُ بَعِیْدٍ ، کُلُّ شیءٍ ، شَھْرَا عَامٍ ، یَدَا زَیْدٍ ،

مُقِیْمُوا الصَّلاۃِ ، مُھْلِکُو القُریٰ

2. اِسْمِ مُضَاف کی اِعْرَابی حالت ، حسبِ موقع ، مَرْفُوع ، مَنْصُوب یا مَجْرُور ہوتی ہے۔

جیسے رَبُّ الْعَالَمِیْنَ ، یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ، لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ

3. اِسْمِ مُضَاف اِلَیہ ، خفیف بھی ہو سکتا ہے۔ اور ثقیل بھی۔ یعنی اس پر تنوین بھی آسکتی ہے اور اس پر 'اَلْ' بھی آسکتا ہے۔ مضاف الیہ کا نون گرایا نہیں جاتا۔

جیسے اُولُوْا قُوَّۃٍ ، بَعْضُ الْکِتَابِ ، ذُو فَضْلٍ ، ذُو الفَضْلِ ،

عَمَلُ المُفْسِدَیْنِ (مثنیٰ) ، عَمَلُ المُفْسِدِیْنَ (جمع)

4. اِسْمِ مُضَاف اِلَیہ اِعرابی حالت کے اعتبار سے ہمیشہ مَجْرُور ہوتا ہے۔

جیسے کِتَابُ زَیْدٍ ، کِتَابُ زَیْنَبَ ، کِتَابُ اِبْرَاھِیْمَ ،

بابُ الْحَرَمَیْنِ ، صِیَامُ شَھْرَیْنِ ، کِتَابُ الْمُسْلِمِیْنَ ،

کِتَابُ الاَطْفَال

سبق نمبر 21

اِسمِ ضَمِیر

ضَمِیر بھی اِسم ہے ، ایسا اِسمِ مَعْرِفَہ جو مُتَکَلِّم (First Person) ، مُخَاطَب (حاضر) (Second Person) یا غائِب (Third Person) کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ دراصل اسم ضَمِیر ، اِسْم عَلَمِ کا قائم مقام ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اسم ضمیر ، اسم ظاہر کی نیابت کرتا ہے۔

> اسمِ ظاہر کے بغیر ، ضمیر کی مستقل کوئی حیثیت نہیں ہے۔
> ضمیر کے لیے کسی مَرجَع" کا ہونا ضروری ہے ، جس کی طرف ضمیر کو منسوب کیا جا سکے۔

مندرجہ ذیل تین مثالوں پر غور کیجئے۔

1- ذَهَبَ خَالِد" إلَى السُّوقِ صَبَاحاً وَ رَجَعَ مَسَاءً

" خالد صبح سویرے بازار گیا اور شام کو لوٹا"۔

یہاں اس مثال میں، رَجَعَ میں چھپی ہوئی ضمیر خالد کی طرف لوٹتی ہے۔ چونکہ اس ضمیر کا مَرجَع" ، خَالِد" ہے، اس لیے یہ ضمیر بھی خالد کی طرح " مرفوع " ہے۔

2- خَلَقَ اللّٰهُ الإنْسَانَ وَ فَضَّلَهُ " اللہ نے انسان کو پیدا کیا اور اس کو فضیلت بخشی"۔

یہاں اس مثال میں ، فَضَّلَهُ کے آخر میں پائی جانے والی ضمیر ،الإنسانَ کی نیابت کر رہی ہے۔ اور یہی اس کا مَرجَع" ہے۔ الإنسانَ کی طرح یہ بھی " منصوب " ہے۔

3- بَعَثَ اللّٰهُ الرَّسُوْلَ إلیٰ قَوْمِهِ " اللہ نے رسول کو، ان کی قوم کی طرف مبعوث کیا

یہاں اس مثال میں ، قومه کی ضمیر ، الرسول کی نیابت کر رہی ہے۔ اور یہی اس کا مَرجَع ہے۔ لیکن مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے "مجرور" ہے۔

ضَمِیْر کی قِسْمیں

اعرابی حالت کے اعتبار سے ، اِسْمِ ظاھِر کی طرح ، اِسْمِ ضَمِیر کی بھی تین قسمیں ہیں۔

1. اِسْمِ ضَمِیر مَرْفُوع 2. اِسْمِ ضَمِیر مَنْصُوب 3. اِسْمِ ضَمِیر مَجْرُور

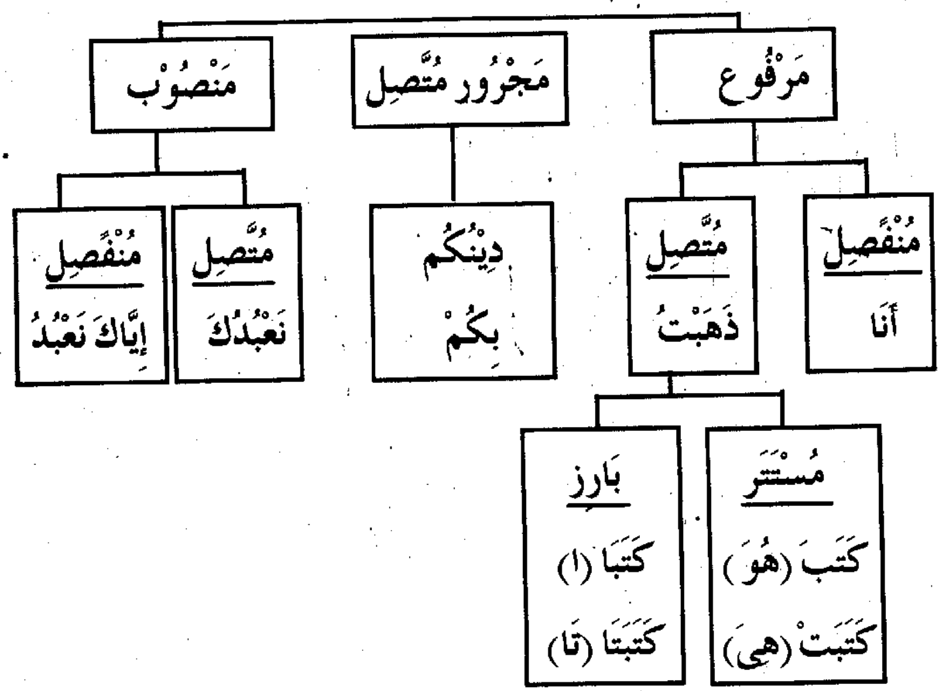
کسی اسم ، یا کسی فِعل کے ساتھ صورۃً ، جڑے رہنے ، یا الگ تھلگ رہنے کے اعتبار سے ، اسم ضَمِیْر کی دو قسمیں ہیں۔

1. ضَمِیرِ مُتَّصِل Attached Pronoun

2. ضَمِیرِ مُنْفَصِل Detached Pronoun

Chart No.10

اِسْمِ ضَمِیْر کی قسمیں



اِسْمِ ضَمِیْر کی پانچ (5) قسمیں

مرفوع ضمیر		مجرور ضمیر	منصوب ضمیر	
مُنْفَصِلْ	مُتَصِّل	مُتَصِّل	مُنْفَصِلْ	مُتَصِّل
اَنَا	ذَهَبْتُ	دِينِي ، لِي	اِيَّایَ	نَبَّاَ نِي
نَحْنُ	ذَهَبْنَا	دِينُنَا ، لَنَا	اِيَّانَا	نَبَّاَ نَا
اَنْتَ	ذَهَبْتَ	دِيْنُكَ ، لَكَ	اِيَّاكَ نَعْبُدُ	نَبَّاْ تُكَ
اَنْتِ	ذَهَبْتِ	دِيْنُكِ ، لَكِ	اِيَّاكِ	نَبَّاْ تُكِ
اَنْتُمَا	ذَهَبْتُمَا	دِيْنُكُمَا ، لَكُمَا	اِيَّاكُمَا	نَبَّاَ تُكُمَا
اَنْتُمْ	ذَهَبْتُمْ	دِيْنُكُمْ ، لَكُمْ	اِيَّاكُمْ	نَبَّاْ تُكُمْ
اَنْتُنَّ	ذَهَبْتُنَّ	دِيْنُكُنَّ ، لَكُنَّ	اِيَّاكُنَّ	طَلَّقَ كُنَّ
هُوَ	ذَهَبَ	دِيْنُهُ ، لَهُ	اِيَّاهُ	اَ ظْهَرَ هُ
هِيَ	ذَهَبَتْ	دِيْنُهَا ، لَهَا	اِيَّاهَا	فَعَقَرُ وهَا
هُمَا	ذَهَبَا	دِيْنُهُمَا ، لَهُمَا	اِيَّاهُمَا	فَخَانَتَا هُمَا
هُمْ	ذَهَبُوا	دِيْنُهُمْ ، لَهُمْ	اِيَّاهُمْ	فَاَخَذَ هُمْ
هُنَّ	ذَهَبْنَ	دِيْنُهُنَّ ، لَهُنَّ	اِيَّاهُنَّ	أَسْكِنُو هُنَّ

نوٹ : مجرور ضمیروں میں پہلی مثال مضاف الیہ کی اور دوسری حرفِ جر کی ہے۔

سبق نمبر 22

ضَمیرِ مَرفُوع

ضَمیر مَرْفُوع کی بھی دو قسمیں ہیں۔ مَرْفُوع مُنْفَصِل اور مَرْفُوع مُتَّصِلْ ضَمیر

مَرْفُوع مُنْفَصِل

جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے یہ علیحدہ ، مُنْفَصِل Detached ضَمِیر ہے۔اور جملہٴ اسمیہ میں 'مُبْتَدَاء' کا قائم مقام بن کر آتی ہے۔

جیسے خَالِد'' مُعَلِّم'' کے بجائے هُوَ مُعَلِّم'' (وہ مُعَلِّم ہے)

یہاں خَالِد'' کے بجائے هُوَ (وہ = He) استعمال کیا گیا ہے۔

ضَمِیر مَرْفُوع مُتَّصِل

ضَمِیر مَرْفُوع مُتَّصِل جیسا کہ نام سے ظاہر ہے فِعل کے ساتھ جڑی ہوئی ہوتی ہے۔

جیسے فَعَلْتُ = میں نے کیا ، ذَهَبْتَ = تم گئے ،

أَكَلُوا = اُنہوں نے کھانا کھایا۔ اَكَلْنَ = ان عورتوں نے کھایا

ضَمِیر مرفوع متصل کا ذِکْر اِن شاء اللہ ہم فِعْل کے بیان میں کریں گے۔

سبق نمبر 86 کا مطالعہ کیجئے۔

ذیل میں مَرْفُوع مُنْفَصِل ضَمِیروں کا چارٹ دیا جا رہا ہے۔ ان تمام کو یاد کر لیجئے۔

مَرْفُوع مُنْفَصِل ضَمِیریں (Detached Pronouns)

صِیْغہ جنس	غائب		حاضر		مُتَکَلِّمُ
تعداد	مُذَکَّر	مُؤَنَّث	مُذَکَّر	مُؤَنَّث	مُشْتَرَک
واحِد	هُوَ He	هِيَ She	أَنْتَ Thou	أَنْتِ Thou	أَنَا I
مُثَنّٰی	هُمَا (Both)		أَنْتُمَا (You Both)		نَحْنُ (We)
جَمْع	هُمْ They	هُنَّ They	أَنْتُمْ You all	أَنْتُنَّ You all	نَحْنُ We

أَنَا کا 'الف' لکھا جاتا ہے لیکن پڑھا نہیں جاتا۔ اسے 'أَنَ' کی طرح پڑھا جائے۔

اگلے صفحے کی مثالوں پر غور کیجئے، جن میں ضمیرِ مرفوع کی دونوں قسموں کا تقابل کیا گیا ہے۔

1۔ ضَمِیر مُتَّصِل بَارِز، فِعْل کے بعد آئی ہے، اور ضَمِیر مُنْفَصِل، فِعْل سے پہلے۔

2۔ دونوں ضمیریں " فاعلی حالت میں ہیں "۔

3۔ دونوں مَرْفُوع ہیں۔ البتہ ایک مُتَّصِل ہے اور ایک مُنْفَصِل۔

4۔ مُتَّصِل میں صرف نمبر 8 اور نمبر 9 مُسْتَتِر ہیں۔ بقیہ تمام بارز ہیں۔

إِسْمِ ضَمِير مَرْفُوع (فَاعِلْ) کی دو قسموں کا تقابل

مَرفُوع مُتَّصِل	مَرفُوع مُنْفَصِل
1. كَتَبْتُ = میں نے لکھا۔	1. أَنَا كَتَبْتُ = میں نے لکھا۔
2. نَزَّلْنَا = ہم نے اُتارا۔	2. نَحْنُ نَزَّلْنَا = ہم نے اُتارا۔
3. شَرِبْتَ = تو نے پیا۔	3. أَنْتَ شَرِبْتَ = تو نے پیا۔
4. شَرِبْتِ = تو نے پیا۔ (مؤنث)	4. أَنْتِ شَرِبْتِ = تو نے پیا۔ (مؤنث)
5. شَرِبْتُمَا = تم دونوں نے پیا۔	5. أَنْتُمَا شَرِبْتُمَا = تم دونوں نے پیا۔
6. أَكَلْتُمْ = آپ سب نے کھایا۔	6. أَنْتُمْ أَكَلْتُمْ = تم آپ سب نے کھایا۔
7. نَصَرْتُنَّ = آپ عورتوں نے مدد کی۔	7. أَنْتُنَّ نَصَرْتُنَّ = آپ عورتوں نے مدد کی۔
8. ذَهَبَ = وہ گیا۔ (مُسْتَتَر)	8. هُوَ ذَهَبَ = وہ گیا۔
9. ذَهَبَتْ = وہ گئی۔ (مُسْتَتَر)	9. هِيَ ذَهَبَتْ = وہ گئی۔
10. أَكَلَا = دونوں نے کھانا کھایا۔	10. هُمَا أَكَلَا = دونوں نے کھانا کھایا۔
11. قَرَءَتَا = دو عورتوں نے پڑھا۔	11. هُمَا قَرَءَتَا = دو عورتوں نے پڑھا۔
12. أَكَلُوا = اُن سب نے کھایا۔	12. هُمْ أَكَلُوا = اُن سب نے کھایا۔
13. سَمِعْنَ = اُن عورتوں نے سنا۔	13. هُنَّ سَمِعْنَ = اُن عورتوں نے سنا۔

سبق نمبر 23

ضَمِیر پر مشتمل مُبْتَدَأ اور خَبَر

مبتدأ کبھی مفرد پر مشتمل ہوتا ہے۔ کبھی مرکبِ اضافی پر اور کبھی اسمِ ضمیر پر۔ ہر صورت میں اس کی اعرابی حالت **مرفوع** ہوتی ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

مبتدأ ضمیر واحد متکلم مذکر کی قرآنی مثالیں

1. ﴿أَنَا بَشَرٌ﴾ (الکھف:110) "میں انسان ہوں۔"
2. ﴿أَنَا يُوسُفُ﴾ (یوسف:90) "میں یوسف ہوں۔"
3. ﴿أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلٰى﴾ (النازعات:24) "میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔"
4. ﴿أَنَا أُحْيِ وَ أُمِيتُ﴾ (البقرة:258) "میں جان بخشی کرتا ہوں اور مار ڈالتا ہوں۔"

مبتدأ ضمیر جمع متکلم کی قرآنی مثالیں

5. ﴿نَحْنُ مُصْلِحُونَ﴾ (البقرة: 11) "ہم اصلاح کرنے والے ہیں۔"
6. ﴿نَحْنُ مَحْرُومُونَ﴾ (الواقعه: 67) "ہم محروم ہیں۔"
7. ﴿نَحْنُ مُسْتَهْزِءُونَ﴾ (البقرة: 14) "ہم مذاق کر رہے ہیں۔"

مبتدأ ضمیر واحد غائب مذکر کی قرآنی مثالیں

8. ﴿ هُوَ شَاعِرٌ ﴾ (الأنبياء:5) "وہ (آدمی) شاعر ہے۔"

9. ﴿ هُوَ قَائِمٌ ﴾ (آل عمران:39) "وہ (آدمی) کھڑا ہوا ہے۔"

10. ﴿ هُوَ اللهُ ﴾ (الإخلاص:1) "وہ (ہستی) اللہ ہے۔"

مبتدأ ضمیر واحد غائب مؤنث کی قرآنی مثالیں

11. ﴿ هِيَ حَيَّةٌ ﴾ (طٰه:20) "وہ سانپ ہے۔"

حَيَّةٌ" ، (سانپ) جیسا کہ آخری حرف سے ظاہر ہے ، مؤنث ہے۔

اس لئے ضَمِیر بھی مؤنث استعمال کی گئی ہے۔

12. ﴿ هِيَ ظَالِمَةٌ ﴾ (الحج: 48) "وہ (قریہ ، بستی) ظالم ہے۔"

هِيَ ضَمِیر مؤنث ہے جو قَرْيَةٌ" (بستی) کے لئے استعمال ہوئی ہے۔

اس لئے خبر ظَالِمَةٌ" بھی مؤنث استعمال ہوئی۔

مبتدأ ضمیر غائب مثنیٰ کی مثالیں

13. هُمَا طَالِبَانِ. "وہ دونوں طالبِ علم ہیں۔"

14. هُمَا طَالِبَتَانِ. "وہ دونوں طالبات ہیں۔"

15. ﴿ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ ﴾ (التوبة:40) "جب ، وہ دونوں ، غار میں تھے۔"

(یعنی حضور ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ)

مبتدأ ضمیر غائب کی قرآنی مثالیں

16. ﴿ هُمْ نَائِمُونَ ﴾ (اعراف:97) "وہ سورہے ہیں۔"

17. ﴿ مَا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ ﴾ (المجادلہ:2) "وہ (عورتیں) اُن لوگوں کی مائیں نہیں ہیں۔"

مبتدأ ضمیر واحد حاضر مذکر کی مثالیں

18. ﴿ أَنْتَ يُوسُفُ ﴾ (یوسف:90) "تم یوسف ہو۔"

19. أَنْتَ مَرِيْضٌ. تم بیمار ہو۔

20. أَنْتَ طَبِيْبٌ. تم ڈاکٹر ہو۔

مبتدأ ضمیر واحد حاضر مؤنث کی مثالیں

21. أَنْتِ طَالِبَةٌ. تم طالبہ ہو۔

22. أَنْتِ مَرِيْضَةٌ. تم مریضہ ہو۔

23. أَنْتِ طَبِيْبَةٌ. تم لیڈی ڈاکٹر ہو۔

مبتدأ ضمیر مثنیٰ حاضر مذکر ومؤنث کی مثالیں

24. أَنْتُمَا طَالِبَانِ. تم دونوں طالب علم ہو۔

25. أَنْتُمَا طَالِبَتَانِ. تم دونوں طالبات ہو۔

26. أَنْتُمَا مَرِيْضَانِ. تم دونوں مریض ہو۔

27. أَنْتُمَا مَرِيْضَتَانِ. تم دونوں خواتین، بیمار ہو۔

مبتدأ ضمیر جمع حاضر مذکر کی مثالیں

28. أَنْتُمْ مُؤْمِنُونَ. تم سب ، ایمان والے ہو۔

29. أَنْتُمْ صَالِحُونَ. تم سب ، نیک عمل کرنے والے ہو۔

مبتدأ ضمیر جمع مؤنث حاضر کی مثالیں

30. أَنْتُنَّ مُؤْمِنَاتٌ. تم سب عورتیں، ایمان والی ہو۔

31. أَنْتُنَّ صَالِحَاتٌ. تم سب عورتیں نیک عمل کرنے والی ہو۔

مندرجہ بالا تمام مثالوں میں ، ضَمِیْریں فَاعِلی حالت میں ہیں، مُنْفَصِل ہیں۔ بطورِ مبتدأ آئی ہیں اور مَرْفُوع ہیں۔

خلاصہ

1۔ ضَمِیْر مُنْفَصِل ، مبتدأ کی جگہ لیتی ہے۔اور جملہ اسمیہ میں استعمال ہوتی ہے۔ ضَمِیْرِ منفصل کی إِعْرَابی حالت بھی ، مَرْفُوع ہوتی ہے ، کیونکہ وہ مرفوع اسمِ ظاہر کی قائم مقام ہوتی ہے۔

2۔ أَنَا ، نَحْنُ ، هُوَ وغیرہ مُنْفَصِلْ ضَمِیریں ہیں۔جو مَرْفُوع ہوتی ہیں۔

3۔ بطورِ مبتدأ ، تذکیر و تانیث اور واحد ، مُثَنّٰی، جمع میں ، خَبَر کے مطابق ضَمِیْر استعمال ہوتی ہے۔

سبق نمبر 24

ضَمِیرِ مَنْصُوب

ضَمِیرِ مَنْصُوب کی دو قسمیں ہیں : 1۔ مُتَّصِل 2۔ مُنْفَصِل

ضَمِیرِ مَنْصُوب مُتَّصِل

ضَمِیرِ مَنْصُوب مُتَّصِل ، وہ ضَمِیر ہے جو فِعْلِیَّہ جملوں میں 'بطَورِ مَفْعُول' استعمال ہوتی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ قَتَلَ دَاو'دُ جَالُوتَ میں جَالُوتَ اِسْمِ ظَاہِر ہے اور مَفْعُول بِہٖ ہے۔ اِسْمِ ظَاہِر کی طرح ، اِسْمِ ضَمِیر بھی مَفْعُول بِہٖ ہو سکتا ہے، اگر وہ منصوب اسمِ ظاہر کی نیابت یا قائم مقامی کرے۔

مندرجہ ذیل افعال اور ان کے بعد آنے والی منصوب ضمیروں پر غور کیجئے۔

مَدَحَ اُس نے تعریف کی۔ فِعْلِ مَاضِی ہے۔ یہاں فَاعِل (ھُوَ) چھپا ہوا ہے۔

مَدَحَہٗ' کا مطلب ہوگا۔ اُس نے ، اُس کی تعریف کی۔

(یہاں مدح کے بعد آنے والی **ہ** مفعول بہ ہے اور **منصوب** ہے)

مَدَحَھُمَا کا مطلب ہوگا۔ اُس نے ، اُن دونوں کی تعریف کی۔

مَدَحَھَا کا مطلب ہوگا۔ اُس نے ، اُس مُؤَنَّث کی تعریف کی۔

مَدَحَنِی کا مطلب ہوگا۔ اُس نے ، میری تعریف کی۔

مَدَحنَا کا مطلب ہوگا۔ اُس نے ، ہماری تعریف کی۔

مَدَحكَ کا مطلب ہوگا۔ اُس نے ، آپ کی تعریف کی۔

مَدَحكِ کا مطلب ہوگا۔ اُس نے ، آپ کی (خاتون کی) تعریف۔

1۔ اوپر کی تمام مثالوں میں مَدَحَ (فِعْلِ مَاضِی) جُوں کا توں باقی ہے۔
2۔ مَدَحَ کے بعد کی تمام ضَمِیرِیں ، مَفْعُول بِہٖ ہیں اور مَنْصُوب ہیں۔

ایک اور مثال : نَعْبُدُ کا مطلب ہے ہم عبادت کرتے ہیں۔

نَعْبُدُكَ کا مطلب ہے " ہم عبادت کرتے ہیں تیری "

یہاں كَ کی ضَمِیر مَنْصُوبِی حالت میں ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔ منصوب ضمیریں سرخ رنگ سے واضح کی گئیں ہیں۔

ضمیر منصوب متصل کی قرآنی مثالیں

1- ﴿ فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ ﴾ (الشعراء :139) " آخر کار انہوں نے اسے جھٹلا دیا اور ہم نے ان کو ہلاک کر دیا"

2- ﴿ فَعَقَرُوْهَا ﴾ (الشعراء :157) " مگر انہوں نے اس اونٹ کی کوچیں کاٹ دیں"

3- ﴿ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ﴾ (الشعراء :158) " لہٰذا عذاب نے انہیں آلیا "

4- ﴿ وَمَآ أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ﴾ (الشعراء :164) "میں تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں"

5- ﴿ فَنَجَّيْنَاهُ وَاَهْلَهُ ﴾	(الشعراء :170)	"تو ہم نے اسے (لوطؑ) اور اس کے سب اہل و عیال کو بچالیا"
6- ﴿ وَإِنْ نَظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ ﴾	(الشعراء :186)	"اور ہم تو تجھے بالکل جھوٹا سمجھتے ہیں"
7- ﴿ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ ﴾	(الشعراء :221)	"کیا میں تمہیں بتاؤں ؟"
8- ﴿ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ ﴾	(الشعراء :224)	"رہے شعراء ، تو ان کے پیچھے بہکے ہوئے لوگ چلا کرتے ہیں"
9- ﴿ وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴾	(الشعراء :21)	"اور مجھے رسولوں میں شامل فرمالیا"
10- ﴿ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴾	(الشعراء :29)	"میں تجھے ان لوگوں میں شامل کردوں گا جو قید خانے میں سڑ رہے ہیں"
11- ﴿ وَاَظْهَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ ﴾	(التحریم : 3)	"اور اللہ نے ان (نبیؐ) کو اس کی اطلاع دے دی"
12- ﴿ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴾	(التحریم : 3)	"مجھے اس نے خبر دی جو سب کچھ جانتا ہے اور خوب باخبر ہے"
13- ﴿ إِنْ طَلَّقَكُنَّ ﴾	(التحریم : 5)	"اگر نبیؐ تم سب بیویوں کو طلاق دے دے"
14- ﴿ فَخَانَتَاهُمَا ﴾	(التحریم : 10)	"دونوں نے (شوہروں سے) خیانت کی"

15- ﴿لَا تُخْرِجُو هُنَّ﴾ (الطلاق : 1) ”تم لوگ انہیں (بیویوں کو) مت نکالو“

16- ﴿فَأَمْسِكُو هُنَّ بِمَعْرُوف﴾ (الطلاق : 2) ”(ان عورتوں کو) بھلے طریقے سے روک رکھو“

17- ﴿وَلَا تُضَآ رُّ و هُنَّ﴾ (الطلاق : 6) ”ان عورتوں کو نہ ستاؤ“

ضَمِیر مَنْصُوب مُنْفَصِل

ضَمِیر مَنْصُوب مُنْفَصِل، وہ ضَمِیر ہے جو بالکل الگ مُنْفَصِل (Detached) ہوتی ہے۔ اور مَفْعُول کی شکل میں مَنْصُوب آتی ہے۔ جیسے

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ﴾ ”ہم تیری 'ہی' عبادت کرتے ہیں۔“

مُنْفَصِل ضَمِیروں میں ضَمِیر کے ساتھ إِيَّا کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ عموماً اسے فِعْل سے پہلے لایا جاتا ہے۔ ضَمِیر مُنْفَصِل، حَصْر کا فائدہ دیتی ہے۔ یعنی اس سے مضمون کی تَخصِیْص ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہم نے ترجمے میں 'ہی' کا اضافہ کر دیا ہے (واضح ہو کہ نَعْبُدُكَ میں حَصْر کا فائدہ نہیں ہے اور یہ ضَمِیر مَنْصُوب مُتَّصِل ہے۔) ضَمِیر مَنْصُوب مُنْفَصِل کی مختلف صورتیں ذیل میں دی جا رہی ہیں۔

إِيَّايَ	مجھی کو (مجھ ہی کو)	إِيَّانَا	ہمیں کو (ہم ہی کو)
إِيَّاكَ	آپ ہی کو	إِيَّاكِ	آپ ہی کو (مؤنث)
إِيَّاكُمَا	آپ دونوں ہی کو	إِيَّاكُمْ	آپ سبھی کو
إِيَّاكُنَّ	آپ سبھی (مؤنث) کو	إِيَّاهُ	اُسی کو

إِيَّاهَا	اُسی خاتون کو	إِيَّاهُمَا	اُن دونوں ہی کو
إِيَّاهُمْ	اُن سبھی کو	إِيَّاهُنَّ	اُن سبھی کو (مؤنث)

ضَمِیر مَنْصُوب مُنْفَصِل کی قرآنی مثالیں

1. ﴿ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴾ (الفاتحة:5)

" ہم تیری 'ہی' عبادت کرتے ہیں اور تجھ 'ہی' سے مدد مانگتے ہیں۔"

2. ﴿ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ إِيَّاكُمْ ﴾ (الإسْراء:31)

" ہم اُنہیں 'بھی' کھلاتے ہیں اور تمہیں بھی"

3. ﴿ وَاشْكُرُوا لِلّٰهِ إِنْ كُنْتُم إِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴾ (البقرة:172)

" اللہ کا شکر ادا کرو ، اگر تم صِرْف اور صِرْف 'اُسی کی' بندگی کرتے ہو۔"

4. ﴿ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ إِيَّاهُمْ ﴾ (الانعام: 151)

"ہم تمہیں 'بھی' کھلاتے ہیں اور اُنہیں بھی"

5. ﴿ إِنَّ أَرْضِى وَاسِعَةٌ فَإِيَّاىَ فَاعْبُدُوْنِ ﴾ (العنكبوت:56)

" یقیناً ، میری زمین بہت کشادہ ہے ، چنانچہ (ہجرت کر کے) صِرْف اور صِرْف میری 'ہی' بندگی کرو۔"

(مندرجہ بالا مثال میں ، فَاعْبُدُوْنِ ، اصل میں فَاعْبُدُوْنِی ہے۔ قافیے کی رعایت کرتے ہوئے ، یاء (ی) حذف کردی گئی ہے۔ لیکن نون کے نیچے پائی جانے والی زیر، ضَمِیر مُتَکَلِّم کی علامت ہے۔)

سبق نمبر 25

ضَمِيْرِ مَجْرُور

جس طرح دو صورتوں میں ، اسم ظاہر مجرور ہوتا ہے۔ اِسی طرح اسمِ ضمیر بھی، اپنے اسمِ ظاہر کی نیابت یعنی قائم مقامی کرتے ہوئے مجرور ہو سکتا ہے۔ یہاں یہ بات یاد رکھیے کہ مجرور اسمِ ظاہر کا اسمِ ضمیر بھی ، مجرور ہی ہوگا۔

مجرور اسمِ ظاہر کا اسمِ ضَمِیر ، دو صورتوں میں مجرور ہوتا ہے۔

1۔ جب اِسْمِ ضَمِیر ، حرفِ جر کے بعد آئے۔

2۔ جب ضَمِیر ، مرکبِ اضافی میں ، مُضَاف الیه بن کر ، مُضَاف کے بعد آئے۔

یہ تو آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ حُرُوفِ جَرّ ، أسْمَاء کو 'مَجْرُور' کرتے ہیں ، جیسے کِتَاب" سے فِي كِتَابٍ بالکل اسی طرح حُرُوْفِ جَرّ ، ضَمِیروں کو بھی 'مَجْرُور' کرتے ہیں۔ حُرُوفِ جَرّ سے یہ ضَمِیریں مُتَّصل ہوتی ہیں۔

مثال نمبر 1

مثلاً ضَمِیر 'هُوَ' (وہ) سے پہلے مختلف حُرُوفِ جَرّ آئیں تو اُن کی شکلیں حَسْبِ ذَیْل ہوں گی۔ اور یہ تمام اسمائے ضمیر مجرور ہیں۔

a. لَهٗ (اُس کا) b. فِيْهِ (اُس میں)

c. مِنْهُ (اُس سے) d. بِهٖ (اُس کے ساتھ)

e. عَلَیہِ (اُس پر) f. عَنْہُ (اُس سے)

g. اِلَیْہِ (اُس کی طرف)

مثال نمبر 2

اِسی طرح ، حَرفِ جَرّ 'عَلیٰ' جب مختلف ضَمِیروں سے پہلے آئے گا تو اُن کی صورت کچھ اس طرح ہوگی۔ اور یہ تمام اسمائے ضمیر مجرور ہیں۔

عَلَیَّ (مجھ پر)	عَلَیْنَا (ہم پر)	عَلَیْكَ (تجھ پر)
عَلَیْكِ (تجھ مؤنث پر)	عَلَیْکُمَا (تم دونوں پر)	عَلَیْکُمْ (تم مردوں پر)
عَلَیْکُنَّ (تم عورتوں پر)	عَلَیْهِ (اُس غائب پر)	عَلَیْهَا (اُس غائب مؤنث پر)
عَلَیْهِمَا (اُن دونوں غائبوں پر)	عَلَیْهِمْ (اُن مردوں پر)	عَلَیْهِنَّ (اُن مؤنثوں پر)

خلاصہ

1۔ حُرُوفِ جَرّ ، اِسمِ ضَمِیر کو بھی مَجْرُور کرتے ہیں۔ ایسی ضَمِیریں مُتصِل ہوتی ہیں۔ جیسے علیٰ سے علیه اور منْ سے منه ۔

2۔ ضَمِیر ، مُضَاف اِلَیه بن کر بھی ، مَجْرُور حالت میں آتی ہے۔ جیسے کتابهٗ اور کتابکم۔ اس کا ذکر مُرکّبِ اِضافی کے باب میں آگے آرہا ہے۔

3۔ مجرور اسمِ ظاہر کی نیابت یعنی قائم مقامی کرنے والا اسمِ ضمیر بھی مجرور ہوگا۔

اگلے صفحے پر حَرْفِ جَرّ کے ذریعے مَجْرُور ضَمِیروں کا چارٹ ملاحظہ فرمائیے۔

ضَمِیر مَجْرُور مُتَّصِل (حَرْفِ جر کے بعد)

ذیل کے چارٹ کو بغور دیکھئے۔ تمام ضمیریں (7) سات حروفِ جرّ کے بعد آئی ہیں۔ اور ان تمام ضمیروں کی اعرابی حالت مجرور ہے۔

	ضَمِیْر مُنْفَصِل	ضَمِیْر مُتَّصِل	1 لِ	2 فِي	3 مِنْ	4 عَلٰی	5 بِ	6 عَنْ	7 إلٰی
			سات حُرُوفِ جَرْ						
I	أَنَا	يَ	لِي	فِيَّ	مِنّي	عَلَيَّ	بِي	عَنّي	إلَيَّ
	نَحْنُ	نَا	لَنَا	فِيْنَا	مِنَّا	عَلَيْنَا	بِنَا	عَنَّا	إلَيْنَا
II	أَنْتَ	كَ	لَكَ	فِيْكَ	مِنْكَ	عَلَيْكَ	بِكَ	عَنْكَ	إلَيْكَ
	أَنْتِ	كِ	لَكِ	فِيْكِ	مِنْكِ	عَلَيْكِ	بِكِ	عَنْكِ	إلَيْكِ
	أَنْتُمَا	كُمَا	لَكُمَا	فِيْكُمَا	مِنْكُمَا	عَلَيْكُمَا	بِكُمَا	عَنْكُمَا	إلَيْكُمَا
	أَنْتُمْ	كُمْ	لَكُمْ	فِيْكُمْ	مِنْكُمْ	عَلَيْكُمْ	بِكُمْ	عَنْكُمْ	إلَيْكُمْ
	أَنْتُنَّ	كُنَّ	لَكُنَّ	فِيْكُنَّ	مِنْكُنَّ	عَلَيْكُنَّ	بِكُنَّ	عَنْكُنَّ	إلَيْكُنَّ
III	هُوَ	هُ	لَهُ	فِيْهِ	مِنْهُ	عَلَيْهِ	بِهِ	عَنْهُ	إلَيْهِ
	هِيَ	هَا	لَهَا	فِيْهَا	مِنْهَا	عَلَيْهَا	بِهَا	عَنْهَا	إلَيْهَا
	هُمَا	هُمَا	لَهُمَا	فِيْهِمَا	مِنْهُمَا	عَلَيْهِمَا	بِهِمَا	عَنْهُمَا	إلَيْهِمَا
	هُمْ	هُمْ	لَهُمْ	فِيْهِمْ	مِنْهُمْ	عَلَيْهِمْ	بِهِمْ	عَنْهُمْ	إلَيْهِمْ
	هُنَّ	هُنَّ	لَهُنَّ	فِيْهِنَّ	مِنْهُنَّ	عَلَيْهِنَّ	بِهِنَّ	عَنْهُنَّ	إلَيْهِنَّ

سبق نمبر 26

مُرَكَّبِ إِضَافِي کی مَجْرُور ضَمِیْریں

یہ تو آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ ضَمِیْریں دو صورتوں میں 'مَجْرُور' ہوتی ہیں۔ پہلی صورت یہ کہ ضَمِیْر سے پہلے حَرْفِ جَرْ ہو جیسے عَنْهُ اور دوسری صورت یہ کہ وہ "مُضَاف إِلَيْه" بن کر مُضَاف کے بعد 'مُرَكَّبِ إِضَافِی' میں آئیں۔ كِتَابُ زَيْدٍ (زید کی کتاب) میں کتاب بھی اسم ہے اور زید بھی۔ كِتَاب ، مُضَاف اور زَيْدٍ مُضَاف إِلَيْه ہے۔ یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ مُضَاف إِلَيْه ہمیشہ مَجْرُور ہوتا ہے۔

اب ضَمِیْرِ مَجْرُور کی صورت میں مُضَاف إِلَيْه کی اس مثال پر غور کیجئے۔

كِتَابُ زَيْدٍ زید کی کتاب	كِتَابُهُ (اُس کی کتاب)

یہاں ضَمِیْر ہُ 'مَجْرُور' ہے۔ پیش سے دھوکا نہ کھائیے۔ كِتَابُ زَيْدٍ کی بجائے كِتَابُهُ کہا گیا ہے۔ جب زَيْدٍ مَجْرُور ہے تو ہُ کو بھی مَجْرُور ہونا چاہیے۔ دوسرے معنی میں اسمِ عَلَم 'زَيْد' کی جگہ ، اِسْمِ ضَمِیْر 'ہ' کا استعمال کیا گیا ہے۔

دونوں مُضَاف إِلَيْه ہیں اور دونوں مَجْرُور۔ اب کچھ اور مثالوں پر غور کیجئے۔

> ذیل کی تمام مثالوں میں اِسْمِ مُضَاف خفیف ہے اور مَرْفُوع ہے
>
> اور ضَمِیریں تمام مُضَاف إِلَيْه ہیں اور مَجْرُور ہیں۔

1۔ كِتَابُهُمْ	اُن لوگوں کی کتاب	2۔ دِيْنُهُنَّ	اُن عورتوں کا دِین
3۔ أَخَوَاتُكُمْ	تمہاری بہنیں	4۔ أَمْوَالُنَا	ہمارے اَموال
5۔ مَالِي	میرا مال	6۔ اَزْوَاجُكَ	تیری بیویاں
7۔ زَوْجُكِ	تیرا شوہر	8۔ زَوْجَتُكَ	تیری بیوی

مشق: مندرجہ ذیل الفاظ سے عربی میں ترجمہ کیجئے۔

گھر = بَيْت" ، اچھا = طَيِّب" ، پرانا = قَدِيْم" ، دور = بَعِيْد" ،
درخت = شَجَر" ، آم = مَنْجَا ، امرود = جَوَّافَة" ، سونا = ذَهَب"،
پہاڑ = جَبَل" ، مٹی = تُرَاب" ، پانی = مَاء" ، میٹھا = عَذْب"

نمبر شمار	اُردو	عربی
1	زید کا گھر اچھا ہے۔	
2	خالد کا گھر پرانا ہے۔	
3	زید کے دونوں گھر ، جدید ہیں۔	
4	خالدہ کے دونوں گھر ، پرانے ہیں۔	
5	زینب کا مدرسہ قریب ہے۔	
6	مدرسے کی عمارت قدیم ہے۔	
7	زید کا بیٹا ، خالد کا ماموں ہے۔	

8	زینب کی ماں ، زید کی خالہ ہے۔	
9	لڑکیوں کا مدرسہ ، دُور ہے۔	
10	ہمارے گھر کے قریب ، زید کا مدرسہ ہے	
11	ہمارے مدرسے میں آم کا درخت ہے۔	
12	تمہارے گھر میں امرود کا درخت ہے۔	
13	اُن کے پاس سونے کا پہاڑ ہے۔	
14	ہمارے پاس مٹی سونا ہے۔	
15	دریا کا پانی میٹھا ہے۔	

مشق : اُردو میں ترجمہ کیجئے۔ یاد رکھیے کہ یہ مرکب اضافی کی مثالیں ہیں۔

'پہلا اسم' مُضَاف ہے۔ خَفِیف ہے، مرفوع ہے۔

'دوسرا اسم' مُضَاف الیہ ہے، اسم ضمیر ہے، اور حسبِ قاعدہ 'مجرور' ہے۔

عربی	اُردو ترجمہ	عربی	اُردو ترجمہ
رِزْقُهُنَّ		بُيُوتُكُنَّ	
أَنْفُسِكُنَّ		أَبُوهُمَا	
عَصَایَ		فَوقَهَا	
أُمُّكِ		تَحْتَهَا	

قَوْلُنَا		أخي	
أَبْنَاءُ نَا		أبي	
نُورُهُمْ		خَالي	
نَفْعُهُمَا		عَمّي	
رَحْمَتي		عَمَّتي	
طَعَامُكَ		خَالَتي	
شَرَابُكَ		أُمّي	
إِثْمُهُمَا		مِزَاجُهَا	
جَلَابِيْبُهُنَّ		بِأَمْوَالِكُمْ	
خَطْبُكُنَّ		بِأَنْفُسِكُمْ	

مشق : مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عربی میں ترجمہ کیجئے اور صحیح اعراب لگائیے۔

دیوار = جِدَار"، ملک = بَلَد"، آب وہوا = جَوّ"، رونا = بُكَاء"،

لوگ = النَّاسُ ، باغ = حَدِيْقَة"، لڑکے / بچے = أَطْفَال"،

لڑکیاں = بَنَات"، استانیاں = مُعَلِّمَات"، پیغام = دَعْوَة"

اُردو متن	ترجمہ
1۔ میرے گھر کی دیوار	
2۔ ہمارے ملک (بَلَد) کی آب وہوا	

3۔اُن عورتوں کے رونے کا اثر	
4۔اُن لوگوں کے علم کی شہرت	
5۔ تمہارے ملک کے سیّاح	
6۔ میرے باغ کا منظر	
7۔ ہمارے مدرسے کے بچے	
8۔ہمارے مدرسے کے دو لڑکے	
9۔ ہمارے مدرسے کی دو لڑکیاں	
10۔ ہمارے مدرسے کی استانیاں	
11۔ ہر رسول کا پیغام	
12۔ سارے رسولوں کا پیغام	
13۔ ہر کلاس (فَصْل) کے لڑکے	
14۔ اللہ کے فضل کی علامت	
15۔ عید کے دن کی چھٹی (عُطْلَة)	

خلاصہ مُضَاف کے بعد مَجْرُور ضَمِیریں

1۔ دو اسموں کو اِضافَت کے ذریعے جوڑنے سے جو مُرکّب بنتا ہے اُسے مُرکّبِ اِضافِی کہتے ہیں۔ جیسے بَیْتُ حَامِدٍ یا بَیْتُهُ اور بَیْتُهَا.

2۔ مُرکّب کے پہلے اِسْم کو 'مُضَاف' کہتے ہیں۔یہ وہ اِسْم ہے جواپنے بعد آنے والے اِسْم سے نسبت اور تعلق رکھتا ہے۔جیسے بَیْتُ حَامِدٍ میں بَیْتُ ۔

3۔ مُرکّب کے دوسرے اسم کو 'مُضَاف إِلَيْه' کہتے ہیں۔جیسے حَامِدٍ یا ہ' یا هَا

4۔ 'مُضَاف' کی إعْرابی حالت 'حَسْبِ مَوْقَع' ہوتی ہے۔ مُبْتَدَاءاور خبرمیں مَرْفُوع، حَرْفِ جَرّ کے بعد 'مَجْرُور' اور بِلاواسطہ اضافہ ہوتومَنْصُوب ہوتی ہے۔

5۔ 'مُضَاف إِلَيْه' کی اعرابی حالت لازماً 'مَجْرُور' ہوتی ہے۔چاہےوہ ضَمِیر ہی کیوں نہ ہو۔

6۔ مُضَاف إِلَيْه، إِسْمِ عَلَم، إِسْمِ ضَمِیْر، إِسْمِ إِشَارَہ وغیرہ بھی ہوسکتے ہیں۔

7۔ مُضَاف 'اَلْ' سے خالی ہوتا ہے۔اوراُس کااعراب 'خَفِيْف' ہوتا ہے۔اس پر تَنْوِین نہیں آتی۔ اوروہ عموماً، إِسْمِ نَكِرَہ ہوتا ہے۔

8۔ مُضَاف إِلَيْه مَعْرِفَه ہو تو، اُس کامُضَاف بھی مَعْرِفَه اور خاص ہو جاتا ہے۔ جیسے بَیْتُ حَامِدٍ میں بَیْت" نَكِرَہ تھا۔لیکن بَیْتُ حَامِدٍ میں حَامِد کا بَیْت بن جانے کے بعد "خاص گھر" ہو گیایعنی مَعْرِفَه بن گیا۔اسی طرح بَیْتُه' اور بَیْتُهَا میں بھی بَیْت" معرفه بن گیا۔

9۔ کبھی ایک ہی ترکیب میں کئی مُضَاف إِلَيْه ہوتے ہیں۔جیسے طَاعَةُ أَحْكَامِ الرَّسُوْلِ

10۔ أَيّ" اور كُلّ" بھی مُرکّبِ إِضافی میں، مُضَاف بن کر آتے ہیں۔ جیسے كُلُّهُ، كُلُّهَا، كُلُّنَا، أَيُّكُمْ، أَيُّنَا، كُلُّكُمْ، أَيُّهُمْ

مشق : مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عربی میں ترجمہ کیجئے اور صحیح اعراب لگایئے۔

رات = لَیْلَۃ"، خوف = خَشْیَۃ"، عورت = إِمْرَأَۃ"، بادشاہ = مَلِكٌ"،

دوست = وَلِیٌّ"، بندے = عِبَاد"، بھائی = إِخْوَان"، جیل = اَلسِّجْنُ،

زبان = لِسَانٌ، بدلہ = جَزَاءٌ، سنگم = مَجْمَعٌ، دشمن = عَدُوٌّ،

بیٹے = بَنُوْنَ واقعات = اَنْبَآءُ

اُردو	عربی
1۔قدر کی رات	
2۔سچ کی زبان	
3۔اللہ کا خوف(خَشْیَۃ")	
4۔احسان کا بدلہ	
5۔غیب کا عالم	
6۔موسیٰ کی کتاب	
7۔فرعون کی عورت	
8۔دو دریاؤں کا سنگم	
9۔نماز کو قائم کرنے والا(مُقِیم)	
10۔نماز کو قائم کرنے والے دو(مرد)	
11۔نماز کو قائم کرنے والے	

12۔ نماز کو قائم کرنے والی	
13۔ نماز کو قائم کرنے والی دو (عورتیں)	
14۔ نماز کو قائم کرنے والیاں	
15۔ لوگوں کا بادشاہ	
16۔ راستہ عبور کرنے والے (عابر)	
17۔ اللہ کے دوست	
18۔ رسولوں کے واقعات (اَنْبَآء)	
19۔ رحمٰن کے بندے	
20۔ لوط کے بھائی	
21۔ عمران کی عورت	
22۔ مسلمانوں کے دشمن	
23۔ مسلمانوں کے بھائی	
24۔ اسرائیل کے بیٹے	
25۔ جیل کے دو ساتھی	
26۔ اسمٰعیل کے بیٹے	

سبق نمبر 27

مُرَکَّبِ تَوْصِیْفِی

1۔ مُرَکَّبِ تَوْصِیْفِی کی ترکیب ، اِسْم صِفَت اور اِسْم مَوْصُوف پر مشتمل ہوتی ہے۔

2 ۔ توابع

بعض أسْماء ، دوسرے اِسْم کے پیچھے پیچھے ، اصلی اِسْم کے اِعْرَاب کے ساتھ آتے ہیں۔انہیں تَوَابِعْ کہا جاتا ہے۔ تَوَابِعْ پانچ (5) ہیں۔

1۔صفت 2۔عطف 3۔ بدل 4۔ عطفِ بیان اور 5۔ تاکید

اِن تَوَابِع میں سے ایک "اِسْم صِفَت" ہے جو "اِسْم مَوْصُوف" ہی کا اِعْرَاب رکھتی ہے۔ جیسے کِتَاب" ایک اِسْم ہے۔اس کی ایک صِفَت مُبِیْنٌ ہے۔ کِتَاب" مُبِیْن" (کھلی کتاب) ایسی ترکیب کو ، مُرَکَّبِ تَوْصِیْفِی کہتے ہیں۔

3۔ صِفَت کو نَعْت اور مَوْصُوف کو مَنْعُوت بھی کہتے ہیں۔

4۔ عربی زبان میں ، پہلے اِسْمِ مَوْصُوف آتا ہے ، پھر اُس کے بعد اُس کی صِفَت آتی ہے۔ بعض اوقات ایک سے زیادہ صفتیں بھی آتی ہیں۔

5۔ اِسْمِ صِفَت کا اِعْرَاب ، وہی ہوتا ہے جو اِسْمِ مَوْصُوف کا ہوتا ہے۔ مُذَکَّر مُؤنّث، واحد مُثنّی جَمْع ، مَعْرِفَه نِکِرَہ ، رَفْعَ ، نَصْب و جَرّ کی حالتوں میں صِفَت، مَوْصُوف کے مطابق ہوتی ہے اور مَوْصُوف کے تابع ہوتی ہے۔

6- بعض اوقات ، صفت مُفْرَد کے بجائے مُرَکَب (جملہ) ہوتی ہے اور جملۂ فعلیہ کی صورت میں آتی ہے۔ جیسے ذیل کی مثال میں ، یَتَطَهَّرُونَ جملۂ فعلیہ ہے ، خبر ہے اور اُنَاس" کی صفت ہے :

اِنَّهُمْ اُنَاس" یَتَطَهَّرُونَ

موصوف صفت

مبتدأ خبر

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔ پہلے اِسْم موصوف ہے اور پھر اس کے بعد اِسْم صفت۔

a۔ رَجُل" طَوِيْل" (لمبا آدمی)

(دونوں مذکر، دونوں نَکِرَہ اور دونوں مَرْفُوع ہیں۔)

b۔ اَلرَّجُلُ الطَّوِيْلُ (وہ خاص لمبا آدمی)

(دونوں مَرْفُوع ،دونوں مذکر اور دونوں مَعْرِفَه ہیں۔)

c۔ اُمَّة" مُّسْلِمَة" (مسلمان قوم)

(دونوں مَرْفُوع ،دونوں مؤنث اور دونوں نَکِرَہ ہیں۔)

d۔ اَلْمُؤمِنُونَ الصَّالِحُونَ (نیک مؤمن)

(دونوں جمع ،دونوں مذکر ،دونوں معرفه اور دونوں مرفوع ہیں۔)

e۔ وَلَدَانِ صَغِيْرَانِ (دو چھوٹے لڑکے)

(دونوں مرفوع ،دونوں مذکر اور دونوں مُثنّی ہیں۔)

f۔ اَلْمُؤْمِنَاتُ الصَّآئِمَاتُ (روزے دار ایمان والیاں)

(دونوں مرفوع ، دونوں مُعرّف اور دونوں جمع مؤنث سالم ہیں۔)

جُملۂ اسمیہ اور مُرکّبِ توصیفی میں کیا فرق ہے؟

جُملۂ اسمیہ میں ، مُبْتَدأ مَعْرِفه ہوتا ہے اور خبر نکِرہ ہوتی ہے۔جب کہ مُرکّبِ توصیفی میں، اِسْمِ موْصوف پہلے آتا ہے جو مَعْرِفَه بھی ہو سکتا ہے اور نکِرہ بھی۔ اِسْمِ مَوْصوف کے مطابق ہی ، صِفَت کا اعراب ہوگا۔ جیسے

a- اَلْوَلَدُ (مبتدأ) صَغِيْرٌ (خبر) جملۂ اسمیہ ہے۔

b- اَلْوَلَدُ (موصوف) الصَّغِيْرُ (صفت) اور وَلَدٌ (موصوف) صَغِيْرٌ (صفت) دونوں مُرکّبِ توصیفی ہیں۔

ایک مَوْصوف کی ، بے شمار صِفَتیں ہو سکتی ہیں

مندرجہ ذیل قرآنی آیت پر غور کیجئے۔یہاں مؤمنون کی کئی صفات بیان کی گئی ہیں۔

﴿ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرَّاكِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ الآمِرُوْنَ.﴾ (التوبہ:112)

مندرجہ بالا مثال پر غور کیجئے۔ وْنَ تمام الفاظ میں مشترک ہے۔

یاد رکھیے ! صفت چاہے ایک ہو یا ایک سے زیادہ ، تذکیر و تانیث ، معرفہ اور نکرہ، واحد ، مثنی ، جمع اور اِعرابی حالت میں ، موصوف کے تابع ہوتی ہے۔

مُرکَّبِ تَوْصِیْفِی کی قرآنی مثالیں

a- اِسْمِ مَعْرِفَہ کی مثالیں

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔ اِسْمِ مَوْصُوف مَعْرِفَہ ہے اور صفت بھی مَعْرِفَہ ہے۔ اِسْمِ مَوْصُوف بھی واحِد ہے اور صفت بھی واحد ہے۔ مَوْصُوف بھی مُذَکَّر ہے اور صِفَت بھی مُذَکَّر۔

اَلْقُرآنُ الْحَکِیْمُ	قرآن حکیم	اَلصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیمُ	سیدھا راستہ
اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ	مسجدِ حرام	مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ	شیطان رجیم سے
اَلْحَجُّ الْأَکْبَرُ	حج اکبر	اَلدِّیْنُ الْخَالِصُ	دین خالص
اَلْمُؤمِنُ الصَّالِحُ	نیک مؤمن	اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ	صالح عمل
اَلْیَوْمُ الْآخِرُ	یوم آخر	الدِّیْنُ الْقَیِّمُ	درست دین

b- اِسْمِ نَکِرَہ مُذَکَّر کی مثالیں

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔ صفت اور موصوف دونوں مذکر ہیں اور دونوں نکِرَہ ہیں۔ دونوں 'ال' لام تعریف سے خالی ہیں۔

قُرآنٌ مَّجِیْدٌ	بزرگی والا قرآن	لَوْحٌ مَحْفُوْظٌ	محفوظ تختی
رَسُوْلٌ کَرِیْمٌ	معزز رسول	فَتْحٌ قَرِیْبٌ	قریبی فتح
کِتَابٌ حَفِیْظٌ	نگران کتاب	شَيْءٌ عَجِیْبٌ	عجیب چیز

يَوْمٌ عَظِيْمٌ	بڑا دن	عَرْشٌ عَظِيْمٌ	عظیم تخت
خلقٌ جَدِيْدٌ	جدید تخلیق	رَسُولٌ أَمِيْنٌ	امانت دار رسول
ذِكْرٌ مُبَارَكٌ	مبارک ذکر	قَوْلٌ مُخْتَلَفٌ	اختلاف والی بات
عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ	واضح عربی	فَسَادٌ كَبِيْرٌ	بہت بڑا فساد
مَتَاعٌ قَلِيْلٌ	تھوڑا سامان	رَبٌّ غَفُورٌ	بخشنے والا رب
شَاعِرٌ مَجْنُونٌ	پاگل شاعر	أَجْرٌ عَظِيْمٌ	بہترین اجر
خُلُقٍ عَظِيمٍ	بہترین اخلاق	فَوْزًا عَظِيْمًا	بڑی کامیابی
كِتَابٌ مَسْطُورٌ	لکھی ہوئی کتاب	رَجْعٌ بَعِيْدٌ	ناممکن واپسی

c۔ اِسْمِ نَکِرَہ مُؤَنَّث کی مثالیں

مندرجہ ذیل مثالوں میں اِسْمِ مَوْصُوف مؤنث ہے ، نَکِرَہ ہے مَرْفُوع ہے۔ واحد ہے چنانچہ صِفْت بھی مؤنث ہے نَکِرَہ ہے اور مَرْفُوع ہے اور واحِد ہے۔

أُمَّةٌ مُسْلِمَةٌ	مسلمان امت	أُمَّةٌ وَاحِدَةٌ	ایک امت
جَنَّةٌ عَالِيَةٌ	بلند باغ	أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ	نیک نمونہ
حَيَاةٌ طَيِّبَةٌ	پاکیزہ زندگی	تِجَارَةٌ حَاضِرَةٌ	موجود تجارت
كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ	پاک کلمہ	كَلِمَةٌ خَبِيْثَةٌ	ناپاک کلمہ
شَجَرَةٌ مُبَارَكَةٌ	مبارک درخت	عَيْنٌ جَارِيَةٌ	بہنے والا چشمہ

مُرَکَّبِ تَوْصِیْفِی کی مشق

عربی میں ترجمہ کیجئے۔

عربی	اُردو ترجمہ	عربی	اُردو ترجمہ
کِتَابٌ مُّبِیْنٌ		اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ	
اَلْکِتَابُ الْمُبِیْنُ		مُسْلِمُوْنَ صَالِحُوْنَ	
أُمَّةٌ مُّسْلِمَةٌ		مُؤْمِنَاتٌ مُّسْلِمَاتٌ	
اَلْعَابِدُوْنَ التَّائِبُوْنَ		اَلْکَاسِیَاتُ الْعَارِیَاتُ	
اَلْحَرَمَانِ الشَّرِیْفَانِ		اَلْحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ	
أَلأُمَّةُ الْمُسْلِمَةُ		رَاکِبَانِ شَیْطَانَانِ	

مُرَکَّبِ تَوْصِیْفِی کی مشق : اُردو سے عربی میں ترجمہ کیجئے۔

اُردو	عربی ترجمہ	اُردو	عربی ترجمہ
ایک لمبا آدمی		دو لمبے آدمی	
اونچی چھت		سیدھا راستہ	
دو اچھے شہر		دو روشن چاند	
دو مسلمان اُستانیاں		مبارک رات	
چھپائی ہوئی تختی		بزرگ تخت	

دوطاقتور مقابل پارٹیاں		مقدس بادشاہ	
چھوٹا گروہ		روشن چراغ	
جھوٹی خطاکار پیشانی			

مُرکّبِ توصیفی میں ایک سے زیادہ صفتوں کی مشق: اُردو ترجمہ کریں۔

نمبر شمار	عربی	اُردو
1	اَللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ	
2	اَللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ	
3	اَللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ	
4	لَبَناً خَالِصًا سَائِغًا	

مُثَنّٰی کی مثالیں: اُردو میں ترجمہ کیجئے۔

1	حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ	
2	شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ	
3	عَبْدَيْنِ صَالِحَيْنِ	
4	عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ	

جمع مُذکّر سَالِم کی مثالیں :اُردو میں ترجمہ کیجئے۔

1	اَلسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ	
2	اَلرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ	
3	اَلتَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ	
4	أَلْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ	

جمع مؤنّث سَالِم کی مثالیں : اُردو میں ترجمہ کیجئے۔

1	اَلْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ	
2	اَلْمُؤْمِنَاتُ الْغَافِلَاتُ	
3	عَابِدَاتٌ سَآئِحَاتٌ	

جمع مُکَسَّر (غیر عاقل) کی مثالیں

اہم قاعدہ :جمع مُکَسَّر عموماً مؤنث ہوتی ہے۔ اس لئے صفت بھی مؤنث استعمال ہوتی ہے۔
لیکن جمع مکسر (غیر عاقل) کی صفت ہمیشہ "واحد مؤنث" استعمال ہوتی ہے

1	اَلْأَيَّامُ الْخَالِيَةُ	
2	سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ	
3	أَبْوَابٌ مُّتَفَرِّقَةٌ	
4	صُحُفٌ مُّطَهَّرَةٌ	

مشق : اُردو میں ترجمہ کیجئے۔

عربی	اُردو ترجمہ	عربی	اُردو ترجمہ
إثْماً عَظِيْماً		حِسَاباً يَسِيْراً	
سُلْطَاناً نَصِيْراً		نُوراً مُّبِيْناً	
سَبْحاً طَوِيْلاً		مَآءً ثَجَّاجاً	
خَيْراً كَثِيْراً		قَوْلاً سَدِيْداً	
بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ		عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ	
عَذَابٌ أَلِيْمٌ		مَآءٌ حَمِيْمٌ	
يَوْمٌ نَحْسٌ		حَرْبٌ شَدِيْدٌ	
دُعَآءٌ عَرِيْضٌ		اَلشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ	
اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ		أُمَّةٌ مُّؤْمِنَةٌ	
فَاحِشَةٌ مُبَيِّنَةٌ		فِئَةٌ قَلِيْلَةٌ	
نَاصِيَةٌ كَاذِبَةٌ		ذُرِّيَّةٌ طَيِّبَةٌ	
اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ		اَلْوَادِي الْأَيْمَنُ	
اَلْبَيْتُ الْعَتِيْقُ		اَلْخَيْطُ الأَخْضَرُ	

أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ		بَنَاتٌ عَابِدَاتٌ	

اُردو میں ترجمہ کیجئے۔

1. قُرْآنٌ مَجِيْدٌ		2. لَوْحٌ مَّحْفُوظٌ	
3. رَسُولٌ كَرِيْمٌ		4. عَذَابٌ عَظِيْمٌ	
5. يَوْمٌ عَظِيْمٌ		6. قَلْبٌ سَلِيْمٌ	
7. فَتْحٌ قَرِيْبٌ		8. كِتَابٌ حَفِيْظٌ	
9. اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ		10. اَلْقُرآنُ الْكَرِيْمُ	
11. اَلْيَوْمُ الْآخِرُ		12. مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ	
13. اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ		14. أُمَّةٌ مُّسْلِمَةٌ	
15. صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ		16. شَئٌ عَجِيْبٌ	
17. عَرْشٌ عَظِيْمٌ		18. خَلْقٌ جَدِيْدٌ	
19. اَلْحَجُّ الْأَكْبَرُ		20. اَلدِّيْنُ الْخَالِصُ	

سبق نمبر 28

The Conjunctions

حُرُوفِ عَطْف اور مُرَكَّبِ عَطْفِي

1۔ مُرَكَّبِ عَطْفِي ، مَعْطُوف عَلَيْه ، حَرْفِ عَطْف اور مَعْطُوف پر مشتمل ہوتا ہے۔

2۔ مَعْطُوفَات ، ایک اور ایک سے زیادہ ، یعنی لاتعداد ہو سکتے ہیں۔

3۔ وَ ، سب سے زیادہ استعمال ہونے والا ، حَرْفِ عَطْف ہے۔

4۔ إسْم مَعْطُوف بھی ، صِفَت کی طرح ، تَوَابِع میں سے ہے۔چنانچہ مَعْطُوفَات کا اِعراب بھی ، صِفَات کے اعراب کی طرح ، مَعْطُوف عَلَيه کا تابع ہوتا ہے۔

5۔ حروفِ عطف دس (10) ہیں۔ یہ لفظ کو لفظ سے اور جملے کو جملے سے اور پیراگراف کو پیراگراف سے ملانے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

ذیل میں دس حُرُوفِ عَطْف دیئے جارہے ہیں۔ انہیں یاد کیجئے۔

نمبر شمار	حرفِ عطف	نمبر شمار	حرفِ عطف
1.	وَ (اور)	2.	فَ (پھر)
3.	ثُمَّ (اس کے بعد / پھر)	4.	أمْ (یا)
5.	حَتّٰى (تک)	:6	أوْ (یا)

.7	لاَ (نہیں)	.8	بَلْ (بلکہ)
.9	لٰکِنَّ (لیکن)	.10	اِمَّا (یا تو / اگر)

مثال : مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجئے۔

اَلْأُسْتَاذُ	وَ	اَ لتِّلْمِیْذُ
مَعْطُوف عَلَیهِ	حَرْف عَطْف	مَعْطُوف"

' اَلْأُسْتَاذُ ' اور ' أ لتِّلْمِیْذُ ' دواسم ہیں۔ان کے درمیان ' حرفِ عَطْف ' ' وَ ' (اور) ہے۔ ' حَرْفِ عَطْف ' سے پہلے آنے والے اسم کو ' مَعْطُوف عَلَیه ' اور حرفِ عطف کے بعد آنے والے اسم کو 'مَعْطُوف' کہتے ہیں۔ اور اس ترکیب کو 'مُرَکَّبِ عَطْفِي' کہتے ہیں۔

A. اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ

یہاں دونوں إسْم مَرْفُوع ہیں۔ دونوں مَعْرِفه ہیں۔ وَ حَرْفِ عَطْف ہے۔

B. إِمَّا شَاكِراً وَّ إِمَّا كَفُوراً

یہاں دونوں إسْم مَنْصُوب ہیں اور دونوں نَکِرہ ہیں۔ إِمَّا حَرْفِ عَطْف ہے۔

C. كُوْنُوْا حِجَارَةً أَوْ حَدِيْداً.

یہاں دونوں إسْم مَنصوب ہیں۔ دونوں نکِرہ اور اَوْ حَرْفِ عَطْف ہے۔

D. كُنْتُمْ أَمْوَاتاً فَأَ حْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ

یہاں فَ اور ثُمَّ حُرُوفِ عَطْف ہیں۔

نوٹ: واوْ (و) اگر قسم کے لئے آئے تو حرْفِ جرْ ہوتا ہے ؛ جو اپنے بعد آنے والے اسم کو مجرور کرتا ہے۔ جیسے وَالْفَجْرِ ، وَالْعَصْرِ ، وَالزَّيْتُوْنِ .
لیکن اگر واؤ ، عَطف کے لئے آئے تو اِسْم کی اعرابی حالت پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ بلکہ مَعْطُوف ، مَعْطُوف عَلَيْه کے مطابق اعراب رکھے گا۔
جیسے مِنَ الجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۔

معطوفات کی ایک قرآنی مثال

﴿ إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْقٰنِتِيْنَ وَ الْقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِيْنَ وَ الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِيْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الْخٰشِعِيْنَ وَ الْخٰشِعٰتِ وَ الْمُتَصَدِّقِيْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآئِمِيْنَ وَ الصّٰئِمٰتِ وَ الْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِيْنَ اللهَ كَثِيْراً وَّ الذّٰكِرٰتِ أَعَدَّ اللهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ أَجْرًا عَظِيْمًا ﴾ (الاحزاب: 35)

اس آیت میں بیس اسماء استعمال ہوئے ہیں۔ ان میں سے دس مذکر ہیں اور دس مؤنث ہیں۔ مَعْطُوف عَلَيه "اَلْمُسْلِمِيْنَ" ہے۔ إِنَّ کی وجہ سے ، یہ مَنْصُوب ہوگیا ہے۔ اُنیس (19) مرتبہ حرْفِ عَطْف استعمال ہوا ہے۔

اُنیس (19) مَعْطُوفات استعمال ہوئے ہیں۔ جو تمام کے تمام مَنْصُوب ہیں اور مَعْرِفه ہیں۔ مَعْطُوفات ، مَعْطُوف عَلَيه کے تابع ہوتے ہیں۔

باب نمبر 5

سبق نمبر 29

Interrogation Particles

حُرُوفِ اِسْتِفْهَام

سوال اور اِسْتِفْهَام کے لئے بعض اوقات، جو الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں انہیں اِسْتِفْهَامَات کہتے ہیں۔ تاکہ کامل فَهم حاصل ہو سکے۔ ان میں سے بعض حُرُوف ہیں اور بعض اِسْم۔

حُرُوفِ اِسْتِفْهَام دو ہیں۔ 1۔ هَلْ 2. أ (هَمْزَة)

اِسْتِفْهَام سے پیدا ہونے والے ایسے سوالات کا جواب عموماً 'نَعَمْ' (ہاں) یا لاَ (نہیں) ہوتا ہے۔ ذیل کی مثالوں پر غور کیجئے۔

1۔ هَلْ (کیا؟)

a۔ هَلْ أَدُلُّكُمْ؟ کیا میں تمہاری رہنمائی کروں؟

b۔ هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ مُوسٰى؟ کیا تم تک موسیٰ کی بات پہنچی ہے؟

c۔ هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ؟ کیا تم تک چھا جانے والی (آفت) کی بات پہنچی ہے؟

d۔ هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ؟ کیا انسان پر آیا ہے؟

2۔ أ (کیا)؟

a۔ ﴿أَ أَنْتَ يُوسُفُ ؟﴾ "کیا تم یوسف ہو؟" (یوسف: 90)

b۔ أ إلٰه" مَّعَ اللهِ ؟ — کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ بھی ہے ؟

c۔ آللهُ خَيْر" ؟ — کیا اللہ بہتر ہے ؟ (دراصل یہ ، أ + أللهُ ہے۔)

d۔ أ أَرْبَاب" مُّتَفَرِّقُونَ خَيْر" ؟ — کیا متفرق خدا بہتر ہیں ؟

e۔ أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ؟ — کیا وہ نہیں دیکھتے کہ اونٹ کس طرح پیدا کیا گیا ہے ؟

f۔ أَلَيْسَ اللهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ ؟ — کیا اللہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا نہیں ہے ؟

g۔ أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى أَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى؟ — اسی طرح کیا وہ مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے ؟

3. أَلَا (أَ + لَا) : یہ دراصل ، دو حُرُوف کو جوڑ کر بنایا گیا ہے۔

a. أَلَا تَتَّقُونَ؟ — کیا تم لوگ نہیں ڈرتے ؟

b. أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ. (الملك: 14) "کیا وہی ، نہ جانے گا ، جس نے پیدا کیا۔"

4. أَلَمْ (أَ + لَمْ) : یہ بھی دراصل ، دو حُرُوف کو جوڑ کر بنایا گیا ہے۔

a۔ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا ؟ کیا ہم نے زمین کو گہوارہ نہیں بنایا؟

b۔ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ؟ کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمہارے رب نے کیا کر دکھایا؟

نوٹ: 'أَلَا ' حَرْفِ إِسْتِفْهَام ' أ ' اور حَرْفِ نَفِي ' لَا ' سے مُرکّب ہے۔ جس کے معنی ' کیا نہیں ' کے ہیں۔ بعض اوقات ' أَلَا ' ، حَرْفِ تَنْبِيه کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ یہ اپنے بعد آنے والے مضمون کو تحقیق و یقین کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کا ترجمہ "خبردار" ، "آگاہ رہو" یا اس طرح کے دیگر کلمات سے کیا جاتا ہے۔ جیسے أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ (البقرة:13)

سبق نمبر 30

Interrogation Nouns

أَسْمَاءُ الإِسْتِفْهَام

حُرُوفِ إِسْتِفْهَام ' أ ' اور هَلْ کے بارے میں آپ پڑھ چکے ہیں۔ اب ہم 'أَسْمَاءُ الإِسْتِفْهَام' کے متعلق جاننے کی کوشش کریں گے۔ چونکہ سوال ، فَهم حاصل کرنے اور سمجھنے کے لئے کئے جاتے ہیں اس لئے ان کا نام أَسْمَاءُ الإِسْتِفْهَام رکھا گیا ہے۔

مشہور أَسْمَاءُ الإِسْتِفْهَام حسبِ ذیل ہیں۔

1۔ مَنْ (کون ؟ ذوالعقل کے لئے) 2۔ مَا (کیا؟ کیا چیز؟ غیر ذوالعقل کے لئے)

3۔ مَتَى (کب ؟) 4۔ أَيْنَ (کہاں ؟)

5۔ كَيْفَ (کیسے ؟) 6۔ كَمْ (کتنے ؟)

7۔ أَيٌّ (کیا ؟) 8۔ أَيَّةٌ (کیسی ؟)

9۔ أَيَّانَ (کب ؟) 10۔ أَنَّى (کہاں سے ؟)

اب ہر ایک کی قرآنی مثالیں ملاحظہ فرمایئے۔

1۔ أَيٌّ (کون سا)

أَيٌّ ہمیشہ مُضاف آتا ہے۔ اور مُعْرَبْ ہے۔

یعنی أَيٌّ پر تینوں اِعراب لگتے ہیں۔ أَيٌّ ، أَيًّا ، أَيٍّ

a- أَيُّكُمْ تم میں سے کون ؟

b- أَيُّ شَيءٍ کون سی چیز ؟

c- أَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ دونوں میں سے کون سا فریق ؟

d- فَبِأَيِّ الآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَان؟

تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟

2۔ كَمْ (کتنے ؟)

کم دو (2) معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

a- كَمْ مقداريه: كَمْ مقداريه تعداد اور مدّت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

﴿كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ؟﴾ "تم زمین میں کتنا عرصہ رہے؟"

(المُؤمِنُون:112)

b- كَمْ خَبَرِيَّه: کبھی كَمْ ، سوال کے بجائے "خَبَر" کی صورت میں آتا ہے۔ جس کو ، كَمْ خَبَرِيَّة کہتے ہیں۔ جیسے

كَمْ مِنْ فِئَةٍ بہت سے گروہ

كَمْ مِنْ مَلَكٍ بہت سے فرشتے

كَمْ أَرْسَلْنَا مِنْ بہت بھیجے ہم نے

كَمْ کے بعد کا اسم تَمییز بن کر مَنْصُوب ہوتا ہے۔

جیسے كَمْ رَجُلاً عِنْدَكَ؟ آپ کے پاس کتنے آدمی ہیں ؟

3۔ كَيْفَ (کیسے)

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ — جھٹلانے والوں کا انجام کیسا تھا؟

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللهِ — تم لوگ اللہ کا انکار کیسے کر رہے ہو؟

كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ — تم لوگ کیسے فیصلے کرتے ہو؟

كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ — تمہارے رب نے کیسا کیا؟

4۔ أَيْنَ (کہاں)

أَيْنَ الْمَفَرُّ ؟ — فرار کی جگہ کہاں ہے؟

فَأَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ؟ — تو آپ لوگ پھر، کہاں جا رہے ہیں؟

5۔ أَنّٰى (کہاں سے) : أَنّٰى، ظَرْفِ زَمَان اور ظَرْفِ مَكَان بن کر آتا ہے۔

أَنّٰى لَكِ هٰذَا ؟ — یہ تمہیں کہاں سے حاصل ہوا؟

(یہاں ظَرْفِ مَكَان ہے۔)

أَنّٰى جِئْتَ ؟ آپ کب آئے ؟ (یہاں أَنّٰى، ظَرْفِ زَمَان ہے۔)

فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ. اپنی کھیتی کے پاس آؤ۔ جیسے چاہو۔

أَنّٰى يُحيِ هٰذِهِ اللهُ بَعْدَ مَوْتِهَا

اللہ اس (بستی) کو اس کی موت کے بعد کیسے زندہ کرے گا؟

أَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى. ان لوگوں کے لئے، نصیحت کہاں ہے؟ (دُخان:13)

أَنّٰى يَكُوْنُ لِي غُلَامٌ. میرے ہاں لڑکا کیسے ہو گا؟ (مَرْيَمْ:20)

6. مَتٰی (کب)

مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ ؟ اللہ کی مدد کب آئے گی؟

مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ؟ یہ وعدہ، کب پورا ہوگا؟

7۔ أَيَّانَ (کب ، کہاں)

أَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ؟ جزا و سزا کا دن کب ہے ؟

أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ؟ قیامت کا دن کب آئے گا ؟

﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسٰهَا ؟﴾ (النازعات:42)

"یہ لوگ آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں ، آخر وہ قیامت کب آکر ٹھہرے گی؟"

8۔ مَا (کیا): مَائے اِسْتِفْهَامِيه، عموماً " غیر عاقل " کے لئے آتا ہے۔

﴿وَمَا اَدْرٰكَ مَا هِيَه ؟﴾ "اور تم کیا جانتے ہو ؟ وہ کیا ہے؟"

(مَاهِيَه ، دراصل مَاهِيَ ہے)

﴿مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ؟﴾ " قدر کی رات کیا ہے؟"

﴿وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوسٰى ؟﴾ (طٰه:17)

" اے موسیٰ! یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے ؟ "

﴿مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ؟﴾ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کیسے فیصلے کر رہے ہو ؟

﴿مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ؟﴾ "کس چیز نے تجھے رَبِّ کریم کی طرف سے دھوکے میں ڈال رکھا ہے ؟"

﴿مَا هِيَ ؟﴾ " وہ کیا چیز ہے؟"

﴿مَا لَوْنُهَا ؟﴾ "اُس چیز کا رنگ کیا ہے؟"

واضح رہے کہ 'مَا' کا استعمال حیثیت کے لیے بھی ہوتا ہے۔ جیسے:

مَا اَنْتَ ؟ اَنَا مُوَظَّف "تم کون ہو ؟ میں ملازم ہوں۔"

9۔ مَنْ (کون): مَنْ عموماً، "عاقل" کے لئے آتا ہے۔

علمِ نحو میں، عاقل کا اطلاق، انسان، جن اور ملائکہ کے ساتھ اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر بھی ہوتا ہے۔

﴿مَنْ ذَا الَّذِی یَشْفَعُ عِنْدَہ ؟﴾

کون ہے وہ، جو اُس کے سامنے سفارش کر سکے؟

﴿مَنْ أَنْصَارِی إِلَی اللهِ ؟﴾

کون ہے میرا مددگار، اللہ کی طرف (بلانے میں)

﴿مَنْ رَّبُّكُمَا ؟﴾ تم دونوں کا رب کون ہے؟

﴿مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا ؟﴾ کس نے ہمیں، اپنی خواب گاہ سے اٹھایا؟

﴿لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؟﴾ "آج اقتدار کس کے لئے ہے؟"

10۔ کبھی کبھار اِسْمِ اِسْتِفْهَام "مَا" کے "أَلِف" کو ساقط کر دیا جاتا ہے۔

یہ اس لئے کیا جاتا ہے تاکہ جملے کا آہنگ دُرست ہو جائے۔

ایسا عموماً حَرْفِ جَرّ کے بعد ہوتا ہے۔ جیسے

a- عَمَّ (دراصل یہ عَنْ + مَا ہے) کس بارے میں ؟

b- لِمَ (لِ + مَا = لِمَا) کس کے لئے ؟

c- مِمَّ (مِنْ + مَا = مِمَّا) کس چیز سے ؟

d- بِمَ (بِ + مَا = بِمَا) کس کے ساتھ ؟

e- فِيْمَ (فِيْ + مَا = فِيْمَا) کس چیز میں ؟

الف کے حذف کی قرآنی مثالیں

a- ﴿ عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ ؟﴾

"وہ کس بارے میں ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہیں ؟"

b- ﴿ فِيْمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا ؟﴾

آپ کا کیا کام کہ اُس کا وقت بتائیں ؟

c- ﴿ فَنَاظِرَةٌ" بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ؟ ﴾

تو دیکھنے والی ہوں، کہ سفیر کیا لے کر واپس آتے ہیں ؟

d- ﴿ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ ؟ ﴾

تم لوگ وہ باتیں کیوں کرتے ہو ؟ جو کرتے نہیں۔

سبق نمبر 31

Demonstrative Pronouns

اَسْمَائے اِشَارَہ

1۔ اَسْمَائے اِشَارَہ وہ اَسْمَاء ہیں ، جن سے کسی کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔
ان کی دو قسمیں ہیں۔

a- اَسْمَائے اِشَارَہ قَرِیْب b- اَسْمَائے اِشَارَہ بَعِیْد

قریب کی چیزوں کی طرف اشارہ کرنے کے لئے پہلی قسم اور دور کی چیزوں کی طرف اشارہ کرنے کے لئے دوسری قسم استعمال ہوتی ہے۔ جیسے ھٰذَا اور ذٰلِكَ.

2۔ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے **"مُشَار" إِلَیْهِ** کہتے ہیں۔
جیسے ھٰذا کِتَاب" میں کِتَاب" ، مُشَار" إِلَیْهِ ہے۔

3۔ أَسْمَائے اِشَارَہ واحد اور جمع میں **مَبْنِی** ہیں لیکن مُثَنّٰی میں **مُعْرَب** ہیں۔
(مُثَنّٰی اَسْمَائے اِشَارَہ قَرِیب 'رَفْع' میں ھٰذَانِ اور ھَاتَانِ اور 'نَصْب و جَرّ' میں ھٰذَیْنِ اور ھَاتَیْنِ آتے ہیں۔ اسی طرح بعید کی صورت میں حالتِ 'رَفع' ذٰنِكَ اور تَانِكَ اور حالت نصب و جر میں ذَیْنِكَ اور تَیْنِكَ ہوتی ہے۔

4۔ اَسْمَائے اِشَارَہ ، جُمْلَهٔ اِسْمِیه میں ، مُبْتَدَاء بن کر آتے ہیں۔ ایسی صورت میں اُن کی خبر 'ال' سے خالی ہوتی ہے۔ جیسے ھٰذَا کِتَاب" ، ذٰلِكَ قَلَم"

5۔ اَسْمَائے اِشَارَہ ، مُعَرَّف باللّام مُشَار" إلَيْه کے ساتھ مل کر، مُرَکَّبِ نَاقِصْ ہوتے ہیں۔ جیسے ذٰلِكَ الْكِتَابُ اور هٰذَا الْوَلَدُ۔

6۔ اسمائے اشارہ سے بننے والے جملۂ اسمیہ کی مثالیں یہ ہیں۔

a- ذٰلِكَ الْكِتَابُ مُفِيْد" b- هٰذَا الْوَلَدُ ذَكِيٌّ"

7- معرف باللام مشار الیہ ، اسم اشارہ کی صفت ہوتا ہے۔ ذیل کی تحلیل پر غور کیجیے۔

ذٰلِكَ	الْكِتَابُ	مُفِيْد"
اسم اشارہ	مشار الیہ	خبر
موصوف	صفت	
مبتدأ		خبر

8۔ جمع کے اشارے ، صرف ذَوِی العُقُول کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً أُولٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ – هٰؤُلَاءِ قَوْم" كَافِرُونَ ۔ أُولٰئكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ

9۔ جمع غیر عاقل کے لئے ، واحد مؤنّث کا اشارہ استعمال ہوتا ہے۔

جیسے هٰذِهِ فَنَاجِيْنُ وَ تِلْكَ كُئُوس" یہ پیالیاں ہیں اور وہ گلاس ہیں۔

(فِنْجَانْ کی جمع فَنَاجِيْن ہے ، اور كَاس" کی جمع كُؤُس" ہے۔)

اور اسی طرح ، جمع مکسر عاقل کے لیے بھی ، واحد مؤنّث کا اشارہ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے : تِلْكَ الرُّسُلُ

10- مُشَار" اِلیه کا اِعراب ، اسم اشارہ کے موافق ، مرفوع ، منصوب یا مجرور ہوتا ہے۔ جیسے :

هٰذَا الْكِتَابُ مُفِيْد"	رأيتُ هٰذَا الْكِتَابَ	نظرتُ إلىٰ هٰذَا الْكِتَابِ
مرفوع	منصوب	مجرور

اَسْمائے اِشَارہ قَرِیْب			اَسْمائے اِشَارہ بَعِیْد		
جنس	مذکر	مؤنّث	جنس	مذکر	مؤنّث
واحِد	هٰذَا	هٰذِهٖ	واحِد	ذٰلِكَ	تِلْكَ
مُثَنّٰی	هٰذَان	هَاتَان	مُثَنّٰی	ذَانِكَ	تَانِكَ
جَمْع	هٰؤُلَاءِ		جَمْع	أُولٰئِكَ	

رَفْع ، نَصْب وَ جَرّ میں مُثَنّٰی اَسْمائے اِشَارہ کی حالتیں

مُثَنّٰی	رَفْع	نَصْب	جَرّ
إِسْمِ اشارہ قَرِیب مُذَکَّر	هٰذَان	هٰذَیْنِ	هٰذَیْنِ
إِسْمِ اشارہ قَرِیب مُؤنّث	هَاتَان	هَاتَیْنِ	هَاتَیْنِ
إِسْمِ اشارہ بَعِیْد مُذَکَّر	ذَانِكَ	ذَیْنِكَ	ذَیْنِكَ
إِسْمِ اشارہ بَعِیْد مُؤنّث	تَانِكَ	تَیْنِكَ	تَیْنِكَ

مُبْتَدَاء خَبَر (اَسْمائے اِشَارہ کے ساتھ)

نمبر شمار	مثالیں (قَرِیب)	نمبر شمار	مثالیں (بَعِید)
1.	هٰذَا قَلَم"	7.	ذٰلِكَ بُرْهَان"
2.	هٰذِهٖ حُجْرَة"	8.	تِلْكَ طَالِبَة"
3.	هٰذَان قَلَمَان	9.	ذَانِكَ بُرْهَانَان

تَانِكَ طَالِبَتَان	10.	هَاتَان آيَتَان	4.
أُولٰئِكَ مُعَلِّمُون	11.	هٰذِهِ أَقْلَام	5.
أُولٰئِكَ مُعَلِّمَات	12.	هٰؤُلَآءِ مُعَلِّمَات	6.

اسمائے اشارہ کی قرآنی مثالیں

ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے۔ تمام اسمائے اشارہ ، بطور مبتدأ استعمال ہوئے ہیں۔اور یہ تمام مرفوع ہیں۔

1. هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ — یہ ایک عظیم بہتان ہے۔
2. هٰذِهِ تَذْكِرَةٌ — یہ ایک یاددہانی ہے۔
3. هٰذَانِ لَسَاحِرَانِ — یہ دونوں تو جادوگر ہیں۔
4. هٰؤُلَآءِ بَنَاتِي — یہ (خواتین) تو میری بیٹیاں ہیں۔
5. ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ — (وہ) یہ اللہ کا فضل ہے۔
6. تِلْكَ حُدُودُ اللهِ — یہ اللہ کی حدیں ہیں۔
7. فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ — وہ دونوں دلیلیں ہیں۔
8. أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ — وہی لوگ تو فلاح پانے والے ہیں۔

مشق : عربی میں ترجمہ کیجئے۔

اُردو	عربی
1۔ یہ سب کتابیں ہیں۔	
2۔ وہ سب کتابیں ہیں۔	
3۔ یہ سب استاد ہیں۔	
4۔ وہ سب استاد ہیں۔	
5۔ یہ سب خاتون شُعراء ہیں۔	
6۔ وہ سب خاتون شُعراء ہیں۔	
7۔ یہ اُمت ہے۔	
8۔ وہ اُمت ہے۔	
9۔ یہ دو اُمتیں ہیں۔	
10۔ وہ دو اُمتیں ہیں۔	
11۔ یہ سب اُمتیں ہیں۔	
12۔ وہ سب اُمتیں ہیں۔	
13۔ یہ رسول ہے۔	
14۔ وہ رسول ہیں۔	
15۔ یہ دو رسول ہیں۔	

سبق نمبر 32

اِسْمِ مَوْصُول

1۔ اِسْمِ مَوْصُول کی دو قسمیں ہیں۔

a- اِسْمِ مَوْصُول خاص b- اِسْمِ مَوْصُول عام

2- اِسْمِ مَوْصُول خاص، ایک اِسْمِ مَعْرِفَه ہے۔

'اَسْمائے مَوْصُول خاص' 'أَلْ' سے شروع ہوتے ہیں۔

جیسے اَلَّذِی ، اَلَّتِی ، اَلَّذَان ، اَلَّتَان ، اَلَّذِیْنَ ، اَلاَّتِی

3۔ 'اِسْمِ مَوْصُول عام' یہ نکِرہ ہوتے ہیں۔اور عام ہیں۔ان کی تعداد چار ہے۔

a۔ مَنْ (جو) : (عموماً ، ذُو العَقْل کے لئے استعمال ہوتا ہے)

b۔ مَا (جوکچھ) : (عموماً ، غیر ذوی العَقْل کے لئے استعمال ہوتا ہے)۔

اس مَا کو مائے مَوصُوله کہتے ہیں۔

c۔ إِذْ (جب کہ) : ظَرْفِ زَمَان ہے۔

d۔ حَیْثُ (جہاں) : ظَرْفِ مَکَان ہے۔

4۔ اِسْمِ مَوْصُول کے بعد کا جملہ صِلَة کہلاتا ہے۔

جیسے الَّذِی خَلَقَكَ میں خَلَقَكَ صِلَه ہے ۔

5۔ اِسْمِ مَوْصُول مَبْنی ہوتا ہے۔ لیکن مَوْصُولَات خاصَّه کے مُثنیٰ ، مُعْرَب

ہیں۔ اور یہ حالتِ نصب و جرّ میں اَلَّذِیْنَ اوراَلَّتِیْنَ آتے ہیں۔

6۔ صِلَة کا ضمیر پر مشتمل ہونا ضروری ہے۔اس ضمیر کو ضَمِیر عَائِد یا رَابِط کہتے ہیں۔جو کبھی ظاہر اور کبھی پوشیدہ ہوتی ہے۔

7۔ ایک دلچسپ جملہ ملاحظہ فرمایئے۔ اس میں اسم موصول کی تکرار ہے۔

هٰذا هُوَالرَّجُلُ الَّذِی ضَرَبَ الْكَلْبَ الَّذِی قَتَلَ الْفارَ الَّذِی أكَلَ الْخُبُزَ الَّذِی كَانَ فِی الخِزَانَةِ الَّتِی كَانَتْ فِی الْمَطْبَخِ الَّذِی كَانَ فِی بَیْتِ أحْمَدَ الَّذِی یَسْكُنُ مَكَّةَ

ضَمِیر ظاهِر عائد کی مثال

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجئے۔

اَلَّذِی هُوَ ذَاهِب" أبُونَا (وہ ، جو جارہے ہیں، ہمارے والد ہیں۔)

a۔ یہاں اَلَّذِی ، اِسْمِ مَوْصُول ہے۔

b۔ ' هُوَ ذَاهِب" ' اَلَّذِی کے بعد ایک مکمل جملۂ اِسْمِیه ہے۔
یہ پورا جملہ صِلَة کہلاتا ہے۔ اَلَّذِی، اس پورے جملے کا قائم مقام ہوتا ہے۔

c۔ اِسْمِ مَوْصُول اور صِلَة دونوں مل کر مُبْتَدَاء ہیں۔جس کی خبر أبُونَا ہے۔

d۔ صِلَة میں ایک "ضَمِیر رابط" کا ہونا ضروری ہے۔یہاں وہ هُوَ ہے۔
ضمیر کبھی ظاہر ہوتی ہے اور کبھی پوشیدہ۔ اُس ضمیر کو 'ضَمِیر عَائِد' کہتے ہیں جو رابطے کا کام انجام دیتی ہے۔ اسے ' رَابِط ' بھی کہتے ہیں۔

ضَمِیر مُسْتَتِر عَائِد کی مثال

أَیْنَ الطَّالِبُ الَّذِی غَابَ أَمْسِ؟ وہ طالب علم کہاں ہے جو کل غائب تھا؟

a۔ یہاں 'اَلَّذِی' اِسْمِ مَوْصُول ہے۔

b۔ 'غَابَ' (وہ غیر حاضر تھا) "صِلَة" ہے۔ فِعْلِ ماضی ہے۔

c۔ غَابَ ، مُذَکَّر واحِد کے لئے فِعْلِ مَاضِی کا صیغہ ہے اس لئے یہاں ھُوَ، پوشیدہ (مُسْتَتِر) ہے۔ یہ ضَمِیرِ عَائِد ہے۔

اَسْمَائے مَوْصُولَ خَاص		
جِنْس	مُذَکر	مؤنّث
واحد	اَلَّذِي	اَلَّتِي
مثنّی	اَلَّذَانِ	اَلَّتَانِ
جمع	اَلَّذِيْنَ	اَللَّاتِي

اوپر جن چھ (6) اَسْمَائے مَوْصُول کا ذکر ہوا ہے، ان سب پر ' اَلْ ' لامِ تعریف ہے۔ چنانچہ یہ معرفہ (خاص) بن گئے ہیں۔

إِسْمِ مَوْصُول مُثَنّٰی کی تین حالتیں

اسم موصول مثنیٰ معرب ہے۔ نصب و جر میں یکساں اعراب رکھتا ہے۔

إِسْمِ مَوْصُول	رَفْع	نَصْب	جَرّ
إِسْمِ مَوْصُول مُثَنّٰی مُذَكَّر	اَلَّذَان	اَلَّذَيْن	اَلَّذَيْن
إِسْمِ مَوْصُول مُثَنّٰی مُؤَنَّث	اَلَّتَانِ	اَلَّتَيْنِ	اَلَّتَيْنِ

اسمِ موصول عام کی قرآنی مثال

﴿ بَلِّغْ مَآ أُنْزِلَ اَلَيْكَ ﴾ (المائدة: 67)

"(اے محمدؐ): جو کچھ آپؐ پر نازل کیا گیا ہے ، لوگوں تک پہنچا دیجئے"۔

اس مثال میں ، مَا ، إِسْمِ مَوْصُول عام یعنی نکرہ ہے۔ جس میں ہر قسم کی وحی، جلّی اور خفی شامل ہے۔ جسے عام کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور حضورؐ نے ، یقیناً ہر بات اُمت تک پہنچا دی ہے۔ دین کا کوئی حکم ، سِرّی اور خفیہ نہیں ہے۔

اِسمِ مَوْصُول خاص کی مثالیں

A-	مَوْصُول خاص	صِلَة	ترجمہ	ضمیر عائد
1.	اَلَّذِي (هُوَ)	خلقك	وہ جس نے تمہیں پیدا کیا۔	هُوَ (مُسْتَتر)
2.	اَلَّتِي (هِيَ)	تَجْرِي فِي الْبَحْرِ	وہ جو بہتی ہے دریا میں۔	هِيَ (مُسْتَتر)
3.	وَالَّذَانِ (هُمَا)	هَاجَرَا	وہ دو جنہوں نے ہجرت کی	الف (بَارِز)
4.	اَلَّذِيْنَ (هُمْ)	هَاجَرُوا	وہ جنہوں نے ہجرت کی۔	وَاؤ (بَارِز)
5.	اَللَّاتِي (هُنَّ)	قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ	وہ جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے۔	نُون نِسْوَة (بَارِز)
6.	اَللَّاتِي (هُنَّ)	وَلَدْنَهُمْ	وہ جنہوں نے اُن کو جنا	نُون نِسْوَة (بَارِز)

نوٹ: اوپر کی مثالوں میں

1- پہلی دو مثالوں میں ضمیر مستتر ہے۔

2- بقیہ چار مثالوں میں ضمیر بارز ہے۔

3- هَاجَرَا میں 'اَلِف' اور هَاجَرُوا میں 'وَاؤ' ضَمِيرِ مُتَّصِل مَرْفُوع ہے۔

4- قَطَّعْنَ اور وَلَدْنَ کے آخر میں نونِ نِسْوَة ہے، جو ضَمِير عائد کا کام انجام دے رہی ہے۔

اِسْمِ مَوْصُول عام کی مثالیں

ذیل میں چار اسمائے موصولہ کی مثالیں دی جا رہی ہیں جو عام ہیں۔

آخری کالم میں ضَمِیر عَائِد دی گئی ہے۔ اس پر غور کرنا نہ بھولیے۔

B	مَوْصُول عام	صِلَة	ترجمہ	ضَمِیر عَائِد
1.	مَنْ	أَتَى اللّٰهَ	جو بھی آئے، اللہ کے پاس	هُوَ (مُسْتَتِر)
2.	مَا	آتَاكُمُ الرَّسُولُ	جو کچھ تمہیں دیا رسول نے	----
3.	إِذْ	يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ	جب ابراہیم اُٹھا رہے تھے	----
4.	حَيْثُ	مَا كُنْتُمْ	جہاں بھی تم رہو۔	أَنْتُمْ

إذ (جبکہ) ظرفِ زمان بھی ہے اور اسم موصول عام بھی ہے۔

حیث (جہاں) ظرفِ مکان بھی ہے اور اسم موصول عام بھی ہے۔

باب نمبر 6

سبق نمبر 33

جُمْلۂ مُفِیْدَہ اور جُمْلۂ غَیْر مُفِیْدَہ

جُمْلۂ مُفِیْدَہ

جملۂ مفیدہ اُس جملے کو کہتے ہیں جس سے بات پوری طرح سمجھ میں آ جائے۔ اسے 'کَلَام یا مُرَکَّبِ تَام' بھی کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ جملۂ خبریہ اور جملۂ انشائیہ۔

جُمْلۂ غیر مُفِیْدَہ

جملۂ غیر مفیدہ ، الفاظ کے اُس مُرکَّب کو کہتے ہیں جس سے بات پوری طرح سمجھ میں نہ آئے۔ 'مُرَکَّبِ اِضافی' (جیسے رَبُّ الْعَالَمِیْنَ) ، 'مُرَکَّبِ توصیفی' (جیسے کِتَاب" مُبِیْن") اور 'مُرَکَّبِ عَطْفِی' (جیسے اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ) اسی کی قسمیں ہیں۔

جُملۂ غَیر مُفِیْدَۃ کی مثالیں

ایسے تمام جملے، جن سے پوری بات سمجھ میں نہ آئے " جُملۂ غیر مُفِیْدہ '' کہلاتے ہیں۔

مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجیے۔

مفہوم کے اعتبار سے یہ سارے جملے ناقص ہیں۔ بات نامکمل ہے۔ اس کے بر خلاف ،

"جملۂ مفیدہ" وہ جملہ ہے جس سے پوری بات / پورا مفہوم سمجھ میں آجائے۔

جملۂ غیر مفیدہ (مرکب ناقص) کی مثالیں ملاحظہ فرمایئے

1۔ لَيْسَ الْجَوُّ۔۔۔ (نہیں ہے آب و ہوا۔۔۔) یہ منفی جملے کا ابتدائی حصہ ہے۔

2۔ لَيْتَ الْمَرِيْضَ۔۔۔ (کاش مریض۔۔۔) یہ جملۂ تمنائیہ کا ابتدائی حصہ ہے۔

3۔ اَلْكِتَابُ الَّذِى۔۔۔ (کتاب جو ......) اسمِ موصول پر مبنی مرکب ناقص ہے۔

4۔ كِتَاب" مُبِيْن"۔۔۔ (کھلی کتاب۔۔۔) یہ مُرکّبِ توصیفی ہے۔

5۔ ذٰلِكَ الْكِتَابُ۔۔۔ (وہ کتاب۔۔۔) یہ اسمِ اشارہ پر مبنی مُرکّبِ ناقص ہے۔

6۔ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ۔۔۔ (کائنات کا رب۔۔۔) یہ مُرکّبِ اضافی ہے۔

7۔ تِسْعَةَ عَشَرَ۔ (اُنّیس۔۔۔) یہ مُرکّب عَدَدِی ہے۔ اسے مُرکّبِ بنائی بھی کہتے ہیں۔

8۔ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسَاكِيْنَ۔ (فقیروں اور مسکینوں کے لئے) یہ مُرکّبِ عطفی ہے۔

شبہ جملہ دراصل وہ جملۂ اسمیہ ہے جس میں "خَبَر" مَذکور نہیں ہوتی ہے اور محذوف ہوتی ہے۔

جملۂ مُفِیدَہ کی قسمیں

جُمْلۂ مُفِيْدَہ کی دو قسمیں ہیں. جُمْلۂ خَبَرِيَّہ اور جُمْلَۂ اِنْشَائِيَه.

جُمْلۂ خَبَرِيه

جُملۂ خَبَرِیَّہ ایسے جملے کو کہتے ہیں جس سے کوئی علم حاصل ہو۔ کوئی خَبَر ملے۔ چاہے یہ خبر سچی ہو یا جھوٹی اس کی دو قسمیں ہیں۔ جملۂ اسمیہ اور جملۂ فعلیہ۔

جُمْلۂ انشائیہ

جُمْلۂ انْشَائِیَہ ، ایسے جملے کو کہتے ہیں ، جس کے کہنے والے کو ، سچا اور جھوٹا قرار نہ دیا جاسکے۔

جُمْلۂ خَبَرِیَّہ کی دو قسمیں

جُمْلۂ خَبَرِیَّہ کی دو قسمیں ہیں: جُمْلۂ اِسْمِیَّہ اور جُمْلۂ فِعْلِیہ

جملۂ اسمیہ جملۂ اسمیہ ، ایسے جملے کو کہتے ہیں جو مُبْتَدَأ اور خَبَر پر مبنی ہو۔ مُبْتَدَاء کو مُسْنَد إلَیْہِ بھی کہتے ہیں۔ خبر کو مُسْنَد بھی کہتے ہیں۔ جیسے :

اَلْكِتَابُ	مُفِيْدٌ
مبتدأ	خبر
مسند اليه	مسند

جُمْلۂ فِعْلِیہ جملۂ فعلیہ ، ایسے جملے کو کہتے ہیں ، جو فِعْل سے شروع ہوتا ہو۔ جملئہ فِعْلِیہ فِعْل اور فاعل پر مبنی ہوتا ہے۔ فِعْل کو مُسْنَد اور فَاعِل کو مُسْنَد الیہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے :

كَسَرَ	اِبْرَاهِيْمُ	الْأَصْنَامَ
فعل	فاعل	مفعول به
مسند	مسند اليه	

نوٹ : واضح ہو کہ دونوں جملوں میں مسند الیہ ، مرفوع ہے۔

جُملۂ انشائِیہ کی قسمیں

جُملۂ انشائیہ کی کئی قسمیں ہیں:

1. أمْرِیَہ 2. نَہِیَّۃ 3. اِسْتِفْہَامِیَّۃ

4. تَمَنَّائِیَّۃ 5. تَرَجِّیَۃ 6- عقودیہ

7- ندائیہ 8- عرضیہ 9- قسمیہ

10- تعجبیہ

بعض نحویوں کے نزدیک ، مدح و ذم کے جملے بھی ، انشائیہ ہوتے ہیں۔

جُمْلہ مُفِیْدَۃ خَبَرِیَّہ کی مثالیں

جس جملے سے، بات پوری طرح سمجھ میں آجائے اُسے ' جملۂ مُفِیْدَۃ ' کہتے ہیں۔

نمبر	جملہ کی قسم	مثال	ترجمہ
1۔	جملہ خبریہ إسمیہ	مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ اَلرَّسُوْلُ صَادِقٌ	محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ رسول سچا ہے۔
2۔	جملہ خبریہ فعلیہ	کَسَرَ إبْرَاهِیْمُ الْأَصْنَامَ اِذْ یَرْفَعُ اِبْرَاهِیْمُ الْقَوَاعِدَ	ابراہیمؑ ، نے بتوں کو توڑ دیا۔ جب ابراہیمؑ بنیادیں اٹھا رہے تھے۔

جملۂ مُفِیدَہ اِنْشائِیہ کی مثالیں

نمبر	جملہ کی قسم	مثال	ترجمہ
3۔	جملہ اِنشائیہ امریہ	إِذْهَبْ	تو جا
4۔	جملہ اِنشائیہ نَهْيِيَّہ	لاَ تَذْهَبْ	تو مت جا
5۔	جملۂ إنشائیہ إِسْتِفْهَامِیہ	هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ؟	کیا تمہیں چھا جانے والی (آفت) کی خبر پہنچی ہے ؟
6۔	جملہ إنشائیہ تَمَنَّائِیة	لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُودُ. لَوْ تَذْهَبُ مَعَنَا (یہاں لَو ، تمنائیہ ہے)	کاش !جوانی لوٹ کر آتی۔ کاش ! آپ ہمارے ساتھ چلتے۔
7۔	جملہ إنشائیہ تَرَجِّيَّة	لَعَلَّ زَيْداً غَائِبٌ لَعَلَّ الصَّدِيْقَ قَادِمٌ	شاید، زید غیر حاضر ہے۔ شاید دوست آنے والا ہے۔

سبق نمبر 34

مُبْتَدَأ اور خبَر کی إِعْرَابِی حالت

آپ پڑھ چکے ہیں کہ مُبْتَدأ اور خبَر میں عدد اور جنس کے اعتبار سے مطابقت پائی جاتی ہے۔ اب ان کی اعرابی حالت پر غور کیجئے۔

اَلْبَیْتُ نَظِیفٌ	گھر صاف ہے۔

اوپر کے جملے میں اَلْبَیْتُ ، مُبْتَدأ ہے اور نَظِیْفٌ خبر ہے۔

مُبْتَدَأ

1۔ اَلْبَیْتُ ، جملے کا پہلا لَفْظ ہے۔ بَیْت "اَلْ" سے مُعَرَّف بِاللَّام ہو گیا ہے۔ اس لئے یہ اسم مَعْرِفَة ہے۔ مبتدأ ، اسمِ معرفہ ہوتا ہے۔

2۔ مبتدأ کے آخری حَرْف ، تَاء پر صِرْف ایک پیش ہے۔

3۔ مُعَرَّف بِاللَّام اِسْم کے آخری حرف پر ایک پیش ہوتا ہے۔

4۔ مبتدأ مَرْفُوع ہوتا ہے۔ پیش ، رفع کی علامت ہے۔

خَبَر

1۔ نَظِیف" جملے کا دوسرا لَفْظ ہے اور مَعْرِفَة نہیں ہے بلکہ اِسْمِ نَکِرہ ہے۔ خَبَر ، عموماً نکرہ ہوتی ہے۔

2۔ خبر کے آخری حرف فَاء پر دو پیش ہیں۔

3۔ نَکِرہ اِسم کے آخری حرف پر دو پیش ہوتے ہیں۔

4۔ ، خَبَر بھی 'مَرفُوع' ہی ہوتی ہے۔

اُصولاً ، ہر اِسْم کی اصلی حالت ، رفع کی ہوتی ہے

اَلْجُمْلَةُ الإِسْمِيَّةُ

ہر وہ جملہ ، جو مبتدأ اور خَبَر سے مل کر بنا ہو ، اُسے جملہٗ اسمیہ کہتے ہیں۔ مبتدأ اور خَبَر دونوں مرفوع اسم ہوتے ہیں اور اپنی اصلی رفعی حالت کو برقرار رکھتے ہیں۔ عموماً ، مبتدأ اور خبر دونوں اسم ہوتے ہیں ، لیکن بعض اوقات خبر ، فعل کی صورت میں بھی آتی ہے۔ البتہ مبتدأ ہمیشہ اسم ہوتا ہے۔

مُبْتَدَاءُ کے قواعد

1- مبتدأ ، اِسْمِ مَرفُوع ہے ، جو عموماً جملے کے شروع میں آتا ہے۔

2- مبتدأ ، معرفه ہوتا ہے۔ جیسے :

اَلْكِتَابُ مُفِيْدٌ

3- مبتدأ ، مفرد ہو سکتا ہے۔ جیسے :

اَللّٰهُ مُخْرِجٌ

4- مُبْتَدَأ ، مرکبِ اضافی پر مشتمل ہو سکتا ہے۔ جیسے :

ثوابُ اللّٰهِ خيرٌ

ثواب: مضاف — اللّٰه: مضاف الیہ — مرکبِ اضافی — مبتدأ

خیرٌ: خبر

5- مُبْتَدَأ ، مرکبِ توصیفی پر مشتمل ہو سکتا ہے۔ جیسے :

اَلْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَهْوٌ

الحیوۃ: موصوف — الدنیا: صفت — مرکبِ توصیفی — مبتدأ

لہوٌ: خبر

6- مُبْتَدَأ ، مرکبِ عطفی پر مشتمل ہو سکتا ہے۔ جیسے :

اَلْمَالُ وَ الْبَنُونُ زِيْنَةٌ

المال: معطوف علیہ — وَ: حرفِ عطف — البنون: معطوف — مرکبِ عطفی — مبتدأ

زینۃٌ: خبر

7- نکِرہ مبتدأ بعض اوقات ، مؤخر بھی کیا جاتا ہے۔ جیسے :

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ

للرجال: حرفِ جار + اسمِ مجرور — متعلق خبر محذوف (خبر محذوف) — خبر مقدم

نصیبٌ: اسم نکرہ — مبتدأ مؤخر

8- مُبْتَدَأ ، اسمِ اشارہ بھی ہو سکتا ہے۔ جیسے : هٰذا كِتابٌ

9- مُبْتَدَاء اسمِ ضمیر بھی ہو سکتا ہے۔ جیسے : أنَا مُعَلِّمٌ

خَبَر کے قواعد

1- خبر بھی عموماً ، اِسْمِ مَرفُوع پر مشتمل ہوتی ہے۔ جیسے : اللهُ اَحَد''
خبرٌ عموماً مبتدأ کے بعد آتی ہے اور مُبتَداء کے ساتھ مل کر ، جملة مُفِيدَة بناتی ہے۔

بعض اوقات خبر ، فعل پر مشتمل ہوتی ہے۔ جیسے :

تَجْرِی	الشَّمْسُ
فعل + فاعل (هِیَ) محذوف	
جملہ فعلیہ	
خبر	مبتدأ

یہاں یہ بات ملحوظ رہے کہ اگر ہم تَجْرِی الشَّمْسُ کہیں گے تو یہ جملہٴ فعلیہ ہو جائے گا۔ جب کہ جملہ اسمیہ کے لیے ضروری ہے کہ جملہ کا آغاز اسم (مبتدأ) سے ہو۔

2- خَبَر ، عُمُوماً نَکِرَة ہوتی ہے۔ جیسے اللهُ قدير''

3- خبر، کبھی کبھار معرفه بھی ہوتی ہے۔ جیسے اللهُ الصَّمَدُ

4- خبر، مفرد بھی ہوسکتی ہے۔ جیسے اللهُ سَمِيعٌ''

5- خبر، مرکب اِضافی پر بھی مشتمل ہوسکتی ہے۔
جیسے اللهُ رَبُّنَا ، مُحَمَّد'' رَسُوْلُ اللهِ ، أُولٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ، أَنْتَ مَوْلانا ، هٰذِهِ نَاقَةُ اللهِ ، هُوَ مَعَكُمْ ،

اَللّٰهُ — مبتدأ

رَبُّنَا (رَبُّ + نَا)
مضاف خفیف + مضاف الیہ مجرور
مرکب اضافی
خبر

6- خبر، مرکب توصیفی پر بھی مشتمل ہو سکتی ہے۔
جیسے هُوَ إِلٰهٌ وَاحِدٌ ، تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ ،
ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ، هٰذا صِرَاطٌ مُسْتَقِيْمٌ ،

7- خبر مرکب عطفی پر بھی مشتمل ہو سکتی ہے۔
جیسے اَلْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَهْوٌ وَ وَلَعِبٌ .

8- خبر، بعض اوقات ، مبتدأ سے پہلے بھی آسکتی ہے۔ جسے خبر مقدم کہتے ہیں۔ یہ عموماً ان جملوں میں ہوتا ہے۔ جن میں خبر مجرور ہوتی ہے۔ تفصیلات کے لیے "شبه جمله" کا سبق نمبر 35 ملاحظہ فرمائیے۔ جو آگے آرہا ہے۔
جیسے لَهُمْ جَنّٰتٌ ، لِكُلِّ أُمَّةٍ رَسُوْلٌ ،

فِي — حرف جار
قُلُوْبِهِمْ — مضاف + مضاف الیہ — اسم مجرور
حرف جار + اسم مجرور
متعلق خبرِ محذوف مقدم + (خبر محذوف)
مَرَضٌ — مبتدأ موخر (نکرہ)

9- خبر ،بعض اوقات جار مجرور پر مشتمل ہوتی ہے۔اور اس کا اصل اسم ، محذوف ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ ضروری ہوتا ہے کہ جار مجرور کو کسی مناسب اسم کے متعلق بنایا جائے۔ جیسے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (یہاں اَلْحَمْدُ مبتدأ ہے اور جار مجرور لِلّٰهِ پر مشتمل خبر ہے ، یہاں ایک اسم ثَابِت" محذوف سمجھا جائے گا اور اصل جملہ کچھ یوں ہوگا)

اَلْحَمْدُ	(ثَابِت")	لِلّٰهِ
		حرفِ جار + اسم مجرور
	(خبر محذوف)	متعلق خبر محذوف
مبتدأ		خبر

10۔ خَبَر عدد میں ، مبتدا کے مطابق ہوتی ہے

a۔ اگر مُبْتَدَاء واحد ہے تو خبر بھی واحد ہوگی۔ مثلاً اَلْمَسْجِدُ جَامِعٌ".

b۔ اگر مُبْتَدَاء مثنیٰ ہی تو خبر بھی مُثَنّیٰ ہوگی۔ مثلاً اَلْكِتَابَان جَدِيْدَان.

c۔ اگر مُبْتَدَاء جمع ہے تو خبر بھی جمع ہوگی۔ مثلاً اَلْمُعَلِّمَاتُ مُجْتَهِدَات"

11۔ خَبَر تذکیر و تانیث میں مبتداء کے مطابق ہوتی ہے

a۔ اگر مُبْتَدَاء مذکر ہے تو خبر بھی مذکر ہوگی۔ مثلاً اَلصَّدِيقُ لاَعِب"

b۔ اگر مُبْتَدَاء مؤنث ہے تو خبر بھی مؤنث ہوگی۔
مثلاً اَللَّيْلَةُ طَوِيْلَة" اور اَلنَّفْسُ مُطْمَئِنَّة"
(نَفس" مؤنث سماعی ہے۔ اس لیے خبر بھی مؤنث ہے۔)

c۔ جمع مکسَّر (غیر عاقل) کی خبر عموماً "واحد مؤنث" آتی ہے۔ لیکن کبھی کبھار "جمع مؤنث" بھی آسکتی ہے۔ جیسے : اَلْحَدَائِقُ جَمِيْلَة"

d۔ اَلْبتَّہ اگر مُبْتَدَاء ، غیر عَاقِل کی جمع ، مُکَسَّر ہو تو حسبِ اُصول ایسے

مُبْتَدَاء کی خبر ، ' جمع مؤنّث ' بھی آسکتی ہے۔ مثلاً

اَلْقُصُورُ عَالِيَات" (محل اونچے ہیں)

قَصْر" کی جمع قُصُور" ہے جو ظاہر ہے جمع مُکَسَّر (غیر عاقل) ہے۔

e- خلافِ اُصول ' واحد مؤنث ' بھی آسکتی ہے۔ مثلاً

أَلْقُصُورُ عَالِيَة" (محل اونچے ہیں)

عَالِيَة" کی جمع سالم عَالِيَات" ہے۔ لیکن یہاں عَالِيَة" استعمال ہوا ہے۔

12- کبھی کبھی خبر ، مُعَرَّفْ بِاللاَّم ہوتی ہے۔

a- خَبَر عموماً نکِرہ ہوتی ہے ، لیکن

b- کبھی کبھی 'خَبَر' عام قاعدے کے خلاف، نَکِرَہ کے بجائے مَعْرِفَة آتی ہے۔

ایسی صورت میں حَصْر کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ یا کوئی اور خاص وجہ ہوتی ہے۔

معرَّف بِاللاَّم خبر کی مثالیں

مندرجہ ذیل تین مثالوں پر غور کیجئے۔ یہاں عام قاعدے کے خلاف، خبر نکرہ کے بجائے معرفہ ہے۔ ترجمے میں حصر کے مفہوم کو نوٹ کرنا نہ بھولیے۔

1- ﴿ اَللّٰهُ اَلصَّمَدُ ﴾ (الإخْلَاص: 2)

" اللہ ' ہی ' بے نیاز ہے۔"

عام قاعدے کے خلاف، یہاں خبر صَمَدٌ" کے بجائے اَلصَّمَدُ آئی ہے۔

مفہوم یہ ہوگا کہ (صحیح اور کامل معنوں میں) صرف اللہ ' ہی ' بے نیاز ہے۔

-2 ﴿ إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللهِ **الإسْلَامُ** ﴾ (آلِ عمران:19)

" اللہ کے نزدیک ، اَلدِّین (نظامِ حیات) اَلإِسْلام ' ہی ' ہے۔"

-3 ﴿ اَلدِّيْنُ **النَّصِيحَةُ** ﴾

" دین ، نصیحت ، خیر خواہی اور اخلاص مندی ' ہی ' کا نام ہے۔"

13- کبھی خبر پورے جملۂ اسمیہ کی صورت میں ہوتی ہے

مندرجہ ذیل جملے پر غور کیجئے۔

اَلتُّجَّارُ	شِعَارُهُمُ	الصِّدْقُ
	مضاف + مضاف اليه	
	مبتدأ	خبر
	جملهٔ اسميه	
مبتدأ	خبر	

-1 اس جملے میں اَلتُّجَّارُ مبتدأ ہے۔

-2 اور خبر، شِعَارُهُمُ الصِّدْقُ ایک پورے جملۂ اسمیہ پر مشتمل ہے۔

-3 شِعَارُهُمُ خبر کا مبتدأ ہے . شِعَارُ مضاف مرفوع ہے۔

-4 هُمُ مضاف إليه ہے اور مجرور ہے۔

-5 الصِّدْقُ ، شِعَارُهُمْ کی خبر ہے۔

-6 اَلتُّجَّارُ چونکہ تاجر کی جمع ہے۔ اس لیے اس کی خبر شِعَارُهُمُ میں بھی ضمیر (هُمْ) جمع استعمال کی گئی ہے۔

جملۂ اسمیہ پر مشتمل خبر کی مثالیں

درج ذیل کی مثالوں پر غور کیجئے۔ بالخصوص ضمیروں کی تذکیر و تانیث اور واحد جمع پر نظر رکھیے۔ پہلے مبتدأ ہے، پھر پورا جملۂ اسمیہ بطورِ خبر۔

جملۂ اسمیہ کے مبتدأ کی ضمیر، پہلے مبتدأ کی طرف رجوع کر رہی ہے۔

a- اَلرِّجَالُ کَسْبُهُمْ حَلَالٌ

b- اَلنَّجْمَانِ ضَوْؤُهُمَا شَدِيْدٌ

c- اَلْبَنَاتُ مَلَابِسُهُنَّ نَظِيْفَةٌ

d- اَلْبِنْتَانِ مَلَابِسُهُمَا جَدِيْدَةٌ

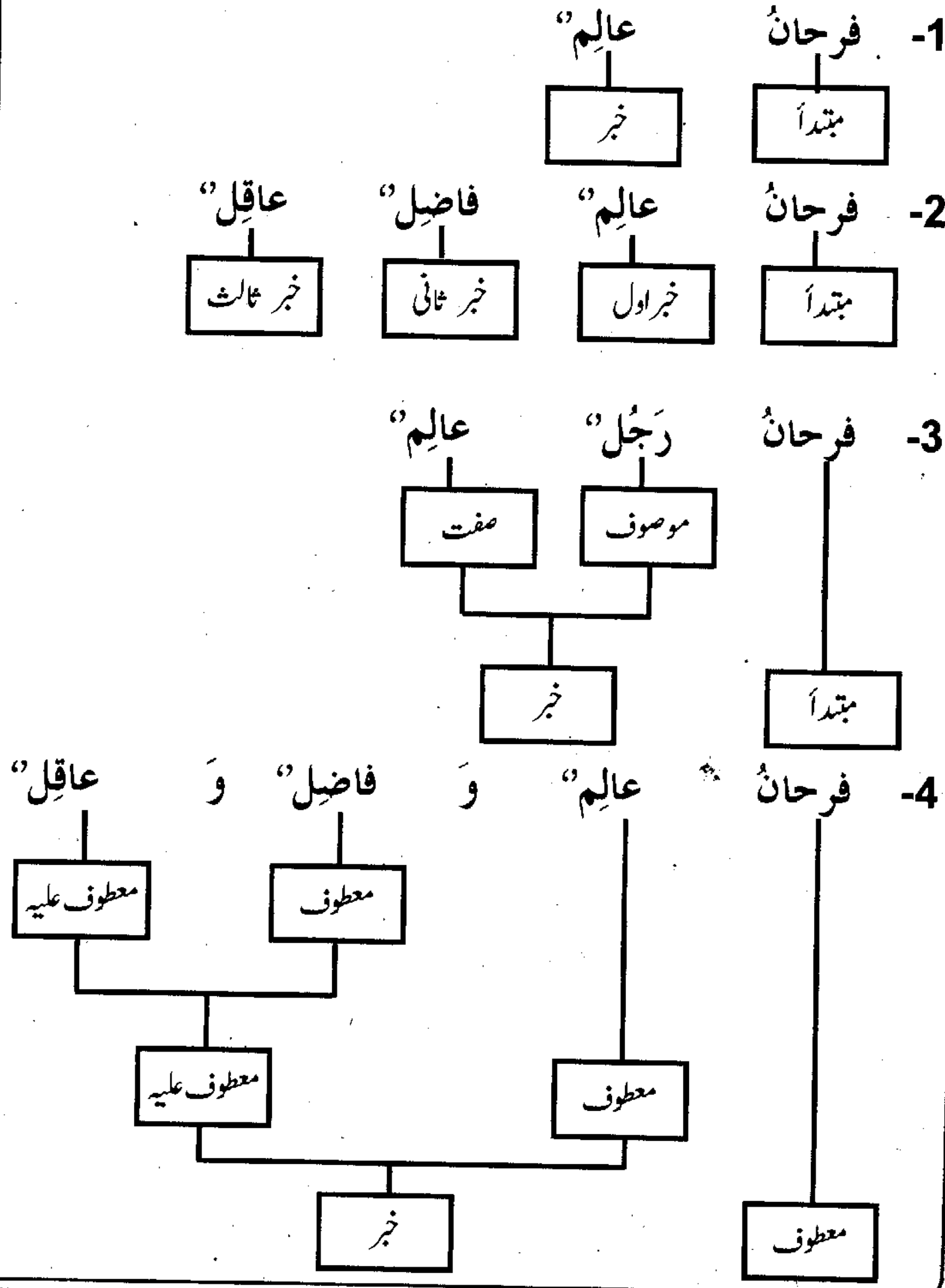
e- خَرُوْفُنَا لَوْنُهُ أَبْيَضُ

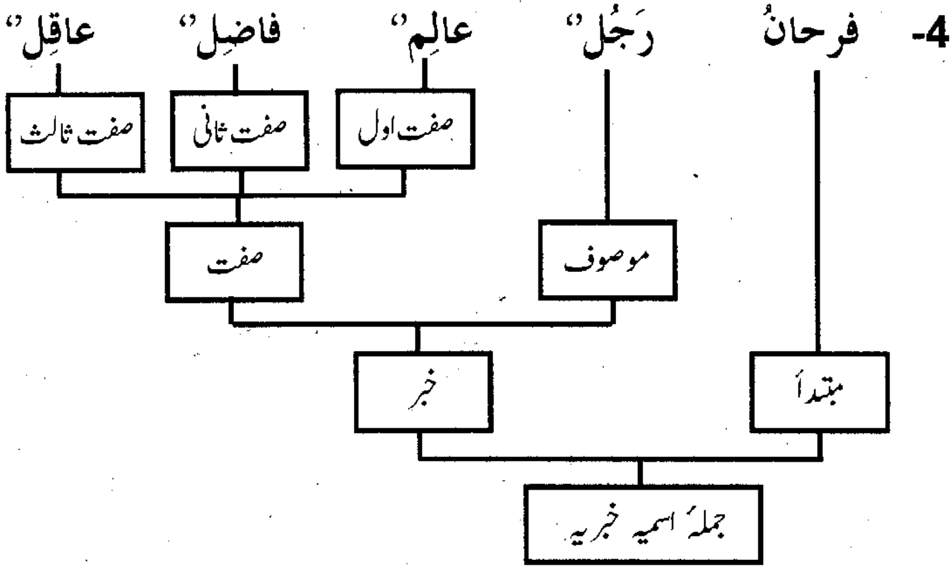
f- سَاعَتِي نَوْعُهَا جَيِّدٌ

g- مَكْتَبَتُنَا كُتُبُهَا قَلِيْلَةٌ

h- بَلَدِي سُكَّانُهُ كَثِيْرُوْنَ

خبر کی مختلف صورتوں کی تحلیل





مُبْتَدَأ اور خَبَر کی مثالیں

1۔ اَللّٰہُ اَحَد" (اَلْإِخْلَاص: 1) اللہ یکتا ہے۔

2۔ مُحَمَّد" رَسُوْل" محمدؐ رسول ہیں۔

(نوٹ: اسمِ نکرہ، کو معرفہ بنانے کے لئے 'ال' لگایا جاتا ہے۔ اسمِ ظاہر اور اسمِ علم پر 'ال' لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ خود معرفہ ہوتے ہیں۔)

3۔ اَلصّٰلِحَاتُ قَانِتَات" (4:34) نیک عورتیں، اطاعت شعار ہیں۔

a۔ اَلصَّالِحَاتُ مبتدأ ہے۔ 'ال' سے شروع ہوا ہے۔ آخری حرف تاء (ت) پر ایک پیش ہے۔ صَالِحَات" پر 'ال' لگا کر 'مُعَرَّف بِاللَّام'، کر لیا گیا۔ یعنی اسمِ معرفہ ہے۔

b۔ قَانِتَات" 'خبر' ہے ، آخری حرف تاء (ت) پر دو پیش ہیں۔ 'ال' سے خالی ہے۔ اِسْم نکِرہ ہے۔

c۔ مبتدأ چونکہ 'جمع مؤنّث سالم' ہے ، اس لئے 'خبر' بھی اسی مناسبت سے جمع 'مؤنّث سالم' ہی آئی ہے۔

4۔ اَلصَّبْرُ جَمِیْل" — صبر ایک خوبصورت بات ہے۔

5۔ أَلصُّلْحُ خَیْر" — مفاہمت ، بھلی ہے۔

6۔ اَلْمُؤمِنُونَ اِخْوَۃ" — اِیمان لانے والے ، بھائی بھائی ہیں۔

a۔ اَلْمُؤمِنُونَ ، جمع مُذکرّ سالم ہے۔ معرفہ ہے اور مبتدأ ہے۔

b۔ أَخ" (بھائی) کی جمع مُکسَّر إِخْوَۃ" ہے۔

إِخْوَۃ" نکِرَہ ہے اور خبر ہے۔

7۔ اَلْوَرَقُ نَاعِم" — پتّہ نرم و نازک ہے۔

8۔ اَلْأَنْهَارُ نَاضِرَۃ" — نہریں خوبصورت ہیں۔

9۔ اَلْحُجُرَاتُ مُضِیْئَۃ" — کمرے روشن ہیں۔

(مُضِیْئَۃ" جمع مکسر غیر عاقل کی خبر مؤنث ہے)

10۔ اَلْأُمَّهَاتُ شَفِیْقَات" — مائیں شفیق ہیں۔(عاقل)

11۔ اَلْحَدِیْقَتَانِ مُثْمِرَتَانِ — دو باغ پھل دینے والے ہیں۔

12۔ اَلْمُعَلِّمُوْنَ جَالِسُوْنَ — اساتذہ بیٹھے ہیں۔

13۔ اَلرُّسُلُ صَادِقُوْنَ — پیغمبر سچے ہیں۔

(یہاں اَلرُّسُلُ جمع مُکسَّر عاقل کی خبر ہے ،اور جمع مذکر سالم ہے)

جُمْلۂ اِسْمِیَّہ کی مشق

ا۔ عربی سے اُردو میں ترجمہ کیجئے۔ اعراب پر غور کیجئے۔

مُبْتَدَاء	خبر	ترجمہ
1۔ اَلْبَيْتُ	نَظِيفٌ	
2۔ اَلْمَلِكُ	عَادِلٌ	
3۔ اَلْمَسْجِدُ	وَاسِعٌ	
4۔ إِبْرَاهِيمُ	رَسُولٌ	
5۔ اَلْوَلَدُ	ذَكِيٌّ	
6۔ اَلْعَبْدَانِ	شَاكِرَانِ	
7۔ حَامِدٌ وَمَحْمُودٌ	فَارِغَانِ	
8۔ اَلْمَجْرُوحَانِ	سَالِمٌ وَسَلِيْمٌ	
9۔ سَالِمٌ وَسَلِيْمٌ	مَجْرُوحَانِ (زخمی)	
10۔ اَلرَّاكِبُونَ (سوار)	خَائِفُونَ	
11۔ اَلْأَطْفَالُ	صِغَارٌ	
12۔ فَاطِمَةُ	مَرِيْضَةٌ	
13۔ زَيْدٌ	صَدِيقٌ	
14۔ عَائِشَةُ	صَدِيْقَةٌ	

II۔ اردو سے عَرَبی میں ترجمہ کیجئے۔

عربی ترجمة	اُردُو
	1 ۔ دروازہ کھلا ہے۔
	2 ۔ دو دروازے کھلے ہیں۔
	3 ۔ دروازے کُھلے ہیں۔
	4 ۔ دین ، خیر خواہی ہے۔ (نَصِیْحَة")
	5 ۔ خیر خواہی ، دین ہے۔
	6 ۔ زید کمزور ہے۔
	7 ۔ تم کمزور ہو۔ (تُم = أنْتَ)
	8 ۔ میں زخمی ہوں۔ (مَیں = أنَا)
	9 ۔ ہم سب زخمی ہیں۔(ہم = نَحْنُ)
	10۔ دو عبادت گذار عائشہ اور فاطمہ ہیں۔
	11۔ عائشہ اور فاطمہ عبادت گذار ہیں۔
	12۔ محمود بیمار ہے۔
	13۔ لڑکیاں بیمار ہیں۔ (بَنَات")
	14۔ یہ لڑکے بیمار ہیں۔ (أطْفَال")

سبق نمبر 35

شِبْهُ جُمْلَةٍ

بعض اوقات معلومات، شِبْهُ جُمْلَة ، کی صورت میں ظاہر ہوتی ہیں۔

1. شِبْهُ جملہ بھی، جملۂ غیر مفیدہ ہی کی ایک قسم ہے۔ لیکن شبہ جملہ، پر جملۂ مفیدہ کا گمان (یعنی شبہ) ہوتا ہے۔

جیسے : اَلطَّائِرُ عَلَى الشَّجَرَةِ (پرندہ درخت پر ہے)

2۔ شبہ جملہ میں **خبر محذوف** ہوتی ہے۔ خبَر کے بغیر جملہ مکمل نہیں ہوتا۔ اوپر کی مثال میں **موجودۃ** یا **جَالِسة** خبر محذوف ہے اور عَلَى الشَّجَرَةِ **قائم مقام خبر** ہے۔ جار مجرور مل کر خبر کی نیابت کررہے ہیں، مکمل جملہ کچھ اس طرح ہوگا۔

عَلَى الشَّجَرَةِ	(مَوجُودَة)	اَلطَّائِرَةُ
حرفِ جار + اسم مجرور	(خبرِ محذوف)	مبتدأ
قائم مقام خبر		

3۔ شِبْهُ جملہ کی مختلف صورتیں یہ ہیں۔

1۔ مبتدأ کے بعد خبَر ، **جار مجرور کی شکل میں** ہوتی ہے یا

2۔ مبتدأ کے بعد خبَر ، **ظرفِ مضاف کی شکل** میں ہوتی ہے۔

3۔ نکرہ مبتدأ کو **مؤخر** کردیا جاتا ہے۔ جار مجرور یا ظرف مضاف ، خبَر

کی نیابت کرتے ہیں۔ اور مقدَّم ہو جاتے ہیں۔

4- جملۂ امریہ کے بعد خَبَر ، جار مجرور یا ظرفِ مضاف کی شکل میں ہوتی ہے۔

شِبْهُ جُمْلَة کی پہلی صورت

اَلطَّائِرُ عَلَى الشَّجَرَةِ (پرندہ ، درخت کے اُوپر ہے۔)

اس مثال میں اَلطَّائِرُ مُبْتَدَا ہے اور خَبَر (موجودٌ) محذوف ہے۔ عَلَى الشَّجَرَةِ، قائم مقام خَبَر ہے۔ 'عَلٰی' حَرْفِ جَرّ ہے اور حرفِ جَرّ کی وجہ سے اسم 'اَلشَّجَرَةِ' مجرور حالت میں ہے۔ دراصل یہ جملہ اس طرح ہے:

اَلطَّائِرُ مَوجُودٌ عَلَى الشَّجَرَةِ (پرندہ ، درخت کے اُوپر موجود ہے۔)

شِبْهُ جُمْلَة، کی مثالیں

مندرجہ ذیل مثالوں میں ، خبر محذوف ہے۔ اور خبر کی نیابت یعنی قائم مقامی جار مجرور کر رہے ہیں۔

1- اَلْحَيَاءُ مِنَ الإِيْمَانِ — حیاء ، ایمان کا حصہ ہے۔

2- اَلأَعْمَالُ بِالنِّيَاتِ — اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

3- اَلْمَطَرُ مِنَ السَّحَابِ — بارش ، بادلوں سے ہے۔

4- اَلنَّجَاةُ فِي الصِّدْقِ — نجات ، سچائی میں ہے۔

5- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ — تمام تعریفیں ، اللہ کے لئے ہیں۔

6۔	اَلْإِنْسَانُ فِي خُسْرٍ	انسان ، خسارے میں ہے۔
7۔	اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ	آزاد آدمی ، آزاد آدمی کے بدلے
8۔	وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ	غلام ، غلام کے (بدلے میں) ہے۔
9۔	اَلصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ	صدقات ، فقیروں کے لئے ہیں۔
10۔	اَلْعِزَّةُ لِلّٰهِ	عزت ، اللہ کے لئے ہے۔
11۔	اَلرَّجُلُ فِي الدَّارِ	آدمی ، مکان میں ہے۔
12۔	اَلرِّفْقُ مَعَ الصَّادِقِيْنَ	نرمی ، سچوں کے ساتھ ہے۔
13۔	اَلْمَرَضُ مُنْذُ شَهْرَيْنِ	بیماری ، دوماہ سے ہے۔
14۔	اَلْخَلِيْفَةُ فِي الْأَرْضِ	خلیفہ زمین پر ہے۔
15۔	اَلْمَوْجُ كَالْجِبَالِ	موج ، پہاڑ کی طرح ہے۔
16۔	اَلْخَيْرُ فِي الدِّيْنِ	دین میں خیریت ہے۔
17۔	اَلصَّدَقَةُ لِلسَّائِلِيْنَ	صدقہ ، سائلین کے لئے ہے۔
18۔	اَلْجِدَارُ لِغُلَامَيْنِ	دیوار ، دو لڑکوں کے لئے ہے۔

شِبْهُ جُمْلَة کی دوسری صورت

(مبتدِأ مؤخّر کے ساتھ)

مندرجہ ذیل جملے پر غور کیجئے۔

فِي قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ

1۔ پہلے حصّے میں ، اسم مرفوع نہیں ہے۔ لیکن دوسرے حصّے میں ، اسم مَرَضٌ

مرفوع ہے۔

2۔ مبتدأ کے بجائے 'جار مجرور فِي قُلُوْبِهِمْ' پر مبنی مجرور اسم استعمال ہوا ہے۔

3۔ یہاں مبتدأ کو مؤخر کردیا گیا ہے۔

مَرَض" نکرہ مبتدأ مؤخر ہے۔

4۔ جار مجرور فِي قُلُوْبِهِمْ ، یہاں خبر کے 'قائم مقام' (نائب) ہیں۔ جن کو مقدم کردیا گیا ہے۔

5۔ جار مجرور (فِي قُلُوْبِهِمْ) اور مبتدأ موخر (مَرَض") مل کر ، شبہ جملہ ہیں۔

قاعدہ

جب مبتدأ نکرہ ہو ، اور خَبَر جار مجرور یا ظرفِ مضاف پر مشتمل ہو تو ایسی صورتوں میں ، مبتدأ کو مؤخر کردیا جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

یہاں **مبتدأ نکرہ** ہے۔اور **مؤخر** کردیا گیا ہے۔ خَبَر محذوف ہے۔ جار مجرور ، خَبَر کی نیابت اور قائم مقامی کررہے ہیں۔ اور مبتدأ سے پہلے آگئے ہیں۔

1۔ فِي الْبَيْتِ **زَيْد"** گھر میں ، زید ہے۔

یہاں فِي الْبَيْتِ قائم مقام خبر ہے لیکن مقدّم کردی گئی ہے۔ زَيْد" مبتدأ ہے

2۔ مَعَ الْعُسْرِ **يُسْر"** تنگی کے ساتھ ، فراخی ہے۔

یہاں مَعَ الْعُسْرِ قائم مقام خبر ہے لیکن مقدّم کردی گئی ہے۔ يُسْر" مبتدأ نکرہ ہے

3۔ عَلَى الْفَرَسِ **صَيَّاد"** گھوڑے پر ، شکاری ہے۔

4۔ فِي الْقَفَسِ طَائِرٌ" — پنجرے میں ، پرندہ ہے۔

5۔ عَلَى الْمَائِدَةِ طَعَامٌ" — دسترخوان پر ، کھانا ہے۔

6۔ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رِجَالٌ" — اطاعت شعاروں میں، کچھ لوگ ہیں۔

7۔ عِنْدِي غُلَامٌ" — میرے پاس ، نوکر ہے۔

8۔ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ" — قِصاص میں ، زندگی ہے۔

9۔ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ" — اور ان میں تمہارے لیے جمال ہے۔

10۔ لِلّٰهِ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى — اللہ ہی کے لیے بہترین صفات ہیں۔

11۔ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ — مردوں کے لیے دو عورتوں کے برابر حصہ ہے۔

12۔ لِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ" — مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ حاصل ہے۔

شِبْهُ جُمْلَة کی تیسری صورت، خبر ظَرْفِ مضاف کی شکل میں

بعض اوقات ، شِبْهُ جُملة ، مبتدأ اور ظرف مُضَافِ مَنْصُوب کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ "خَبَر" محذوف ہوتی ہے۔ظرف، "خَبَر"کی نیابت کرتا ہے۔

اَلطَّائِرُ فَوْقَ الشَّجَرَةِ. (پرندہ ، درخت کے اُوپر ہے۔)

اس مثال میں حَرْفِ جَرّ (عَلَى) استعمال نہیں کیا گیا ہے بلکہ ظَرْف (فَوْقَ) استعمال کیا گیا ہے۔ظَرْف 'جگہ' یا 'زمانہ' بتانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ظَرْف اگر 'بِلاواسطہ' آئے تو ، 'مَنْصُوب' ہوتا ہے۔ یہ تو آپ جانتے ہیں کہ

ظَرْف مُضاف کی صورت میں آئے تو اُس کے بعد والا اسم 'مُضَاف اليه' ہوتا ہے۔اور مُضَاف اليه' ہمیشہ 'مجرور' ہوتا ہے۔

ظرف کے قواعد

1۔ ظَرْف، زمانی (مثلاً یَوْمَ) بھی ہو سکتا ہے اور مکانی (مثلاً فَوْقَ) بھی۔

2۔ ظَرْف، مَنْصُوب ہوتا ہے اگر وہ بلاواسطہ آئے۔

3۔ ظَرْف مَنْصُوب مُضَاف ہو تو اس کا مُضاف الیہ مجرور ہوتا ہے۔

4۔ مشہور ظَرْف یہ ہیں:

فَوْقَ (اوپر) ، تَحْتَ (نیچے) ، قُدَّامَ (آگے)

أمَامَ (سامنے) ، عِنْدَ (پاس) ، لَدَی (پاس)

مندرجہ بالا اُصولوں کی روشنی میں، ظَرْف کی شکل میں ، شِبْهُ جملةٍ کی مثالیں، ملاحظہ فرمایئے۔

a. اَلْأُسْتَاذُ **أمَامَ الْبَيْتِ** اُستاد، گھر کے سامنے (کھڑا) ہے۔

یہاں اَلْأُسْتَاذُ مبتدأ ہے۔ خَبَر (قائمٌ) محذوف ہے۔ أمَامَ ظرف ہے۔

جو مضاف مضاف الیہ کی شکل میں خَبَر کی نیابت کر رہا ہے۔

b. اَلرَّاحَةُ **بَعْدَ التَّعَبِ** تھکن (محنت) کے بعد راحت ہے۔

c. اَلْحَمَامَةُ فَوْقَ الشَّجَرَةِ کبوتری، درخت پر ہے۔

d. اَلرَّفِيْقُ **قَبْلَ الطَّرِيْقِ** ہم سفر راستے سے پہلے، (ضروری) ہے۔

e. اَلظِّلُّ تَحْتَ الْعَرْش سایہ تخت کے نیچے، ہے۔

f. اَلْعَفْوُ **بَعْدَ الْمَقْدِرَةِ** درگذر کرنا قدرت رکھتے ہوئے (بڑی بات) ہے۔

شِبْهُ جُمْلة کی چوتھی شکل

1- جملہ امریہ میں ، فعلِ امر کے بعد ، عموماً اسمِ منصوب آتا ہے۔

جیسے اَقِمِ الصلاۃَ (نماز قائم کر)

یہاں اَقِمِ فعلِ امر ہے اور الصلاۃَ مفعول بہ اسمِ منصوب خبر ہے۔

2- لیکن بعض اوقات جملۂ امریہ ، شِبْہُ جُمْلَۃٍ پر مشتمل ہوتا ہے۔

ایسی صورت میں

a- جملے کا پہلا لفظ فِعْلِ أمْر ہوتا ہے (یعنی حُکْم ہوتا ہے)۔

b- فعل امر کے بعد، خَبَر کے بجائے، جار مجرور کا استعمال ہوتا ہے۔ یا

c- فِعْلِ أمْر کے بعد ،خبَر کے بجائے ، مُضَافِ مَنْصُوب ظَرْف ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل چار جملوں پر غور کیجئے۔ پہلی دو(2) مثالیں جار مجرور کی ہیں اور دوسری دو(2) ظرف کی۔

1-	أحْسِنُوا بِالْوَالِدَيْنِ	والدین کے ساتھ احسان کرو۔
2-	اُدْخُلُوا بِسَلَامٍ	سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔
3-	کُوْنُوا مَعَ الصَّادِقِیْنَ	سچے لوگوں کے ساتھ رہنا۔
4-	وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ.	رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

سبق نمبر 36

فَاعِل اور مفعُول بِہٖ

1۔ ہر فاعِل اور ہر مفعول به اِسم ہوتا ہے۔

2۔ فَاعِل وہ اسم ہے، جس سے 'فِعْل' کا صدور ہو۔ یعنی وہ اِسْم ، جو کام کرتا ہے۔

3۔ مَفْعُول بِہٖ وہ اسم ہے' جس پر فِعْل ' واقع ہو۔ یعنی وہ اسم ،جس پر کام کا اثر پڑتا ہے۔

4۔ فَاعِل ، مَرفُوع اسم ہوتا ہے۔

5۔ مَفعُول بِہٖ ، مَنْصُوب اسم ہوتا ہے۔

6۔ فِعْل سے شروع ہونے والے جملے کو ، جملۂ فعلیہ کہتے ہیں۔

مثال : مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجئے۔

قَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ	داؤد نے، جالوت کو، قتل کیا

a- قَتَلَ فِعل ماضی ہے۔ قتل کیا۔

b- دَاوُدُ إسْمِ فاعِل ہے۔ اس لئے کہ اِس اِسم کے 'آخری حرف پر پیش ہے' پیش رفع کی علامت ہے۔ اور فَاعِل حسبِ اصول مَرفُوع ہے۔اس لئے

اس کا ترجمہ 'داؤد نے' سے کیا گیا ہے۔

c- جَالُوتَ مفعول بِهٖ ہے۔اِس لفظ کے 'آخری حرف پر زبر' ہے۔ زبر نصب کی علامت ہے۔اور مفعول بہ حسبِ قاعدہ مَنْصُوب ہے۔اس لئے اس کا ترجمہ 'جالوت کو' سے کیا گیا ہے۔

d- اگر، قَتَلَ جَالُوتُ دَاوُدَ ہوتا تو ہم اس کا ترجمہ یوں کرتے: 'جالوت نے، داؤد کا، قتل کیا۔

مشق: مندرجہ ذیل جملوں میں سے فاعل اور مَفْعُول بِهٖ کو پہچانیئے۔

1۔ كَسَرَ إِبْرَاهِيْمُ الْأَصْنَامَ.	ابراہیم نے 'بتوں کو' توڑ دیا۔
2۔ أَكَلَ الْفَارُ الطَّعَامَ.	چوہے نے کھانا کھا لیا۔
3۔ ضَرَبَ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ.	آدمی نے اپنے لڑکے کو مارا۔

(یہاں وَلَدَ مَنْصُوب ہے اور ہٗ مَجْرُور مُضَاف اِلَيه ہے۔)

4۔ نَصَرَ اللهُ عَبْداً.	اللہ نے ایک بندے کی، مدد کی۔
5۔ أَكَلَ الذِّئبُ الخَرُوفَ.	بھیڑیئے نے، دنبے کو کھا لیا۔
6۔ رَمَى الصَّيَّادُ الشَّبْكَةَ.	شکاری نے جال پھینکا۔
7۔ حَبَسَ الشُرْطِيُّ اللِّصَّ.	سپاہی نے چور کو قید کر لیا۔
8۔ قَطَفَ الغُلَامُ الزَّهْرَةَ.	لڑکے نے پھول توڑا۔

مشق: فِعْل ، فَاعِل اور مَفْعُول بِهٖ پر مبنی ، عربی میں دس جملے لکھیے اور اُن پر مناسب اعراب لگائیے۔

باب نمبر 7

سبق نمبر 37

چھ منصوبات

آپ پڑھ چکے ہیں کہ اسم جب مبتدأ یا خبَر ہو تو مرفوع ہوتا ہے۔ یعنی بنیادی مرفوعات دو ہیں۔ مجرورات بھی دو ہیں۔ حرفِ جرّ کے بعد کا اسم اور "مُضَاف الیه" اب ہم منصوب اسماء کا جائزہ لیں گے، منصوبات چھ ہیں۔

ضروری معلومات

جملۂ اسمیہ کے سلسلے میں، پہلے بتایا جاچکا ہے کہ جملۂ اسمیہ دو ضروری کلموں (لفظوں) پر مشتمل ہوتا ہے۔ 1- مبتدأ 2- خبر۔

مبتدأ اور خبر دونوں کا اِعراب، حالتِ رفع میں ہوتا ہے۔

مثلاً زَیْدٌ عَاقِلٌ (زید سمجھ دار ہے) پر غور کیجئے۔

(1) زَیْدٌ"مبتدأ ہے اور عَاقِلٌ" اُس کی خبر ہے۔

(2) زَیْدٌ" کی دال پر دو پیش ہیں اور یہ اسم، حالتِ رفع میں ہے۔ عَاقِلٌ" کی 'لام' پر بھی دو پیش ہیں اور یہ بھی حالتِ رفع میں ہے۔ مبتداء اور خبر سے جملہ مکمل ہوگیا ہے۔ ضروری معلومات حاصل ہوچکی ہیں۔

اِضافی معلومات

'مبتدأ 'اور 'خبر 'کے علاوہ ، جملے میں اِضافی اجزاء بھی پائے جاتے ہیں۔اِن اضافی اجزاء کی دو قسمیں ہیں۔

1- کبھی یہ اِضافی معلومات ' واسطے کے ذریعے ' آتی ہیں

مثلاً حَامِدٌ ذَاهِبٌ إلى المَدْرَسَةِ. حامد مدرسے کو جانے والا ہے۔

مندرجہ بالا جملے میں حَامِدٌ اور ذَاهِبٌ مبتداء اور خبر ہیں۔

إلیٰ حَرفِ جرّ ہے اور اَلْمَدْرَسَةِ حرفِ جرّ کے بعد اسمِ مجرور ہے۔ یہاں یہ اضافی معلومات' إلیٰ' کے واسطے سے جملے میں آئی ہیں۔

2- کبھی یہ اِضافی معلومات جملے میں 'بِلاواسطہ 'فراہم کی جاتی ہیں

مثلاً حَامِدٌ ذَاهِبٌ غَدًا (حامد کل جانے والا ہے۔)

اوپر کے جملے میں مبتدأ اور خبَر کے بعد ، لفظ غَدًا بلا کسی واسطے کے اِضافہ کیا گیا ہے اور اُس کے اوپر دو زبر ہیں ، یعنی یہ 'مَنْصُوب' ہے۔ یہاں یہ اِضافی معلومات ، حرفِ جر کے بغیر بلاواسطہ فراہم کی گئی ہیں۔ اس لئے اِسم غَدًا کا اِعراب 'مجرور نہیں' بلکہ 'مَنْصُوب' ہے۔

☆ جملے میں اس طرح کی بِلاواسطہ اِضافی معلومات ، اِسم کی مَنصُوبی حالت کی شکل میں فراہم کی جاتی ہیں۔ انہیں مَنصُوبَات کہتے ہیں۔

اسم کے منصوبات کی چھ (6) قسمیں ہیں۔

اسم کے اِعراب کا خلاصہ

1- ضروری اَجزائے جملہ ' مَرْفُوع ' ہوتے ہیں۔

2- بلا واسطہ (Direct) اِضافی اَجزائے جملہ ' مَنْصُوب ' ہوتے ہیں۔

3- بِالواسطہ (Indirect) اِضافی اَجزائے جملہ ' مَجْرُور ' ہوتے ہیں۔

سبق نمبر 38

منصوبات ایک نظر میں

نمبر	منصوب کی قسم	مثال	تعریف
1۔	مَفْعُول بِهٖ	اَلنَّجَّارُ صَانِعٌ كُرْسِيًا بڑھئی بنا تا ہے ایک کرسی	مفعول بہ یہ وہ منصوب ہے جس پر فعل واقع ہوتا ہے۔
2۔(A)	ظَرْفِ زمان یا مَفْعُول فِيهِ	اَلضَّيْفُ رَاجِعٌ غَداً مہمان واپس ہونے والا ہے کل	وہ بلاواسطہ اضافہ ہے جس میں 'زمانہ' پایا جاتا ہو۔
(B)	ظَرْفِ مَكَان یا مَفْعُول فِيهِ	اَلْكَلْبُ نَائِمٌ خَلفَ الْبَابِ کتا سویا ہوا ہے دروازے کے پیچھے	وہ بلاواسطہ اضافہ ہے جس میں 'جگہ' بتائی جاتی ہو۔
3۔	حَال	زُبَيْرُ قَائِمٌ سَاكِتاً زبیر خاموش کھڑا ہے۔	حال وہ بلاواسطہ اضافہ جس میں 'حالت' بتائی جاتی ہو۔
4۔	عِلّت یا مَفْعُول لَهٗ	سَلِيمٌ قَائِمٌ أَدَباً سلیم ادب کی وجہ سے کھڑا ہے	علّت وہ منصوب ہے جس میں عِلّت یعنی داخلی اسباب و وجوہات بتائے جاتے ہیں۔
5۔	تَمِيْز یا مُمَيِّز	اَلْبَلَدُ طَيِّبٌ نِظَاماً نظام کے لحاظ سے شہر اچھا ہے۔	تمیز وہ منصوب ہے، جو ابہام کو دور کرتا ہے۔
6۔	مَفْعُول مُطْلَق یا مَصْدَر	اَلْأَطْفَالُ سَاكِتُونَ سُكُوتاً بچے بالکل خاموش ہیں۔	یہ وہ منصوب ہے جس میں فِعْل ہی کے مادّے سے اُس کا مصدر استعمال کیا جاتا ہے تاکہ 'خبر کی تاکید' ہو جائے۔

سبق نمبر 39

The Object

پہلا منصوب - مَفْعُول بِه

مَفْعُول بِهٖ ، وہ منصوب اِسم ہے ، جس پر فعل واقع ہو۔ یعنی جس اسم پر ، فاعل کے کام کا اثر پڑے۔

مثال نمبر 1۔ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلاً۔ اللہ نے 'ابراہیمؑ 'کو دوست بنالیا۔
فعل فاعل مفعول بہ مفعول بہ

اوپر کے جملے پر غور کیجئے۔

a۔ چونکہ یہ جملہ ، فعل سے شروع ہوا ہے اس لئے جُمْلَۂ فِعْلِيّة ہے۔ وَاتَّخَذَ فِعل ہے۔

b۔ چونکہ اَللّٰهُ کے آخری حرف پر 'پیش' ہے۔اس لئے یہ مرفوع ہے اور اللہ بطور فاعِل استعمال ہوا ہے۔(یعنی اللہ نے)

c۔ إِبْرَاهِيْمَ کے آخری حرف پر زبر ہے اس لئے مَنْصُوب ہے اور پہلا مفعول بِهٖ ہے۔(یعنی ابراہیمؑ کو)

d۔ خَلِيْلاً پر دو زبر ہیں۔اس لئے یہ بھی مَنْصُوب ہے اور دوسرا مَفْعُول بِهٖ ہے۔

دو اہم باتوں کو یاد رکھیے

1- جملے میں کبھی کبھار ایک سے زیادہ 'مَفْعُول بِهٖ' بھی آتے ہیں۔
جیسا کہ اوپر کی مثال سے واضح ہے۔

2- اِسمِ ضمیر بھی ، بعض اوقات 'مَفْعُول بِهٖ' ہو سکتا ہے۔اور ایسا اسمِ ضمیر مَنْصُوب ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل جملے پر غور فرمائیے۔

مثال نمبر 2 : خَلَقَ اللّٰهُ الإِنْسَانَ وَ فَضَّلَهٗ – "اللہ نے انسان کو پیدا کیا اور اس کو فضیلت بخشی"

اس مثال میں ، الإنسانَ مفعول بہ ہے اور منصوب ہے۔ فَضَّلَ کا فاعل اللہ ہے۔ فَضَّلَ کے بعد آنے والا اسمِ ضمیر ہٗ انسان کی نیابت یعنی قائم مقامی کر رہا ہے۔ اس لیے یہ بھی منصوب ہے۔ اسم ضمیر کے بارے میں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے کہ یہ اسم ظاہر کی نیابت کرتا ہے۔ اسم ظاہر اگر منصوب ہو گا تو اسم ضمیر بھی منصوب ہو گا۔

مثال نمبر 3 : ﴿ فَجَعَلْنَا هُ هَبَآءً مَنْثُوراً ﴾ (الفرقان:23) چنانچہ ہم نے بنا دیا۔ اُسے ، غبار ، بکھرا ہوا۔

اوپر کے جملے کی ترکیب : حرفِ عطف + فعل ماضی + ضمیر متصل مرفوع + ضَمِیرِ منصوب + پہلا اِسمِ منصوب + إِسمِ مَنْصُوب کی صفت ۔

یہ ایک جملۂ فعلیہ ہے۔ کیونکہ فعل سے شروع ہوا ہے۔

a۔ فَ (فا) حرفِ عطف ہے۔

b۔ جَعَلْنَا ' فعل ماضی ہے۔ 'نَا ' ضمیرِ جمع ہے اور فاعلی حالت میں ہے۔ اس لئے مَرْفُوع ہے۔ یعنی ہم 'نے 'بنایا۔ (یہاں لفظ 'نے ' فَاعِلِی علامت ہے۔)

c۔ هُ ، ضَمِیر اور نَصْبِی حالت میں ہے اور پہلا مفعول بہٖ ہے۔

d۔ هَبَاءً ، غُبار منصوب ہے اور دوسرا مفعول بہ ہے۔

e۔ مَنْثُوراً ، هَبَاءً کی تابع صفت ہے اس لیے یہ بھی منصوب ہے۔

کبھی کبھی 'فعل' اور فاعل کو حذف کردیا جاتا ہے اور صرف 'مَفْعُول بہٖ' استعمال ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجئے۔ صرف منصوب اسماء ہیں فعل اور فاعل نہیں ہیں۔

مثال نمبر 4: أَهْلاً وَ سَهْلاً مَرْحَبًا یہ دراصل اس طرح ہے۔

(أَتَيْتَ) أَهْلاً وَ (وَطِئْتَ) سَهْلاً (صَادَفْتَ) مَرْحَباً

(آگئے آپ) اپنوں میں، آسانی سے (راستہ طے کیا) کشادہ مقام (پالیا) (تشریف رکھیے)

کبھی فاعل کو مؤخر کردیا جاتا ہے

جملہٗ فعلیہ میں ، پہلے فعل آتا ہے، پھر اس کے بعد فاعل اور پھر اس کے بعد مفعول بہٖ۔ لیکن بعض اوقات اس قاعدے کی خلاف ورزی بھی ہوتی ہے۔ فاعل کو مؤخر کردیا جاتا ہے۔ اور مفعول بہٖ پہلے لایا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجئے۔

مثال نمبر 5: ﴿وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ﴾ (البقرة:124)
" اور جب ، ابراہیم کو ، آزمایا ، اُن کے رب نے"

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ فَاعِل اور مَفْعُول کو کیسے پہچانیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اِعراب کے ذریعے اس کا تعین ہوسکتا ہے۔ اوپر کے جملے پر غور کیجئے۔

یہ بھی جملۂ فعلیہ ہے۔ یہاں عام قاعدہ کے خلاف 'فَاعِل' بعد میں آیا ہے اور 'مَفْعُول بِہٖ' پہلے آیا ہے۔

a۔ إِبْتَلٰى (آزمایا) ، فِعل ماضی ہے۔

b۔ إِبْرَاهِيمَ (ابراہیم کو) مَفْعُول بِہٖ ہے۔ ابراہیم کے میم پر زبر ہے اس لئے مَنْصُوب ہے۔ إِبْرَاهِيمَ لیکن پہلے آگیا ہے۔

c۔ رَبُّهُ، مرکبِ اضافی ہے۔ رَبُّ مضاف اور هُ مضاف إليه ہے۔

d۔ رَبُّهُ میں، رَبُّ پر پیش ہے، یہ مَرْفُوع ہے۔ اس لئے یہ فاعل ہے (اُس کے رب نے)

e۔ هُ، مضاف إليه ہے اور حسبِ قاعدہ مجرور ہے۔(اُس کے)

مَفْعُول بِهٖ کی کچھ اور قرآنی مثالیں

مندرجہ ذیل مثالوں میں مَفْعُول بِهٖ کی 'مَنْصُوبی حالت' کو نوٹ کیجئے۔

1. ﴿ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيْفَةً ﴾ (البقرة 30)

"میں زمین میں بنانے والا ہوں، 'ایک جانشین' "

2. ﴿ عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ ﴾ (البقرة 31)

" اس نے، آدم کو، 'نام' سکھائے "

(اس مثال میں آدَمَ اور الْأَسْمَاءَ دو مَفْعُول بِهٖ ہیں۔)

3. ﴿ وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ ﴾ (البقرة 50)

" اور یاد کرو! وہ وقت، جب ہم نے تمہارے لئے پھاڑ دیا 'سمندر کو' (یعنی راستہ بنایا)"

4. ﴿ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ ﴾ (البقرة 50) "اور ہم نے غرق کیا۔ آلِ فِرْعَون کو"

5. ﴿ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ ﴾ (البقرة 51) " تم نے بنالیا (معبود)، 'بچھڑے کو' "

6. ﴿ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَالْفُرْقَانَ ﴾ (البقرة 53)

" ہم نے عطا کی، موسیٰ کو، کتاب اور فرقان "

(اس مثال میں بھی ایک سے زیادہ مَفْعُول بِهٖ ہیں فرقان، کتاب کا تابع ہے۔)

7. ﴿ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ ﴾ (البقرة 54) " تم نے ظلم کیا ' اپنے آپ پر' "

8. فَأَخَذَ تْكُمُ الصَّاعِقَةُ (البقرة 55) " پھر ایک کڑک نے ' تمہیں ' آلیا۔"

a- اس مثال میں ضمیر کُمْ مَفْعُول بِہٖ ہے اور حالتِ نصب میں ہے۔

b- اَلصَّاعِقَةُ کے آخری حرف پر پیش ہے ، اس لئے مَرْفُوع ہے اور بطور فَاعِل استعمال ہوا ہے۔

9. ﴿ أَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ ﴾ (البقرة :63)

" ہم نے لیا، تمہارا عہد یعنی ہم نے تم سے عہد لیا"

فِعْلِ لازم اور فِعْلِ مُتَعَدِّی

فِعل (Verb) کی دو قسمیں ہیں۔ لازم اور مُتَعَدِّی ، تفصیل فِعْل کے باب میں (سبق نمبر 88) آئے گی ، یہاں مختصراً تعارف مقصود ہے۔

فِعْل لازم

فعل لازم ، وہ فِعْل ہے ، جو صرف فَاعِل چاہتا ہے۔ اور مَفْعُول بِہٖ کا حاجت مند نہیں ہوتا۔ یعنی جس فعل کا مفعول نہ ہو اور صرف فاعل سے بات پوری ہو جائے اور جملہ مکمل ہو جائے۔

جیسے قَامَ (وہ کھڑا ہوا) ، جَلَسَ (وہ بیٹھ گیا) ،

﴿ جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ﴾ (بنی اسرائیل : 81)

" حق آ گیا اور باطل مٹ گیا"

The Transitive Verb فِعلِ مُتَعَدّی

فعلِ متعدِّی ، وہ فِعْل ہے ، جو اپنے ' فَاعِل ' کے ساتھ ساتھ ، مَفْعُول بہٖ کا بھی حاجت مند ہو۔ جیسے ذَبَحَ (اُس نے ذبح کیا) ، سَمِعَ (اُس نے سُنا)

فِعْل لازم اور فِعْلِ مُتَعَدّی کے بارے میں آپ جان چکے ہیں۔ اب مَفْعُول بہٖ ، کے حوالے سے اِعادہ کیا جارہا ہے۔ تاکہ قاعدے ، اچھی طرح ذہن نشین ہو جائیں۔

1۔ فِعل لازم کو ، مَفْعُول بہٖ کی ضرورت نہیں ہوتی۔

مثلاً فَاضَ النَّهْرُ نہر جاری ہو گئی۔ (یہاں فَاضَ فِعْلِ لازم ہے)۔

2۔ فِعْلِ مُتَعَدّی کو ، کم از کم ایک (1) مَفْعُول بہٖ کی ضرورت ہوتی ہے۔

جیسے إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ (النساء : 105)

3۔ بعض اَفْعَالِ مُتَعَدّی کو ، دو (2) عدد مَفْعُول بہٖ کی ضرورت ہوتی ہے۔

جیسے اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا (النبا : 6)

ایک سے زیادہ مفعول کے حاجت مند افعال میں یا تو شک پایا جاتا ہے یا یقین۔ یا پھر یہ وہ افعال ہوتے ہیں جو ایک حالت سے دوسری حالت میں لے جاتے ہیں۔

-a وہ افعال ، جن میں ' شک ' پایا جاتا ہے۔ جیسے

ظَنَّ (خیال کیا) ، حَسِبَ (گمان کیا) ، زَعَمَ (خیال کیا)

وغیرہ اور متعدی افعال قلوب جیسے عَلِمَ ، ظَنَّ ، خَالَ

ظَنَنْتُ ، الجوَّ مُعْتَدِلاً۔ (میں آب و ہوا کو معتدل گمان کر بیٹھا۔)

-b وہ افعال ، جن میں ' یقین ' پایا جاتا ہے۔

جیسے رَأَی (دیکھا) ، عَلِمَ (جانا) ، وَجَدَ (پایا)

رَأَیْتُ ، الصُّلْحَ خَیْراً. (میں نے دیکھا صلح کو کہ بہت اچھی ہے۔)

c- وہ افعال ، جو ایک حالت سے دوسری حالت میں لے جاتے ہیں۔ مثلاً

تَرَكَ (چھوڑا) ، جَعَلَ (بنایا) ، وَهَبَ (عطا کیا)

جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجاً. (اللہ نے) بنایا سورج کو ، ایک چراغ۔

4۔ بعض اَفْعَالِ مُتَعَدِّی کو تین تین مَفْعُول بِہٖ کی ضرورت ہوتی ہے۔

مثلاً اَرٰی (دکھلایا) ، اَعْلَمَ (سکھلایا) ، عَلَّمَ ، أَنْبَأَ (خبر پہنچائی) ،

نَبَّأَ (خبر پہنچائی)، أَخْبَرَ ، خَبَّرَ (خبر پہنچائی) ، حَدَّثَ (بیان کیا) ، اَعْطٰی.

مثلاً اَخْبَرْتُ الْمُسَافِرِیْنَ الْقِطَارَ مُتَأَخِّراً.

"میں نے خبر پہنچائی ، مسافرین کو ، ٹرین کے بارے میں ، کہ وہ لیٹ ہے"۔

مفعول بہٖ کے قواعد

1۔ اسمِ فَاعِل ، مَرْفُوع ہوتا ہے۔

2۔ اسمِ مَفْعُول بِہٖ ، مَنْصُوب ہوتا ہے۔

3۔ بعض افعال متعدی ، دو دو ، تین تین مَنْصُوب اسم چاہتے ہیں۔

4۔ مَفْعُول بِہٖ جملے میں 'بلاواسطہ' آتا ہے۔

5۔ إسْم ظاہر بھی 'مَفْعُول بِہٖ' ہو سکتا ہے۔

6۔ إسْمِ ضَمِیر بھی ، 'مَفْعُول بِہٖ' ہو سکتا ہے۔

ایسی صورت میں ضَمِیر کی حالت بھی ، مَنْصُوب ہی ہوتی ہے۔

سبق نمبر 40

The Adverb of Time & Place

دوسرا منصوب ظَرْف یا مَفْعُول فِیْہِ

ظَرف کی دوقسمیں ہیں۔ A. ظَرْفِ زَمَان ، B. ظَرْفِ مَکَان.

A. ظَرفِ زَمَان

ظرفِ زمان وہ منصوب اسم ہے جو خبر واقع ہونے کا 'زمانہ' بتائے۔ یہ جملے میں بغیر کسی واسطے کے شامل ہوتا ہے۔ ذیل میں ظرفِ زمان کی کچھ مثالیں دی جارہی ہیں۔ ان میں وقت 'گھڑی یا زمانہ پایا جاتا ہے۔ انہیں یاد کرلیجیے۔

مَسَاءً (شام کو)	لَیْلاً (رات کو)	یَوْماً (ایک دن)	اَلْیَوْمَ (آج)
غَداً (کل)	یَوْمَیْن (دودن)	شِتَاءً (سردیوں میں)	بُکْرَۃً (صبح سویرے)
أَصِیْلاً (شام)	صَبَاحاً (صبح)	نَهَاراً (دن)	سَاعَةً (گھنٹہ)
دَهْراً (زمانہ)	ثَانِیَةً (سیکنڈ)	دَقِیْقَةً (منٹ)	أُسْبُوعاً (ہفتہ)

مثال : زُبَیْرٌ مُسَافِرٌ غَداً زبیر 'کل' سفر کرنے والا ہے۔ اوپر کی مثال میں

a. زُبَیْرٌ مبتدأ ہے، مَرْفُوع ہے اور معرفہ ہے۔

b۔ مُسَافِرٌ خبر ہے، حسبِ اصول مَرْفُوع ہے اور نکرہ ہے۔

c۔ غَداً ظرفِ زمان ہے اور چونکہ جملے کے ضروری اَجزاء (مبتدأ اور خبر) کے بعد

'بلاواسطہ' استعمال ہوا ہے۔ اس لئے مَنْصُوب ہے۔

مشق : اوپر دیئے گئے (16) سولہ ظُروفِ زمان کو استعمال کرتے ہوئے ، 16جملۂ ھائے اسمیہ بنایئے۔

B. ظَرْفِ مَکَان

ظَرْفِ مَکَان وہ منصوبِ اسم ہے جو خبر واقع ہونے کی 'جگہ' بتائے۔ یہ بھی جملے میں 'بغیر کسی واسطے کے' شامل ہوتا ہے۔ ذیل میں ظرفِ مکان کی کچھ مثالیں دی جارہی ہیں۔ ان مثالوں پر غور کیجئے۔ اور انہیں یاد کرلیجئے۔

فَوْقَ (اوپر)	تَحْتَ (نیچے)	أَمَامَ (سامنے)	قُدَّامَ (آگے)
خَلْفَ (پیچھے)	وَرَاءَ (پیچھے)	قَبْلَ (پہلے)	بَعْدَ (بعد)
تِلْقَاءَ (طرف)	تُجَاهَ (مقابل)	مَعَ (ساتھ)	عِنْدَ (پاس)

مثال : سَعِيْدٌ قَائِمٌ أَمَامَ الْمُعَلِّمِ

سعید استاد کے سامنے کھڑا ہے

اس مثال میں

a۔ سَعِيْدٌ مُبْتَدَأ ہے اور حسبِ قاعدہ مَرفُوع ہے۔

b۔ قَائِمٌ خبر ہے اور حسبِ قاعدہ مَرفُوع ہے۔

c۔ أَمَامَ الْمُعَلِّمِ مرکبِ اضافی ہے۔

1- أَمَامَ ظرفِ مکاں کی شکل میں مُضاف ہے اور چونکہ بلاواسطہ جملۂ اسمیہ سے جُڑ گیا ہے اس لئے مَنْصُوب ہے۔ اور حسبِ قاعدہ خَفِيف ہے۔

2- 'اَلْمُعَلِّمِ' مُضَاف اِلیہ ہے اس لئے حسبِ اصول مجرور ہے۔ اور 'اَل' کی

وجہ سے خَفِیفٌ بھی ہے۔

مشق : اوپر دیئے گئے (12) ظَرْفِ مکان کو استعمال کرتے ہوئے 12 جملہ ھائے اسمیہ بنایئے۔

ظَرْف کی مثالیں قرآن سے

مثال1 : ﴿ وَ فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْم ﴾ (یوسف :76)

" ہر صاحبِ علم سے بالاتر، ایک علم والا ہے۔"

(یہاں فَوْقَ، منصوب ظرفِ مکان ہے۔)

مثال2 : ﴿ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ﴾ (الاعراف :31)

"ہر عبادت کے موقع پر، زینت سے آراستہ رہو۔"

(یہاں عِنْدَ منصوب ظرفِ مکان ہے۔)

مثال3 : ﴿ وَ أَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ﴾ (جن :9)

" اور یہ کہ ہم پہلے سن گن کے لئے 'بیٹھنے کی جگہ' بیٹھا کرتے تھے۔"

(یہاں مَقَاعِدَ منصوب ظرفِ مکان ہے)

مثال4 : ﴿ وَ جَاءُوْا أَبَاهُمْ عِشَآءً يَبْكُوْنَ ﴾ (یوسف :16)

" شام کو ، وہ روتے پیٹتے اپنے والد کے پاس آئے"

(یہاں عِشَاءً منصوب ظرفِ زمان ہے۔)

بعض اوقات ظَرْف مَرفُوع ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجئے۔

مثال5 : ﴿ هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴾ (الصافات:20) "یہ جزاوسزا کا دن ہے۔"

هٰذا مبتدأ ، يَوْمُ مضاف بھی ہے اور ظرف بھی۔ الدين مضاف الیہ ہے۔

یہاں يَوْمُ الدِّيْنِ میں 'يَوْمُ' پر پیش ہے اور یہ 'مَرْفُوع' ہے۔ اس لئے کہ 'هٰذَا' اسمِ اشارہ کی شکل میں 'مبتدأ' ہے اور 'يَوْمُ الْدِّيْنِ' مرکبِ اضافی کی شکل میں اس کی 'خبرُ' ہے۔ يَوْمُ مُضَاف ہے اور ظرف بھی ہے اور مرفُوع ہے اور الدِّيْنِ مضاف الیہ کی حیثیت سے مجرور ہے۔

جب کہ ظرفِ زمان یا ظرفِ مکان کے منصوب ہونے کے لئے شرط یہی ہے کہ وہ مبتداء اور خبر کے بعد 'بلاواسطہ' آئے۔

بعض اوقات ظرف مجرور بھی ہوتا ہے

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجئے۔

مثال6 : ﴿ وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلىٰ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴾ (الحجر:35)

"اور اب روزِ جزا تک تجھ پر لعنت ہے۔"

اس مثال میں يَوْمُ الدِينِ سے پہلے چونکہ حرفِ جرّ 'إِلىٰ' بطورِ واسطہ استعمال ہوا ہے۔ اس لئے یہاں ظرفِ زمان 'يَوْمِ' مجرور ہے جب کہ ظرفِ زمان کے منصوب ہونے کے لئے بِلاواسطہ آنا ضروری ہے۔

مثال 7 : ﴿ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ ﴾ (ابراهيم: 17)

" اس پر ہر طرف سے موت چھائی رہے گی۔"

اس آخری مثال میں 'مِنْ' حرفِ جر ہے۔ 'کُلّ' مضاف ہے اور 'مکان' مضافِ الیہ کی شکل میں ظرفِ مکان ہے۔ مُضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ اس لئے یہ ظرفِ مکان بھی حسبِ قاعدہ مجرور ہے۔

اسم ظرف کے اِعراب

1- اگر ظرف ، بطور 'مبتدأ' یا 'خَبَر' اِستعمال ہوگا تو ، حسبِ دستور مرفُوع ہوگا۔

2- اگر ظرف ، کسی حرفِ جر کے ذریعے سے ، 'با لواسطہ' (Indirect) استعمال ہوتو مجرور ہوگا۔

3- ظرف 'صرف اُسی صورت' میں مَنْصُوب ہوگا ، جب وہ کسی جملے میں 'بلا واسطہ' (Direct) استعمال ہو۔

سبق نمبر 41

تیسرا منصوب حال

'حال' وہ منصوب 'اسمِ نکِرَہ' ہے، جو اپنے سے پہلے آنے والے اسم (فاعل یا مفعول) کی (خبر واقع ہونے کی) کیفِیَّت یا حالت ظاہر کرے۔

حال کی دو قسمیں ہیں۔ 1- حال مُفرد 2- حال مرکب

1- حال مُفرد

حال مفرد، اسمِ نکرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل الفاظ پر غور کیجیے۔ یہ کسی نہ کسی حالت کو ظاہر کرتے ہیں۔

فَارِغاً (بے کار)	أَسِفاً (رنج کی حالت میں)
غَضْبَانَ (غصّے کی حالت میں)	صَبِيًّا (بچپن کی حالت میں)
ضَعِيفاً (کمزوری کی حالت میں)	قِيَاماً وَ قُعُوداً (کھڑے کھڑے بیٹھے بیٹھے)

مُفرد مَنْصُوب حال کی مثال:

درج ذیل مثال میں دُو مُفْرَد (لفظ) اِسم، مَنْصُوبی حالت میں آئے ہیں۔

1۔ ﴿ رَجَعَ مُوْسٰى اِلٰى قَوْمِهٖ **غَضْبَانَ** **أَسِفاً** ﴾ (اعراف: 150)

ترکیب: فعل + فاعل + حرفِ جرّ + مجرور + حال نمبر ۱ + حال نمبر ۲

"حضرت موسیٰؑ (ذوالحال) اپنی قوم کی طرف سخت غصے اور حالتِ رنج میں پلٹے۔"

اوپر کی مثال پر غور کیجئے۔

a- رَجَعَ ، فِعْل ماضی ہے اور چونکہ جملہ فِعل سے شروع ہوا ہے۔
اس لئے یہ جملۂ فِعْلِیہ ہے۔

b- مُوسٰی ، فَاعِل ہے۔ یعنی ذوالحال ہے۔

c- إِلیٰ ، حرفِ جرّ ہے۔

d- قَوْمِهٖ ، حرفِ جرّ کے بعد کا مجرور اسم ہے۔ اور مضاف ، مضاف الیہ کی شکل میں ہے۔

e- ہٖ ، مجرور ضمیر ہے۔

f- غَضْبَانَ ، بِلاواسطہ اضافہ ہے، نُون پر زَبر ہے، اس لئے مَنْصُوب ہے۔
یہ مَنْصُوبِ حال کی مثال ہے۔ (یعنی غَضَبَ کی حالت میں)۔

g- أَسِفًا ، بھی بِلاواسطہ اِضافہ ہے۔ فَاء (ف) پر دو زبر ہیں۔ اس لئے یہ بھی
مَنْصُوب ہے۔ یہ اس جملے میں دوسرے مَنْصُوبِ حال کی مثال ہے۔
(یعنی رَنْج کی حالت میں)۔

h- اس مثال میں موسیٰؑ ، فاعل یعنی ذوالحال ہیں۔ دونوں حال (یعنی غضبانَ اور
اسِفاً) ، ذوالحال (موسیٰ) کے ساتھ مل کر ، فاعل بن گئے ہیں۔

حال مُرَکَّب یا جملۂ حالیہ

بعض اوقات پورا جملہ ، حالت اور کیفیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اِسے حال مرکب یا
جملۂ حالیہ کہتے ہیں۔ جملۂ حالیہ اسمیہ بھی ہو سکتا ہے اور فعلیہ بھی۔
وَاؤ حالیہ :دوجملوں کے درمیان ، کبھی وَاؤ (وَ) حرفِ ربط ہوتا ہے۔
اس کو "رابط" کہتے ہیں اور 'وَاؤ حالیہ' بھی کہتے ہیں۔

جملۂ حالیہ کی مثالیں

1۔ ﴿ لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ ﴾ (یوسف :14)

اگر بھیڑیے نے اس کو کھالیا 'جب کہ' ہم ایک جتھا ہیں۔

a- اوپر کی مثال میں نَحْنُ عُصبَةٌ ، جملۂ اسمیہ (مبتداء خبر) ہے۔ لیکن 'جملۂ حالیہ' بن کر آیا ہے اور حالت ظاہر کر رہا ہے۔

b- واؤ (و) دو جملوں کے درمیان "رَابط" یعنی 'واؤ حالیہ' ہے۔

2۔ ﴿ قَالَتْ: يَا وَيْلَتٰى أَأَلِدُ وَ أَنَا عَجُوزٌ ﴾ (ھود :72)

"زوجۂ ابراھیمؑ بولیں! ہائے میری کمبختی! کیا میں جنوں گی؟ 'اس حالت میں کہ' میں ایک بوڑھی عورت ہوں۔"

3۔ ﴿ دَخَلَ جَنَّتَهُ وَ هُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ﴾ (کہف :35)

"وہ اپنے باغ (جنّت) میں داخل ہوا۔ 'اس حالت میں کہ' وہ اپنے نفس پر ظلم کر رہا تھا۔" اوپر کی تینوں مثالوں میں وَ کے بعد پورا جُملہ ، جُملۂ حالیہ ہے۔

4۔ ﴿ وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُوْنَ ﴾ (یوسف :16)

"وہ اپنے والد کے پاس ، شام کو ، روتے پیٹتے ، آئے۔"

اس مثال پر غور کیجیے۔

a- جَاءُوا ، فِعلِ ماضی ہے (وہ آئے)۔

b- أَبَاهُمْ ، اِسمِ مَنْصُوب ہے ، اس کی رفعی حالت أَبُو ، تھی جو ، أَبَا میں بدل گئی

ہے۔ یہ هُمْ کی ضمیر کے ساتھ مرکبِ اضافی بن کر استعمال ہوا ہے۔ هُمْ مضاف الیہ ہے اور حسبِ دستور مجرور ہے۔

-c عِشَاءً ، بلاواسطہ اضافہ ہے۔ اِسمِ مَنْصُوب ہے اور ظَرفِ زَمَان ہے۔

-d يَبْكُونَ ، جملۂ فِعْلِيه ہے لیکن اُن کی حالت بیان کر رہا ہے۔

اس لئے جُملۂ حاليه بھی ہے۔ یعنی یہ جُملۂ فِعْلِية حاليه کی ایک مثال ہے۔

(اس حال میں کہ وہ سب بھائی رو رہے تھے۔)

-e یہ جملہ وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ دراصل اس طرح ہے۔

وَجَاءُوا اِلَىٰ أَبِيهِمْ عِشَاءً يَبْكُونَ

یہاں أَبَاهُمْ سے پہلے ، خَافِضْ یعنی حرفِ جار محذوف ہے۔ حرفِ جار کے حذف کی وجہ سے اسم منصوب ہو گیا ہے۔

علم نحو کی اصطلاح میں ، اسے منصوب بِنَزْعِ اَلْخَافِضْ کہتے ہیں۔

5۔ ﴿ إِهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ﴾ (بقرة:36)
”اتر جاؤ (تمہاری حالت یہ ہے کہ تُم) ایک دوسرے کے دشمن ہو۔“

اس مثال پر غور کیجئے۔ یہاں اِن کی حالت بیان کی گئی ہے۔

-a اِهْبِطُوا (تم سب اتر جاؤ)، فعل امر ہے۔

-b بَعْضُكُمْ مبتدأ ہے ، مرکبِ اضافی کی شکل میں۔

-c عَدُوٌّ ، خبر ہے۔

d- لِبَعْضٍ ، حرفِ جرّ اور مجرور اسم پر مشتمل ہے۔

e- | بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ | ، جملۂ اسمیہ حالیہ ہے۔ جو حالت بیان کر رہا ہے۔

f- اس مثال میں رابط یعنی واؤ حالیہ نہیں ہے۔

منصوب حال کی مزید قرآنی مثالیں

1۔ ﴿ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا | لَاعِبِيْنَ | ﴾ (الانبیا:16)

ہم نے زمین آسمان کو اور جو کچھ ان میں ہے کو 'کچھ کھیل کے طور پر' نہیں بنایا۔

لَاعِبُوْنَ سے اس جملے میں لَاعِبِيْنَ بلاواسطہ اضافہ یعنی 'مَنْصُوبِ حال' ہے۔

اس کی رفعی حالت لَاعِبُوْنَ ہے اور یہ اسمِ جمع ہے۔

2۔ ﴿ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيْهِ | مَيْتًا | ﴾ (الحجرات:12)

"کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے اس حال میں کہ وہ مر چکا ہو۔" اِس مثال میں مَيْتاً ، مَنْصُوبِ حال ہے۔

3۔ ﴿ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ | صَبِيًّا | ﴾ (مریم:12)

"ہم نے اسے بچپن کی حالت ہی میں حکمت و دانائی سے نوازا۔"

اس مثال میں صَبِيًّا حالتِ نصب میں ہے۔

4۔ ﴿ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ | ضَعِيْفاً | ﴾ (النساء:28)

"انسان کو 'کمزوری کی حالت میں' پیدا کیا گیا۔"

ضَعِيْفاً اسم مَنْصُوب ہے۔ بلاواسطہ استعمال ہوا ہے۔

5۔ ﴿ أدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا ﴾ (بقرۃ: 58)

(بستی کے) دروازے میں داخل ہونا۔ 'اس حالت میں کہ تم سجدہ ریز ہو۔

یہاں سُجَّداً ، اِسمِ مَنْصُوبِ حال ہے اور یہ سَاجِد کی جمع مُکَسَّر ہے۔ اس کی رفعی حالت سُجَّد" ہے۔

خلاصہ مَنْصُوب حال

حالِ مُفْرد

1- حالِ مُفْرد ، وہ مَنْصُوب اسم ہے ، جو جملے کے اختتام پر ، بلاواسطہ آکر ، اضافی معلومات فراہم کرتا ہے۔
2- حال 'نکرہ' ہوتا ہے۔ جو ما قبل اسم کی 'حالت' اور 'کیفیت' بیان کرتا ہے۔
3- حال منصوب ہوتا ہے۔جب وہ مفرد ہو۔ یعنی اکیلا لفظ ہو۔ یا مرکب اضافی ہو۔

حالِ مُرَکَّب

بعض اوقات مفرد اِسْم کے ب جائے ، پورا جُملۂ اِسْمِیہ یا جُملۂ فعلیہ بھی 'حالت کو' بیان کرتا ہے۔ یہ پورا جملہ بھی مَحلاً ، منصوب سمجھا جاتا ہے۔ یہاں خلاصے میں دونوں مثالیں ملاحظہ کیجئے۔

جملۂ فعلیہ حالیہ کی مثال

4- بعض اوقات جملۂ فعلیہ ، حال کی صورت میں واقع ہوتا ہے۔

﴿ وَجَآءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴾ (الحجر: 67)

" شہر کے لوگ (لوط کے گھر) چڑھ آئے خوشی کے مارے بے تاب ہو کر۔"

یہاں یَسْتَبْشِرُوْنَ ، فِعْل مُضَارِع جمع ہے۔ یہ اسم نہیں ہے۔

(بلکہ فِعْل ہے۔ اِسم ہوتا تو مَنْصُوب ہوتا)۔

لیکن یہ فِعْل اُن کی حالت بیان کر رہا ہے۔ اس لئے یہ 'جملئہ فعلیہ حالیہ' ہے۔

جملۂ اسمیہ حالیہ کی مثال

5- بعض اوقات جملۂ اسمیہ ، حال کی صورت میں واقع ہوتا ہے۔

﴿ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ هُمْ أُلُوفٌ ﴾ (البقرۃ: 243)

" وہ اپنے اپنے گھروں سے نکلے۔ اس حالت میں کہ ان کی تعداد ہزاروں میں تھی۔"

اوپر کی مثال میں

a- وَ رابط یعنی واؤ حالیہ ہے۔

b- هُمْ أُلُوفٌ" ، 'جملۂ اسمیہ حالیہ' ہے،

جو پہلے جملے کی حالت بیان کر رہا ہے۔

سبق نمبر 42

چوتھا مَنْصُوب — عِلّت — یا مَفْعُول لَهُ یا مفعُول لأَجْلِهٖ

عِلّت ، وہ اِسمِ مَنْصُوب ہے ، جو کسی 'فعل کے ہونے کا **سبب** اور **غَرَض** بیان کرنے کے لئے استعمال کیا جائے۔

اس کو **مَفْعُول لَهُ** اور **مفعول لأَجْلِهٖ** بھی کہتے ہیں۔ یہ اسم داخلی اسباب و وجوہات کی وضاحت کرتا ہے۔ اور جملے میں بِلا واسطہ شامل ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

1۔ ضَرَبْتُ وَلَدِي **تَأدِيْباً** "میں نے اپنے لڑکے کو 'تادیب کے لئے' مارا۔"

سوال یہ ہے کہ 'کیوں' مارا ؟ اس لئے کہ ادب سکھایا جائے۔

تأدِیْباً ، مَنْصُوب ہے اور عِلّت بیان کر رہا ہے۔

2۔ سَافَرْتُ **رَغْبَةً** فِي العِلْمِ. "مَیں نے حصولِ علم کے شوق میں سفر کیا۔"

یہاں سوال یہ ہے کہ کیوں سفر کیا ؟ اس لئے کہ مجھے علم کا شوق تھا۔

رَغْبَةً مَنْصوب ہے اور عِلّت بیان کر رہا ہے۔

3۔ زَيْنَبُ سَاكِتَةٌ **حَيَاءً**. "زینب شرم وحیاء 'کی وجہ سے' خاموش ہے۔"

یہاں حَیَاءً ، خاموشی کی وجہ بتا رہا ہے۔ اور اِسمِ مَنْصُوب ہے۔

4۔ ﴿ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ **خَشْيَةَ** إِمْلَاقٍ ﴾ (الاسراء : 31)

اَوْلَادَ (مَفْعُول به) خَشْيَةَ (علت بلاواسطہ)

اپنی اولاد کو ' اِفلاس کے اندیشے ' سے قتل نہ کرو۔

یہاں ' خَشْيَةَ ' مَنْصُوب اِسم علّت ہے اور مرکبِ اضافی کی شکل میں ہے۔

5۔ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ. (الانعام :151)

" اپنی اولاد کو ، قتل نہ کرو ، مفلسی کے ڈر سے "

یہ جملہ اوپر کی مثال سے کچھ مختلف ہے۔ دونوں جملوں کے اختلاف پر غور کیجئے۔

a- یہاں حرفِ جَر ، مِنْ استعمال ہوا ہے۔

b- خَشْيَةَ محذوف ہو گیا ہے۔ قرینے سے خود سمجھ سکتے ہیں۔

c- إِمْلَاقٍ حرفِ جر کی وجہ سے مجرور اسم ہے۔

6۔ ﴿يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ﴾ (البقرة:19)

"موت کے خوف سے ' بجلی کے کڑاکے سن کر، اپنے کانوں میں ، اپنی انگلیاں ٹھونس لیتے ہیں۔"

حَذَرَ الْمَوْتِ ، مرکبِ اضافی کی شکل میں مَنْصُوب بَر بِنائے علّت ہے۔

7۔ ﴿ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ. ﴾ (البقرة :265)

" اللہ کی رضا کے حصول کے لئے' وہ اپنے اموال خرچ کرتے ہیں۔"

اس جملے پر غور کیجئے۔

a- يُنْفِقُونَ ، فِعل ہے اور یہ جملۂ فعلیہ ہے۔

b- أَمْوَالَهُمْ ، مرکبِ اضافی ہے۔

c- أَمْوَالَ ، مَنْصُوب اِسم ہے اور مضاف کی شکل میں مَفْعُول بِهٖ ہے۔

d- هُمْ ، مضاف الیہ ضمیر ہے اور مجرور ہے۔

e- إِبْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللهِ مرکبِ اضافی ہے۔

f- إِبْتِغَآءَ ، مَنْصُوب بَر بنائے علّت ہے اور مضاف ہے اور وجہِ انفاق بیان کررہا ہے۔

g- مَرْضَاتِ ، إِبْتِغَآء" کا مجرور مضاف الیہ ہے اور اللہ کا مضاف ہے۔

h- اللهِ ، مضاف الیہ کی شکل میں آیا ہے اور حسبِ قاعدہ مجرور ہے۔

عِلَّت کی مزید قرآنی مثالیں

1۔ ﴿ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوآ أَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكَالاً مِنَ اللهِ ﴾ (المائدۃ:38)

" چور مرد اور چور عورت دونوں کے ہاتھ کاٹو ، یہ بدلہ ہے ، دونوں کی کمائی کے سبب۔ اور اللہ کی طرف سے عبرت ناک سزا ہے۔"

اس مثال میں 'جَزَآءً' ، اور 'نَكَالاً' دونوں اِسم ، مَنْصُوب بَر بنائے علّت ہیں۔

2۔ ﴿ أَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا ﴾ (التوبہ :92)

" ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے رنج کے سبب (کہ شریک جہاد نہ ہو سکے)۔"

یہاں حَزَنًا ، مَنْصُوب ہے، اور آنسوؤں کے سبب کو بیان کررہا ہے۔

3. ﴿ تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ
يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ﴾ (السجدة:16)

" ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں۔ اپنے رب کو خوف اور طمع کی وجہ سے پکارتے ہیں۔"

یہاں 'خَوْفًا' اور 'طَمَعًا' دونوں مَنْصُوب ہیں اور علّت بیان کر رہے ہیں۔

4. ﴿ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰى آثَارِهِمْ إِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَسَفًا ﴾
(الکهف:6)

"شاید آپ اپنی جان ان کے پیچھے کھو دیں ، اگر یہ اس تعلیم پر ایمان نہ لائیں ، 'غم کے مارے'۔"

یہاں أسَفاً مَنْصُوب اِسم ہے اور علّت بیان کر رہا ہے۔

5. ﴿ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ﴾ (الانعام:140)

" یقیناً نقصان اٹھایا ، ان لوگوں نے ، جنہوں نے نادانی اور جہالت کی وجہ سے ، اپنی اولاد کو قتل کیا۔"

یہاں سَفَهاً ، مَنْصُوب اِسْم ہے اور قتل اولاد کی علت بیان کر رہا ہے۔

مشق : سورۃ البقرہ سے پانچ ایسی آیات منتخب کیجئے ، جس میں منصوب اسم علت ہو۔

-a اسمائے عِلّت کو پہچانئے اور بتایئے کہ وہ کون کون سے ہیں ؟

-b اسمائے عِلّت کی اعرابی حالت کیا ہے ؟

-c اسمائے عِلّت کی یہ اعرابی حالت کیوں ہے ؟

سبق نمبر 43

پانچواں منصوب تَمْیِیز یا مُمَیِّز

تمییز ، وہ مَنْصُوب اسم ہے ، جو جملے کا اِبْہَام دور کرتا ہے اور اس کے مفہوم کا تعین کرتا ہے۔ اِسے مُمَیِّز بھی کہتے ہیں۔

اِبْہَام کبھی جملے میں ہوتا ہے اور کبھی لفظ میں، اور یہ اِسمِ مَنْصُوب ، تمییز کے آنے سے دور ہو جاتا ہے۔ یہ اِبْہَام عدد میں ، وزن میں، پیمانے میں، طوالت میں، مقدار میں اور مساحت وغیرہ میں بھی ہو سکتا ہے۔

اِبْہَام کی دو قسمیں ہیں۔ 1- اِبْہَام مفرد 2- اِبْہَام مرکب

1۔ اِبہام مُفْرَد

بعض اوقات ، جملے کے کسی لفظ میں اِبْہَام پایا جاتا ہے۔ اسے اِبْہَامِ لفظی یا اِبہام مُفْرَد بھی کہتے ہیں۔ ایسے اِبْہَام کو دور کرنے کے لیے ، جو اسمِ منصوب استعمال کیا جائے ، اسے تمییز کہتے ہیں۔ مثلاً

لِزَیْدٍ مِتْرَانِ = زید کے پاس دو میٹر ہے۔

یہاں اس جملے کے لفظ 'میٹر' میں ابہام ہے۔ زید کے پاس دو میٹر کیا ہے؟ اس ابہام کو دور کرنے کے لئے ، مندرجہ ذیل منصوب اسماء میں سے کوئی اسم استعمال کرنا پڑے گا۔ ترجمے پر توجہ دیجیے۔

لِزَيْدٍ مِتْرَان حَرِيْراً - زید کے پاس دو میٹر ریشم ہے'

لِزَيْدٍ مِتْرَان قُطْناً - زید کے پاس دو میٹر کاٹن ہے'

لِزَيْدٍ مِتْرَان أَرْضاً - زید کے پاس دو میٹر زمین ہے'

لِزَيْدٍ مِتْرَان سِلْكاً یا خَيْطاً - زید کے پاس ڈوری ہے یا دھاگا'

2۔ جملے میں اِبْہَام

بعض اوقات ، کسی خاص لفظ کی بجائے ، پورے جملے میں اِبہام ہوتا ہے۔ایسی صورت میں بھی ، اِبْہَام کو دور کرنے کے لیے ، اسمِ منصوب تمییز استعمال کیا جاتا ہے۔

مثلاً زَيْد حَسَن" = زید اچھا ہے۔

یہ جملہ مکمل ہے لیکن مُبْهَمْ ہے۔اسے اضافی معلومات کی ضرورت ہے۔

سوال یہ ہے کہ زید کس اعتبار سے اچھا ہے ؟

اس اِبْہَام کو دور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل مَنْصُوب اسماء میں سے کوئی اسم استعمال کرنا پڑے گا۔ ترجمے پر توجہ دیجیے۔

زَيْدُ حَسَن" وَجْهاً - زید اچھا ہے، چہرے کے اعتبار سے'

زَيْدُ حَسَن" عِلْماً - زید اچھا ہے، علم کے لحاظ سے'

زَيْدُ حَسَن" مَالاً - زید اچھا ہے، مال کے اعتبار سے'

زَيْدُ حَسَن" ذَوْقاً - زید اچھا ہے، ذوق کے اعتبار سے'

زَيْدُ حَسَن" خُلُقاً - زید اچھا ہے، اَخلاق کے اعتبار سے'

تَمییز کی قرآنی مثالیں

A۔ لفظی اِبْھَامْ یا مُفْرَدْ اِبْھَامْ کی مثالیں

1۔ ﴿ فَانْفَجَرَتْ مِنهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْناً ﴾ (بقرۃ: 60) یہ مفرد لفظی ہے۔

"چنانچہ اس سے بارہ (12) عدد پھوٹ پڑے۔ (کیا)؟ چشمے۔"

یہاں عَيْناً ، اِسمِ مَنْصُوب تمییز کے آنے سے 'عدد کا' ابہام دور ہوا۔

2۔ ﴿ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرّاً يَّرَهٗ ﴾ (زلزال: 8) یہ مفرد لفظی ہے۔

" دیکھ لے گا جس نے ذرہ برابر عمل کیا ہوگا بُرا۔"

یہاں مِثْقَالَ ذَرَّةٍ میں ابہام تھا۔ جو شَرّاً اِسمِ تَمییز کے آنے سے دور ہوا۔

3۔ ﴿ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَباً ﴾ (یوسف: 4) یہ بھی مفرد لفظی ہے۔

" میں نے 11 عدد دیکھے (کیا؟) ستارے۔"

یہاں أَحَدَ عَشَرَ کے عدد میں ابہام تھا۔ جو کَوْکَباً کے آنے سے دور ہو گیا۔

B۔ جُملے میں اِبْھَامْ کی مثالیں

4۔ ﴿ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرّاً ﴾ (التوبہ: 81)

" کہہ دو کہ جہنم کی آگ بہت سخت ہے، گرمی کے اعتبار سے۔"

یہاں حَرّاً کے آنے کے سے جملے کا ابہام دور ہوا۔

5۔ ﴿ أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالاً ﴾ (الکھف: 34)

" میں تم سے زیادہ ہوں ، مال کے اعتبار سے۔"

مَالاً ، اِسمِ مَنْصُوب تمیز ہے۔ جس کے آنے سے جملے کا ابہام دور ہوا۔

6۔ ﴿ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴾ (النساء: 166)

"کفایت کرتا ہے ، اللہ کا گواہ ہونا۔" یعنی اللہ بطورِ گواہ کافی ہے۔

اس مثال میں ، شَهِيْدًا (بطورِ گواہ) اسمِ تمییز ہے۔

7۔ ﴿ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا ﴾ (مریم: 4)

"سر بھڑک اٹھا 'بڑھاپے سے" (بال سفید ہو گئے)۔ یہاں جُملے کا ابہام تھا، جو شَيْبًا ، اِسْمِ مَنْصُوب تَمِییز کے آنے سے دور ہو گیا ہے۔

8۔ ﴿ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُوْنًا ﴾ (قمر: 12)

"ہم نے زمین کو پھاڑ دیا ، چشموں سے"

عُیُوناً، اِسمِ مَنْصُوب تمییز ہے جو زمین کے پھاڑے جانے کی مزید وضاحت کر رہا ہے۔ فَجَّرنا الأرْضَ میں ابہام تھا۔ عُیُوناً کے آنے سے یہ ابہام دُور ہوا۔

مشق : مندرجہ بالا مثالوں کی روشنی میں ، اُردو سے عربی میں ترجمہ کیجئے۔

1۔ زید ، طاقت کے اعتبار سے بڑا ہے۔

2۔ کراچی ، آبادی کے لحاظ سے بڑا شہر ہے۔

3۔ روس ، رقبے کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔

4۔ تدبُّرِ قرآن ، نحو کے اعتبار سے اچھی تفسیر ہے۔

سبق نمبر 44

چھٹا مَنْصُوب - مَفْعُول مُطْلَق یا مَصْدَر

مفعول مُطْلَق ، وہ مَنْصُوب اِسم ہے، جو خبر کی تاکید کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ مفعول مطلق کی کئی صورتیں ہیں۔ ذیل کی مثالوں پر خصوصی توجہ دیجیے۔

A- مفعول مطلق وہ مَصْدَر ہے ، جو خبر ہی کے مادّے سے ، یا خَبَر ہی کے ہم معنٰی لفظ کے مادّے سے ، مُشْتَق ہوتا ہے۔

فعل کے بعد ، اسی مادّے کے مصدر کے استعمال کی صورت میں ، اس کا ترجمہ ، بہت 'بالکل' بہت خوب 'پوراپورا، یا اس طرح کے ملتے جلتے دیگر الفاظ سے کرنا چاہیے۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

1۔ اَلْكَلَامُ وَاضِحٌ وُضُوحاً. بات 'بالکل' واضح ہے۔

a- یہاں وَاضِحٌ" خبر ہے۔اس کا مادّہ و ض ح ہے۔

b- و ض ح ہی کے مادّے سے، مَنْصُوب مَصدر وُضُوحاً کا ، جُملۂ اسمیہ میں اضافہ کیا گیا ہے۔

c- یہ تاکید کے لئے استعمال ہوا ہے۔اس لئے اس کا ترجمہ بالکل سے کیا گیا ہے۔

2۔ رَشِيْدٌ" خَائِفٌ" خَوْفاً رشید 'بہت' ڈرا ہوا ہے۔

خَائِف" کے مادّے (خ و ف) سے مصدر خَوْفاً استعمال ہوا ہے۔

یہ تاکید کے لئے آیا ہے۔اس لئے اس کا ترجمہ بہت سے کیا گیا ہے۔

3۔ ﴿ وَ رَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلاً ﴾ (المزمّل:4)

"قرآن کو 'خوب' ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔"

رَتِّلِ کے مادّے (ر ت ل) سے، مصدر تَرْتِيل منصوبی حالت میں استعمال ہوا ہے۔

4۔ ﴿ لاَ تُبَذِّرْ تَبْذِيراً ﴾ (بنی اسرائیل:26)

"فضول خرچی 'بالکل' نہ کرنا"

5۔ ﴿ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيراً ﴾ (بنی اسرائیل:16)

"ہم نے اُسے 'پوری طرح' برباد کر دیا"

6۔ ﴿ وَ كَلَّمَ اللهُ مُوسٰى تَكْلِيْماً ﴾ (النساء:164)

"اللہ نے موسیٰؑ سے اس طرح گفتگو کی، جس طرح آپس میں گفتگو کی جاتی ہے۔"

B. مَفْعُول مطلَق ، تعداد کو ظاہر کرنے کے لئے بھی ، استعمال کیا جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل پر مثالوں پر غور کیجئے۔

1۔ اَلْمَرِيْضُ شَارِبٌ شَرْبَةً بیمار 'ایک مرتبہ' پینے والا ہے۔

یہاں شَارِبٌ کے مادّے سے شَرْبَةً (ایک گھونٹ) بطورِ عدد استعمال ہوا ہے۔

2۔ دَقَّتِ السَّاعَةُ دَقَّتَيْنِ گھڑی نے 'دو گھنٹے' بجائے۔

یہاں دَقَّتَ ہے کی مادّے سے دَقَّتَين (دو گھنٹے) بطورِ عدد استعمال ہوا ہے۔

3۔ ضَرَبْتُهُ عَصاً

اسے میں نے 'ایک ڈنڈا' مارا۔

4۔ حَامِدٌ رَاحِلٌ رِحْلَتَيْنِ فِي شَهْرِ الْمُحَرَّمِ.

حامد' محرم کے مہینے میں 'دو مرتبہ' سفر کرنے والا ہے۔

یہاں رَاحِل کے مادّے سے رِحْلَتَينِ ،تعداد ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے۔

5۔ ﴿ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً ﴾ (النور:4)

"انہیں اسی کوڑے مارو۔"

اس مثال میں ، جَلْدَةً اسم تمییز ہے، ثَمَانِيْنَ کا۔

6۔ ﴿ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴾ (الحآقة:14)

"ایک ہی چوٹ میں' دونوں کو(ارض و جبال کو) ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔"

C۔ بعض اوقات ، مَفْعُول مطلَق ، خبر کی نوعیت اور قِسْم ظاہر کرنے کے لئے "بطَورِ تَشبیه" بھی استعمال کیا جاتا ہے

اس کا ترجمہ کی طرح ، جیسے، مانند، وغیرہ 'حروفِ تشبیہ' سے کرنا چاہیے

1۔ اَلْبَخِيلُ يَعِيْشُ فِي الدُّنْيَا عِيْشَةَ الْفُقَرَاءِ وَيُحَاسَبُ يَومَ القِيَامَةِ حِسَابَ الْأَغْنِيَاءِ

"کنجوس دنیا میں، فقیروں کی طرح، زندگی گزارتا ہے اور قیامت کے دن امیروں کی طرح، اُس کا حساب لیا جائے گا۔"

a- یہاں مَفْعُول مطلق ، بطورِ تشبیہ استعمال ہوا ہے۔

b- اس جُملے میں عِيْشَةَ الْفُقَرَاءِ اور حِسَابَ الْأَغْنِيَاءِ دونوں مَنْصُوب مَفْعُول مطلق ہیں۔ان کے مادّے سے يَعِيْشُ اور يُحَاسَبُ کے فعل ہیں۔

c- يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، مَنصُوب بر بنائے ظَرْفِ زَمَان ہے۔

2۔ زَيْدٌ نَائِمٌ نَوْمَ الغَافِلِ (یہ تشبیہ کے لئے ہے)

زید ، غافل کی طرح ، سویا ہوا ہے۔

3۔ اَلْقِطَارُ سَائِرٌ سَيْرَ الْهَوَاءِ (یہ بھی تشبیہ کے لئے ہے)

ریل گاڑی ، ہوا کی طرح ، چلنے والی ہے

4. ﴿وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّ هِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ﴾ (النمل : 88)
" آج تو پہاڑوں کو دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خوب جمے ہوئے ہیں مگر اس وقت یہ 'بادلوں کی طرح' اڑ رہے ہوں گے"
قرآن مجید کی اس آیت میں ، مفعول مطلق " بطورِ تشبیہ " استعمال ہوا ہے۔

D۔ مَفْعُولِ مطلق کے لئے ، کبھی کبھار، ایسا مصدر بھی استعمال کیا جاتا ہے ، جو اسی مادّے سے نہیں ہوتا بلکہ ال کے ہم معنیٰ لفظ کے مادّے سے ہوتا ہے۔ مثلاً

1۔ سَلِیْم" قَاعِد" جُلُوساً (قُعُوداً / جلوساً)
" سلیم 'اچھی طرح' بیٹھا ہے۔"
یہاں قَاعِد" خبر ہے ، لیکن مصدر اُسی مادّے سے قُعُوداً کے بجائے ، جُلُوساً استعمال ہوا ہے۔ جو اُس کا ہم معنی لفظ ہے۔

2۔ فَرِحْتُ جَذَلاً (فرحاً / جذلاً)
" میں 'بہت' خوش ہوا۔"
یہاں فَرِحْتُ ، جُملۂ فعلیہ ہے ، اسی مادّے سے مصدر فَرَحاً کے بجائے ، اُس کا ہم معنی مصدر جَذَلاً استعمال ہوا ہے۔

3۔ رَجَعَ الْقَهْقَرٰی (رجوعاً / قَهقَرٰی) پیچھے پلٹنا
وہ 'بالکل' پیچھے کی طرف لوٹا۔
یہاں رَجَعَ فِعل ہے۔ مَصْدَر رَجُوعاً کے بجائے الْقَهْقَرٰی استعمال ہوا ہے۔

4۔ جَلَسْتُ قُعُوداً (جلوساً / قعوداً)
میں 'پوری طرح' بیٹھ گیا۔
یہاں جُلُوساً کے بجائے قُعُوداً استعمال ہوا ہے۔

5۔ قَامَ الْخَطِیْبُ | وُقُوفاً | (قیاماً / وقوفاً)

خطیب 'اچھی طرح' کھڑا ہو گیا۔

یہاں 'قِیَاماً' کے بجائے وُقُوفاً استعمال ہوا ہے۔

E۔ مضاف کی صورت میں مَفْعُول مطلق

بعض اوقات، "کُل" "بَعْض" کے الفاظ، اسمِ عدد اور اسمِ صفت، مَفْعُولِ مطلق کے قائم مقام (یعنی نَائِب) ہو کر مَنْصُوب ہوتے ہیں۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

1۔ ﴿ فَلاَ | تَمِیْلُوا | کُلَّ | الْمَیْلِ | ﴾ (النساء: 129)

" (ایک بیوی کی طرف) 'بالکل' نہ جھک جاؤ۔"

یہاں مَفْعُول مطلق، مَیْلاً کے بجائے کُلَّ الْمَیْلِ، "کُل" کے ساتھ، بَصُورتِ مرکبِ اضافی استعمال ہوا ہے۔

2۔ ﴿ وَلَوْ | تَقَوَّلَ | عَلَیْنَا بَعْضَ | الْأَقَاوِیْلِ | ﴾ (الحآقة: 44)

"اگر (نبی نے) خود گھڑ کر بعض باتیں ہم سے منسوب کی ہوتیں تو......"

یہاں بھی مَفْعُول مطلق، بَعْضَ کے ساتھ مرکبِ اضافی کی صورت میں استعمال ہوا ہے۔

3۔ | تَأَثَّرَ | بَعْضَ | التَّأَثُّرِ | اس نے کچھ کچھ اثر، قبول کیا۔

4۔ ﴿ وَ | جَاهِدُوا | فِي اللّٰهِ حَقَّ | جِهَادِهٖ | ﴾ (الحج: 78)

" اللہ کی راہ میں جہاد کرو، جیسا کہ جہاد کا حق ہے۔"

اس مثال میں، فِعلِ اَمر جَاهِدُوا کا مصدر، 'جِهَاد' حَقَّ کے ساتھ

مرکبِ اضافی کی شکل میں استعمال ہوا ہے۔

5۔ ﴿ وَ لَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ ﴾ (الاسراء: 29)

" اور (اپنے ہاتھ) کو 'بالکل' کھلا نہ چھوڑو۔"

6- ﴿ فَأَخذنَا هُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴾ (القمر: 42)

" آخر ہم نے انہیں پکڑا 'جس طرح کوئی زبردست قدرت والا پکڑتا ہے"

F۔ محذوف جملوں میں مَفْعُولِ مطلق کا استعمال

بعض اوقات ، جملے میں فِعْل اور فَاعِل محذوف ہوتے ہیں۔ اور کبھی خود مَفْعُولِ مطلق محذوف ہوتا ہے۔ قرائن سے آپ کو پتہ چلتا ہے کہ کیا محذوف ہے؟ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

مثال 1 : ﴿ فَكُلَا مِنْهَا (أَكْلاً) رَغَداً ﴾ (البقرة:35)

"دونوں اس جنت سے کھاؤ ، آسودگی کے ساتھ۔" (رِزْق)

یہاں ، کُلَا کے مادّے سے اَکْلاً محذوف ہے۔

مثال 2 : ﴿ لَا أُعَذِّبُهُ (العذاب) أَحداً مِنَ العَالَمِينَ ﴾ (المائدة:115)

" (کفر کرنے والوں کو میں ایسی سزا دوں گا) ، کہ اہل عالم میں سے کسی کو ایسی سزا نہ دوں گا"

یہاں أُعَذِّبُهُ کے مادے سے العذاب محذوف ہے۔

3۔ اَلشَّيْخُ نَائِم" قَلِيْلاً شیخ ،بس کچھ دیر کے لئے ، سوئے ہیں۔

یہ اصل میں اس طرح ہے۔(الشَّيْخُ نائِم" نَوْماً قليلاً)اس مثال میں

خبر نَائِم" کا مصدر ، یعنی مفعول مطلق ، نوماً محذوف ہے۔

4. شُكْراً لَكَ یہ اصل میں اس طرح ہے۔ (أَشْكُرُكَ شُكْراً لَكَ)

"مَیں آپ کا 'بے حد' شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

اس مثال میں مَفْعُول مطلق کا 'فِعْل' أَشْكُرُكَ محذوف ہے۔

5. سَمْعاً وَ طَاعَةً یہ اصل میں اس طرح ہے۔

(اِسْمَعُوا) سَمْعاً (وَأَطِيْعُوا) طَاعَةً

اس مثال میں بھی اَفعالِ اَمْر ، إِسْمَعُوا اور اَطِيْعُوا محذوف ہیں۔

6. أَيْضاً (Ditto) یہ اصل میں اس طرح ہے۔ آضَ اَيْضاً

"وہ پچھلی صورت یا حالت میں واپس آیا۔"

یہاں آضَ فعل محذوف ہے۔

آضَ کے معنی ہیں وہ لوٹا ، اَیضاً مَفْعُولِ مطلق مصدر ہے۔

اوپر کی مثالوں سے معلوم ہوا ، عموماً فِعْل حذف کر دیا جاتا ہے۔
اور صِرْف مصدر ، مَفْعُولِ مطلق کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

7۔ سُبْحَانَ اللهِ : یہ اصل میں اس طرح ہے۔

(نُسَبِّحُ یا أُسَبِّحُ) سُبْحَانَ اللهِ

"نُسَبِّحُ ہم اللہ کی بے عیبی کا اعتراف کرتے ہیں۔" یا

"أُسَبِّحُ میں اللہ کی بے عیبی کا اعتراف کرتا ہوں۔"

اِس مثال میں سُبْحَانَ مصدرِ مَنْصُوب (مَفْعُول مطلق) ہے۔ اس کا 'فَاعِل' اور فِعْل اُسی مادّے (س ب ح) سے (نُسَبِّحُ ہم تسبیح کرتے ہیں) محذوف ہے۔

8۔ جِئْتَ خَيْرَ مَقْدَمٍ: آپ کی آمد تمام تر خیر ہے۔ آپ کی آمد کتنی اچھی ہے۔

اِس مثال پر غور کیجئے۔ 'جِئتَ' (آپ آئے) اور 'قَدم' ہم معنی الفاظ ہیں۔ لیکن 'مَقْدَمٍ' 'خَيْرَ' کے ساتھ مرکبِ اضافی بن کر، بَطورِ مَفْعُول مطلق استعمال ہوا ہے۔

خلاصہ مَفْعُول مطلَق

1. مَفْعُول مُطْلَق ، جملے میں بِلاواسطہ ایک ایسا مَنْصُوب 'مَصْدَر' ہے جو فِعْل ہی کے مادّے سے مَشْتَق ہوتا ہے یا فِعل کے ہم معنیٰ لفظ کے مادّے سے۔

2. مَفْعُول مُطْلَق سے 'خَبَر کی تاکِید' ہوتی ہے اور خَبَر کی قسم، نوعیت، تعداد وغیرہ ظاہر ہوتی ہے۔ یا یہ بطورِ تشبیہ استعمال ہوتا ہے۔

3. مَفْعُول مطلَق ، کبھی کبھار ، كُلّ" اور بَعْض" کے ساتھ مل کر مُرکب اِضافی کی شکل میں آتا ہے۔ ایسی صورت میں کُلّ" اور بَعْض" مَفْعُولِ مُطْلَق کے نَائِب کی حیثیت سے مَنْصُوب ہوتے ہیں۔

4. بعض اوقات ، مَفْعُولِ مُطْلَق کا فِعْل ، یَا فَاعِل ، یا خود مَفْعُولِ مُطْلَق مَحْذُوف ہوتا ہے۔ جس کا تعین قرینے سے کیا جاتا ہے۔

مشق : سورۃُ الْمُزَّمِّل اور سورۃ بنی اسرائیل سے ،

a- منصوب اسماء کی بیس (20) مثالیں دیجئے اور

b- ہر اسم کے آگے ، قوسین میں ، منصوب کی قسم واضح کیجئے کہ یہ مَنْصُوب ، مَفْعُول بہٖ ہے یا ظَرْف ہے۔ حال ہے یا عِلّت ہے ، تمییز ہے یا مَفْعُولِ مُطْلَق ہے ؟

مشق : سُورۃُ الاحزاب کا مطالعہ کیجئے۔

a- گن کر بتایئے کہ اس سورت میں ، کُل کتنے مَفْعُولِ مُطلَق استعمال ہوئے ہیں۔

b- مَفْعُولِ مُطْلَق پر مبنی ، آیات کے حصوں کو ، اپنی کاپی پر درج کیجئے۔

خلاصۂ منصوباتِ ستّہ

آپ گذشتہ اسباقِ میں ، تمام چھ منصوبات پڑھ چکے ہیں۔ اب یہاں خلاصے میں ، منظوم قواعد پر مشتمل ، مولانا حمید الدین فراہیؒ کے رسالے تحفةُ الاِعراب کا متعلقہ حصہ ملاحظہ فرمایئے۔ اور کوشش کیجئے کہ یہ حفظ ہو جاۓ۔

چھ ہیں مَنْصُوبات حال اور مَفْعُول ظَرْف وتَمْیِیز وعِلّت ومَصْدَر

جیسے اَلْمَرْءُ سَائِرٌ عَجِلًا ہے شُتَابان یہ مَرْد ' راہ سِپَر

یا کہ اَلشَّیْخُ قَاطِعٌ شَجَرًا یعنی بُوڑھا یہ کاٹتا ہے شَجَر

یا کہ زَیْدٌ مُسَبِّحٌ سَحَرًا زَیْد ' تسبیح خواں ہے وقتِ سَحَر

یا کہ عِشْرُوْنَ خَادِمًا عِنْدِیْ یعنی ہیں بیس ' میرے یاں نوکر

یا کہ اَلطِّفْلُ مُطْرِقٌ خَجَلًا شَرم سے سَر فِگندہ ہے یہ پِسَر

یا کہ ذَا الْمَرْءُ ذَاهِبٌ سِرًّا جانے والا وہ مرد ہے ' چُھپ کر

باب نمبر 8

سبق نمبر 45

عِلْمِ اِشْتِقَاق

کسی اصل لفظ سے (کسی مصدر سے ، کسی مادّے سے) مختلف 'اَوْزَان' پر ، مختلف اَلفاظ ڈھالنے کے فَنّ کو ، عِلمِ اِشْتِقَاق کہتے ہیں۔

اِشْتِقَاق کے معنی ہیں شاخ کا پھوٹنا۔ جس طرح درخت سے شاخیں پھوٹتی ہیں، اسی طرح ایک ہی مادّے سے ، بے شمار لفظ بنتے ہیں۔

مادّہ : کسی لفظ کے حُرُوفِ اصلیه کو مادّہ کہتے ہیں۔ جیسے مَنْصُوب "کا مادّہ ن، ص، ب ہے۔ اور مکسور" کا مادّہ ك ، س، ر ہے۔

اس فَنّ سے واقفیت کے بعد ، آدمی ، کتُبِ لغت سے استفادہ کر سکتا ہے۔ کسی لفظ کی صُورَت (وزن) دیکھ کر معانی کا تعیّن کر سکتا ہے اور اُس لفظ کے اصلی حروف (مادّہ) کو جان کر ، اس اصل سے نکلنے والے دیگر الفاظ اور اُن کے معانی کو سمجھ سکتا ہے۔ اسی کی بدولت بعض اسماء اور بہت سے أفعال بنائے جاسکتے ہیں۔

اَسمَائے مُشتَقّہ

علمِ اشتقاق میں ، مَصْدَر سے مندرجہ ذیل (7) اسماء ، مُشْتَق ہوتے ہیں۔

1. اِسْمُ الْفَاعِلِ (ناصر”) ،
2. اِسْمُ الْمَفْعُولِ (منصور”) ،
3. اِسْمُ الظَّرْف (مَنْصَر”) ،
4. اِسْمُ الْاٰلَةِ (مِنْصَر”) ،
5. اِسْمُ الصِّفَةِ (نَصِيْر) ،
6. اِسْمُ التَّفْضِيْلِ (اَنْصَرُ) ،
7. اِسْمُ الْمُبَالَغَةِ (نَصَّار”) ،

اَفْعَال مُشْتَقّہ

علمِ اشتقاق میں ، مَصْدَر سے مندرجہ ذیل (3) أَفْعَال ِ تَصْرِيف مُشْتَقْ ہوتے ہیں۔

1. فِعْلِ مَاضِی (نَصَرَ) ،
2. فِعْلِ مُضَارِع (يَنْصُرُ) ،
3. فِعْلِ اَمْر (اُنْصُرْ) ،

سبق نمبر 46

مَصْدَر

1. مَصْدَر وہ اسم ہے ، جس سے ، کسی کام کے ہونے کے عمل کو ، بیان کیا جائے۔

2. مَصْدَر ، میں کوئی زمانہ نہیں پایا جاتا۔مَصْدَر کی جمع مَصَادِر ہے۔

3. مَصْدَر سے ، کئی اسمائے مُشْتَقَّہ اور أَفْعَالِ صَرف نکلتے ہیں۔مثلاً

a- أَسماءِ مُشْتَقَّہ : رَحْمَة" ، زِراعَة" ، زُكَام" ، نَصْر" ،

b- أَفْعَال مُشْتَقَّہ : ذَهَبَ ، يَذْهَبُ ، إِذْهَبْ

4. مَصَادِرِ مَنْصَب اور صنعت و حرفت کے پیشے ، فِعَالَة" کے وَزْن پر آتے ہیں۔

جیسے خِلَافَة" ، إِمَامَة" ، نِيَابَة" ، خِطَابَة" اور

حِيَاكَة" (بُننا) ، خِيَاطَة" ، زِراعَة" ، طِبَابَة"۔

5. اضطراب و حرکت کے لئے مَصَادِر فَعَلَان کے وَزْن پر آتے ہیں

جیسے غَلَيَان" (اُبلنا) ، خفقان" (دھڑکنا) ، جوَلَان" (گھومنا)،جرَيَان" (دوڑنا)۔

6. أمراض کے لئے مَصَادِر ، فُعَال" کے وَزْن پر آتے ہیں۔

جیسے صُدَاع" (سردرد) ، زُكَام" ، دُوَار" (چکراتا)۔

7. رنگوں کے لئے مَصَادِر ، فُعْلَة" کے وَزْن پر آتے ہیں۔

جیسے حُمْرَة" (سرخی) ، زُرْقَة" (نیلگوں) ، صُفْرَة" (زردی) وغیرہ

سبق نمبر 47

اِسْمِ مُشْتَق اور اِسْمِ جَامِدْ

اسمِ مُشْتَق

مُشْتَق ، وہ اسم ہے جو کسی دوسرے لفظ سے بنایا گیا ہو۔ اسم مشتق سے شاخیں پھوٹتی ہیں۔ مثلاً نَصْر" (مدد) مصدر ہے۔ اس سے ایک لفظ ' نَاصِر" ' بنایا گیا۔ جس کے معنی ہیں مدد کرنے والا۔

اور عِلْم" کے مصدر سے عَالِم" بنایا گیا ہے۔ وغیرہ۔

نَصْر" سے بے شمار دیگر أفعال اور اسماء بھی بنائے جاتے ہیں۔ مثلاً

نَصَرَ (اُس نے مدد کی) نَصَرْتُ (میں نے مدد کی) نَصَرُوا (اُن سب نے مدد کی) يَنْصُرُونَ (وہ سب مدد کرتے ہیں) مَنْصُور" (وہ جس کی مدد کی گئی)۔

اِسْمِ جَامِدْ

جَامِدْ وہ اسم ہے ، جو کسی مَصْدَر سے ' مُشْتَقْ ' نہ ہو۔

یعنی اِسْمِ جَامِدْ سے شاخیں نہیں پھوٹتیں۔ جیسے رَجُل" ، شَجَرَة"۔

رَجُل" اِسمِ جِنْس ہے۔ رَجُل" سے دیگر اشتقاقات نہیں ہوتے۔

اِسْمِ جَامِدْ ، ایک مُنْصرِف اسم ہے ، غَیْر مَأخوذ ہے۔

اَسمائے جَامِدَہ کی کچھ اور مثالیں

إِبْرَاهِيْمُ ، إِبْرِيْقٌ ، أَبَابِيْلُ ، أَسْلِحَةٌ ، أَصِيْلٌ" (شام کا وقت) ، بِئْرٌ" (کنواں) ، بَرْزَ أ" (آڑ) ، بُهْتَانٌ" (تہمت) وغیرہ۔

اَسمائے مُشْتَقَّہ کی کچھ اور مثالیں

عالم ، عالمان ، علماء ، معلم ، معلومات ، متعلم ، عالمون ، عالمات ، معلوم ، علاّم ، علامة" ، وغیرہ

اَفعال مُشْتَقَّہ کی کچھ اور مثالیں

اعلم ، يعلم ، تعلم ، نعلم ، يعلمون ، تعلمون وغیرہ

سبق نمبر 48

مَادّة اور حَرُوفِ زَائِدَة

مادّہ یا حَرُوفِ اصلیہ

مادّہ ، کسی لفظ کے اصلی حُرُوف کو کہتے ہیں۔ مادّے کو **حُرُوفِ اَصْلِیَّہ** بھی کہتے ہیں۔ یہ حُروف اکثر صورتوں میں باقی رہتے ہیں۔ جیسے

مُتَعَلِّم" میں ، اصلی حروف ع ، ل ، م ہیں۔ اور م ، ت اور ل حُرُوفِ زائدہ ہیں۔

اسی طرح مندرجہ ذیل دیگر الفاظ پر غور کیجئے۔ ان سب کا مادّہ بھی ع ، ل ، م ہی ہے۔ عَالِم" ، مَعْلُوْم" ، عَلَامَة" ، عَلَّامَة" ، إِعْلَام" ، يَعْلَمُونَ ، تَعْلَمُونَ ، عُلُوم" ، عُلَمَاءُ ، مُتَعَلِّمُونَ

حُرُوفِ زَائِدَة

کسی لفظ کے اندر ، اصلی حُرُوف کے علاوہ ، جو باقی حُرُوف ہوتے ہیں ، انہیں حُرُوفِ زَائِدَہ کہتے ہیں۔ اوپر کی مثال میں مُ ، تَ ، اور ایک عدد ل حُرُوفِ زَائِدَة ہیں۔ نوٹ کیجئے کہ مُتَعَلِّم میں ، لام (ل) مُشَدَّد ہے۔ دوبار پڑھا جائے گا۔ پہلی مرتبہ ساکن اور دوسری مرتبہ متحرک مَکْسُور۔

حُرُوفِ زَائِدَة کی کُل تعداد (10) دس ہے۔ وہ یہ ہیں۔

1. أَلِف"	2. هَمْزَة"	3. تَاء"	4. سِيْن"	5. لَام"
6. مِيْم"	7. نُون"	8. وَاؤ"	9. هَاء"	10. يَاء"

مندرجہ ذیل مثالوں میں 'حُرُوفِ اَصلِیَّہ' اور 'حُرُوفِ زَائِدَة' کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اصلی حُرُوف ، وَزْن اور مَوْزُوْن کو غور سے دیکھئے۔

نمبر	حَرْفِ زَائِد	وَزْن	مَادّه	مَوْزُون	تَحْلِيْل
1۔	اَلِف (ا)	فَاعَلَ	ق ت ل	قَاتَلَ	قَ + ا + تَ + لَ
2۔	هَمْزَة (ء)	أَفْعَلَ	ح س ن	أَحْسَنَ	ءَ + حْ + سَ + نَ
3۔	تَاء (ت)	تَفَاعَلَ	ك ث ر	تَكَاثَرَ	تَ + كَ + ا + ثَ + رَ
4۔	سِيْن (س)	إسْتَفْعَلَ	أ د م	إسْتَخْدَمَ	إِ + سْ + تَ + أ + دَ + مَ
5۔	لَام (ل)	اَلْفِعَالُ	ك ت ب	اَلْكِتَابُ	أَ + لْ + كِ + تَ + ا + بُ
6۔	مِيْم (م)	مُفَعِّل"	ع ل م	مُعَلِّم"	مُ + عَ + لْ + لِ + م"
7۔	نُون (ن)	إِنْفَعَلَ	ق ل ب	إِنْقَلَبَ	إِ + نْ + قَ + لَ + بَ
8۔	وَاؤ (و)	فُوعِلَ	ق ت ل	قُوتِلَ	قُ + وْ + تِ + لَ
9۔	هَاء (ه)	مَفْعَلَة	د ر س	مَدْرَسَة"	مَ + دْ + رَ + سَ + ة"
10۔	يَاء (ى)	يُفْعِلُ	ح س ن	يُحْسِنُ	يُ + حْ + سِ + نُ

نوٹ: دس حُرُوفِ زَائِدَة کو ، یادداشت کے لئے اس طرح باندھا گیا ہے۔

1۔ سَأَلْتُمُونِيْهَا " آپ لوگوں نے مجھ سے پوچھا تھا " (حُرُوف کے بارے میں)۔

2۔ اَلْيَوْمَ تَنْسَاهَا " آج بھی تو اسے بھول گیا "

سبق نمبر 49

وَزْن اور مَوْزُون

وَزْن

وَزْن ، جس کی جمع ' اَوْزَان ' ہے ، وہ باٹ ، سانچہ یا پیمانہ ہے ، جس پر دوسرے الفاظ ڈھالے جائیں۔

مثلاً ' فَاعِل'' ایک وَزن یا پیمانہ ہے۔کام کرنے والے کے لئے۔اس وَزْن پر مختلف الفاظ ڈھالے گئے ہیں۔ غور سے دیکھئے۔

1۔ ذَاهِب''	جانے والا	2۔ کَاتِب''	لکھنے والا
3۔ عَالِم''	جاننے والا	4۔ نَاصِر''	مدد کرنے والا
5۔ فَاتِح''	کھولنے والا	6۔ قَارِئ''	پڑھنے والا

اوپر کی تمام مثالوں میں ، وَزْن ' فَاعِل'' ' ہے۔اسی طرح مَفْعُول'' ، أَفْعَلُ ، فَعَّال'' ، فِعَال'' ، وغیرہ وغیرہ 'اَوْزَان ' ہیں۔

مَوْزُون''

مَوْزُون وہ لفظ ہے ، جو **وَزْن** کے مطابق ڈھالا گیا ہو۔

اوپر کی مثال میں ، ذَاهِب'' ، کَاتِب'' ، عَالِم'' ، نَاصِر'' اور فَاتِح'' ، اور قَارِئ'' ، فَاعِل'' کے وزن پر 'مَوْزُون' ہیں۔

اسی طرح مَکْتُوب" (مَفْعُول")، أَحْسَنُ (أَفْعَلُ)، جَبَّار" (فَعَّال")، ضِرَار" (فِعَال") وغیرہ 'مَوْزُون' ہیں۔

وَزْن اور مَوْزُون کی کچھ اور مثالوں پر غور کیجیے۔ وَزْن ، دراصل ایک سانچہ ، باٹ یا پیمانہ ہے اور مَوْزُوْنَ ، وَزْن کیا گیا لفظ ہے۔

حروفِ اَصلیة	مَوْزُون	وَزْن
	مَکْتُوب" (جسے لکھا گیا)، مَظْلُوم" (جس پر ظلم کیا گیا)	1. مَفْعُول"
	تِجَارَة" ، زِرَاعَة" ، خِيَاطَة"	2. فِعَالَة"
	وَهَّاب" (بہت دینے والا) ، دَجَّال" (بڑا فریبی)	3. فَعَّال"
	صُدَاع" (سر درد)، زُكَام" (زکام)، سُعَال" (کھانسی)	4. فُعَال"
	فَارُوق" ، طَاغُوت"	5. فَاعُول"
	عَطْشَانُ (پیاسا) ، كَسْلَانُ (کاہل) .	6. فَعْلَانُ
	مَسْجِد" ، مَغْرِب" ، مَشْرِق"	7. مَفْعِل"
	إِحْسَان" ، إِنْكَار" ، إِكْرَام"	8. إِفْعَال"
	تَذْكِير" ، تَسْبِيح" ، تَوْضِيح" ، تَشْرِيف"	9. تَفْعِيل"
	تَزْكِيَة" ، تَرْبِيَة"	10. تَفْعِلَة"
	تَدَبُّر" ، تَفَكُّر" ، تَذَلُّل" ، تَشَكُّر"	11. تَفَعُّل"
	إِرْتِيَاب" ، اِشْتِغَال" ، إِشْتِعَال"	12. إِفْتِعَال"

مشق : مندرجہ بالا الفاظ کے حُرُوفِ اصلیّہ (مادّے)، الفاظ کے آگے قوسین میں لکھیے۔

سبق نمبر 50

حُرُوفِ اَصْلِیَّه (مادّہ) کے اعتبار سے ، فعل کی قسمیں

حُرُوفِ اَصْلِیَّه (یعنی مادّے) کے اعتبار سے ، فعل کی دو (2) قسمیں ہیں۔

فعلِ ثُلَاثِي اور فعلِ رُبَاعِي ۔ فعلِ ثُلَاثِي کی مزید دو قسمیں ہیں۔

1۔ فعلِ ثُلَاثِي مُجَرَّد (کَرُمَ) اور

2۔ فعلِ ثُلَاثِي مَزِيْد فيه . (اَکْرَمَ)

فعلِ رُبَاعِي کی بھی مزید دو قسمیں ہیں۔

1۔ فعلِ رُبَاعِي مُجَرَّد (سَلْسَلَ) اور

2۔ فعلِ رُبَاعِي مَزِيْد فيه . (تَسَلْسَلَ)

فِعْلِ ثُلَاثِي

فِعْلِ ثُلَاثِي مُجَرَّد

فِعْلِ ثُلَاثِي مُجَرَّد ، وہ فعل ہے ، جو تین حروف پر مبنی ہو۔ یعنی وہ فعل ہے جس کے (واحد مذکر غائب) فعل ماضی میں صرف تین حُرُوف پائے جائیں۔

مثلاً ذَهَبَ = وہ گیا ، یہاں ذ ، ھ ، اور ب صرف تین اصلی حُرُوف ہیں۔

فَاء كَلِمَة

ذَهَبَ ، مَوْزُون ہے ، فَعَلَ کے وَزْن پر ۔ ذَهَبَ میں ذال 'ذ' 'پہلا کلمة' ہے۔ اس لئے فَاء كَلِمَة کہلاتا ہے۔ فَتَحَ میں فَاء ، 'فَا كَلِمَة' ہے اور جَمَعَ میں جِيْم، فَاء كَلِمَة ہے۔

عَيْن كَلِمَة

ذَهَبَ میں درمیانی كَلِمَة هَاء (ھ) ہے۔فَعَلَ میں درمیانی كَلِمَة 'عَيْن' ہے۔ اس طرح هَاء عَيْن كَلِمَة ہوا۔فَتَحَ ، جَمَعَ ، عَلِمَ میں علی الترتیب تَاء (ت) ، مِيْم (م) اور لَام (ل) عین کلمے کہلائیں گے۔

لَام كَلِمَة

ثُلَاثِي مُجَرَّد کا 'آخری حرف' اگر فَعَلَ کے وَزْن پر ہو تو لَام كَلِمَة کہلاتا ہے۔ جیسے ضَرَبَ کا بَاء (بَ) ، نَصَرَ کا رَاء (رَ) اور عَلِمَ کا مِيْم (م) لَام كَلمة ہے۔

فِعْل ثُلَاثِي مَزِيْد

فِعْل ثُلَاثِي مَزِيْد ، وہ فِعْل ہے ، جس کے مادّے میں تین اَصْلی حُرُوف کے علاوہ ایک دو حرف بڑھا لئے گئے ہوں۔ مثلاً ذَهَبَ سے أَذْهَبَ ، اور فَعَلَ کے بجائے أَفْعَلَ ، إِنْفَعَلَ ، إِفْتَعَلَ وغیرہ۔ بَدَلَ (ب ، د ، ل) سے بَدَّلَ ، بَادَلَ ، أَبْدَلَ ، تَبَدَّلَ ، تَبَادَلَ ، إِسْتَبْدَلَ أَفْعَال ثُلَاثِي مَزِيد فيه ہیں۔

فِعْلِ رُبَاعی

رُبَاعی مُجَرَّد

رُبَاعی مُجَرَّد وہ فعل ہے، جو بغیر کسی حرفِ زائِد کے ، چار اَصلی حُرُوف سے بنا ہو۔ مثلاً فَعْلَلَ کے وزن پر دَحْرَجَ ۔ یہاں د ، ح ، ر اور ج چار اصلی حُرُوف ہیں۔

مزید مثالیں یہ ہیں۔ وَسْوَسَ ، قَنْطَرَ ، دَمْدَمَ ، مَضْمَضَ ، زَخْرَفَ۔

رُبَاعی مَزِیْد

رُبَاعی مزید فیہ وہ فعل ہے ، جس میں چار اصلی حُرُوف کے علاوہ حُرُوفِ زَائِدَہ بھی ہوں۔ جیسے تَفَعْلَلَ کے وَزْن پر تَدَحْرَجَ.

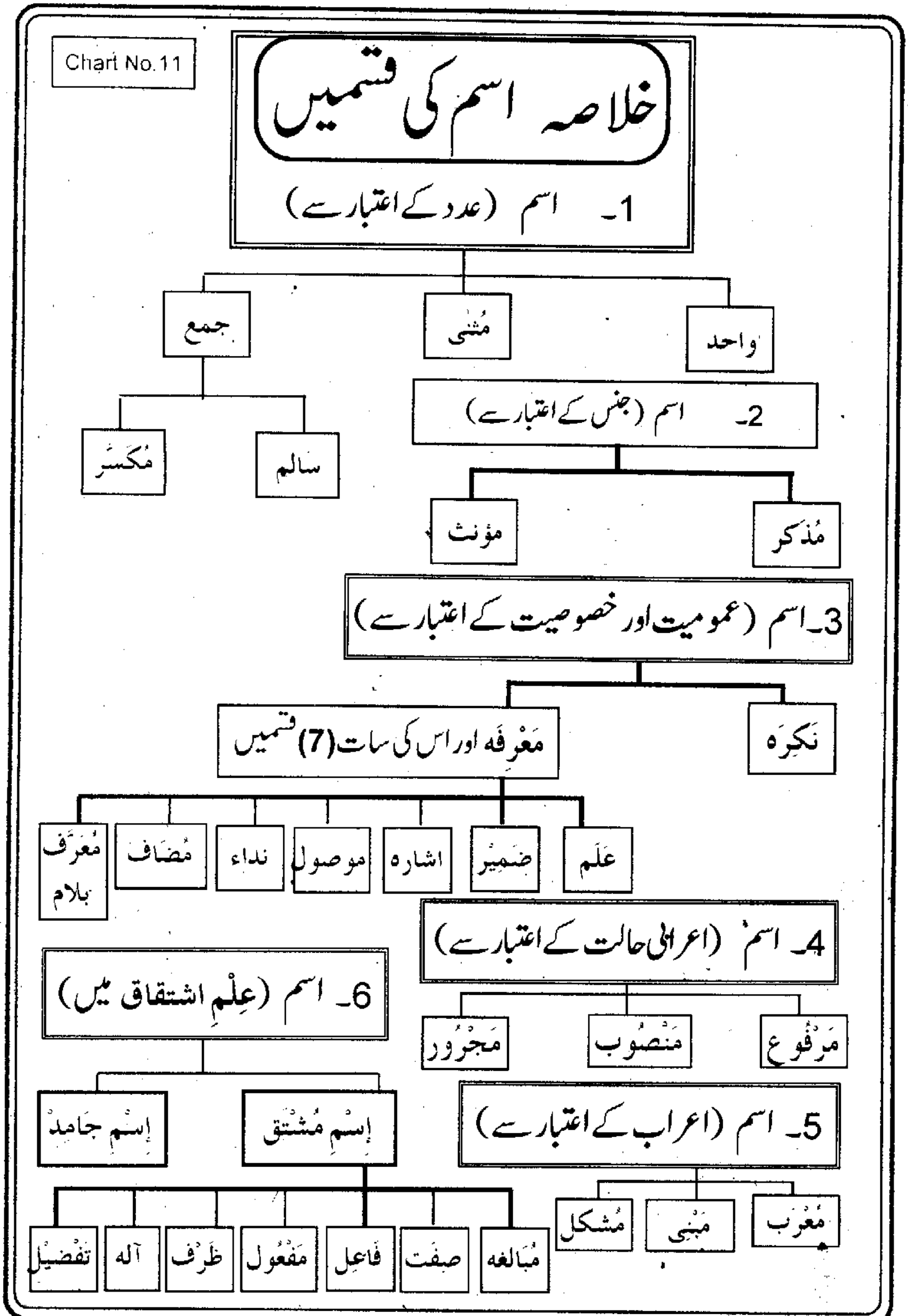
چند اور مثالیں ملاحظہ کیجئے۔

1۔ زَلْزَلَ رُبَاعی مُجَرَّد سے تَزَلْزَلَ رُبَاعِی مَزِیْد فیہ ہے۔

2۔ سَلْسَلَ رُبَاعی مُجَرَّد سے تَسَلْسَلَ رُبَا عی مَزِیْد فیہ ہے۔

3۔ حَرْجَمَ رُبَاعی مُجَرَّد سے إِحْرَنْجَمَ رُبَاعِی مَزِیْد فیہ ہے۔

4۔ طَمْئَنَ رُبَاعی مُجَرَّد سے إِطْمَأَنَّ رُبَاعِی مَزِیْد فیہ ہے۔


Chart No.11
خلاصہ اسم کی قسمیں
1۔ اسم (عدد کے اعتبار سے)
واحد
مُثنی
جمع
سالم
مُکسّر
2۔ اسم (جنس کے اعتبار سے)
مُذکر
مؤنث
3۔ اسم (عمومیت اور خصوصیت کے اعتبار سے)
نَکِرَہ
مَعْرِفَه اور اس کی سات (7) قسمیں
عَلَم
ضَمِیر
اشارہ
موصول
نداء
مُضَاف
مُعرَّف بلام
4۔ اسم (اعرابی حالت کے اعتبار سے)
مَرْفُوع
مَنصُوب
مَجْرُور
5۔ اسم (اعراب کے اعتبار سے)
مُعْرَب
مَبْنِی
مُشکل
6۔ اسم (عِلْمِ اشتقاق میں)
إسمِ مُشْتَق
إسْم جَامِد
مُبَالغه
صِفَت
فَاعِل
مَفْعُول
ظَرْف
آله
تَفْضِيل

باب نمبر 9

سبق نمبر 51

اِسْمِ فَاعِل

1۔ اِسْمِ فَاعِل، وہ اِسْمِ مُشْتَقْ ہے، جس سے فِعْل صادر ہوتا ہے (یعنی جو کام کرتا ہے۔)

جیسے "ظَالِم" ، ظُلْم کرنے والے کو کہتے ہیں۔ اور 'ضَاحِك' ہنسنے والے کو۔

2۔ ثُلاثِی مُجَرَّد سے اِسْمِ فَاعِل ، "فَاعِل" کے وزْن پر آتا ہے۔

3۔ اِسْمِ فَاعِل کو 'ذوالْفِعْل مَعْرُوف' بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ وہ ذات ہے جس سے 'فِعْل' مَنْسُوب کیا گیا ہے۔

4۔ جِنْس اور عدد کے اعتبار سے اس کی مختلف صورتیں یہ ہیں :

جِنْس	وَاحِد	مُثَنّٰی	جَمْع
	عدد		
مُذَكَّر	فَاعِل"	فَاعِلَان	فَاعِلُوْنَ
مؤنَّث	فَاعِلَة"	فَاعِلَتَان	فَاعِلَات"

5۔ مندرجہ بالا اَوزَان پر ، مَوْزُون مُفْرَدَات اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمایئے۔

وَزْن	مَوْزُون اِسْمِ فَاعِل	مشق
فَاعِل"	هَالِكٌ" (ہلاک ہونے والا) كَاظِمٌ" (اندر ہی اندر گھٹنے والا) كَالِحٌ" (ترش رو) ، لَاعِنٌ" (لعنت بھیجنے والا) زَاهِقٌ" (زائل اور کمزور پڑھنے والا) ضَاحِكٌ" (ہنسنے والا) ضَامِرٌ" (لاغر ، دُبلا ، کمزور پڑنے والا) غَابِرٌ" (پیچھے رہ جانے والا) غَافِرٌ" (ڈھانکنے والا اور معاف کرنے والا)	
فَاعِلَه	جَامِدَةٌ" (جمنے والی) ذَائِقَةٌ" (چکھنے والی) صَاحِبَةٌ" (بیوی) سَاهِرَةٌ" (جاگنے والی) جَارِيَةٌ" (بہنے والی) بَارِزَةٌ" (ظاہر ہونے والی) خَافِضَةٌ" (نیچے گرانے والی) رَافِعَةٌ" (اوپر اٹھانے والی) دَاحِضَةٌ" (باطل) رَاجِفَةٌ" (ہلنے والی-زمین) غَاشِيَةٌ" (چھاجانے والی) عَامِلَةٌ" (کام کرنے والی) نَاصِبَةٌ" (تھکنے والی) حَامِيَةٌ" (گرمی دینے والی) آنِيَةٌ" (کھولنے والی) نَاعِمَةٌ" (رونق دینے والی) عَالِيَةٌ" (بلند کرنے والی) لَاغِيَةٌ" (بے کار کرنے والی) صَاعِقَةٌ" (گرجنے والی آگ یعنی آسمانی بجلی)	
فَاعِلَان	صَالِحَانِ (دو نیک مرد) كَامِلَانِ (دو کامل مرد) سَاحِرَانِ (دو مرد جادوگر) آخَرَانِ (آخری دو مرد) صَاحِبَانِ (دو مرد دوست) دَائِبَانِ (دو گھومنے والے)	

مشق	موزون اسمِ فاعل	وزن
	صَالِحتَان (دونیک عورتیں) کَامِلتَان (دوکامل عورتیں) سَاحِرتَان (دوجادوگرنیاں) کَافِرتَان (دوکفر کرنے والیاں) آخِرتَان (آخری دو عورتیں) صَاحِبَتَانِ (دو عورتیں دوست) دَائِبَتَان (دولگاتار گردش کرنے والیاں یعنی رات دن)	فَاعِلَتَان
	زَاجِرَات" (ڈانٹنے والیاں) سَابِحَات" (تیرنے والیاں) سَابِقَات" (آگے بڑھنے والیاں) بَاسِقَات" (اونچی ٹہنیوں والیاں) نَاشِطَات" (شوق دل سے کام کرنے والیاں) اَلصَّافِنَات (تین ٹانگوں پر کھڑی ہونے والی گھوڑیاں) ذَارِیَات" (بکھیرنے والیاں) عَادِیَات" (سرگرمی دکھانے والیاں) نَازِعَات" (گھسیٹ لانے والیاں) حَامِلَات" (اُٹھانے والیاں) جَارِیَات" (بہنے والیاں) صَائِمَات" (روزہ رکھنے والیاں) نَاشِرَات" (بکھیرنے والیاں) ذَاکِرَات" (ذکر کرنے والیاں) بَاقِیَات" (باقی رہنے والیاں) قَانِتَات" (چپ رہنے والیاں) رَاسِیَات" (مضبوط جڑوں والیاں) شَامِخَات" (بلند رہنے والیاں)	فَاعِلَات

وزن	موزون اسمِ فاعل	مشق
فَاعِلُونَ	غَافِلُونَ (غفلت برتنے والے) نَائِمُونَ (سونے والے)	
	قَاعِدُونَ (بیٹھنے والے) سَابِقُونَ (آگے بڑھنے والے)	
فَاعِلُونَ	وَارِدُونَ (اُترنے والے) بَاسِطُونَ (پھیلانے والے)	
	دَاخِرُونَ (عاجزی دکھانیوالے) سَامِدُونَ (حیران ہونے والے)	
	عَاكِفُونَ (رُک جانے والے) مَاكِثُونَ (ٹھہرنے والے)	
	حَامِدُونَ (حمد کرنے والے) رَاجِعُونَ (لوٹنے والے)	

نوٹ: مثال میں، اسمِ فاعل "واعِد" کے وزن پر آتا ہے۔

اجوف میں، اسمِ فاعل قائِل"، خَائِف" اور بائِع" کے وزن پر آتا ہے۔

ناقص میں، اسمِ فاعل باقٍ، قاضٍ، ماضٍ اور وادٍ کے وزن پر آتا ہے۔

مشق: مندرجہ بالا اسمائے فاعل

a - اگر مذکر ہوں تو مؤنث بنایئے۔

b- اگر مؤنث ہوں تو مذکر بنایئے۔ لیکن واحد کو واحد، مثنیٰ کو مثنیٰ، اور جمع کو جمع ہی رہنے دیجئے۔

سبق نمبر 52

اِسْمِ مَفْعُول

1۔ اِسْمِ مَفْعُول ، وہ اِسْمِ مُشْتَقْ ہے ، جس پر فَاعِل کا فِعْل واقع ہوتا ہے۔
(یعنی جس پر فِعْل کا اثر پڑتا ہے)

جیسے "مَظْلُوم" - ظاہر ہے ظَالِمْ کے ظُلْم نے اُسے مَظْلُوم بنادیا۔

2۔ ثُلَاثِی مُجَرَّد سے یہ ، "مَفْعُول" کے وَزْن پر آتا ہے۔

3۔ اِسْمِ مَفْعُول کو 'ذُوالفِعْل مَجْهُول' بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ وہ ذات ہے جس سے فِعْل مَنْسُوب کیا گیا ہے۔

4۔ جِنْس اور عدد کے اعتبار سے اِس کی مختلف صورتیں یہ ہیں :

جِنْس / عدد	وَاحِد	مُثَنّٰی	جَمْع
مُذَکَّر	مَفْعُول"	مَفْعُولَان	مَفْعُولُونَ
مُؤَنَّث	مَفْعُولَة"	مَفْعُولَتَان	مَفْعُولَات"

5۔ مندرجہ بالا اَوزان پر ، مَوْزُون مُفْرَدَات اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیے۔

مشق : مندرجہ ذیل افعالِ مفعول ،

a- اگر واحد ہوں تو جمع بنائیے۔

b- اگر جمع ہوں تو واحد بنائیے۔

c- اگر مثنّٰی ہوں تو جمع بنائیے۔

مؤنث کو مؤنث اور مذکر کو مذکرّ ہی رکھیے۔

وَزْنَ	مَوْزُون اِسْمِ مَفْعُول	مشق
مَفْعُول"	مَبْعُوث" (اُٹھایا جانے والا) مَسْبُوق" (پیچھے کیا جانے والا) مَخْتُوم" (مہر لگایا ہوا) مَسْتُوْر" (چھپایا ہوا) مَذْكُور" (ذکر کیا ہوا) مَسْحُور" (جادو کیا ہوا) مَدْفُوع" (دفع کیا ہوا) مَغْضُوب" (غضب کیا ہوا) مَرْقُوم" (رقم کیا ہوا) مَغْلُوب" (غلبہ پایا ہوا) مَكْتُوب" (لکھا ہوا) مَهْزُوم" (شکست خوردہ) مَنْشُور" (بکھرا ہوا) مَثْبُوْر" (شامت زدہ) مَخْذُول" (بے سہارا) مَدْحُور" (دور کیا ہوا) مَرْجُوم" (پتھر مارا ہوا) مزید"، مبیع"	
مَفْعُولَة"	مَلْعُونَة" (لعنت کی گئی عورت) مَصْفُوفَة" (صف میں لگائی ہوئی) مَعْرُوفَة" (معلوم) مَنْصُورَة" (مدد کی گئی)	
مَفْعُولَان	مَسْحُورَان (دو جادو کئے گئے) ، مَكْتُوبَان (دو لکھے گئے) مَغْلُوبَان (دو زیر دست) ، مَرْجُومَان (دو پٹے ہوئے)	
مَفْعُولَتَان	مَبْسُوطَتَان (مؤنث، دو کشادہ)، مَسْحُورَتَان دو سحر زدہ (عورتیں) مَنْصُورَتَان دو مدد کی گئی (عورتیں)	
مَفْعُولُونَ	مَحْرُومُونَ (محروم ہو جانے والے) مَبْعُوثُونَ (اُٹھائے جانے والے) مَجْمُوعُونَ (جمع کئے گئے) ، مَسْحُورُونَ (سحر زدہ لوگ) مَحْجُوبُونَ (روکے ہوئے) ، مَنْصُورُونَ (مدد کئے گئے)	
مَفْعُولَات	مَعْلُومَات" (متعین چیزیں مؤنث)، مَقْصُورَات" (حفاظت سے رکھی ہوئی مؤنث) مَعْرُوْشَات" تانے جانے والیاں، چھت) مَعْدُودَات" (گنی ہوئی)	

سبق نمبر 53

اِسْمِ ظَرْف

1۔ ظَرْف بھی ایک اِسْمِ مَشْتَق (Derived Noun) ہے۔

2۔ ظَرْف ، زَمَانِی بھی ہو سکتا ہے ، جو کام (فِعلْ) کا وقت بتائے۔

جیسے "مُبْتَدَأ" کام کے شروع کرنے کا وقت ہے۔

3۔ ظَرْف ، مَکَانِی بھی ہو سکتا ہے ، جو کام (فِعْل) کی جگہ بتائے۔

جیسے "مَدْرَسَة" پڑھنے کی جگہ ہے۔

4۔ اِسْمِ ظَرْف کے چار (4) اَوْزَان ہیں۔ تیسرا بہت کم آتا ہے۔ اور چوتھا "مَفْعَلَة" مؤنّث ہے۔ جو کسی جگہ ، کسی چیز کی کثرت کو ظاہر کرنے کے لیے آتا ہے۔

a. "مَفْعَل" b. "مَفْعِل" c. "مَفْعَلَة"

عدد اور جنس کے اعتبار سے ظَرْف ان اَوْزَان پر آتا ہے۔

جَمْع	مُثَنّٰی	وَاحِدْ	جنس
مَفَاعِلُ	مَفْعَلَان	"مَفْعَل"	مُذَکَّر
مَفَاعِلُ	مَفْعَلَتَان	"مَفْعَلَة"	مُؤَنَّث

5۔ مَصَادِرِ مِیمِی بھی ظَرْف کے وَزْن پر آتے ہیں۔

تفصیلات اور مثالیں سبق نمبر 56 میں ملاحظہ فرمائیے۔

6۔ مضمُومُ العَین فِعْلِ مُضارِع سے، ظرف مَفْعَل" کے وزن پر آتا ہے مگر مندرجہ ذیل أسمائے ظَرف (مَفْعَل کے بجائے) 'خلافِ قانون' مَفْعِل" کے وزن پر آئے ہیں۔

مَنْسِك" (قربان گاہ)	مَجْزِر" (اُونٹ ذبح کرنے کی جگہ)
مَطْلِع" (سورج طلوع ہونے کی جگہ)	مَشْرِق" (سورج نکلنے کی جگہ)
مفْرِق" (مانگ)	مَسْقِط" (گرنے کی جگہ)
مرْفِق" (کہنی رکھنے کی جگہ)	مَسْجِد" (مسلمانوں کی عبادت گاہ)
مَسْكِن" (رہنے کی جگہ)	مَنْبِت" (اُگنے کی جگہ)
مَغْرِب" (سُورج غروب ہونے کی جگہ)	

اِسْمِ ظَرْف (زمان و مکان)

وَزْن	مَوْزُون إسْمِ ظَرْف	مشق
1. مَفْعَل"	مرْقَد"، مَقْتَل"، مَقْهٰی"، مَطْلَع"، مَصنَع"، مَذْبَح"، مَتْجَر"، مَكْتَب"، مَسْمَع"، مَطْعَم"، مَسقَط"، مَبْدَء"، مَشْعَر"، مَعْمَل"، مَلْعَب"، مَخْرَج"، مَدْخَل"، مَشْرَب"، مَنْصَر"، مَبْلَغ"، مَضْجَع"، مَسْكَن"	
2. مَفْعِل" (خلافِ قانون)	مَحْبِس"، مَغْرِب"، مَجْلِس"، مَشْرِق"، مَسْجِد"، مَنْزِل"، مَجْزِر"، مَهْلِك"، مَطْلِع"، مَفْرِق" (مانگ)، مَنْسِك"، مَنْخِر" (نتھنا)، مَرْجِع"، مَرْفِق"، مَوْسِم"، مَوْعِد"، مَسْكِن" (رہنے کی جگہ)، مَوْرِد"، مَضْرِب"، مَهْلِك"، مَعْزِل"	

3. مَفْعَلَة"	مَكْتَبَة" (کتابوں کی جگہ)، مَزْرَعَة" (کھیتی کی جگہ)، مَأْبَلَة" (اونٹوں کی جگہ)، مَسْبَعَة" (درندوں کی جگہ)، مَدْرَسَة" (پڑھنے کی جگہ)، مَصْنَعَة" (صنعت کی جگہ)، مَصْبَغَة" (دھوبی گھاٹ)، مَقْبَرَة" ، مَغْسَلَة"	

مشق : مندرجہ بالا اسمائے ظرف سے ، اسمائے فاعل (مذکر واحد) بنایئے۔

اِسمِ ظَرْف کی قرآنی مثالیں

1۔ ﴿ أُذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ **الْمَشْعَرِ** الْحَرَامِ ﴾ (البقرۃ:198)

"مَشْعَرِ حَرَام (مزدلفہ) کے پاس اللہ کا ذکر کرو۔"

یہاں **مَشْعَر"** ، **مَفْعَل"** کے وزن پر ظرفِ مکان ہے جو شعائرِ حج ادا کرنے کی ایک جگہ ہے۔

2۔ ﴿ مَثَلُ نُورِهٖ **كَمِشْكٰوةٍ** فِيْهَا مِصْبَاحٌ ﴾ (نور:35)

" اُس کے نور کی مثال مِشْکٰوۃ (طاق) کی سی ہے جس میں ایک مِصْبَاح (فانوس) ہے۔"

یہاں مِشْکٰوۃ ، مِفْعَال" کے وزن پر ظرفِ مکان ہے۔

3۔ ﴿ لَا **مَرْحَبًا** بِكُمْ ﴾ (ص:60)

"تمہارے لیے کسی قسم کا خیر مقدم نہیں ہے۔"

یہاں **مَرْحَب"** ، **مَفْعَل"** کے وزن پر ، استقبال کی جگہ ہے۔

4۔ ﴿ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ﴾ (النَّجْم:30)

"یہ اُن کے علم کی (پہنچ کی) آخری منزل ہے۔"

یہاں مَبْلَغ"، مَفْعَل کے وزن پر ظَرْفِ مَکَان ہے۔

5۔ ﴿كَانَ فِي مَعْزِلٍ﴾ (هُود:42)

"(حضرت نوحؑ کا بیٹا) دور فاصلے پر تھا۔"

یہاں مَعْزِل، مَفْعِل" کے وزن پر ظَرْفِ مَکَان ہے۔

6۔ کشائشِ رزق کی دُعا

لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ وَ لاَ مَلْجَأَ وَ لاَ مَنْجَأَ مِنَ اللهِ إِلاَّ إِلَيْهِ. (مشكوٰة)

"اللہ کی توفیق کے سوا، نقصان سے بچنے اور فائدہ حاصل کرنے کی کوئی طاقت نہیں ہے۔ کوئی پناہ کی جگہ اور کوئی نجات کی جگہ سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کہیں نہیں ہے"۔

یہاں مَلْجَا" اور مَنْجَا" دونوں الفاظ مَفْعَل" کے وزن پر ظرف مکان ہیں۔

7- ﴿إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ﴾ (هود : 81)

"یقیناً ان کی تباہی کے لیے صبح کا وقت مقرر ہے"۔

نوٹ: مثال میں اسمائے ظرف مِیعاد"، مِیقات" اور مِیلاد" کے وزن پر آتے ہیں۔

اجوف میں اسمائے ظرف مَدار"، مَزار" اور مَتاب" کے وزن پر آتے ہیں۔

ناقص میں اسمائے ظرف ماوی، مرجی اور مرعی کے وزن پر آتے ہیں۔

سبق نمبر 54

إِسْمِ آلَة

1۔ اِسْمِ آلَة ، وہ مُشْتَقْ إِسْم (Derived Noun) ہے جو کسی کام کی تکمیل کے لیے آلہ (اَوْزَار) یا ذریعہ بنایا گیا ہو۔ جیسے مِحْرَاث" (ہل) ، حَرْث" (کھیت) سے کھیتی کرنے کے لیے ایک آلہ (Tool) ہے۔

اور مِفْتَاح"(کنجی) ، کھولنے کے لیے آلہ ہے۔ جو فَتْح" (کھولنا) سے ہے۔

2۔ اِسْمِ آلہ کے چار اَوْزَان ہیں۔ جن میں سے آخری مؤنث ہے۔ تیسرا قَلِيلُ الاِسْتِعْمَال ہے۔

مِفْعَل" ، مِفْعَال" ، مُفْعُل" اور مِفْعَلَة" (مؤنث)

3۔ اِسْمِ آلہ کا واحد، مثنیٰ ، جمع اور تذکیر و تانیث کے لیے ذیل کا چارٹ دیکھیے۔

وَزْن	جِنْس	وَاحِد	مُثَنّٰى	جَمْع
مِفْعَل"	مُذَكَّر	مِضْرَب"	مِضْرَبَان	مَضَارِبُ
مِفْعَلَة"	مؤنَث	مِضْرَبَة"	مِضْرَبَتَان	مَضَارِبُ
مِفْعَال"	مُذَكَر	مِضْرَاب"	مِضْرَابَان	مَضَارِيْبُ

4۔ بعض اَسْمَائے آلہ ، جامِد بھی ہوتے ہیں (یعنی مُشْتَق نہیں ہوتے۔)

جیسے سِكِّيْن" (جمع سَكَاكِيْنُ = چھری)

وزن	موزون اسمِ آلہ"	مشق
1. مِفْعَل"	مِسْطَر" (Scale)، مِخْيَط" (سوئی)، مِخْلَب" (پنجہ)، مِدْفَع" (توپ)، مِنْجَل" (درانتی)، مِغْزَل" (چرخہ)، مِبْرَد" (ریتی، File)، مِلْقَط" (چمٹا)، مِقْمَع" (ہتھوڑا)	
2. مِفْعَال"	مِصبَاح" (چراغ)، مِعْرَاج" (سیڑھی)، مِقْرَاض" (قینچی)، مِفْتَاح" (کنجی)، مِنْشَار" (آری)، مِنْقَار" (چھوٹی کلہاڑی، چونچ، رنبا)، مِنْفَاخ" (پھونکنی)، مِسْمَار" (کیل)، مِكْيَال" (ماپ)، مِيزَان" (ترازو)، مِقْدَار" (قدر اندازہ لگانے کا آلہ)	
3. مُفْعُلَة"	مُكْحُلَة" (سُرمہ لگانے والی سلائی) قَلِيلُ الِاسْتِعْمَال ہے	
4. مِفْعَلَة"	مِرْوَحَة" (پنکھا)، مِكْنَسَة" (جھاڑو)، مِنْظَرَة" (عینک)، مِلْعَقَة" (چمچہ)، مِطْرَقَة" (موگری، گھن، ہتھوڑا)، مِشْوَاة"(چولھا)، مِصْفَاة" (فلٹر)، مِقْمَعَة" (گرز، بیخ کن)، مِنْشَفَة" (تولیہ)	
5. جَامِدْ	جَرَس" (گھنٹی)، فَأْس (کدال)، سِكِّين" (چھری) یہ اَسمائے آلہ جامد کی مثالیں ہیں۔	
6. فَاعَلْ	خَاتَمْ (مہر کرنے کا آلہ) قَلِيلُ الِاسْتِعْمَال ہے	

اِسمِ آلہ کی قرآنی مثالیں

1۔ لَیْسَ لَہٗ دَافِعٌ مِنَ اللّٰہِ ذِی المَعَارِج ؟

مَعَارِجُ ، مِعْرَجٌ کی جمع ہے ، مِعْرَج سیڑھی کو کہتے ہیں۔

یہاں مِعْرَج ، مِفْعَلٌ کے وزن پر ہے۔

"(عذاب کو) دفع کرنے والا کوئی نہیں، اُس خدا کی طرف سے جو عروج کے زینوں کا مالک ہے۔"

2. ﴿ مَثَلُ نُورِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ ﴾ (نور:35)

"اُس کے نور کی مثال ایسے ہے جیسے ایک طاق ہو اور اُس میں ایک چراغ۔"

یہاں مِصْبَاحٌ ، مِفْعَالٌ کے وزن پر اسمِ آلہ ہے۔

3۔ ﴿ لَا تَنْقُصُوْا المِکْیَالَ و المِیزانَ ﴾ (ھود : 84)

"ناپ تول میں کمی نہ کرو"

یہاں مِکْیَال اور مِیزان ، مِفْعَالٌ کے وزن پر آسمائے آلہ ہیں۔

مشق : اسمائے آلہ پر مبنی الفاظ سے ، 5 جملے بنائیے۔

مشق : مندرجہ بالا اسمائے آلہ سے ، اسمائے فاعل (مؤنث واحد) بنائیے۔

سبق نمبر 55

اِسْمِ مُبَالَغَة

1۔ اِسْمِ مُبَالَغَة ، وہ اِسْمِ مُشْتَق ہے جو فِعْل ثُلاثی مُجَرَّد مُتَعَدّی سے بنایا جاتا ہے ، اور ایسی ذات کے لیے بنایا جاتا ہے جس سے کام کی کثرت اور زیادتی ثابت ہو۔

2۔ اِسْمِ مُبَالَغَة کے مفہوم میں مَصْدَرِی مَعْنی کی بلندی پائی جاتی ہے۔

(a) جیسے زَیْد" عَلاَّمَة" کا مطلب ہے، زید بہت بڑا عالم ہے۔

(عَلاَّمَة" کی ت ، تائے تانیث نہیں بلکہ تائے مُبَالَغَة ہے۔)

(b) اور زَیْد" جَھُول" کا مطلب ہے ، زید بہت بڑا جاہل ہے۔

3۔ اِسْمِ مُبَالَغَة کئی اَوْزَان پر آتا ہے ، زیادہ تر فَعَّال" کے وزن پر۔ اس کی تفصیل اگلے صفحے پر ہے۔

4۔ اِسْمِ مُبَالَغَة میں عموماً تذکیر و تانیث کا امتیاز نہیں ہوتا۔

لیکن بعض اوقات تائے تانیث لگا دیتے ہیں۔ جیسے

a۔ فَعِیل" کی تانیث ، فَعِیلَة" کے وزن پر ، نَصِیْرَة" ، حَبِیْبَة" آتی ہے۔

b۔ فَعُول" کی تانیث، فَعُولَة" کے وزن پر آتی ہے، اگر مَفْعُول کے لیے ہو۔

جیسے جَمَل" حَمُول" (لادا ہوا اونٹ) (بار برداری کے لیے مخصوص اونٹ)
نَاقَة" حَمُولَة" (لادی ہوئی اونٹنی)(بار برداری کے لیے مخصوص اونٹنی)

اِسْمِ مُبَالَغَة کے اوزان

نمبر	وَزْن	مَوْزُون اسمِ مبالغه	مشق
1.	فَعَّال"	سَفَّاك" ، جَبَّار" ، فَتَّاح" ، قَتَّال" ، ظَلَّام" ، خَزَّان" ، خَرَّاص" ، سَحَّار" ، نَزَّاع" ، حَمَّال" ، بَذَّال" ، عَلَّام" ، كَفَّار" ، غَسَّاق" ، صَبَّار" ، غَفَّار" ، غَوَّاص" ، قَهَّار" ، كَذَّاب" ، وَهَّاب" ، خَتَّار" ، تَوَّاب" ، خَنَّاس" ، رَزَّاق" ، سَمَّاع" ، خَلَّاق" ، بَنَّاء" ، أَكَّال" ، أَفَّاك" ، هَمَّاز" ، مَشَّاء" ، مَنَّاع" ، طَوَّاف"	
2.	فَعَّالَة"	عَلَّامَة" ، فَهَّامَة" ، أَمَّارَة" ، حَمَّالَة" ، لَوَّاحَة" ، نَزَّاعَة"	
3.	فُعَّال"	كُبَّار" ، صُبَّار"	
4.	فِعِّيل"	صِدِّيق" ، شِرِّير" ، حِرِّيف" ، سِكِّير" ، صِدِّيقَة"	
5.	فَعُول"	صَبُور" ، شَكُور" ، ظَلُوم" ، جَهُول" ، خَذُول" ، هَلُوع" ، كَبُوس" ، كَنُود" ، كَفُور" ، كَذُوب" ، وَدُود" ،	
6.	فُعُّول"	سُبُّوح" ، قُدُّوس"	
	فَعُّول"	قَيُّوم"	

7.	فُعَال"	عُجَاب"	
8.	فَاعُول"	فَارُوق" ، طَاغُوت"	
9.	فَعِيْل"	عَلِيْم" ، تَبِيْع" (مدد کرنے والا) ، رَحِيْم" ، عَظِيْم"	
10.	فُعَلَة"	هُمَزَة" ، لُمَزَة" ، ضُحَكَة" ، ضُجَعَة"	
11.	مِفْعَل"	مِجْزَم" (بہت کاٹنے والا) ، مِحْرَب"	
12.	مِفْعَال"	مِبْذَال" ، مِنْعَام" ، مِكْسَال" ، مِقْدَام" ، مِفْضَال"	
13.	فَاعِلَة"	دَاعِيَة" ، دَاهِيَة" ، رَاوِيَة"	
14.	مِفْعِيْل"	مِنْطِيْق" ، مِسْكِيْن" ، مِعْطِيْر	
15.	فَعِل"	حَذِر" ، شَرِه" ، نَجِس" ، نَخِر" ، خَصِم" ، صَعِق"	
16.	فُعَالٰی	سُكَارٰی ، كُسَالٰی	
17.	فَعْلَانُ	رَحْمٰنُ ، شَيْطَانُ ، غَضْبَانُ ، سَكْرَانُ ، كَسْلَانُ	
18.	فُعُل"	غُفُل"	
19.	فَعُولَة"	فَرُوقَة" ، حَمُولَة"	
20.	فُعَّل"	قُلَّب" (یہ وزن جمع مکسر اسمِ فاعل میں بھی مستعمل ہے۔ جیسے : حائض" کی جمع حُيَّض" ہے۔)	

مشق : مندرجہ بالا اسمائے مُبَالَغَه کے حُرُوفِ اصلیّہ (مادّہ) ، قوسین میں لکھیے۔

سبق نمبر 56

مَصْدَر (The Infinitive) کے اَوْزَان

مَصْدَر کے بارے میں کچھ باتیں عِلْمِ اِشْتِقَاق کے باب میں بیان کی جاچکی ہیں۔ اب ان کی مختلف قسموں پر غور کرتے ہیں۔ اَوْزَان اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمایئے۔

1۔ **سَاکِنُ الْعَیْنِ مصدر** : یعنی وہ مَصْدَر جس کا درمیانی حرف ساکن ہوتا ہے۔
جیسے : عِلْم"، دَعْوٰی ، ذِکْرٰی ، مِیْزَان"، رَحْمَة"، رِحْلَة"، سُرْعَة".

2۔ **مَفْتُوحُ الْعَیْنِ مصدر** : یعنی وہ مَصْدَر ، جن کے درمیانی حرف پر زبر ہوتا ہے۔
جیسے : طَلَب"، مَرَض"، دَرَجَة"، صَدَقَة"۔

3۔ **مَکْسُورُ الْعَیْنِ مصدر** : یعنی وہ مَصْدَر ، جس کے درمیانی حرف کے نیچے زیر ہو۔
جیسے : کَذِب"، سَرِقَة"۔

4۔ مَضْمُومُ الْعَیْنِ مصدر : یعنی وہ مَصْدَر ، جس کے درمیانی حرف پر پیش ہو۔

جیسے سَخُط"

5۔ مَصْدَر مِیْمِی : یہ وہ مَصْدَر ، جو مِیْم سے شروع ہوتا ہے اور مَفْعَل" مَفْعِل" ،مَفْعِلَة" اور مَفْعَلَة" کے وَزْن پر آتا ہے۔ اِسْمِ ظَرف کا بھی یہی وَزْن ہے۔ لیکن یہ مَصْدَر کے معانی دیتا ہے۔ جیسے مَدْخَل" ،

6۔ اِسْمِ مَرَّہ : یہ مَصْدَر ، فَعْلَة" کے وَزْن پر آتا ہے اور کام کی تعداد بتاتا ہے۔ جیسے ضَرْبَة" (ایک ضرب) ، ضَرْبَتَیْن (دو ضربیں) نَظْرَة" (ایک نظر) ، جَوْلَة" (ایک پھیرا)۔

7۔ اِسْمِ نَوْع : یہ مَصْدَر ، کام کی نوعیت ، هَیْئَت اور وَضْع کے لیے استعمال ہوتا ہے اور فِعْلَة" کے وَزْن پر آتا ہے۔ جیسے سِیْرَة" (چال چلن)۔

8۔ ایک ہی مادّے سے ، ایک سے زیادہ اَوْزَانِ مَصْدَر آسکتے ہیں۔

9۔ کسی ایک مادّے سے ، مَصْدَر کے سارے اَوزان نہیں آتے۔

10۔ یہ مصادر ، ثلاثی مجرد کے ہیں۔ ثلاثی مزید اور رباعی کے مصادر ان شاء اللہ حصہ دوم میں بیان کیے جائیں گے۔

مَصْدَر (Infintive) کے اَوْزَان

نمبر	قِسْم	وَزْن	مَصَادِر
1.	سَاكِنُ الْعَيْن	فَعْل"	فَهْم" ، عِلْم" ، شُغْل" ، قَطْع" ، بُخْل" ، قَتْل"
2.	سَاكِنُ الْعَيْن	فِعْلَة"	خِدْمَة" ، فِطْرَة" ، شِرْكَة" ، حِسْبَة" ، غِلْظَة" ، خِطْبَة" ، خِلْفَة" ، نِحْلَة" (عطیہ) ، رِحْلَة" ، نِشْدَة"

نمبر	قِسْم	وَزن	مَصادر
.3	سَاكِنُ الْعَيْنِ	فَعْلَة“	زَهْرَة“ ، صَنْعَة“ (کاریگری)، كَثْرَة“ ، لَعْنَة“ ، بَطْشَة“ ، بَهْجَة“ ، خَطْفَة“، رَجْفَة“ ، سَكْرَة“ ، نَزْلَة“ ، رَحْمَة“ ، رَغْبَة“،
.4	سَاكِنُ الْعَيْنِ	فُعْلَة“	نُسْخَة“ ، زُلْفَة“ (قرب) ، سُرْعَة“ ، قُدْرَة“ ، كُدْرَة“
.5	سَاكِنُ الْعَيْنِ	فَعْلیٰ فُعْلیٰ	دَعْوىٰ ، ذِكْرىٰ زُلْفىٰ ، رُجْعىٰ ، بُشْرىٰ
.6	سَاكِنُ الْعَيْنِ	فِعْلَان“	حِرْمَان“
.7	سَاكِنُ الْعَيْنِ	فَعْلَان“	طَيْرَان“ ، سَكْرَان“ ، لَيَّان“
.8	سَاكِنُ الْعَيْنِ	فَعْلَاءُ	بَغْضَاءُ ، رَغْبَاءُ
.10		فَعُّولَة“	جَبُّورَة“
.11	مَفْتُوحُ الْعَيْنِ	فَعَل“	طَلَب“ ، مَرَض“ ، غَرَض“ ، فَرَح“
.12	مَفْتُوحُ الْعَيْنِ	تَفْعَال“	تَجْوَال“ (زیادہ دوڑنا) ، (یہ مَصْدَر میں مبالغہ ہے)
.13	مَفْتُوحُ الْعَيْنِ	فَعَال“	خَرَاج“ ، خَسَار“ ، كَسَاد“، رَشَاد“ ، رَمَاد“ (راکھ) ، سَرَاح“ ، صَغَار“ ، صَلاح“

نمبر	قِسْم	وزن	مصادر
14.	مَفْتوحُ الْعَيْنِ	فَعَلَة"	دَرَجَة" ، صَدَقَة" ، غَلَبَة"
15.	مَفْتوحُ الْعَيْنِ	فِعَال"	جِدَال" ، خِتَام" (مُہر) ، خِصَام" ، خِطَاب" ، رِبَاط" (بازرہنا) ، ذِهَاب" ، رِهَان" ، خِلَاف ، سِرَاع" (جلدی) ، كِفَات" (جمع کرنا)
16.	مَفْتوحُ الْعَيْنِ	فُعَال"	رُفَات" (دھول) ، سُؤَال"
17.	مَفْتوحُ الْعَيْنِ	فَعَالَة"	نَدَامَة" ، مَكَانَة" (عظمت) ، مَهَانَة" (ذلت) ، مَتَانَة" ، لَطَافَة" ، كَهَانَة" ، قَدَامَة" ، عَدَالَة" ، صَحَابَة" ، شَهَادَة" ، شَفَاعَة" ، فَصَاحَة"
18.	مَفْتوحُ الْعَيْنِ	فِعَالَة"	كِفَالَة" ، قِنَاعَة" ، عِمَارَة" ، سِبَاحَة" ، دِرَايَة"
19.	مَكْسُورُ الْعَيْنِ	فَعِل"	كَذِب" ، خَنِق"
20.	مَكْسُورُ الْعَيْنِ	فَعِلَة"	سَرِقَة"
21.	مَكْسُورُ الْعَيْنِ	فَعِيْلَة"	نَصِيْحَة" ، عَزِيْمَة" ، خَدِيْعَة"
22.		فَعْلُوَّة"	جَبْرُوَّة"
23.	اِسْمِ فَاعِل	فَاعِلَة"	بَاقِيَة" (بقا) ، كَاذِبَة" (جھوٹ)
24.	مَكْسُورُ الْعَيْنِ	فَعِيْل"	رَهِين" ، رَحِيْل" ، زَمِيْل"
25.	مَضْمُومُ الْعَيْنِ	فَعُل"	سَخُط"
26.	مَضْمُومُ الْعَيْنِ	فُعُولَة"	صُعُوبَة" ، صُهُوبَة" ، شُهُولَة"

نمبر	قِسْم"	وزن	مصادر
27.	مَضْمُوم الْعَيْنِ (فِعْلِ لَازِم کے مَصَادِر)	فُعُول"	دُخُول" ، ثُبُوت" ، خُرُوج" ، خُشُوع" خُلُود" ، جُلُوس" ، سُكُوت" ، خُلُوص" مضموم العين مصادر عموماً فعلِ لازم کے ہیں وُضُوء" (پانی سے پاکیزگی کا عمل) وضُوء" (وُضُوء" کے پانی کا برتن)
28.	مَضْمُومُ الْعَيْن	فَعُول"	زَهُوق" ، قَبُول" ، وَضُوء" (وُضُوء" کا پانی)
29.	سَاكِنُ الْعَيْن	فُعْلَان"	كُفْرَان" ، غُفْرَان" ، سُبْحَان"
30.		فَعْلُولَة"	قَيْلُولَة"
31.		فَعَالِيَة"	كَرَاهِيَة"
32.		فُعَالَة"	بُغَالَة"
33.	اِسْمِ مَفْعُول"	مَفْعُول"	مَيْسُور" (يُسْر") ، مَكْذُوب" (كِذْب")
34.	مَصْدَر مِيْمِي	مَفْعَل"	مَدْخَل" ، مَقَام" ، مَنَاص" ، مَعَاش" ،
35.	مَصْدَر مِيْمِي	مَفْعِل"	مَرْجِع" ، مَوْعِد" ، مَهْلِك"
36.	مَصْدَر مِيْمِي	مَفْعِلَة"	مَسْغِبَة" ، مَوْعِظَة" ، مَحْمِدَة"
37.	مَصْدَر مِيْمِي	مَفْعَلَة"	مَخْمَصَة" (بھوکا رہنا) ، مَتْرَبَة" (اِفلاس)، مَسْغَبَة" (قحط) ، مَنْقَبَة" ، مَرْحَمَة"
38.		مَفْعُلَة"	مَمْلُكَة"

نمبر	قِسْم	وزن	مَصادر
39.	آوازوں کے لیے مَصْدَر	فعال"	نَباح" ، خُوار" ، صُراع" رُغاء" ، صُراخ" ، بُکاء"
40.	آوازوں کے لیے مَصْدَر	فَعِیل"	نَعِیقُ ، زَئِیر" ، نَہِیق ، شَہِیق" ، نَئِیم"
41.	پیشہ کے لیے مَصْدَر	فِعَالَة"	تِجارَة" ، قِیافَة" ، زِراعَة" ، خِیاطَة" ، کِتَابَة" ، حِیاکَة" ، صِناعَة" ، دِراسَة"
42.	امراض کے لیے مَصْدَر	فُعَال"	زُکَام" ، صُدَاع" ، رُعَاف" ، سُعَال" ، دُوَار"
43.	اضطرب کے لیے مَصْدَر	فَعَلَان"	جَوَلَان" ، خَفَقَان" ، سَیَلَان" ، غَیَلَان" (یہاں عین کلمے پر زبر ہے)
44.	رنگ کے لیے مَصْدَر	فُعْلَة"	حُمْرَة" ، خُضْرَة" ، زُرْقَة" صُفْرَة" ،
45.	اِسمِ مَرَّة" کے مَصْدَر	فَعْلَة"	ضَرْبَة" ، فَرْحَة" ، جَوْلَة" ، نَظْرَة" ، أَكْلَة" (ایک نوالہ)
46.	اِسمِ نوع کے مَصْدَر	فِعْلَة"	جِلْسَة" ، سِیْرَة" ، مِشْیَة"
47.	مثال کے مصدر	عِلَة"	عِدَة" (وعد") ، زِنَة" (وزن") ، صِلَة" (وصل") ، عِظَة" (وعظ") ،

سبق نمبر 57

اِسْمِ تَفْضِیْل

1۔ اِسْمِ تَفْضِیل وہ اِسْم صِفَت ہے ، جو دو اشیاء میں سے ایک شئے کو ، کسی صِفَت میں اعلیٰ اور برتر ظاہر کرے۔ یعنی اس میں تقابل پایا جاتا ہے۔ اور نسبتی برتری یا کُلّی برتری مقصود ہوتی ہے۔

جیسے : زَیْدٌ أَعْلَمُ مِنْ عُمَیْرٍ زید ، عُمَیر سے زیادہ عالم ہے۔

مندرجہ بالا مثال میں أَعْلَمُ 'اِسْمِ تَفْضِیْل' ہے۔ یہ أَفْعَلُ کے وَزْن پر آیا ہے۔ اس کے ساتھ مِنْ کا استعمال ہوا ہے۔

2۔ اسم تفصیل کی دو قسمیں ہیں۔ 1- تفضیلِ بعض 2- تفضیلِ کُلّ

3- تَفْضِیْلِ بَعْض

تَفْضِیلِ بَعْض میں ، بعض چیزوں پر ، بعض چیزوں کی ، جزوی برتری مقصود ہوتی ہے۔ اس میں مِنْ کا استعمال ہوتا ہے۔

4۔ تَفْضِیْلِ کُلّ

تَفْضِیلِ کُل میں ، اِسْمِ تَفْضِیل ، مُضَاف بن کر ، مُضَاف إِلَیْه کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ اس میں مِنْ نہیں آتا۔ تَفْضِیلِ کُلّ میں ، کُلّی برتری

مقصود ہوتی ہے۔ جیسے

a۔ زَیْدٌ أَعْلَمُ النَّاسِ زید لوگوں میں سب سے زیادہ عالم ہے۔

b۔ اَلْأَنْبِیَاءُ أَفْضَلُ النَّاسِ c. مَرْیَمُ أَفْضَلُ النِّسَاءِ

5۔ الفاظ خَیْرٌ" (بہتر) اور شَرٌّ" (بدتر) ، اِسْمِ تَفْضِیْل کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ خَیْرٌ" کی جمع خِیَارٌ" یا أَخْیَارٌ" اور شَرٌّ" کی جمع شِرَارٌ" یا شُرَارٌ" بھی استعمال ہوتے ہیں۔ یہ الفاظ مِنْ ، کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں یا مُضَاف ہوتے ہیں۔ جیسے

a۔ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ نماز ، نیند سے بہتر ہے۔ (مِنْ کے ساتھ)

b۔ أُولٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ یہ لوگ بدترین مخلوق ہیں۔ (مُضَاف کے ساتھ)

6۔ اِسْمِ أَفْعَلُ التَّفْضِیْل پر تنوین نہیں آتی۔ یہ غیر منصرف اسم ہے۔

7۔ واحد، مثنیٰ، جمع اور مذکر و مؤنث کے اوزان آگے ملاحظہ فرمائیے۔

8۔ أَفْعَلُ کے وَزْن پر اسم صِفَت مُشَبَّة بھی آتی ہے، جسے أَفْعَلُ الصِّفَة کہتے ہیں۔ جب کہ یہاں أَفْعَلُ کو أَفْعَلُ التَّفْضِیْل کہتے ہیں۔

9۔ أَفْعَلُ الصِّفَةِ کو أَفْعَلُ التَّفْضِیْل کے معانی میں ادا کرنا مقصود ہو تو أَشَدُّ ، أَکْبَرُ یا أَکْثَرُ کے الفاظ کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ جیسے هُوَ أَشَدُّ سَوَادًا یا أَکْثَرُ حُمْرَةً

اِسْمِ تَفْضِیْل کے اوزان

	وَاحِد	مُثَنّٰی	جَمْع
مُذَکَّر	أَفْعَلُ	أَفْعَلَان	أَفْعَلُونَ یا أَفَاعِلِ
مُؤَنَّث	فُعْلٰی	فُعْلَیَان	فُعْلَیَات" یا فُعَل"

وَزْن	مَوْزُون أفْعَلُ التفْضِيْل
أفْعَلُ	أَبْتَرُ ، أَرْحَمُ ، أَوْهَنُ ، أَرْذَلُ ، أَسْرَعُ ، أَسْفَلُ ، أَجْدَرُ ، أَحَقُّ ، أَهَمُّ ، أَشَدُّ ، أَخَفُّ ، أَثْقَلُ ، أَجَلُّ ، أَنْوَرُ ، أَهْوَنُ ، أَكْبَرُ ، أَصْغَرُ ، أَحْسَنُ ، أَنْفَعُ ، أَفْضَلُ ، أَشْهَبُ ، أَقْرَبُ ، أَصْدَقُ ، أَضْعَفُ ، أَقْسَطُ ، أَنْكَرُ
أَفْعَلَانِ	أَبْتَرَانِ ، أَرْحَمَانِ ، أَوْهَنَانِ ، أَرْذَلَانِ ، أَسْرَعَانِ ، أَسْفَلَانِ ، أَنْوَرَانِ ، أَكْبَرَانِ ، أَفْصَحَانِ
أَفْعَلُونَ يا أَفَاعِلُ	أَبْتَرُونَ ، أَرْحَمُونَ ، أَوْهَنُونَ ، أَرْذَلُونَ ، أَبَاتِرُ ، (جمع مکسر) أَرَاحِمُ ، أَوَاهِنُ ، أَكَابِرُ ، أَرَاذِلُ ، أَصَاغِرُ ، أَفَاضِلُ
فُعْلَى	حُسْنَى ، فُضْلَى ، سُفْلَى ، كُبْرَى ، عُقْبَى ، صُغْرَى
فُعْلَيَانِ	كُبْرَيَانِ ، سُفْلَيَانِ ، حُسْنَيَانِ ، عُلْمَيَانِ
فُعْلَيَاتٌ یا فُعَلٌ	كُبْرَيَاتٌ ، حُسْنَيَاتٌ ، سُمْعَيَاتٌ (جمع مکسر) كُبَرٌ ، فُضَلٌ ، حُسَنٌ ، سُمَعٌ

مشق : مندرجہ بالا اَفْعَلُ التفضیل کو

a- واحد مذکر سے واحد مؤنث بنائیے۔

b- واحد مؤنث سے واحد مذکر بنائیے۔

c- مُثنّٰی مذکر سے مُثنّٰی مؤنث بنائیے۔

d- جمع مذکر سے جمع مؤنث بنائیے۔

مشق : خالی جگہوں کو اوپر کے وزن پر قیاس کر کے لکھیے۔

مُذکّر واحد	مُذکّر مثنی	مُذکّر جمع	مؤنّث واحد	مؤنّث مثنّٰی	مؤنّث جمع
أَكْبَرُ	أَكْبَرَانِ	أَكْبَرُوْنَ یا أَكَابِرُ	كُبْرٰى	كُبْرَيَانِ	كُبْرَيَاتٌ یا كُبَرٌ
أَصْغَرُ		یا	صُغْرٰى		یا
أَسْفَلُ		یا	سُفْلٰى		یا
أَحْسَنُ		یا	حُسْنٰى		یا
أَفْضَلُ		یا	فُضْلٰى		یا فُضَلٌ
أَقْبَحُ		یا	قُبْحٰى		یا
أَحَقُّ		یا	حُقْيَا		یا
أَتْقٰى	أَتْقَيَانِ	یا	تُقْيَا		یا
أَعْلٰى	أَعْلَيَانِ	یا	عُلْيَا		یا
أَنْصَرُ		یا	نُصْرٰى		یا
أَكْرَمُ		یا	كُرْمٰى	كُرْمَيَانِ	یا
أَعْلَمُ		یا	عُلْمٰى	عُلْمَيَانِ	یا
أَسْمَعُ	أَسْمَعَانِ	أَسْمَعُوْنَ یا أَسَامِعُ	سُمْعٰى	سُمْعَيَانِ	سُمْعَيَاتٌ
أَقْسَطُ					
أَطْهَرُ					

1- اِسْمِ تَفْضِیلِ بَعْض کی مثالیں

مندرجہ ذیل مثالوں میں ، مِنْ کا استعمال ہوا ہے۔

a۔ أَلْتِجَارَةُ أَنْفَعُ مِنَ الزِّرَاعَةِ تجارت ، زراعت سے زیادہ فائدہ بخش ہے۔

b۔ فَاطِمَةُ أَفْضَلُ مِنْ زَيْنَبَ فاطمہ ، زینب سے زیادہ افضل ہے۔

c۔ أَلنِّيْلُ أَطْوَلُ مِنَ الْفُرَاتِ دریائے نیل، دریائے فرات سے زیادہ لمبا ہے۔

d. اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِي وَ رَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِي مِنْ عَمَلِي. (مستدرك حاكم)

” اے اللہ ! تیری بخشش میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے، اور میں اپنے عمل سے زیادہ تیری رحمت کا امیدوار ہوں۔“

2- اِسْمِ تَفْضِیلِ کُل کی مثالیں

مندرجہ ذیل چند مثالوں میں ، اِسْمِ تَفْضِیْل کُل ، بَطَوْرِ مُضَاف آیا ہے۔

a۔ أَفْضَلُ الأَعْمَالِ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا اعمال میں افضل ترین عمل وقت پر نماز ہے۔

(یہاں أَفْضَل مُضَاف ہے اور أَلْأَعْمَال مُضَاف إِلَيْهِ ہے۔)

b۔ ﴿ إِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ ﴾ (أَلْحُجُرات: 13)

(یہاں ’ أَكْرَمَ ‘ كُمْ کی ضَمِیر کے ساتھ بطور مُضَاف استعمال ہوا ہے۔)

c. ﴿ إِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ ﴾ (عنکبوت:41)

"یقیناً کمزور ترین گھر، مکڑی کا گھر ہوتا ہے۔"

(یہاں اِسْمِ تَفْضِیْل اَوْهَنَ ، بطورِ مُضاف استعمال ہوا ہے۔)

d. ﴿ هُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴾ (یوسف:64)

"وہ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔"

e. ﴿ إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ ﴾ (اَلْمُدثر:35)

" یہ دوزخ بھی بڑی چیزوں میں سے ایک ہے۔"

(یہاں کُبَرُ جمع مؤنث اسم تفضیل ہے)

f. ﴿ نِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴾ (رَعْد:24)

"کیا ہی خوب ہے یہ آخرت کا گھر۔" (دار، مؤنث سماعی ہے۔)

(یہاں عقبیٰ ، فُعلیٰ کے وزن پر واحد مؤنث اسم تفضیل ہے۔)

g. ﴿ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ ﴾ (هود:27)

"یہ لوگ، ہمارے پست لوگ ہیں بے سوچ سمجھے۔"

(یہاں أَرَاذِلُ ، أَفَاعِلُ کے وزن پر جمع مذکر اسم تفضیل ہے۔ منکرین کہتے تھے کہ نبیؐ کے پیروکار ہماری قوم کے نچلے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم کیسے اپنے أَرَاذِلُ کی پیروی کر سکتے ہیں؟)

سبق نمبر 58

اِسْمُ الصِّفَةِ الْمُشَبَّهَةِ

1۔ صِفَتِ مُشَبَّہ وہ اسم ہے ، جو عموماً فعلِ لازم سے مُشْتَق ہو تا ہے اور کسی ذات کی ثابت شدہ صِفَت ظاہر کر تا ہے۔

اسم صفت معنی اور مفہوم ، میں اسمِ فاعِل اور اسم مفعول سے مشابہ ہو تا ہے۔

جیسے آپ کسی صاحبِ جمال کو ، "جَمِيْل" کہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہے حسن و جمال اُس کی ثابت شدہ ، مستقل اور پائیدار صفت ہے۔

2۔ اسْم فاعِل کے بر عکس ، اسمِ صفت مُشَبَّہ میں ، وَصْف ، "مستقل اور پائیدار ، ہو تا ہے۔ جیسے جَمِيل" اور حَسَن".

(لیکن فَعْلَانُ (عَطْشانُ) اور فُعْلَىٰ (عَطْشىٰ) کی صفت عارضی ہوتی ہے۔)

اسم فاعل کی صِفت ، غیر مستقل ، عارضی اور ناپائیدار ہوتی ہے۔

سَارِق" ، اسمُ فَاعِل ہے۔ اگر آپ ، زید کو سَارِق کہیں تو یہ اُس کی مستقل اور پائیدار صفت نہیں ہے۔ بلکہ اس کے معنی یہ ہوئے کہ سر قے کا فعل سر زد ہوا ہے۔

3۔ أَفْعَلُ کے وزْن پر آنے والے اَسمائے صِفْت 'أَفْعَلُ الصِّفَه، کہلاتے ہیں۔ (یہ اَفْضَل التَّفْضِيْل نہیں ہیں۔) اِن کی تانیث فَعلَاءُ اور جَمعَ فُعْل" کے وَزْن پر آتی ہے۔ اَفعل التَّفْضِيْل ، ایک دوسرے پر بر تری اور فضیلت ثابت

کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جب کہ اَفعل الصّفه ، رنگ ، عیب اور انسانی حلیے کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

4۔ اِسمِ صفت میں زمانہ نہیں پایا جاتا۔

5۔ بعض اوقات اِسْمِ صِفَت مُشَبَّه، مُتَعدِّی اَفْعَال سے بھی بنتے ہیں اور مَفْعُول" کے معانی دیتے ہیں۔

جیسے فَعِیْل" کے وَزن پر قَتِیْل" (قتل کیا ہوا) ، جَرِیْح" (مَجْرُوح")، ذَبِیْح" (مَذْبُوح") ، أسِیْر" (بمعنی مَأسُور یعنی قیدی)

اور فَعُول" کے وَزْن پر رَسُول" (بھیجا ہوا بمعنیٰ مُرسَل")

6۔ اہلِ حرفت کے لیے صِفَت مُشَبَّه ، فَعَّال" کے وَزْن پر آتی ہے۔ جیسے نَجَّار"

7۔ اِسمِ صِفَت مُشَبَّه کے مختلف اَوزان ہیں جو آگے دیکھے جاسکتے ہیں۔

نمبر	وَزْن	مَوْزُون اِسمِ صِفَت مُشَبَّه
1.	فَعِیْل" (مذکر و مؤنث دونوں کے لیے)	فَصِیْح" ، سَعِیْد" ، کَرِیْم" ، قَتِیْل" ، رَحِیْم" ، خَلِیْل" ، زَعِیْم" ، سَرِیْع"، سَفِیْه" ، سَقِیْم" ، خَصِیْم" ، بَشِیْر" ، بَصِیْر" ، رَجِیْم" ، رَفِیْق" ، رَهِیْن" ، غَلِیْظ" ، نَضِیْد" (ایک پر ایک) ، نَقِیْر" (کندہ کیا ہوا) ، هَضِیْم" (پتلا) بَهِیْج" (خوشگوار) ، رَحِیْقُ (عمدہ شربت) ، سَمِیْن" (موٹا) ، نَفِیْس" ، حَرِیْص" (لالچی)
	فَعِیْل"	مفعول" کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے قَتِیْل" ، جَرِیْح" ، ذَبِیْح" ، اَسِیْر"

نمبر	وَزْن	مَوْزُون اِسْمِ صِفَت مُشَبَّه
2.	فَعُول"	شَفُوق" ، وَقُور" ، غَفُور" ، رَسُول" ، هَلُوع" ، ظَلُوم" ، جَهُول" ، قَتُور" (مذکر و مؤنث دونوں کے لیے)
3.	فَعْلَانُ (مُذکر)	کَسْلَانُ ، تَعْبَانُ، عَطْشَانُ ، فَرْحَانُ ، غَضْبَانُ ، جَوْعَانُ، حَيْرَانُ. عام قاعدے کے خلاف، یہ صِفَت عارضی ہے۔
4.	فعلٰی (مؤنث)	کَسْلٰی ، غَضْبٰی ، عَطْشٰی ، جَوْعٰی ، فَرْحٰی ، تَعْبٰی یہ فَعْلَانُ کے مؤنث کے طور پر آتا ہے اور یہ عارضی صِفَت ہے۔
5.	فَاعِل"	عَادِل" ، عَالِم" ، جَاهِل" ، صَادِق"
6.	فَعِل"	فَرِح"
7.	فَعْل"	عَذْب" ، صَعْب"
8.	فَعَل"	حَسَن"
9.	فِعْلَة"	قِسْمَة" (تقسیم)
10.	فُعَال"	شُجَاع" ، عُجَاب"
11.	فَعَال"	جَبَان" (بزدل)
12.	فِعَال"	کِرَام" (جَمْع کَرِيْم")
13.	فُعُل"	جُنُب"
14.	فَعَّال" (اہل حرفت کے لیے)	خَيَّاط" (درزی) ، نَجَّار" (بڑھئی)، خَبَّاز" (نان بائی) ، حَجَّام" ، بَزَّاز" (پارچہ فروش)

نمبر	وزن	موزون اسم صفت مشبہ
15.	فعِیلَۃ"	بصِیرَۃ" ، خَبِیثَۃ" ، خَلِیفَۃ"
16.	فَعَائِلُ	بَصَائِرُ ، خبائث" (یہ غیر منصرف ہے۔)
17.	أفْعَلَ الصِّفَہ	یہ صفت رنگ ، عیب اور انسانی حلیے سے متعلق ہوتی ہے۔ یہ صفت تین اَوْزَان اَفْعَلُ ، فُعَلاءُ اور فُعْل" کے وزن پر آتی ہے۔ تفصیلات اگلے صفحے پر آرہی ہیں۔
a-	أفْعَلُ	أحْمَرُ ، أسْوَدُ ، أعْرَجُ (واحد مذکر کے لیے)
b-	فُعْلاءُ	حَمْرَاءُ ، سَوْدَاءُ ، عَرْجَاءُ (واحد مؤنث کے لیے)
c-	فُعْل"	حُمْر" ، سُوْد" ، عُرْج" أفْعَلُ اور فُعْلاءُ کی جمع

اہم نوٹ : إسمِ أفْعَلُ الصِّفَّۃ کو ، افعَلُ التفضیل کے معانی میں ادا کرنا مطلوب ہو تو أشَدُّ ، أكْبَرُ یا أكْثَرُ کا اضافہ کردیا جاتا ہے۔

جیسے هُوَ اَشَدُّ سَوَادًا

یہاں سَوَادًا سیاہی کی صفت ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوا ہے۔ اور اَشَدُّ زیادہ سیاہی اور سیاہی کی شدت بیان کرنے کے لیے بطور اسم تفضیل استعمال ہوا ہے۔

رنگ عیب اور حلیے کے لیے اَفْعَلُ کے وزن پر اسمائے صفت

رنگ، عیب اور حلیۂ انسانی سے متعلق صِفَت مُشَبَّہ کے مختلف اوزان حسبِ ذیل ہیں۔ یاد رہے کہ یہ اسماء افعل التفضیل نہیں ہیں۔ بلکہ افعل الصِّفَة ہیں۔

جمع مُذکّر و مُؤنّث	وَاحِدْ مؤنّث	واحد مُذکّر	وَزْن
فُعْلٌ	فَعْلَاءُ	أَفْعَلُ	
صُمٌّ	صَمَّاءُ	أَصَمُّ (بہرہ)	(مُضَاعَفْ)
عُمْيٌ	عَمْيَاءُ	أَعْمٰی (اندھا)	(نَاقِصْ)
زُرْقٌ	زَرْقَاءُ	أَزْرَقُ (نیلا)	مَوْزُون
خُضْرٌ	خَضْرَاءُ	أَخْضَرُ (سبز)	
صُفْرٌ	صَفْرَاءُ	أَصْفَرُ (پیلا)	مَوْزُون
خُرْسٌ	خَرْسَاءُ	أَخْرَسُ (گونگا)	
بُكْمٌ	بَكْمَاءُ	أَبْكَمُ (گونگا)	مَوْزُون
عُرْجٌ	عَرْجَاءُ	أَعْرَجُ (لنگڑا)	
حُوْرٌ	حَوْرَاءُ	أَحْوَرُ (سیاہ چشم)	مَوْزُون
حُمْرٌ	حَمْرَاءُ	أَحْمَرُ (سُرخ)	مَوْزُون
سُوْدٌ	سَوْدَاءُ	أَسْوَدُ (کالا)	
بِيْضٌ	بَيْضَاءُ	أَبْيَضُ (سفید)	
عِيْنٌ	عَيْنَاءُ	أَعْيَنُ (فراخ چشم)	مَوْزُون

اَسمائے مُشْتَقَّہ ایک نظر میں

آپ مصدر ، مادّہ اور سات اسمائے مُشتقہ کے بارے میں جان چکے ہیں۔ ان کے اوزان سے واقف ہو چکے ہیں۔

مندرجہ ذیل جدول کو، پہلی دو مثالوں اور پچھلے اسباق کی روشنی میں پُر کیجیے۔

مادہ	مصدر	فاعل	مفعول	ظرف	آلہ	صفت	مبالغہ	تفضیل
ن ص ر	نَصْرٌ	نَاصِرٌ	مَنْصُوْرٌ	مَنْصَرٌ	مِنْصَرٌ	نَصِيْرٌ	نَصَّارٌ	أَنْصَرُ
ف ت ح	فَتْحٌ	فَاتِحٌ	مَفْتُوْحٌ	مَفْتَحٌ	مِفْتَاحٌ	فَتِيْحٌ	فَتَّاحٌ	أَفْتَحُ
ع ل م								
ح س ب								
ك ت ب								
ض ر ب								
ك ر م								
س م ع								
ق ت ل								
ر ح م								
ن ك ر								
ج ب ر								
ظ ل م								
ر ز ق								
ك ف ر								

باب نمبر 10

سبق نمبر 59

حُرُوفِ مُشَبَّہ بِالفِعْلِ (حُرُوفِ نَاسِخہ)

عربی زبان میں چھ حُرُوف ایسے ہیں ، جو ہیں تو حُرُوف ، لیکن یہ فِعْل کی طرح کام کرتے ہیں، اس لئے انہیں حُرُوف مُشَبَّہ بِفِعْلٍ کہتے ہیں اور حُرُوفِ نَاسِخَہ بھی کہتے ہیں۔انہیں إِنَّ وَ أَخَوَاتُهَا (إِنَّ اور اُس کی بہنیں) بھی کہا جاتا ہے۔

1۔ إِنَّ

إِنَّ (یقیناً) سے خبَر یقینی بن کر شک سے پاک ہو جاتی ہے۔اس سے جملے میں تاکید اور زور پیدا ہوتا ہے۔ إِنَّ ، عموماً جملے کے شروع میں آتا ہے۔

2۔ أَنَّ

اَنَّ (کہ) کے معنی میں ، جملے کے وسط میں آتا ہے۔ جیسے

a۔ لِأَنَّهُ = کیوں کہ وہ (لِ + أَنَّ + هُ)

b۔ كَأَنَّهُ = گویا کہ وہ (كَ + أَنَّ + هُ)

3۔ كَأَنَّ

كَأَنَّ (گویا کہ) تشبیہ کے لئے استعمال ہوتا ہے اور تشبیہ اور تاکید جمع ہو جاتے ہیں۔

4۔ لٰكِنَّ

لٰكِنَّ (لیکن) غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے آتا ہے۔

5۔ لَيْتَ

لَيْتَ (کاش) آرزو اور تمنا کو ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے۔

6۔ لَعَلَّ

لَعَلَّ (شاید) اُمید اور توقع کے اظہار کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

إِنَّ وَ أَخَوَاتُهَا کے قواعد

1۔ یہ حُرُوف ، مُبْتَدَاء اور خَبَر پر آتے ہیں۔

2۔ حُرُوف مُشَابِه بِالْفِعْلِ ، مُبْتَدَاء کو مَنْصُوب کرتے ہیں اور خَبَر کو مَرْفُوع برقرار رکھتے ہیں۔

3۔ اِن حُرُوف کی خَبَر ، إِنَّ کی خَبَر کہلاتی ہے۔

4۔ اِن حُرُوف کا عمل ، أَفْعَالِ نَاقِصَه کے عمل کے بالکل برعکس ہوتا ہے۔ أَفْعَالِ نَاقِصَه ، مُبْتَدَاء کو مَرْفُوع برقرار رکھتے ہیں اور خَبَر کو مَنْصُوب کرتے ہیں۔

اِنَّ اور کَانَ کے اثرات کا فرق

اِنَّ ، حرفِ ناسخ ہے اور کَانَ اَفْعَالِ ناقصہ میں سے ہے۔ جملہ اسمیہ پر دونوں کے اثرات مندرجہ ذیل جدول میں ملاحظہ فرمائیے :

جملۂ اسمیہ	إنَّ کے ساتھ جملۂ اسمیہ	کان کے ساتھ جملۂ اسمیہ
اللّٰہُ قَدِیْرٌ	إنَّ اللّٰہَ قَدِیْرٌ	کانَ اللّٰہُ قَدِیْراً
الکتابان مُفِیْدان	إنَّ الْکِتابَیْنِ مُفِیْدَانِ	کانَ الْکتابَانِ مُفِیْدَیْنِ
الطالبۃُ مُجْتَھِدَۃٌ	إنَّ الطَّالِبَۃَ مُجْتَھِدَۃٌ	کانَ الطَّالبۃُ مُجْتَھِدَۃً
اَلْمُنافِقُوْنَ کَاذِبُوْنَ	إنَّ اَلْمُنافِقِیْنَ کَاذِبُوْنَ	کانَ اَلْمُنافِقُوْنَ کَاذِبِیْنَ

5۔ إنّما

إنّما ، دو حروفوں سے مرکب ہے (إنَّ + مَا)۔ إنَّ ، کے ساتھ اگر 'مَا' لگ جائے ، تو إنَّ کا عمل ، باطل ہو جاتا ہے۔اور مبتداء منصوب نہیں ہوتا۔ یہ 'مَا' 'مَا الکافَّۃُ' (عمل کو روک دینے والا) کہلاتا ہے۔

a۔ إنَّمَا ، جملے کے شروع میں آتا ہے اور 'حَصْرٌ' کا مفہوم پیدا کرتا ہے۔ یعنی مفہوم کو مُقید، محدود اور محصور کر دیتا ہے۔ جیسے

i۔ إنَّمَا الْمُؤمِنُونَ إخْوَۃٌ" اہلِ ایمان تم آپس میں بھائی بھائی ہو۔

ii۔ إنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ صدقات تو صرف محتاج لوگوں کے لیے ہیں۔

iii۔ إنَّمَا أنَاْ بَشَرٌ" مِّثْلُکُمْ میں تو صرف تمہاری طرح ایک انسان ہوں۔

(اوپر کی مثالوں میں ، مؤمنونَ ، صدقاتُ اور اَنا مرفُوع ہیں۔)

b۔ إنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیْرٌ". یقیناً اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

یہاں اللہ ، إنَّ کا مُبْتَدَاء ہے. قَدِیْرٌ" إنَّ کی خبر ہے۔

إنَّ نے مُبْتَدَاء (اللّٰہَ) کو منصُوب کر دیا ہے۔ لیکن قَدِیْرٌ"، مرْفُوع ہی ہے۔

c۔ إنَّمَا إلٰھُکُمْ إلٰہٌ" وَاحِدٌ" (یہاں إنَّ کے بعد مَا ہے۔ مَا کی

وجہ سے ، إنَّ کا عمل ، باطل ہو گیا ہے۔ چنانچہ | إله” ، مَرْفُوع | ہے۔)

.6 إنَّ کے بعد، إسْمِ ظَاهِر بھی آسکتا ہے اور إسْمِ ضَمِير بھی۔ دونوں مَنْصُوب ہوں گے۔
ضَمِیروں کے ساتھ اس کی مختلف صورتیں حسبِ ذیل ہیں :
جیسے إنَّهُ ، إنَّهَا ، إنَّكَ ، إنِّي ، إنَّا - إنّي کو إنَّنِي اور إنَّا کو إنَّنَا بھی پڑھتے ہیں۔

-7 اگر إنَّ، ایک سے زیادہ أسْمَاء پر آئے تو وہ تمام إسْم مَنْصُوب ہو جائیں گے۔
جیسے إنَّ زَيْداً وَ خَالداً صَالِحَانِ یقیناً زید اور خالد دونوں نیک ہیں۔

-8 بعض اوقات ، حروف مشبہ بفعل کا مبتداء مؤخر کر دیا جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔
إنَّ اور اس کے منصوب اسمِ مبتداء کے درمیان ، مجرور خبر آگئی ہے۔
دوسرے لفظوں میں مبتداء کو مؤخر کر دیا گیا ہے۔ جیسے

-a إنَّ فِي ذٰلِك لَآيَةً
-b إنَّ إلَيْنَآ إيَابَهُمْ
-c إنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ

إنَّ کی مثالیں

-1 ﴿ إنَّ الإنْسَانَ لِرَبِّه لَكَنُود“ ﴾ (العٰدیٰت:6)
”حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔“

-2 ﴿ إنَّمَا اللهُ إلٰه“ وَاحِد“ ﴾ (النساء:171) ” اللہ تو بس ایک ہی خدا ہے۔“

-3 ﴿ إنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ ﴾ (المنافقون:1) ” یہ منافق جھوٹے ہیں۔“

4۔ إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَآءِ. (الحدیث) ”درحقیقت علماء ہی انبیاء کے وارث ہیں۔“

أَنَّ کی مثال

﴿ إِعْلَمُوا أَنَّ اللهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴾ (البقرة:196)

”خوب جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔“

إِنَّ کے استعمال کے مواقع

1۔ إِنَّ جملہ کے شروع میں آتا ہے اور أَنَّ درمیان میں ، فعل کے بعد آتا ہے اور یہ دونوں جملہ کے مضمون کو 'یقینی' بنا دیتے ہیں۔ جیسے

a۔ ﴿ إِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ ﴾ (طه:15) ”بے شک قیامت آنے والی ہے۔“

b۔ إِعْلَمُوا أَنَّ اللهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ. (البقرة:244)

”لوگو جان لو! یقیناً اللہ سننے اور جاننے والا ہے“

2۔ إِنَّ کے بعد إِسْم اور خَبَر سے مل کر جملہ مکمل ہو جاتا ہے۔ اور أَنَّ کے بعد إِسْم اور خَبَر مُفْرَد کا کام دیتے ہیں۔ (دوسرے معنوں میں أَنَّ ، ایک اور جملے کا محتاج ہوتا ہے۔)

3۔ إِسْمِ مَوْصُول (مَا) کے بعد إِنَّ ، پڑھا جاتا ہے۔

﴿ اٰتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوْءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ ﴾ (القصص:76)

”ہم نے اُس کو (قارون کو) اتنے خزانے دے رکھے تھے کہ ، اُن کی کنجیاں طاقتور آدمیوں کی ایک جماعت مشکل سے اُٹھا سکتی تھی۔“

4۔ قسم کے جواب میں ، اِنَّ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے

﴿ وَاللهِ ، اِنَّه، فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴾ " خدا کی قسم ! وہ کُھلی گمراہی میں ہے۔"

5۔ قَالَ ، يَقُوْلُ ، قَوْلٌ کے کسی صیغے کے بعد بھی اِنَّ پڑھا جاتا ہے۔

﴿ قَالَ اِنِّیّ عَبْدُ اللهِ ﴾ (مریم:30) " حضرت عیسیٰؑ نے کہا ! یقیناً میں اللہ کا بندہ ہوں۔"

6۔ نِداء کے بعد بھی اِنَّ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے

﴿ يَآأَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیّ رَسُوْلُ اللهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ﴾ (الاعراف:158)

" اے انسانو ! میں تم سب لوگوں کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔"

7. واؤ حالیه کے بعد (ایسی واؤ ، جو 'حال' کا معنی دے رہی ہو) اِنَّ پڑھا جاتا ہے۔ جب ایک جملے کی وضاحت کے لئے، دوسرا جملۂ حالیه استعمال ہو۔

﴿ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ ﴾ (البقرة:146)

"جب کہ ، اُن میں سے ایک فریق حق کو چھپاتا ہے۔"

8۔ حُرُوفِ تَنْبِيْه کے بعد بھی اِنَّ پڑھا جاتا ہے۔

﴿ أَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ﴾ (یونس:55)

"آگاہ ہو جاؤ ! آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے۔ اللہ کا ہے۔"

9۔ حُرُوفِ تَصْدِيْق کے بعد بھی اِنَّ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے

نَعَمْ ! اِنِّی غَرِيْبٌ" (جی ہاں ، میں اجنبی ہوں۔)

10۔ حَرْفِ اِسْتِثْنَاء (اِلاَّ) کے بعد اِنَّ پڑھا جاتا ہے۔

مَا جَاءُ وآ اِلاَّ اِنَّهُمْ لَكَارِهُوْنَ.

(وہ لوگ ، سخت بے دلی کے ساتھ آئے۔)

11۔ إِنَّ کی خبر پر ، کبھی لامِ تاکید (مفتوح) لگادیا جاتا ہے۔ جیسے

﴿ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ﴾ (الحجر: 6) "آپ یقیناً مجنون ہیں۔"

أَنَّ کے استعمال کے مواقع

پہلے بتایا گیا ہے کہ أَنَّ کے بعد آنے والا جملہ مفرد کا کام دیتا ہے۔ اس لئے أَنَّ فَاعِل، مَفْعُول اور مُضَاف إِلَيه سب کچھ بن سکتا ہے۔

1۔ أَنَّ بحَيْثِيَّتِ فَاعِل

جیسے ﴿ أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ ﴾ (عنکبوت: 51)

فاعل

"کیا اُن لوگوں کے لئے یہ (نشانی) کافی نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی ہے؟"

2۔ أَنَّ بحَيْثِيتِ مُضَاف إِلَيه

جیسے : فَعَلَ هٰذَا مِنْ حَيْثُ أَنِّيْ لَا أُحِبُّهُ.

مضاف اليه

(اُس نے یہ اس لئے کیا کہ وہ مجھے ناپسند ہے۔)

3۔ أَنَّ بحَيْثِيتِ مَفْعُول بِهِ

جیسے ﴿ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ ﴾ (الانعام: 81)

مفعول به

"اور تم لوگ اللہ کے ساتھ شریک بناتے ہوئے نہیں ڈرتے۔"

4۔ حَرْفِ جَرّ کے بعد

حَرْفِ جَرّ کے بعد أَنَّ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے

﴿ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ ﴾ (الحج:6)

''یہ سب کچھ ، اس وجہ سے ہے کہ اللہ ہی حق ہے۔'' یہاں ، یہ ب کے بعد آیا ہے۔

5۔ حَرْفِ شرط لَوْ کے بعد

حَرْفِ شرط لَوْ کے بعد أَنَّ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے

﴿ لَوْأَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا ﴾ (المائدۃ:36)

'' اگر اُن کے قبضے میں ساری زمین کی دولت ہو۔''

6۔ مَا (ظرفِ زمان) کے بعد

مَا (ظرفِ زمان) کے بعد أَنَّ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے

وَاقْرَأْ مَا أَنَّه' كَاتِبٌ''۔ (اور جیسے جیسے وہ لکھتا جائے ، تو پڑھتا جا۔)

کَأَنَّ کی مثالیں

1۔ كَأَنَّ عَلِيًّا أَسَدٌ''. (گویا کہ علی شیر ہے۔)

قرآن مجید میں ، كَأَنَّ کے بعد مَنْصُوب إِسْمِ ضَمِير استعمال ہوا ہے۔

2۔ ﴿ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ﴾ (الرحمٰن:58)

''گویا کہ وہ عورتیں ، ہیرے اور موتی ہیں۔''

3۔ ﴿ كَأَنَّه' هُوَ ﴾ (النمل:42) '' گویا کہ یہ تو وہی (تخت) ہے۔''

4۔ ﴿ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ ﴾ (النُّور:35)

"گویا کہ وہ موتی کی طرح چمکتا تارا ہے۔"

5۔ ﴿ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ﴾ (المنافقون:4)

"گویا کہ یہ، لکڑی کے کُندے ہیں، جو دیوار کے ساتھ چُن کر رکھ دیئے گئے ہیں۔"

6۔ ﴿ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ﴾ (الطُّور:24)

"گویا کہ یہ خدمت گار، چھپائے گئے موتی ہیں۔"

لٰکِنَّ کی مثالیں

1۔ ﴿ وَ لٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾ (المنافقون:8)

"لیکن یہ منافقین اس کا علم نہیں رکھتے۔"

یہاں مُنَافِقُونَ، لٰکِنَّ کی وجہ سے مَنْصُوب ہو کر مُنَافِقِيْنَ ہو گیا ہے۔

2۔ ﴿ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا ﴾ (البقرة:102)

"سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا تھا بلکہ شیاطین نے کفر کیا تھا۔"

3۔ ﴿ وَ لٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴾ (النمل:73)

"لیکن، ان کے اکثر لوگ، شکریہ ادا نہیں کرتے۔"

(یہاں أَكْثَرَ، مَنْصُوب ہے۔)

لَعَلَّ کی قرآنی مثالیں

مندرجہ ذیل مثالوں میں ، لَعَلَّ نے أسْماء کو ، مَنْصُوب کر دیا ہے۔

1۔ ﴿ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ﴾ (الشوریٰ:17)

" شاید کہ فیصلہ کی گھڑی قریب آ لگی ہو۔"

2. ﴿ لَعَلَّ اللهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْراً ﴾ (الطلاق:1)

"شاید ، اللہ اس کے بعد ، کوئی راستہ نکال دے۔"

3. ﴿ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيْباً ﴾ (الاحزاب:63)

"شاید ، قیامت کی گھڑی قریب آ لگی ہو۔"

مندرجہ ذیل مثالوں میں ، لَعَلَّ نے ، ضَمِیروں کو مَنْصُوب کر دیا ہے۔ یہ بات نوٹ کیجئے کہ ہر جملے میں ، ضَمِیروں کے مطابق ہی ، فِعْل استعمال ہوا۔ ضَمَائِر ، چونکہ مَبْنی ہوتے ہیں اس لئے ان کا إعراب ' محلّی ' ہوتا ہے اور سیاق و سباق سے پہچانا جاتا ہے۔

1۔ ﴿ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِنْ كَانُوا هُمُ الْغَالِبِيْنَ ﴾ (الشعراء:40)

" شاید کہ ہم جادوگروں ہی کی پیروی کریں۔ اگر وہ غالب آگئے۔"

2. ﴿ لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ ﴾ (یوسف:46)

" شاید ، میں اُن لوگوں کے پاس واپس جاؤں۔"

3. ﴿ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ﴾ " شاید وہ لوگ جان لیں۔" (یوسف:46)

4. ﴿ لَعَلِّيْ اٰتِيكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ ﴾ (طه:10)

" شاید ، اُس میں سے میں کوئی انگارہ لے کر تمہارے پاس آؤں۔"

5. ﴿ لَعَلِّيْ أَعْمَلُ صَالِحاً ﴾ " شاید ، میں نیک عمل کروں۔" (المؤمنون:100)

لَيْتَ کی مثالیں

1۔ لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُودُ. (کاش! جوانی لوٹ آتی۔) شَبَاب" مَنْصُوب ہو گیا۔

2۔ لَيْتَ الرَّبِيْعَ دَائِم". (کاش ! موسمِ بہار ، دائمی ہوتا) رَبِيْع" مَنْصُوب ہو گیا۔

قرآن مجید میں لَيْتَ کے بعد بھی مَنْصُوب أَسْمَائے ضَمِیر استعمال ہوئے ہیں

3۔ ﴿ يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴾ (القصص: 79)

" اے کاش! ہمیں بھی وہی کچھ عطا کیا جاتا جو قارون کو دیا گیا ہے۔ وہ تو بڑا نصیب والا ہے۔"

4۔ ﴿ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا ﴾ (الانعام: 27)

" وہ کہیں گے کاش ! ہم لوٹائے جائیں اور پھر اپنے رب کی آیات کو نہ جھٹلائیں۔"

5۔ ﴿ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴾ (النساء: 73)

" اے کاش ! میں بھی اُن کے ساتھ ہوتا ، تو بڑا کامیاب بن جاتا۔"

6۔ ﴿ يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴾ (الحاقة: 27)

" کاش وہی (میری وہی موت ، جو دنیا میں آئی تھی) فیصلہ کُن ہوتی۔"

منظوم خلاصہ

مولانا فراہیؒ کی نظم تُحفَةُ الاعراب سے متعلقہ حصہ درج کیا جاتا ہے۔

مُسْتَنَد بَعدِ مُشَبَّهَاتُ الْفِعْل

اِنَّ ، اَنَّ ، کَاَنَّ ، لٰکِنَّ یا کہ لَیْتَ ، لَعَلَّ آئیں اگر
مُسْتَنَد پر تو ہو گا وہ مَنْصُوب پر نہ ہو گا خَبَر پہ اِن کا اَثر
جیسے اِنَّ الْمَسِيحَ اِنسَانٌ یعنی سچ ہے، کہ ہے مَسِیح بَشَر
یا لَعَلَّ الأَخَيْنِ صَيَّادَان ہیں شکاری یہ دونوں، بھائی مگر
یا کہ لَیْتَ البَنِيْنَ مُصْطَلِحُونَ کاش کہ ہوتے، صُلْح جُو یہ پِسَر

سبق نمبر 60

أَفْعَال نَاقِصه

فِعْلِ لاَزِم ، کے بارے میں (سبق نمبر 39 سے) آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ یہ وہ فِعْل ہے جو مَفْعُول کا محتاج نہیں ہوتا۔ اور صرف فَاعِل کے ساتھ مل کر مفہوم کو پورا کر دیتا ہے۔

فِعْلِ لاَزِم کی ایک خاص قسم ہے جسے **فِعْلِ نَاقِص** کہتے ہیں۔ اِنْ أَفْعَالِ نَاقِصہ کی تعداد محدود اور مُتَعَیَّن ہے۔

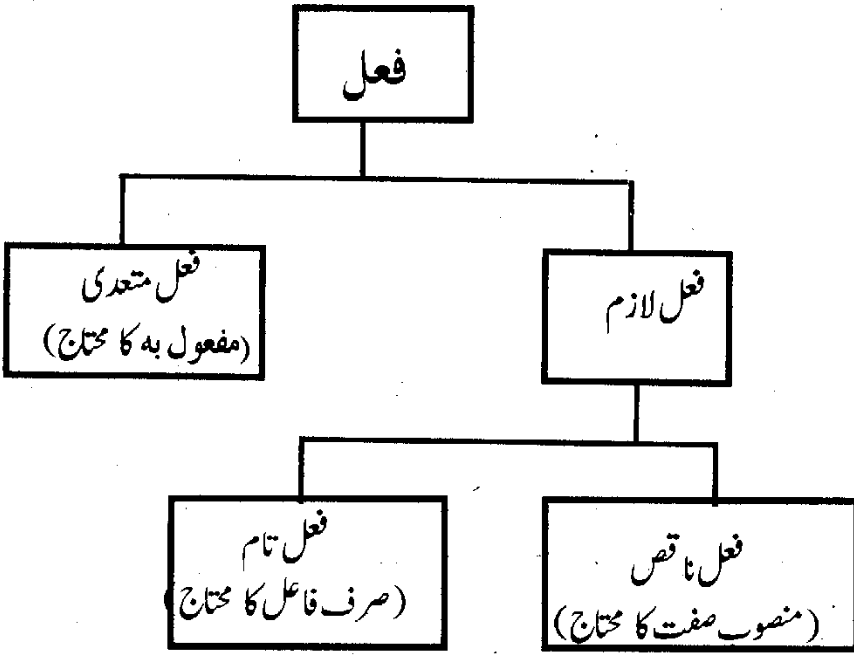
فِعْلِ نَاقِصْ

فِعْلِ لَازِم ، جب فَاعِل کے ساتھ مل کر مفہوم پورا نہیں کرتا ، اور "کسی مَنْصُوب صِفَت کا محتاج ہوتا ہے" (جو دراصل مَفْعُول ہوتی ہے)، تب وہ **فِعْلِ نَاقِص** کہلاتا ہے۔

فِعْلِ تَام

فِعْلِ نَاقِص کبھی کبھار فَاعِل کے ساتھ مل کر مفہوم پورا کر دیتا ہے۔ ایسی صورت میں وہ نَاقِص نہیں رہتا ، اُسے **فِعْلِ تَامّ** کہتے ہیں۔

مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجئے۔



فِعْل نَاقِص کی مثالیں حَسْبِ ذَیل ہیں

1. كَانَ (تھا ، ہے ، ہوا)
2. أَصْبَحَ (ہوا ، صُبح کے وقت ہوا)
3. أَمْسٰى (ہوا ، شام کے وقت ہوا)
4. صَارَ (ہوا ، ہو گیا)
5. أَضْحٰى (ہوا ، چاشت کے وقت ہوا)
6. ظَلَّ (ہوا ، دن میں ہوا)

7. بَاتَ (ہوا ، رات میں ہوا)

8. دَامَ (رہا ، ہمیشہ ہوا)

9. مَا دَامَ (جب تک رہا)

10. مَا زَالَ (رہا ، ہمیشہ رہا ، زائل نہیں ہوا) ، زَالَ (زائل ہو گیا)

11. مَا بَرِحَ (ہمیشہ رہا۔)

12. مَا فَتِئَ (ہمیشہ رہا۔)

13. مَا أَنْفَكَ (ہمیشہ رہا۔)

14. لَيْسَ (نہیں ہے۔)

15. عَادَ (ہوا ، لوٹا)

16. تَحَوَّلَ (ہو گیا ، پلٹ گیا)

17. إِرْتَدَّ (ہو گیا ، پلٹ گیا)

18. إِسْتَحَالَ (ہو گیا ، محال ہو گیا ، مُشکل ہو گیا۔)

أَفْعَال نَاقِصه ، دو مختلف معنوں میں استعمال ہوتے ہیں

1۔ اپنے اصلی مصدری معنی میں ،

جیسے فَتِيءَ (س) کے معنی ہیں رُکنا اور بھولنا۔

2۔ ہونے یا رہنے کے معنی میں ،

جو کسی صِفَت کے ہونے یا رہنے کو ظاہر کرتے ہیں۔

فِعْلِ نَاقِص لفظی اور فِعْل نَاقِص مَعْنوی کا فرق

1۔ جن أَفْعَال کا آخری حَرْف، حُرُوفِ عِلّت پر مبنی ہو اُنہیں فِعل ناقِص لَفْظی کہتے ہیں۔ جیسے خَشِیَ ، قَضٰی ، بَلاَ ، طَغٰی ، بَقِیَ وغیرہ۔

2۔ وہ أَفْعَال جو فَاعِل کے ساتھ مل کر مفہوم پورا نہیں کرتے اور مزید صِفَت کے محتاج ہوتے ہیں۔ اُنہیں فِعْلِ نَاقِص مَعْنَوی کہتے ہیں۔

جیسے کَانَ ، صَارَ ، ظَلَّ وغیرہ۔

أَفْعَال نَاقِصه

أَفْعَالِ نَاقِصه : اُن لازِم أَفْعَال کو کہتے ہیں جو مَعْنٰی اور مفہوم کے اعتبار سے نَاقِص ہیں۔ اور صرف فَاعِل کے آنے سے مفہوم پورا نہیں کرتے۔ مزید وضاحت کے لئے ان کو کسی صِفَت کی ضرورت رہتی ہے۔ جو مَنْصُوب آتی ہے۔

جیسے کَانَ زَیْدٌ خَائِفاً = زید خوف زدہ تھا۔

صَارَ زَیْدٌ فَقِیْراً = زید فقیر ہوگیا

أَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیاً = زید غنی ہوگیا ،

أَفْعَال تَامَّه

اس کے برخلاف أَفْعَال تَامَّه ، وہ أَفْعَال ہیں۔ جو فَاعِل کے ساتھ مل کر معنی اور مفہوم کو مکمل کردیتے ہیں۔ یہ لازِم بھی ہوسکتے ہیں اور مُتَعَدّی بھی۔

لازِم ہونے کی صورت میں صِرف فَاعِل کے محتاج رہتے ہیں اور مُتَعَدِّی ہونے کی صورت میں فَاعِل اور مَفْعُول کے ساتھ مل کر معنی اور مَفْهُوم کو مکمل کر دیتے ہیں۔

فِعْلِ لازِم تام کی مثال

مثال : قَامَ زَيْدٌ" زید کھڑا ہو گیا۔

قَامَ فِعْل لَازِم ہے اور زَيْدٌ فَاعِل ہے۔

یہاں مفعول بہ کے بغیر ہی بات مکمل ہو چکی ہے۔

فِعْلِ مُتَعَدِّی تام کی مثال

﴿ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشاً ﴾ (النبأ : 11)

"اور ہم نے دن کو وقتِ روزگار بنایا۔"

یہاں جَعَلَ فِعْلِ مُتَعَدِّی ہے ،

جَعَلَ کی ضَمِیر "هُوَ" مُسْتَتِر ہے ،

"نا" ضمیرِ متصل بارز فاعلی حالت میں ہے۔

اَلنَّهَارَ پہلا مَفْعُول به اور مَعَاشاً دوسرا مَفْعُول به ہے۔

فِعْلِ نَاقِص اور فِعْلِ تَام کا فرق

فِعْلِ تَامّ	فِعْلِ نَاقِص
1۔ فِعْلِ تَام، لازِم بھی ہو سکتا ہے اور مُتَعَدِّی بھی۔	1۔ فِعْل نَاقِصْ ، لازِم ہوتا ہے۔
2۔ فِعْلِ تَام معنی اور مفہوم کے اعتبار سے کامل ہوتا ہے۔صِفَتْ کامحتاج نہیں ہوتا۔ a۔ لازِم ہونے کی صورت میں فَاعِل کے ساتھ مل کر مَفْهُوم پورا کرتا ہے۔ b۔ مُتَعَدِّی ہونے کی صورت میں فَاعِل اور مَفْعُول بِهٖ کے ساتھ مل کر مفہوم پورا کرتا ہے۔	2۔ یہ معنی اور مفہوم کے اعتبار سے نَاقِص ہوتا ہے۔ اس لئے کسی 'صِفَتْ' کا محتاج ہوتا ہے تاکہ مفہوم پورا ہو۔ a۔ یہ صِفَت دراصل ان أفْعَال کا 'مَفْعُول' ہوتی ہے۔ b۔ یہ صِفَتْ مَنْصُوب آتی ہے۔
3۔ فِعْلِ تَام کوخَبَر یا مَنْصُوب صِفَت کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔	3۔ جُمْلۂ إِسْمِيه میں فِعْلِ نَاقِص، خَبَر کومَنْصُوب کرتا ہے۔ جیسے كَانَ اللهُ عَزِيزاً حَكِيْماً.
4۔ فِعْلِ تَام کی صورت میں مَا زَالَ ، مَافَتِيءَ اور لَيْسَ نہیں آتے۔	4۔ مَا زَالَ ، مَا فَتِيءَ اور لَيْسَ صرف فِعْل نَاقِص کی صورت میں آتے ہیں۔
5۔ كَانَ ، صَارَ ، أَصْبَحَ وغیرہ تام بھی آتے ہیں۔	5۔ كَانَ ، صَارَ، أَصْبَحَ وغیرہ نَاقِص بھی آتے ہیں۔

فِعْل نَاقِص کے فَاعِل کو، فعل ناقص کا اِسْم ،اور
فعل ناقِص کی صِفَت کو ، فعل ناقص کی خبَر کہتے ہیں۔

ناقص اور تام کی مثالیں

فعل ناقص اور فعل تام کے فرق کو سمجھنے کے لیے مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجیے۔

فعلِ ناقص	فعلِ تام
كَانَ البَرْدُ قَارِساً	كَانَ بَرْدٌ
أَصْبَحَ حَامِدٌ غَنِيًّا	أَصْبَحْنَا بِالْخَيْرِ
صَارَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا	صَارَتِ القَضِيَّةُ عِنْدَ الْمَسْؤُولِ
ظَلَّ النَّهَارُ طَوِيْلاً	ظَلَّ البَرْدُ
بَاتَ المرضىٰ مُتَأَلِمِيْنَ	بَاتَ القَائِدُ فِى الخَيْمَةِ
اوپر کی تمام مثالوں میں ، منصوب صفت استعمال کی گئی ہے۔ اور فعل ناقص ہو گیا ہے۔	اوپر کی تمام مثالوں میں ، منصوب صفت کے بغیر ہی بات مکمل ہو گئی ہے اس لیے یہ فعل تام ہو گیا ہے۔

سبق نمبر 61

کَانَ

1 ۔ کَانَ کبھی نَاقِص آتا ہے اور کبھی تَامّ

a۔ کَانَ بَرْدٌ (سردی تھی) یہ کَانَ تَامّ ہے اس لئے کہ صرف فَاعِل سے بات مکمل ہو گئی۔ صِفَت کی ضرورت نہیں تھی۔ یہاں کَانَ وجود کے معنٰی میں استعمال ہوا ہے یعنی سردی کا وجود تھا۔

b۔ کَانَ الْبَرْدُ قَارِساً (سردی شدید تھی) میں کَانَ نَاقِص ہے اس لئے کہ کَانَ الْبَرْدُ سے بات پوری نہیں ہوتی۔
اُس کی صِفَت قَارِساً سے بات پوری ہوتی ہے۔

2۔ کَانَ اگر وجود کے معنٰی میں استعمال ہو تو 'تَامّ' ہوتا ہے۔ اور فَاعِل کے ساتھ مل کر جملہ مکمل کر دیتا ہے۔ کَانَ اگر صِفَت کو بیان کرنے کے لئے آئے تو 'نَاقِص' ہوتا ہے۔

3 ۔ کَانَ کے فِعْل مَاضِی کی گردان یوں ہو گی

کَانَ (تھا) ، کَانَتْ (تھی) ، کَانَا (دونوں تھے) ،
کَانَتَا (دونوں تھیں) ، کَانُوا (سب تھے) ،

كُنَّ(سب تھیں) ، كُنْتُ (میں تھا) ، كُنْتَ (تو تھا)، كُنْتِ (تو تھی)،
كُنْتُمَا (تم دونوں تھے) ، كُنْتُمْ (تم سب تھے) ،
كُنْتُنَّ (تم سب تھیں) ، كُنَّا (ہم تھے) ،

4۔ كَانَ کے فِعْلِ مُضَارِع کی گردان یوں ہوگی

يَكُونُ ، تَكُونُ ، أكُونُ ، نَكُونُ ، يَكُونَانِ ، تَكُونَانِ ، تَكُونِيْنَ ، يَكُنَّ ، تَكُنَّ

5۔ كَانَ کے فِعْلِ أمْر کی گردان یوں ہوگی

كُنْ ، كُوْنَا ، كُوْنُوا ، كُوْنِي ، كُنَّ

6۔ حُرُوفِ جَازِمَه کے ساتھ كَانَ کا فِعْلِ مُضَارِع یوں آتا ہے

لَمْ يَكُ ، لَمْ تَكُ ، لَمْ أكُ ، لَمْ نَكُ ، لَمْ تَكُونَا ، لَمْ يَكُونَا ، لَمْ تَكُونِي

7۔ لَمْ يَكُنْ کے بعد ملا کر پڑھنا ہو تو نُون حذف نہیں کرتے۔ جیسے
﴿ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أهْلِ الكِتَابِ ﴾ (ألْبَيِّنَة:1)

8۔ كَانَ تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ (تھا ، ہُوا اور ہے)

9۔ كَانَ اپنے فَاعِل کی خبر کو ،زمانہ مَاضِي میں ثابت کرتا ہے۔

10۔ 'فِعْلِ مَاضِی' سے پہلے 'كَانَ' لگانے سے فِعْلِ مَاضِی ، مَاضِی بَعِیْد ہو جاتا ہے۔ اور 'ہو چکا' کے معنی دیتا ہے۔

a۔ دَخَلَ = وہ داخل ہوا۔

b۔ كَانَ دَخَلَ = وہ داخل ہوا تھا۔ یا وہ داخل ہو چکا تھا۔

c۔ ﴿ وَإِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ ﴾ (الأنعام:35)

"تاہم اگر اُن کی بے رُخی تمہارے لئے گراں ہو چکی ہے۔"

d۔ ﴿ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُم مَقَامِي ﴾ (یونس:71)

" اگر میرا قیام تمہارے لئے گراں ہو چکا ہے۔"

e۔ ﴿ إِنْ كُنتُمْ آمَنتُمْ بِاللهِ ﴾ (الأنفال:41)

" اگر تم اللہ پر ایمان لا چکے ہو۔"

كَانَ نَاقِصه کی مثالیں

1- كَانَ الْبَيْتُ نَظِيفاً مکان صاف ستھرا تھا۔

2. كَانَ اللهُ عَزِيْزاً حَكِيْماً. اللہ عزیز و حکیم ہے۔

(یہاں كَانَ ہے کے معنی میں فِعلِ نَاقِص ہے جو صِفَت کو مَنصُوب کرتا ہے۔)

3۔ كَانَ أَمْرُهُ فُرُطاً

اُس کا معاملہ، اِفْرَاطُ و تفریط پر مبنی ہے۔

4۔ ﴿ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَاداً ﴾ (النَّبَأ:21)

"در حقیقت جہنم ایک گھات ہے۔"

5. ﴿ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْباً مَّهِيْلاً ﴾ (المزمل : 14)

"اور پہاڑ ریت کے ڈھیر ہو جائیں گے۔"

6. ﴿ إِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقاً ﴾ (الانبیاء:30)

"یقیناً زمین اور آسمان دونوں جڑے ہوئے تھے۔"

7. ﴿كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ﴾ (بنی اسرائیل:27) "وہ شیطانوں کے بھائی ہیں۔"

8. ﴿كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوراً ﴾(الانسان:5) "اُس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔"

كَانَ تَامَّه کی مثالیں (كَانَ بمعنی وجُود)

9۔ كُنْ فَيَكُوْنُ. (میں کہتا ہوں) 'وجود میں آجا۔ تو وہ وجود میں آجاتا ہے'۔

(یہاں كَانَ وجود کے معنیٰ میں ہے۔اس لئے تامّ ہے۔)

10۔ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ. اللہ تھا (موجود) اوراُس کے سوا کوئی نہ تھا(موجود)

یہاں خبر(صِفت) کے بغیر ہی جملہ مکمل ہو گیا ہے۔اس لئے یہ جُملۂ تامّہ ہے۔

11۔ ﴿ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا﴾ (التحریم:10)

"وہ دونوں تھیں ہمارے صالح بندوں کی ماتحت۔"

12. ﴿وَإِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلٰى مَيْسَرَةٍ﴾ (البقرۃ:280)

"اگر وہ (قرض دار) تنگ دست ہو تو، اُسے ہاتھ کھلنے تک مہلت دو۔"

(پانا، حاصل کرنا، وجود کے معنیٰ میں فِعْلِ تامّ ہے۔)

كَانَ - يَكُوْنُ - كُنْ کی قرآنی مثالیں

فعل ماضی کان کی مثالیں :

1۔ ﴿ مَا كَانَ إِبْرَاهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّ لَا نَصْرَانِيًّا ﴾ (آل عمران: 67)

"إِبْرَاهِيْمُ، نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی۔"

2۔ ﴿ فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ﴾ (البقرۃ: 36)

"آخرکار شیطان نے، اُن دونوں کو ہماری پیروی سے ہٹایا اور دونوں کو اُس حالت سے نکلوادیا جس حالت میں وہ پہلے تھے۔"

3۔ ﴿ وَأُمُّهُ صِدِّيْقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ﴾ (المائدة: 75)

"حضرت عیسیٰ کی والدہ، ایک راست باز خاتون تھیں، اور دونوں (ماں بیٹا) کھانا کھاتے تھے۔" (یعنی دونوں بشر تھے۔)

4۔ ﴿ إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا ﴾ (النساء: 103)

"درحقیقت، نماز پابندیٔ وقت (کی شرط) کے ساتھ اہلِ ایمان پر فرض کی گئی ہے۔"

5۔ ﴿ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ ﴾ (النساء: 176)

"کوئی بے اولاد مرے اور اس میّت کی وارث دو بہنیں ہوں تو، ترکے میں سے وہ، دو تہائی کی حقدار ہوں گی۔"

6۔ ﴿ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخَاسِرِيْنَ ﴾ (الاعراف: 92)

"شُعَیبؑ کے جھٹلانے والے ہی، آخرکار، برباد ہو کر رہے"

7۔ ﴿ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ ﴾ (المائدة: 116)

”اگر میں نے ایسا کہا ہوتا ، تو تجھے ضرور اس کا علم ہوتا۔“

8۔ ﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ﴾ (آلِ عمران:110)

”اب دنیا میں وہ بہترین گروہ تم ہو، جو انسانوں کی ہدایت کے لئے، میدان میں لایا گیا ہے۔“

9۔ ﴿ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَ زِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَ أُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحاً جَمِيْلاً ﴾ (الاحزاب:28)

” اگر تم دنیا اور اُس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلا کر (بھلے طریقے سے رخصت کردوں)۔“

10۔ ﴿ إِنْ كُنَّ أُوْلَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ﴾ (الطلاق:6)

” اگر (مطلّقہ عورتیں) حاملہ ہوں تو، اُن پر اُس وقت تک خرچ کرتے رہو۔ جب تک اُن کا وضعِ حمل نہ ہو جائے۔“

11. ﴿ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَالِّيْنَ ﴾ (المؤمنون:106)

”وہ کہیں گے اے پروردگار ! ہماری بدبختی ہم پر چھا گئی تھی، ہم واقعی گمراہ لوگ تھے۔“

12. ﴿ وَ لَمْ أَكُ بَغِياًّ ﴾ (مریم:20)

” حضرت مریمؑ نے کہا! اور میں کوئی بدکار عورت نہیں ہوں۔“

13. ﴿ وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا وَّ لَمْ أَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴾ (مریم:4)

”حضرت زکریاؑ نے کہا میرا سر، بڑھاپے سے بھڑک اُٹھا ہے اور میں کبھی تجھ سے دُعا مانگ کر ، نامراد نہیں رہا۔“

فعل مضارع کی مثالیں

14. ﴿قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ﴾ (البقرة:67)

"حضرت موسیٰ نے کہا! میں اس سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ جاہلوں کی سی باتیں کروں۔"

15. ﴿وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ﴾ (البقرة:193)

"اور تم اُن سے لڑتے رہو۔ یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لئے ہو جائے۔"

16. ﴿وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (البقرة:35)

" اِس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ ظالموں میں شمار ہو گے۔"

17. ﴿اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ﴾ (الشعراء:181)

" پیمانے ٹھیک بھر دو اور کم تولنے والوں میں شامل نہ ہو جاؤ۔"

18. ﴿فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْا اَ لَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ﴾ (النساء:141)

"اگر اللہ کی طرف سے، تمہاری فتح ہوئی تو ؛ (یہ منافق) آکر کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟"

19. ﴿يٰمُوْسٰى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ﴾ (الاعراف:115)

" جادوگروں نے کہا اے موسیٰ! یا تو پہلے تم پھینکو یا پھر ہم پھینکیں گے۔"

20. ﴿وَ يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا﴾ (مريم:82)

" یہ تمام آلِهَة اُلٹے، ان کے مخالف ہو جائیں گے۔"

فعل امر کی مثالیں

21. ﴿ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴾ (الاعراف:144)

"اے موسیٰ! جو کچھ میں تجھے دوں۔ اُسے لے لے اور شکر بجالا۔"

22. ﴿ كُوْنُوا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ ﴾ (النساء:135)

"عدل وانصاف کے علمبردار بنو۔ اللہ کے لئے گواہ بن کر۔"

23. ﴿ يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ ﴾ (الانبیاء:69)

" اے آگ! ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا ، حضرتِ اِبْراھِیْمؑ پر۔"

(نار ، مؤنث سماعی ہے اس لیے فعل امر مؤنث استعمال ہوا ہے۔)

سبق نمبر 62

دُعاؤں کے لیے مَاضِی اور مُضَارِع کے صِیغوں کا استعمال

دُعاؤں اور بَد دُعاؤں کے لئے عموماً **فِعْل مَاضِی** اور کبھی کبھار **فِعْل مُضَارِع** استعمال کیا جاتا ہے۔ فِعْلِ مَاضِی کی صورت میں بھی مفہوم مُضَارِع ہی کا ہوتا ہے۔

1۔ كَانَ اللهُ فِي عَوْنِكَ. (اللہ ، ہمیشہ تیری مدد میں رہے۔)

2۔ طَالَ عُمْرُه'. (اُس کی عمر دراز ہو۔)

3۔ مَدَّ اللهُ عُمْرَه'. اللہ اُس کی عمر دراز کرے۔

4۔ بَارَكَ اللهُ. اللہ برکت دے۔

5۔ بَارَكَ اللهُ فِيْكَ. (اللہ، آپ کو اس میں ، برکت عطا فرمائے۔)

6۔ حَيَّاكَ اللهُ. (اللہ تمہیں زندہ رکھے۔)

7۔ رَحِمَهُ اللهُ. (اللہ اُس پر رحم فرمائے۔)

8۔ نَوَّرَ اللهُ مَرْقَدَه'. (اللہ ، اُس کی قبر کو ، پُر نور کر دے۔)

9۔ لاَ زِلْتُمْ سَالِمِيْنَ. (تم ہمیشہ سلامت رہو۔)

10۔ غَفَرَ اللهُ لَه'. (اللہ اُس کی مغفرت کرے۔)

11۔ غُفِرَ لَه'. (خدا اُسے بخش دے۔)

12۔ عُفِيَ عَنْهُ. (خدا اُس کے گناہ معاف کر دے۔)

13۔ دَامَ ظِلُّه'. (اُس کا سایہ ، ہمیشہ رہے۔)

14۔ مَدَّ ظِلُّه‘. (اُس کا سایہ ہمیشہ رہے۔)

15۔ أَدَامَ اللّٰهُ فُيُوضَهُمْ. (اللہ ان لوگوں کے فیض کو ہمیشہ عام رکھے۔)

16۔ سَلَّمَكَ اللّٰه. (اللہ آپ کو سلامت رکھے۔)

17۔ كَثَّرَ اللّٰهُ خَيْرَكَ. (اللہ آپ کی خیر زیادہ کرے۔)

18۔ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَكَ. (اللہ آپ کی عزت میں اضافہ کرے۔)

فعل مضارع کی مثال

19۔ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ. (اللہ تمہیں بخش دے) یہ فِعْلِ مُضَارِع ہے۔

بد دُعاؤں کی مثالیں

20۔ لاَ يُبَارِكُ اللّٰهُ فِيْكَ. ”اللہ تجھے، برکت نہ دے۔“

21۔ دَامَ عَدُوُّكَ مَخْذُوْلاً ”تیرا دشمن ہمیشہ ذلیل رہے۔“

سبق نمبر 63

أَصْبَحَ اور أَمْسٰى

1۔ جب یہ دونوں (أَصْبَحَ اور أَمْسٰی) 'ہونے' کے مفہوم میں ،
منصُوب صِفَت کے ساتھ آئیں تو ناقِص ہوتے ہیں۔

2۔ جب یہ دونوں اپنے اصلی مَصْدَرِی معنی میں، شام اور صبح کا وقت بتانے کے لیے
آئیں تو تام ہوتے ہیں۔

A۔ أَصْبَحَ تام کی مثالیں

a۔ ﴿ فَسُبْحَانَ اللهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴾ (الروم: 17)

" اللہ کی خوب تسبیح کرو ، جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو۔"

b۔ أَصْبَحْنَا بِالْخَيْرِ. ہم نے خیریت سے ، صبح کی۔

B۔ أَصْبَحَ نَاقِصْ کی مثالیں

a۔ أَصْبَحَ حَامِدٌ غَنِيًا حامد غنی ہو گیا۔

b۔ ﴿ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا ﴾ (آلِ عِمْرَان: 103)

" تم اُس کی نعمت کے سبب، بھائی بن گئے۔"

c۔ ﴿إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا﴾ (الملك:30)

"اگر تمہارا پانی (زمین میں) نیچے اُتر جائے۔"

d۔ أَصْبَحَ الْمَطَرُ غَزِيْرًا بارش تیز ہو گئی۔

C۔ أَمْسٰی تامّ کی مثالیں

a۔ ﴿فَسُبْحَانَ اللهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ﴾ (الروم: 17)

b۔ أَمْسٰی عَلَيْهِمُ الطُّوفَانُ. شام کے وقت، اُن پر، طوفان آیا۔

c۔ أَمْسٰی زَيْدٌ فَسَهِرَ. رات آئی تو زید جاگتا رہا۔

D۔ أَمْسٰی نَاقِصْ کی مثال

a۔ أَمْسٰی الْجَوُّ بَارِدًا موسم سرد ہو گیا۔

b۔ أَمْسٰی خَالِدٌ حَزِيْنًا خالد شام کے وقت آزردہ ہو گیا۔

سبق نمبر 64

أَضْحٰی

1. أَضْحٰی ، جب اپنے اصلی مَصْدَرِی معنی میں ، چاشت کا وقت ، بتانے کے لئے آتا ہے تو تَامّ ہوتا ہے۔

2. أَضْحٰی ، جب ہونے کے مَفْہُوم میں آئے تو ، نَاقِص ، ہوتا ہے۔

أَضْحٰی نَاقِصْ کی مثال

أَضْحٰی الْقَمْحُ خُبْزاً "گیہوں ، روٹی بن گیا۔"

أَضْحٰی تَامّ کی مثال

أَضْحَيْتُ وَ أَنَا مَرِيْضٌ. "میں بیماری کی حالت میں، چاشت کے وقت تک پہنچا"

سبق نمبر 65

صَارَ

1۔ تبدیلیٔ حالت ، کوبیان کرنے کے لئے صَارَ استعمال کیا جاتا ہے۔

2. صَارَ ، یَصِیْرُ ، صِرْ ، صَیْرُورَۃ" معنیٰ ہیں لوٹنا ، پہنچنا ، پلٹنا ، بننا۔
صَارَ (ہوگیا)، یَصِیْرُ (ہوتا ہے) ، صِرْ (ہوجا) ۔یہ باب ضَرَبَ سے ہے۔

3. مَصِیْر" دراصل مَفْعُول ہے۔لیکن انجامِ کار ، مَبْلَغ (پہنچنے کی جگہ)، لوٹنے کا مقام وغیرہ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

مَصِیْر" کا لفظ ، اسمِ مفعول اوراسمِ ظرف دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

4. صَارَ ، نَاقِص اور تَامّ دونوں صورتوں میں استعمال ہوتا ہے۔

فِعْل نَاقِصْ کی مثالیں

1۔ صَارَ الطِّیْنُ خزَفاً " کیچڑ ، ٹھیکری بن گیا۔"

2۔ صَارَ رَشِیْد" عَالماً " رشید عالم ہوگیا۔"

3۔ صَارَ الْفَقِیرُ غَنیّاً " فقیر ، امیر ہوگیا۔"

4۔ قَدْ يَصِيْرُ الْجَاهِلُونَ **عَالِمِيْنَ** "کبھی جاہل لوگ، عالم بن جاتے ہیں۔"

یہاں " قد " حرفِ تقلیل ہے۔

5۔ قَدْ يَصِيْرُ الْفَاسِقُ صَالِحاً "کبھی بدکار، نیک بن جاتا ہے۔"

فِعْلِ تَامّ کی مثالیں

6۔ **صَارَ** الشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ "جاڑے کی سردی شدید ہو گئی۔"

7- **صَارَتِ** الْقَضِيَّةُ عِنْدَ الْمَسْؤُوْلِ.

" اب معاملہ، ذمّے دار شخص کے پاس چلا گیا ہے۔"

(یہاں ، مَنْصُوبْ صِفت استعمال نہیں ہوئی ہے۔اس لئے تامّ ہے۔)

صَارَ کی قرآنی مثالیں

1۔ ﴿إِلَى اللهِ **تَصِيْرُ** الأُمُوْرُ﴾ (الشُّورىٰ:53)

"سارے معاملات ،اللہ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔"

2۔ ﴿ وَإِلَى اللهِ **الْمَصِيْرُ**﴾(آلِ عِمْرَان: 28" اور اُسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔"

3۔ ﴿فَإِنَّ **مَصِيْرَ**كُمْ إِلَى النَّارِ﴾(إبْرَاهِيم:30) مَصِير "، اسمِ ظرف ہے۔

" اے مشرکو! بالآخر تمہیں لوٹ کر ، دوزخ ہی میں جانا ہے۔"

سبق نمبر 66

ظَلَّ

1۔ ظَلَّ ، یَظَلُّ ، ظَلٌّ ہونے' رہنے ، ہمیشہ رہنے کے مفہوم میں استعمال ہو تو نَاقِصْ ہوتا ہے۔

2۔ ظَلَّ کسی کام کے ، دِن کے وقت' ہونے کے لئے اور سائے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے ایسی صورت میں یہ تَامّ ہوتا ہے۔

ظَلَّ نَاقِص کی مثالیں

1۔ ظَلَّ الطَّقْسُ جَمِیْلاً "موسم خوشگوار ہو گیا۔"

2۔ ظَلَّ النَّھَارُ طَوِیْلاً "دن لمبا ہو گیا۔"

3۔ ﴿ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا﴾ (نحل:58)

"تو اُس کے چہرہ پر کلونس چھا جاتی ہے۔"

4۔ ﴿فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ﴾ (الشعراء:4)

"اُس (نشانی) کے آگے ، اُن کی گردنیں جھک جائیں۔"

5۔ ﴿ الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْهِ عَاكِفاً ﴾ (طه:97)

”جس پر تُو رُکا ہوا تھا۔“

(اس مثال میں لامِ ثانی کو حذف کر دیا گیا ہے۔)

6۔ ﴿ قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَاماً فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِيْنَ ﴾ (الشعراءُ:71)

”اُنہوں نے کہا! کچھ بت ہیں ، جن کی ہم پُوجا کرتے ہیں۔اور ہمیشہ انہی کی سیوا میں ہم لگے رہتے ہیں۔“

(یہاں بطور استعارہ چھتری کے معنی میں استعمال ہوا ہے)

ظَلَّ تَامّ کی مثال

7- ظَلَّ الْبَرْدُ. (سردی برقرار رہی یا سردی موجود رہی)

8۔ ﴿ لَوْنَشَآءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَاماً فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴾ (الواقعة:65)

” اگر ہم چاہیں تو اِن (کھیتوں) کو بُھس بنا کر رکھ دیں اور پھر تم طرح طرح کی باتیں بناتے رہ جاؤ۔“

نمبر 67

بَاتَ

1۔ بَاتَ ، دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

a- کسی کام کو رات کے وقت کرنا ، b- شب باشی کرنا۔

2۔ بَاتَ اگر فَاعِل کے ساتھ ، مَفْھُوم پورا کردے تو تَامّ ہوتا ہے۔

3۔ بَاتَ (رات گذاری) ، یَبِیْتُ (رات گذارتا ہے)، بِتْ (رات گذار) یہ باب ضَرَبَ سے ہے۔

بَاتَ نَاقِص کی مثالیں

a۔ بَاتَ الْمَرْضٰی مُتَاَلِّمِیْنَ بیماروں نے ، تکلیف کے ساتھ ، رات گذاری۔

(یہاں تکلیف کے وقت کو بیان کرنے کے لئے بَاتَ استعمال ہوا ہے۔اس لئے نَاقِص ہے۔)

b۔ بَاتَ زَیْدٌ سَاھِراً (زید نے ، جاگ کر ، رات گذاری۔)

(یہاں جاگنے کی حالت کے وقت کو بیان کرنے کے لئے بَات کا استعمال ہوا ہے۔اس لئے یہ نَاقِص ہے۔)

c۔ ﴿ وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّداً وَّ قِیَاماً ﴾ (الفرقان:64)

(یہ وہ لوگ ہیں، جو اپنے رب کے حضور، سجدے اور قیام میں، راتیں گذارتے ہیں۔)

بَاتَ تَامّ کی مثال

3۔ بَاتَ الْقَائِدُ فِی الْخَیْمَةِ. (کمانڈر نے ، خیمے میں رات گذاری۔)

(یہاں بَاتَ ، تَامّ استعمال ہوا ہے۔اور اپنے اصلی معنٰی میں استعمال ہوا ہے۔)

سبق نمبر 68

دَامَ اور مَادَامَ

1۔ دَامَ ، یَدُوْمُ ، دُمْ – دَوَام" کے لفظی معنی ہیں، ہمیشہ رہنا، ثابت رہنا، مستقل رہنا۔

2. دَامَ ، مائے ظرفیہ کے ساتھ مل کر جب تک (As long as) کے معنی دیتا ہے۔

3. مَا دَامَ ، فِعْل کے وقت کی مقدار کا ، تعین کرتا ہے۔

4۔ مَا دَامَ کے تمام أَفْعَال مُسْتَعْمَل ہیں۔ لیکن فِعْل مَاضِی زیادہ استعمال ہوتا ہے۔اور فِعْل مُضَارِع بہت کم استعمال ہوتا ہے

5. دَامَ کو بد دُعا اور دُعَا کے موقع پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے

a۔ دَامَ عَدُوُّكَ مَخْذُوْلاً۔ (تیرا دشمن ، ہمیشہ ، ذلیل رہے۔)

b۔ دَامَ إِقْبَالُهٗ. (اُس کا اقبال ، ہمیشہ ، قائم رہے۔)

6۔ چونکہ 'مَا دَامَ (جب تک) میں 'مَا' ظَرْفِيَة ہے۔اِس لئے مَا دَامَ سے پہلے یا بعد میں ایک اور جملے کی ضرورت ہوتی ہے۔جیسے

a۔ ﴿ لَنْ نَدْخُلَهَآ أَبَداً ، مَا دَامُوْا فِيْهَا ﴾ (المائدة: 24)

" ہم (اس بستی میں) ہر گز داخل نہ ہوں گے 'جب تک' یہ (طاقت ور لوگ) یہاں موجود ہیں۔"

b۔ لاَ یَجْرِی الإِصْلَاحُ ، مَا دَامَ زَیْدٌ" حَاکِماً.

اُس وقت تک اصلاح نہیں ہو سکتی ، جب تک زید حاکم ہے۔

7۔ مَادَام ، نَاقِصْ اور تَامّ ، دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

مَادَامَ نَاقِصْ کی مثال

أَحْسِنْ مَا دُمْتَ حَيّاً (جب تک ، تُو زندہ ہے ، نیکی کر)

مَادَامَ تَامّ کی مثالیں

a۔ مَادَامَ الزَّائِرُ فِي الْبَيْتِ. (مہمان ، ابھی تک ، گھر میں ہے۔)

b۔ يَدُومُ الصَّيْفُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ. (موسم گرما ، چار ماہ تک ، رہتا ہے۔)

مَادَامَ کی قرآنی مثالیں

1۔ ﴿ يَا مُوسَى لَن نَدْخُلَهَا أَبَداً مَا دَامُوا فِيهَا ﴾ (المائدة:24)

" اے موسیٰ ! (ہم اس بستی میں) ہرگز داخل نہ ہوں گے ، جب تک یہ (طاقتور لوگ) وہاں موجود ہیں۔"

2۔ ﴿ لاَ يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ إِلاَّ مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَائِماً ﴾ (آلِ عمران:75)

" وہ تمہیں ادا نہ کرے گا۔ الّا یہ کہ تم اُس کے سر پر سوار ہو جاؤ۔"

3۔ ﴿ وَأَوْصَانِي بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيّاً ﴾ (مریم:31)

" اور اُس نے مجھے حکم دیا ہے نماز اور زکوٰۃ پر (عمل پیرا ہونے کا) جب تک میں زندہ ہوں۔"

4۔ ﴿ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُماً ﴾ (المائدة:96)

"اور تم پر حرام کر دیا گیا ہے ، خشکی کا شکار ، جب تک تم ، احرام کی حالت میں ہو۔"

5۔ ﴿ خَالِدِيْنَ فِيهَا، مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالأَرْضُ ﴾ (هُود:107) (تَام)

" (اسی حالت میں) وہ ہمیشہ رہیں گے۔ جب تک ، زمین و آسمان قائم ہیں۔"

(یہاں یہ بات ملحوظ رہے کہ یہ محاورہ ہے ، دوام کے لئے ، یعنی وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے۔)

سبق نمبر 69

زَالَ اور مَا زَالَ

1۔ زَالَ کے لفظی معنی ہیں زَائِل ہوگیا ، ختم ہوگیا ، مٹ گیا ، جاتارہا۔

2۔ مَا زَالَ میں مَا ، نَافِیه ہے جس کے معنی ہیں۔ زَائِل نہیں ہوا ، ختم نہیں ہوا ، نہیں مٹا ، یعنی ہمیشہ رہا ، مُسْتَقِل رہا۔

3۔ مَازَالَ ، فِعْل کے استمرار کو بیان کرتا ہے

4۔ زَالَ کے ساتھ مَا کے بجائے لَا اور دوسرے حُرُوفِ نَهِي بھی استعمال ہوتے ہیں۔

5۔ کبھی حَرْفِ نَهِي ، حَذْف بھی ہوجاتا ہے۔ صِرف زَال استعمال ہوتا ہے۔
جیسے زَالَ عَنْهُ مُلْكُهُ (اُس سے ، اُس کی سلطنت ، جاتی رہی۔)

6۔ زَالَ ، نَاقِصْ اور تَامّ دونوں طرح سے استعمال ہوتا ہے۔

مَا زَالَ نَاقِص کی مثال

مَا زَالَ الْعَدُوُّ نَا قِماً دشمن ابھی تک انتقام میں ہے۔
(یعنی دشمن کے انتقام کا جذبہ ابھی زائل نہیں ہوا۔)

زَالَ تَامّ کی مثال

زَالَ التَّاجِرُ بِضَاعَتَهُ زَيْلاً. تاجر نے ،اپنا سامان، صحیح طریقے سے ، نکال دیا۔

(یعنی پیچ دیا، ختم کر دیا۔)

قرآنی مثالیں

1۔ ﴿فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوٰهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْداً خٰمِدِيْنَ﴾ (الانبیاء:15)

''اور وہ یہی پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے ان کو کھلیان کر دیا۔ زندگی کا ایک شرارہ تک ان میں نہ رہا۔''

2۔ ﴿وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ، فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ﴾ (غافر:34)

''اور اس سے پہلے حضرت یوسفؑ ، تمہارے پاس بیّنات لے کر آئے تھے۔ مگر تم ہمیشہ اُن کی لائی ہوئی تعلیمات کے بارے میں شک ہی میں پڑے رہے۔''

3۔ ﴿وَ لَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلاً مِّنْهُمْ﴾ (المائدۃ:13)

''اور آئے دن تمہیں ان کی کسی نہ کسی خیانت کا پتہ چلتا رہتا ہے البتہ بہت کم لوگ ان میں سے اس عیب سے بچے ہوئے ہیں۔''

4۔ ﴿وَ لَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا﴾

'' اگر ان کا بس چلے تو ، یہ تم سے مستقل لڑتے ہی جائیں گے یہاں تک کہ وہ تمہیں ، تمہارے دین سے پھیر دیں۔'' (البقرۃ:217)

5۔ مَا زِلْنَا نَرٰى عَجَائِبَ خَلْقِ اللهِ. ہم ہمیشہ، اللہ کی مخلوقات کے عجائبات دیکھتے رہے۔

6۔ دُعا کی مثال

لَا زِلْتُمْ سَالِمِيْنَ ''تم ہمیشہ سلامت رہو۔''

(یہ فعلِ ماضی ہے لیکن ترجمہ مُضارع کا کرتے ہیں۔ مَا کی جگہ لَا استعمال ہوا ہے۔)

سبق نمبر 70

بَرِحَ اور مَا بَرِحَ

1۔ بَرِحَ ، يَبْرَحُ ، إِبْرَحْ ، بَرْحٌ (باب سَمِعَ سے) کے لفظی معنی ہیں ، ہٹنا ، جدا ہونا ، ٹل جانا ، زائل ہونا ، ترک کر دینا ، چھوڑنا۔

2۔ بَرِحَ ، مائے نَافِيه کے ساتھ مل کر (مَا بَرِحَ) فِعْل کے استمرار ، دوام اور ہیشگی کو بیان کرتا ہے۔

3۔ بَرِحَ کے ساتھ ، مَا کے بجائے حُرُوفِ نَفِي لَا اور لَنْ بھی استعمال ہوتے ہیں۔

4۔ بَرِحَ ، نَاقِصْ اور تَامّ ، دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

لَا بَرِحَ نَاقِصْ کی مثال

لَا تَبْرَحْ مُجْتَهِدًا

(سخت محنت ، کبھی ترک نہ کرنا ، یعنی مُسْتَقِل محنت کرتے رہنا)

بَرِحَ تَامّ کی مثال

بَرِحَ عَنَّا الْخَطَرُ. (ہم سے ، خطرہ ، ٹل گیا۔)

قرآنی مثالیں

1۔ ﴿ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتّٰی يَأْذَنَ لِي أَبِي ﴾ (يوسف:80)

" اب تو میں ، ہر گز یہاں سے (اس زمین سے) نہ جاؤں گا ، جب تک ،

میرے والد مجھے اجازت نہ دیں۔"

2۔ ﴿ لَا أَبْرَحُ حَتّٰی أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ﴾(الكهف:60)

"(حضرت موسیٰؑ نے کہا) میں (اپنا سفر) ختم نہ کروں گا، جب تک کہ دو دریاؤں

کے سنگم پر نہ پہنچ جاؤں ورنہ میں ایک زمانۂ دراز تک چلتا ہی رہوں گا۔"

3۔ ﴿ قَالُوا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِينَ حَتّٰی يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوسٰی ﴾ (طه:91)

"(بنی اسرائیل) نے کہا! ہم مستقل اُسی کی پوجا کرتے رہیں گے،

جب تک حضرت موسیٰؑ ہمارے پاس واپس نہ آجائیں۔"

سبق نمبر 71

فَتِیءَ اور مَا فَتِیءَ

1۔ فَتِیءَ یَفْتَؤُ ، اِفْتَأً ، فَتْأً ، (باب سَمِعَ سے) کے لفظی معنی ، بھولنے اور رک جانے کے ہیں۔

2۔ فَتِیءَ ، مَائے نَافِیَه کے ساتھ مل کر (مَا فَتِیءَ) فِعْل کے اِسْتِمْرار ، دَوام اور ہمیشگی کو ظاہر کرتا ہے۔

3۔ یہ صرف فِعْلِ مَاضِی اور فِعْلِ مُضَارِع کے صِیْغوں میں استعمال ہوتا ہے۔

4۔ فَتِیءَ کبھی نَاقِص اور کبھی تَامّ ، استعمال ہوتا ہے۔

مَا فَتِیءَ نَاقِصْ کی مثال

مَا فَتِیءَ الْخَطِیْبُ مُتَکَلِّماً

(مقرر نے گفتگو ختم نہیں کی یعنی مقرر نے تقریر جاری رکھی۔)

مَا فَتِيءَ تَامّ کی مثال

فَتِيءَ الصَّانِعُ عَنْ شَيءٍ. (کاریگر ، ایک چیز کے بارے میں، بھول گیا۔)

(یہاں فَتِيءِ بھول کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔)

قرآنی مثال

﴿قَالُوا تَاللهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتّٰى تَكُونَ حَرَضاً﴾ (یوسف:85)

"بیٹوں نے کہا ! خدارا ! آپ تو بس یوسف ہی کو یاد کیے جاتے ہیں یہاں تک کہ (آپ اس غم میں) اپنے آپ کو گھلا دیں گے۔"

یہاں تَفْتَؤُا نہ بھولنے یعنی مستقل یاد کیے جانے کے لیے استعمال ہوا ہے۔

اس مثال میں ، "لا" برائے نفی محذوف ہے۔

سبق نمبر 72

إِنْفَكَّ اور مَا إِنْفَكَّ

1۔ إِنْفَكَّ ، کے لفظی معنی ہیں۔ کھل گیا ، جدا ہو گیا۔

2۔ یہ لفظ ، مائے نافیہ کے ساتھ مل کر اِسْتِمْرَار ، دَوام اور ہمیشگی کے معانی دیتا ہے۔

3۔ مَا إِنْفَكَّ ، کے معنی ہیں۔ نہیں کھلا ، جڑا رہا ، جدا نہ ہوا۔

4۔ یہ لفظ بھی ، نَاقِصْ اور تَامّ ، دونوں طرح استعمال ہو تا ہے۔

مَا إِنْفَكَّ نَاقِصْ کی مثال

مَا انْفَكَّ الطَّقْسُ مَا طِراً

موسم ، بارش سے آزاد نہیں ہوا یعنی بارش بدستور جاری ہے۔

إِنْفَكَّ تَامّ کی مثال

إِنْفَكَّتْ مَشَاكِلُ الْمِنْطَقَةِ علاقے کی مشکلات ، حل ہو گئیں۔

سبق نمبر 73

لَيْسَ

1۔ لَيْسَ فِعْل مَاضِی کے طور پر آتا ہے۔ مُضَارِع اور أمْر میں نہیں آتا۔

لیسَ ، لَیْسَتْ ، لیسُوا ، لسْتَ ، لسْتُمْ ، لَسْتُنَّ

2۔ لَیْسَ ، فعْل مَاضِی ہوتے ہوئے ، زَمَانه حال میں ، کسی جملے کے مثبت مضمون کی نفی کے لئے آتا ہے۔ جیسے

لَیْسَ القِطَارُ مُقْبلاً (ٹرین نہیں آئے گی۔ٹرین نہیں آنے والی)

3. لَیْسَ کبھی إسْتِثْنَاء (Exception) کے لئے بھی آتا ہے۔ جیسے

جَاءَ الْقَوْمُ لَیْسَ زَیْداً. (لوگ آئے ، مگر زید نہیں۔)

ایسی صورت میں مُسْتَثْنٰی مَنْصُوب ہوتا ہے۔ جیسے یہاں زَیْداً ۔

4۔ لَیْسَ ، فِعْلِ تَامّ کے طور پر استعمال نہیں ہوتا۔ صرف اور صرف فِعْل نَاقِص کے طور پر مُستعمل ہے۔

5۔ لَیْسَ کے مَفْعُول پر ، حَرْفِ جَرّ بِ داخل ہونے سے ، وہ مَکْسُور ہوجاتا ہے۔ لیکن معنی پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

مَجْرُور مفعولوں کی چند قرآنی مثالیں ملاحظہ کیجئے۔

بِ کی وجہ سے ، لَیْسَ کے مَجْرُور مفعُول کی مثالیں

1. ﴿ وَ أَنَّ اللهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيْدِ ﴾ (آلِ عمران: 182)

"اللہ اپنے بندوں کے لیے ، بالکل ظالم نہیں ہے۔"

2. ﴿ لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ ﴾ (النساء: 123)

(انجام کار) نہ تمھاری آرزوؤں پر (موقوف) ہے اور نہ اہلِ کتاب کی آرزوؤں پر۔

3. ﴿ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ﴾ (الانعام: 122)

"اُن میں سے ، نکلنے والا نہ ہو۔" (جو ان تاریکیوں سے نکل نہیں سکتا)

4. ﴿ قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ ﴾ (الاعراف: 67)

"حضرت ھودؑ نے کہا! اے برادرانِ قوم ، میں بے عقلی میں مبتلا نہیں ہوں۔"

5. ﴿ أَلَيْسَ اللهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ؟ ﴾ (زمر: 36)

"کیا اللہ ، اپنے بندے کے لیے ، کافی نہیں ہے؟"

6. ﴿ أَلَيْسَ اللهُ بِعَزِيزٍ ذِي انْتِقَامٍ؟ ﴾ (زمر: 37)

"کیا اللہ تعالیٰ ، زبردست انتقام لینے والا نہیں ہے؟"

7. ﴿ أَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ؟ ﴾ "کیا یہ حق نہیں ہے؟" (الأحقاف: 34)

8. ﴿ أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتٰى؟ ﴾ (القیامہ: 40)

کیا وہ ، مرنے والوں کو ، زندہ کرنے پر ، قادر نہیں ہے۔

9. ﴿ أَلَيْسَ اللهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ؟ ﴾ (التین: 8)

"کیا اللہ ، سب حاکموں سے ، بڑا حاکم ، نہیں ہے۔"

لَیْسَ کی مختلف صورتیں

1. ﴿ لَیْسُوْا سَوَآءً مِنْ أَھْلِ الْکِتَابِ ﴾ (آل عمران:113)

"سارے اہلِ کتاب ، یکساں نہیں ہیں۔"

2۔ ﴿ فَقَدْ وَکَّلْنَا بِھَا قَوْماً لَیْسُوا بِھَا بِکَافِرِیْنَ ﴾ (الانعام:89)

"(یہ نعمت) اب ہم نے ، ایک ایسی قوم کو، سونپ دی ہے جو اس نعمت کی منکر نہیں ہے۔"

3. ﴿ وَلاَ تَقُوْلُوْا لِمَنْ أَلْقٰی إِلَیْکُمُ السَّلاَمَ لَسْتَ مُؤْمِناً ﴾ (النساء:94)

"(اے اہلِ ایمان!) اُس شخص کو ، جو تمہیں پہلے سلام کر کے ملے۔ یہ نہ کہو کہ تو 'مومن' نہیں ہے۔"

4۔ ﴿ وَاَشْھَدَھُمْ عَلٰی أَنْفُسِھِمْ أَ لَسْتُ بِرَبِّکُمْ؟ ﴾ (الاعراف:172)

"اورانہیں خودان کے اوپر گواہ بناتے ہوئے پوچھا تھا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟"

5۔ ﴿ لَسْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ حَتّٰی تُقِیْمُوْا التَّوْرَاةَ وَ الْإِنْجِیْلَ ﴾ (المائدة:68)

"(اے اہلِ کتاب!) تم ہر گز کسی اصل پر نہیں ہو۔ جب تک تورات اور انجیل کو قائم نہ کرو۔"

6۔ ﴿ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرَازِقِیْنَ ﴾ (الحجر:20)

"اور اُن کے لیے بھی ، جن کے تم رازِق نہیں ہو۔"

7۔ ﴿ یَا نِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ ﴾ (الأحزاب:32)

(اے نبیؐ کی بیویو!) تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

خلاصہ خبرِ اَفعالِ کَوْن وما ولاَ

یہاں خلاصے میں مولانا حمید الدین فراہیؒ کی نظم تُحفَۃُ الإعراب کا متعلقہ حصہ ملاحظہ فرمایئے:

کَانَ اور صارَ ،أصبَحَ ،أَضحٰی ظَلَّ ، أَمْسٰی وَ بَاتَ نیز دِگر
مِثْلِ مَا انفکَّ ،مَا بَرِحَ ،مَا زَالَ مَافتِئَ ، لَیْسَ ، مَا وَلا کی خبر
ہو گی منصُوب کیونکہ یہ اَخبار ہیں مَفَاعِیل ، پیشِ اَہْلِ نَظَر
مثلاً کَانَ خَالد" فَهِمًا یا کہ صَارَ السَّعِیدُ مِثلَ عُمَرَ

باب نمبر 11

سبق نمبر 74

لاَ النَّافِيْۃ لِلْجِنْسِ (لاَ لِنَفیِ جِنْس)

1۔ لاَ لِنَفیِ جِنْس ، مُطْلَق نَفی کے لیے آتا ہے۔ یعنی جس چیز یا جس جنس پر بھی داخل ہوتا ہے۔ اُس جنس پر لاگو حکم کا سرے سے انکار کرتا ہے۔

2۔ لاَ وہ 'حَرْفِ نَفی' ہے جو، نکِرَہ اِسْم مُبْتَدَاء کو مَنْصُوب کرتا ہے۔ مثلاً

a۔ لاَ سُرُوْرَ دَائِم" "کوئی خوشی ، ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔"

b۔ ﴿لاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ﴾ (البقرۃ: 256)

"دین میں ، کوئی جبر نہیں ہے۔"

c۔ لاَ تِلْمِيْذَ حَاضِر" (کوئی طالبِ علم ، حاضر نہیں ہے۔)

d۔ لاَ رَجُلَ جَالِس" فِي الطَّرِيْق "راستے میں کوئی شخص نہیں بیٹھا ہے۔"

اوپر کی مثالوں میں ، لاَ کے بعد آنے والے تمام أَسْمَاء نَكِرَہ ہیں۔

3۔ جب لاَ کے بعد ، اِسْمِ مَعْرِفه ہو یا 'لاَ' اور اُس کے اِسْم کے درمیان فَصْل ہو تو ایسی صورت میں وہ اِسْم مَرْفُوع ہی رہے گا اور ایک دوسرا اور 'لاَ' اور اُس کا اِسْم ضروری ہوگا۔ دو 'لاَ' کی مثالیں یہ ہیں۔

a۔ لاَ الْمَرْأَةُ كَسلاَنَة" وَ لاَ الْبِنْتُ "نہ عورت کاہل ہے اور نہ لڑکی"

b۔ لَا فِيهَا غَوْلٌ" وَ لَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ (الصافات:47)

" اِس (شراب) سے نہ اُن کے جسم کو کوئی ضرر ہو گا اور نہ ان کی عقل اس سے خراب ہو گی۔"

4۔ حَرْفِ نَفی 'لَا' کے بعد مُرکّبِ اِضَافی ہو تو مُضَاف، مَنْصُوب ہو گا

a۔ لَا صَاحِبَ خَيْرٍ ، مَذْمُومٌ"

"کوئی صاحبِ خیر ، لائقِ مُذمّت نہیں۔"

b۔ لَا شَاهِدَ زُورٍ ، مَحْبُوبٌ. "کوئی جھوٹی گواہی دینے والا، پیارا نہیں ہوتا۔"

5۔ مندرجہ ذیل صورتوں میں ، لائے نفی جِنْس میں نصب کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔

a۔ اگر لَا پر ، حَرْفِ جَرّ آئے۔ جیسے

اِشْتَرَيْتُ الْقَلَمَ بِلَارِيْشَةٍ " میں نے ، نوک کے بغیر، قلم خریدا۔"

b۔ اگر اِسْم اور خَبَر دونوں نکِرَہ ہوں اور دو لَا موجود ہوں۔

جیسے لَا زَيْدٌ" فِي الدَّارِ وَ لَا عَمْرٌو" ☆

" گھر میں زید ہے اور نہ عَمْرو"

☆ نوٹ: عَمْر" و، کے آخر میں لکھا گیا واؤ، لکھا جاتا ہے پڑھا نہیں جاتا۔

c۔ جب لَا اور اِسْم کے درمیان فَصْل ہو۔

جیسے لَا فِي حَدِيْقَةٍ صِبْيَانٌ" وَ لَا بَنَاتٌ"

"باغ میں نہ بچے ہیں اور نہ لڑکیاں"

6۔ حَرْفِ نَفِی لَا ، مَا بَعْد اِسْم کو، تین شرطوں کے ساتھ مَنْصُوب ، کرے گا

a۔ اگر مُبْتَدَاء اور خَبَر دونوں نَکِرَہ ہوں۔

b۔ اِسْم پہلے اور خَبَر بعد میں ہو۔

c۔ لَا کے بعد ، کوئی حَرْفِ جَرّ نہ آیا ہو۔

7۔ لَا کبھی، تنوین کے ساتھ ، مَنْصُوب شِبْہ مُضَاف کی صورت میں آتا ہے۔

جیسے a۔ لَا رَاکِبًا فَرَسًا فِی الطَّرِیْقِ. (کوئی گھڑ سوار، راستے میں نہیں ہے۔)

b۔ لَا مُسْرِفًا فِی مَالِہٖ مَحْمُوْد".

(اپنے مال میں اسراف کرنے والا ، کوئی شخص پسندیدہ نہیں ہوتا۔)

لَا نَفِی جِنْس کی مثالیں

1۔ لَا رَیْبَ فِیْہِ.

" اس میں کوئی مشکوک چیز نہیں۔"

2۔ لَا اِکْرَاہَ فِیْ الدِّیْنِ.

" قبولیتِ دین کے لیے کوئی زبردستی نہیں۔"

3۔ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ.

" آج کوئی بچانے والا نہیں۔"

4۔ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ.

" آج تم پر کوئی مُؤَاخَذَۃ نہیں۔"

5۔ ﴿ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ ﴾ (الانفال:48)

"لوگوں میں سے آج تم پر کوئی غالب نہیں ہو سکتا۔"

6۔ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ.

"گناہوں سے توبہ کرنے والے کی مثال اُس شخص کی سی ہے، جس کا کوئی گناہ ہی نہیں"

7۔ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ. (الحديث)

"خالق کی نافرمانی میں، مخلوق کے لیے، کوئی اِطاعت نہیں ہے۔"

8۔ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ...... (الحديث)

"رشک جائز نہیں ہے، مگر دو لوگوں پر ......"

9۔ لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ. (الحديث)

"اسلام میں ادلے بدلے (وٹہ سٹہ) کے شادی (جائز) نہیں۔"

10۔ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ. (الحديث)

"جس نے اُمُّ القرآن نہیں پڑھی اُس کی نماز نہیں۔"

11۔ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَ شَاهِدَيْ عَدْلٍ. (الحديث)

"ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح جائز نہیں۔"

12۔ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ. "فتح مکہ کے بعد (دار الاسلام کی طرف) ہجرت (کی ضرورت) نہیں رہی۔"

13۔ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

"اللہ کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں ہے۔"

14۔ لاَ وِصَالَ فِي الصِّيَامِ.

"روزوں میں وصال جائز نہیں یعنی مسلسل روزے رکھنا۔"

15۔ لاَ إِيْمَانَ لِمَنْ لاَ أَمَانَةَ لَه، وَلاَ دِيْنَ لِمَنْ لاَ عَهْدَ لَه، (الحديث)

"اُس کا ایمان نہیں ، جو امانت دار نہیں ، اور اُس کا دین نہیں ، جو عہد کا پابند نہیں۔"

16۔ لاَ رَجُلَ فِي الدَّارِ.

"گھر میں کوئی مرد نہیں۔"

17۔ لاَ غُلَامَ رَجُلٍ حَاضِرٌ.

" آدمی کا کوئی نوکر ، حاضر نہیں۔"

18۔ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا فَلاَ فَوْتَ وَ أُخِذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ. (سبا: 51)

" کاش تم دیکھو انہیں اُس وقت، جب یہ لوگ گھبرائے پھر رہے ہوں گے اور کہیں بچ کر نہ جا سکیں گے بلکہ قریب ہی سے پکڑ لیے جائیں گے۔"

نوٹ : 1- مندرجہ بالا مثالوں میں مذکورہ تمام احادیث ، صحیح ابنِ حِبّان سے نقل کی گئی ہیں۔

2- لانفی جنس کی خبر ، عموماً محذوف ہوتی ہے ، جیسا کہ آپ نے مندرجہ بالا اکثر مثالوں میں ملاحظہ کیا۔

سبق نمبر 75

إِسْمِ مُسْتَثْنٰی کا إِعْرَاب

1۔ مستثنٰی مِنْہُ

کسی جماعت ، گروہ ، مجموعہ ، یا کُل تعداد کو مُسْتَثْنٰی مِنْہُ ، کہتے ہیں ، جس کی تعداد ، حالت یا حکم سے ، مُسْتَثْنٰی کو (جزوی تعداد کو) الگ کیا جائے۔

2۔ حرفِ استثناء : إِلاَّ ، (Except) 'حَرْفِ إِسْتِثْنَاء' ہے۔ یہ حَرْف ، اپنے بعد آنے والے إِسْم کو، اپنے سے پہلے آنے والے إِسْم کے حکم سے، الگ کرتا ہے۔

3. مُسْتَثْنٰی

مُسْتَثْنٰی ، وہ مَنْصُوب إِسْم ہے ، جو إِلاَّ کے بعد آئے اور جس میں وہ حالت، حُکْم ، صِفَت ، یا کیفیت نہ پائی جائے ، جو کُل جماعت ، گروہ یا مجموعے میں پائی جاتی ہو۔ مثلاً

كُلُّ تِلْمِيْذٍ نَاجِحٌ إِلاَّ رَشِيْدًا
ہر شاگرد ، کامیاب ہے ، بَجُزْ رشید کے

اس مثال میں

a۔ کُلُّ تِلْمِیْذٍ(ہر شاگرد) ، مُسْتَثْنٰی مِنْهُ ہے اور مُبْتِداء ہے۔

b۔ نَاجِح" خَبَر ہے۔

c۔ إلاَّ ، حَرْفِ إسْتِثْنَاء ہے۔

d۔ رَشِیْداً ، مَنْصُوب إسْم ہے اور مُسْتَثْنٰی ہے۔

4۔ إسْم مُسْتَثْنٰی ، دو شرطوں کے ساتھ ہی ، مَنْصُوب ہوگا۔

a۔ جب جُمْلَه مُثْبَتْ ہو (یعنی مَنْفِی جملہ نہ ہو۔)

b۔ اور جملے میں مُسْتَثْنٰی مِنْهُ ، موجود ہو۔

5۔ اگر جملہ منفی ہو اور إلاَّ سے اُس کا تعلق نہ ہو تو مُسْتَثْنٰی کا إعْرَاب حسبِ موقع (مَرْفُوع ، مَنْصُوب یا مَجْرُور) ہوگا۔ جیسے

a۔ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ (کوئی خُدا نہیں ہے ، مگر اللہ)

یہاں اللّٰهُ ، اگرچہ إلاَّ کے بعد آیا ہے لیکن مَنْصُوب نہیں ہے بلکہ مَرْفُوع ہے۔ اس لیے کہ یہ منفی جملہ ہے۔

یاد رہے کہ اس مثال میں ، اِلاَّ ، غَیر کے صفتی معنی میں استعمال ہوا ہے۔

b۔ إلاَّ ، کبھی منفی جملے کے بعد حَصْر کے لیے آتا ہے۔

ایسی صورت میں بھی مُسْتَثْنٰی مَرْفُوع ہی رہے گا۔

جیسے مَا ضَرَبَ إلاَّ زَیْدٌ "زید ہی نے مارا۔"

c۔ اِلاَّ کے بعد حرْفِ جرّ آئے اور پھر اُس کے بعد اِسمِ مُسْتَثْنی آئے تو ایسیؔ صورت میں بھی مُسْتَثْنی، مَنْصُوب نہیں ہوگا۔ بلکہ مَجْرُور ہوگا۔

جیسے: لاَ عِلْمَ إلاَّ بالْجُهْدِ

"کوشش کے بغیر، کوئی علم حاصل نہیں ہوتا۔"

(یہاں حرْفِ جرّ بَاء، کی وجہ سے اِسْمِ مُسْتَثْنی، جُهْدِ مَجْرُور ہے۔)

6۔ اِلاَّ ہمیشہ 'بجُز یا سوائے' کے معانی میں استعمال نہیں ہوتا بلکہ کبھی کبھار صِفَت کے طور پر عَلاوَہ (In Addition to) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ایسی صورت میں بھی اِلاَّ کے بعد کا اِسْمِ، مَنْصُوب نہیں ہوتا۔ جیسے

a۔ لِی رِجَال" إلاَّ رجالُكَ میرے آدمی، تمہارے آدمیوں کے علاوہ ہیں۔

b۔ لَوْ كَانَ فِيهِمَآ آلِهَةٌ" إلاَّ اللهُ لَفَسَدَتَا. (الانبیاء:22)

اگر آسمان وزمین میں ایک اللہ کے علاوہ، دوسرے خدا بھی ہوتے تو دونوں (زمین و آسمان) کا نظام بگڑ جاتا۔

7۔ کبھی اِلاَّ مگر (But) کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ایسی صورت میں بھی، اِلاَّ کے بعد کے اِسْم کا أعْرَاب، حسبِ موقع ہوگا۔

جیسے: لاَ الرَّجُلُ قَاطِعٌ" إلاَّ شَجَرَةً.

"آدمی کاٹنے والا نہیں ہے، مگر ایک درخت"

(یہاں شَجَرَةً، چونکہ مَفْعُول بِهِ ہے اس لیے مَنْصُوب ہے۔ اِلاَّ کی وجہ سے نہیں۔علاوہ ازیں اس جملے میں مُسْتَثْنیٰ مِنْهُ کا وجود بھی نہیں ہے۔)

8۔ بعض اوقات ، إسْمِ مُسْتَثْنٰى ، فَاعِل ہو تا ہے۔ ایسی صورت میں بَحَیْثِیَّتِ فَاعِل وہ مَرْفُوع ہو سکتا ہے اور بَحَیْثِیَّتِ مُسْتَثْنٰی مَنْصُوب۔ دونوں صورتیں جائز ہوتی ہیں۔

جیسے جَاءَ الْقَوْمُ إلاَّ زَیْدًا 'یا' جَاءَ الْقَوْمُ إلاَّ زَیْدٌ"

(سب لوگ آئے لیکن زید نہیں آیا۔) دراصل یہاں 'قَوْم' کا بَدَل ، 'زَیْد' ہے۔

9۔ اگر ، مُسْتَثْنٰی مِنْهُ ، مَحْذُوف ہو ، تو لازماً وہ بَحَیْثِیَّت فاعِل مرفُوع ہو گا۔

جیسے مَا جَاءَ إلاَّ زَیْدٌ"

(زید کے علاوہ کوئی نہیں آیا۔) یہاں 'قوم' مَحْذُوف ہے۔

10۔ دیگر حروفِ استثناء : إلاَّ کے علاوہ ، غَیْرَ ، سِوٰی ، حَاشَا ، خَلاَ ، عَدَا ، مَا خَلاَ ، مَا عَدَا ، لَیْسَ اور لاَ یَکُونُ بھی حُرُوفِ إسْتَثْنَاء کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔

إنْ نافیه کے ساتھ إلاّ کا استعمال

11- بعض اوقات جملے کے شروع میں ، إنْ نافیه (نہیں) ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد إلاَّ استعمال ہوتا ہے۔ اور إلاَّ کے بعد کا اسم مرفوع ہوتا ہے۔ یاد رکھیئے کہ یہ إنْ شرطیه نہیں ہے۔ بلکہ إنْ نافیه ہے۔

اور یہ بطورِ حرفِ نفی ، لاَ اور مَا کی طرح، استعمال ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

a- ﴿ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴾ (التکویر: 27)

"نہیں ہے یہ، مگر تمام کائنات کے لیے ایک نصیحت"۔

یعنی یہ تو تمام کائنات والوں کے لیے ایک نصیحت ہی ہے۔

b- ﴿ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ بِهِ جِنَّةٌ ﴾ (المؤمنون: 25)

"نہیں، بس اس آدمی کو ذرا جنون لاحق ہو گیا ہے۔"

c- ﴿ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى ﴾ (النجم: 4)

"یہ تو ایک وحی ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے۔"

d- ﴿ إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا ﴾ (النجم: 23)

"دراصل یہ کچھ نہیں ہیں مگر بس چند نام"

e- ﴿ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ﴾ (ابراهيم: 10)

"نہیں ہو تم مگر ویسے ہی انسان جیسے ہم ہیں۔"

f- ﴿ إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴾ (الانعام: 7)

"وہ یہی کہتے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔"

g- ﴿ وَ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ﴾ (الانعام: 148)

"اور تم لوگ نری قیاس آرائیاں کرتے ہو۔"

مُسْتَثْنٰی کے منظوم قواعد

از قبیلِ بدل ہے مُسْتَثْنٰی چند شکلیں ہیں، خارِج اِس سے مگر
قولِ مُثْبَت سے گر ہو مُسْتَثْنٰی یا مُقَدَّمْ یا ہو غیر اگر
نصب واجب ہے لیک مُسْتَثْنٰی مِنْہُ کا ذِکر آئے اور اُس پر
قولِ مَنْفِي ہو تو، رَوَا ہے نَصْب بَدَلِیَّت اگرچہ ہے بِہتر
جیسے مَا فِي جِوارِنَا اِلاَّ حَامِدٌ وَّ السَّعِیدُ وَ ابْنُ عُمَر
یا کہ اَلْجُنْدُ ذَاهِبٌ اِلاَّ خَالِدًا وَ امْرَئَیْن مِنْ عَسْکَر
یا کہ مَافِي رِجَالِکُمْ اِلاَّ جَنْدَلًا ذُوْ شَجَاعَةٍ وَّ غَیر
یا کہ لاَ عَیْبَ فِي أَخِيْ اِلاَّ طَلَبًا لِلعُلٰے وَ طُوْلَ سَهَر
یا کہ لاَ عَیبَ فِیْهِم اِلاَّ نَومَهُمْ فِي الشِّتَاءِ بَعدَ سَحَر
غیر ہو گا بَحالِ مُسْتَثْنٰی جیسے هُم ذَاهِبُونَ غَیْرَ عُمَر

مُسْتَثْنٰی کی قرآنی مثالیں

1۔ ﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلاَّ وَجْهَهُ﴾ (القصص:88)

"ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے، سوائے اللہ کی ذات کے۔"

یہ مثبت جملہ ہے اور مُسْتَثْنٰی مِنْهُ موجود ہے۔اس لیے وَجْهَ، مَنْصُوب ہے۔"

2۔ بَنَاتُ سَعِيْدٍ مُطِيعَاتٌ" | إلاَّ زَيْنَبَ ۔ |

" سعید کی لڑکیاں فرماں بردار ہیں ، بجز زینب کے۔"

مثبت جملہ ہے۔ مُسْتَثْنٰی مِنْہُ' موجود ہے۔ اس لیے مُسْتَثْنٰی زَيْنَبَ مَنصُوب ہے۔

3۔ ﴿ فَشَرِبُوا مِنْهُ | إِلاَّ قَلِيلاً | مِّنْهُمْ ﴾ (البقرۃ:249)

" اُس میں سے سب لوگوں نے پیا ، سوائے چند لوگوں کے۔"

4۔ اَلضُّيُوفُ حَاضِرُونَ | إلاَّ عَبْدَ الرَّحِيْم |

" سارے مہمان حاضر ہیں بَجُز عبدالرحیم کے۔"

عبدالرحیم مُرکَّبِ إضافی ہے۔

(عَبْدَ ، مُضَاف مَنْصُوب ہے۔ مثبت جملہ ہے اور مُسْتَثْنٰی مِنْہُ موجود ہے۔)

5۔ وَلاَ تَقُولُوا عَلَى اللهِ | إلاَّ الْحَق. |

" اللہ پر، سچ کے علاوہ ، کوئی اور گواہی نہ دو۔" (کچھ نہ کہو، اللہ پر بَجُز سچ)

6۔ ﴿ لاَ تَسْمَعُ | إلاَّ هَمْساً | ﴾ (طہٰ:108)

" ایک سرسراہٹ کے سوا ، تم کچھ نہ سنو گے (قیامت کے دن)۔"

7۔ ﴿ إِنْ يُّرِيْدُونَ | إِلاَّ فِرَاراً | ﴾ (الاحزاب:13)

" وہ کچھ نہیں چاہتے مگر فرار"

یعنی دراصل وہ (محاذِ جنگ) سے بھاگنا چاہتے تھے۔

8۔ ﴿ لاَ تُكَلَّفُ | إلاَّ نَفْسَكَ | ﴾ (النسآء:84)

" تم اپنی ذات کے سوا ، کسی اور کے لیے ذمے دار نہیں ہو۔"

9۔ ﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولُ اللهِ وَعَبْدُهُ ﴾

"محمد ﷺ اللہ کے رسول اور بندے کے علاوہ کچھ نہیں۔"

(یہ ایک منفی جملہ ہے اور مَا، نافیہ ہے، اس لیے رسولُ مرفوع ہے)

10۔ ﴿ وَلاَ يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلاَّ مَا ظَهَرَ مِنْهَا ﴾ (نور: 31)

یہ بھی منفی جملہ ہے اور إِلاَّ کے بعد إِسْمِ مَوْصُول مَا ہے۔

"وہ اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں، بجز اُس کے جو خود ظاہر ہو جائے۔"

11۔ ﴿ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلاَّ الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ؟﴾ (احقاف: 35)

"کیا نافرمان لوگوں کے سوا، کوئی اور ہلاک کیا جائے گا؟"

12۔ ﴿ مَا فَعَلُوهُ إِلاَّ قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ﴾ (النساء: 66)

"یہ فاعل کی مثال ہے اور یہاں إِلاَّ قَلِيْلاً بھی جائز ہے۔"

"اُن لوگوں میں سے، چند لوگوں کے سوا کسی نے اُسے نہ کیا۔"

13۔ ﴿ وَلاَ يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلاَّ امْرَأَتَكَ ﴾ (ھود: 81)

(یہاں إِمْرَأَتُكَ بھی جائز ہے)

"تم میں سے کوئی پیچھے پلٹ کر نہ دیکھے مگر تیری بیوی (وہ ساتھ نہ جائیگی۔)"

خلاصہ مُعْرَبَات خَمْسَہ مُأَ وَّلَہ

مُعْرَبَاتِ مُأَ وَّلَہ دَر اَصْل — پانچ ہیں، جن میں نَصْب ہے اَکْثَر

مُسْتَنَد بَعدِ مُشَبَّھاتُ الْفِعْل — فعل کون اور مَاولاَ کی خَبَر

پھر مُنَادیٰ ہے اور مُسْتَثْنیٰ — نَکِرۂ مُسْتَنَد پہ لاَ ہو اگر

پھر سَماعی ہیں چند مَنْصُوبات — جو حقیقت میں حَذْف کے ہیں صُوَر

سبق نمبر 76

مَا اور لاَ کی وجہ سے خبر مَنْصُوب

یہ تو آپ پڑھ چکے ہیں کہ ، حُرُوف مُشَبَّہ بِفِعْلٍ (إِنَّ ، أَنَّ ، لَيْتَ ، لٰكِنَّ ، لَعَلَّ، كَأَنَّ) مبتدأ کو ، (رفع کے بجائے) نَصْب کا اِعراب دیتے ہیں۔

اور آپ یہ بھی جان چکے ہیں کہ اَفْعَالِ ناقصہ خَبَر کو مَنْصُوب کرتے ہیں۔(ایسی صورت میں خَبَر دراصل اِن اَفعالِ ناقصہ کا مفعول ہوتی ہے۔) اِسی طرح مَا اور لاَ بھی لَيْسَ کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔اور جملۂ اسمیہ میں خَبَر کو ، مَنْصُوب کرتے ہیں۔ (لَيْسَ جیسا کہ آپ جانتے ہیں، أَفْعَالِ ناقِصَہ میں سے ہے جو جملۂ اسمِیہ میں خبر کو منصوب کرتا ہے۔اور مبتدأ کو مرفوع بر قرار رکھتا ہے)

جیسے

a- مَا زَيْدٌ قَائِماً (یہاں مَا کی خبر منصوب ہے)

b- وَمَا اللّٰهُ غَافِلاً (یہاں مَا کی خبر منصوب ہے)

c- وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

(یہاں مَا کی خبر، حرفِ جر بِ کی وجہ سے مجرور ہے)

’لاَ ‘ کے قواعد

1۔ جملۂ اسمیہ میں ، لاَ مُبْتَدأ پر داخل ہوتا ہے اور خَبَر کو مَنْصُوب کرتا ہے۔اور مبتدأ کو ’ مرفوع‘ برقرار رکھتا ہے۔

یاد رکھیے یہ لائے نفی جنس نہیں ہے۔جو اسمِ نکرہ کو’منصوب‘ کرتا ہے۔

اکثر اوقات، ما اور لا کی خبر منصوب ہونے کے بجائے حرفِ جر کی وجہ سے مجرور ہوتی ہے۔مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

a- لاَ خوْفٌ عَلَيْهِمْ

(یہاں لاَ کی خبر ، حرفِ جر عَلیٰ کی وجہ سے مجرور ہے)

b- لاَ غوْلٌ فِيْهَا (یہاں لاَ کی خبر، حرفِ جر فی کی وجہ سے مجرور ہے)

2۔ ’ لاَ ‘ ہمیشہ اِسْمِ نکِرہ پر آتا ہے۔جیسے

لاَ رَجُلٌ خيْرا مِنْكَ. ”آپ سے ، کوئی آدمی بہتر نہیں۔“

(یہاں رَجُلٌ نکِرہ ہے اور خبَر خیْراً ، لاَ کی وجہ سے مَنْصُوب ہو گئی ہے۔)

مَا کے قواعد

1۔ جملۂ اسمیہ میں، مَا مبتدأ سے پہلے آتا ہے اور خبَر کو مَنْصُوب کرتا ہے۔

2۔ مَا نکِرَہ اور معرفہ دونوں پر داخل ہوتا ہے۔

3۔ مَا کی خبَر پر ، بِ حَرْفِ جرّ آجائے تو مَا کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔

جیسے وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ. اور تمہارا رب ، غافل نہیں ہے۔

4۔ مَا کی خبر پر ، إِلاَّ داخل ہو تب بھی ، مَا کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔

جیسے وَ مَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ "اور نہیں ہیں محمدؐ مگر ایک رسول"

مَا کی مثالیں

A- مَا کی منصوب خبر

a- مَا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ (المجادله: 2)

"وہ عورتیں ان کی مائیں نہیں ہیں"

(یہاں "أُمَّهَاتٌ" خبر ہے۔ اسے مرفوع ہونا چاہیے تھا، لیکن مَا کی وجہ سے منصوب ہو کر أُمَّهَاتٍ میں بدل گئی ہے)

b- مَا هٰذَا بَشَرًا (یہاں مَا کی خبر منصوب ہے)

c- مَا أَمْرُنَا إِلاَّ وَاحِدَةٌ" (یہاں مَا کا مبتداء مرفوع بر قرار ہے)

B- مَا کی مجرور خبر

d- مَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ (یہاں مَا کی خبر، حرف جر مِنْ کی وجہ سے مجرور ہے)

e- وَ مَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ (یہاں مَا کی خبر، حرفِ جر بِ کی وجہ سے مجرور ہے اور یہاں مَا کا مبتداء مرفوع بر قرار ہے)

f- مَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ (یہاں مَا کی خبر، حرفِ جر بِ کی وجہ سے مجرور ہے)

g- مَا لَكُمْ مِنْ زَوَالٍ

h- وَ مَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ

(یہاں مَا کی خبر، حرفِ جر بِ کی وجہ سے مجرور ہے)

سبق نمبر 77

إِسْمِ مُنَادیٰ کا إِعْرَاب

1۔ مُنَادیٰ ، وہ 'إِسْم' ہے ، جس کو پُکارا جائے۔
پُکارنے والے کو مُنَادِی کہتے ہیں۔

2۔ 'یَا' حَرْفِ نِداء (The Vocative Particle) ہے ، جس سے کسی کو آواز دی جاتی ہے۔

3۔ إسْم مُنَادیٰ 'مَنْصُوب' ہوگا جب وہ مُرکَّبِ إضافی میں مُضاف ہوگا۔

جیسے a. یَا طَالِبَ الْعِلْمِ.

b. یَا عَبْدَ الرَّحْمٰن

4۔ مُنَادیٰ 'مَنْصُوب' ہوگا جب وہ "نَكِرَةٌ غیر مقصودہ" ہو یعنی 'اسمِ خاص' نہ ہو۔
(یعنی کوئی خاص شخص مقصود نہ ہو۔)

a. یَا ظَالِماً ! "اے کوئی ظالم"

b. یَا مُسَافِراً ! "اے کوئی مسافر!"

c. یَا طَالِباً ! اَلْجَهْدُ مِفْتَاحُ النَّجَاحِ
"اے (کوئی) طالبِ علم ! کوشش کامیابی کی کلید ہے۔"

d. یَا مُسْرِعاً ! فِی الْعُجْلَةِ النَّدَامَةُ.
"اے (کوئی) جلدباز ! جلد بازی میں پشیمانی ہے۔"

e. یَا لَاهِیاً عَنْ دَرْسِهٖ ! عَاقِبَةُ اللَّهْوِ الْحُزْنُ.

" اے اپنے درس سے لاپروا ! غفلت کا انجام رنجیدگی ہے۔

5۔ تین صورتوں میں ، اِسْمِ مُنَادیٰ کا اِعْرَاب خَفِیف مَرْفُوع ہوگا۔
(یعنی تنوین نہیں ہوگی۔ پیش ہوگا۔)

A۔ جب اِسْمِ مُنَادیٰ مُفْرَد ہو (یعنی مُرکّب نہ ہو)۔

جیسے یَا رَجُلُ !

B۔ جب وہ اِسْمِ خاص ہو یا اِسْمِ عَلَم ہو

جیسے یَا خَالِدُ ، یَا زَیْدُ ، یَا عَائِشَةُ

C۔ جب اِسْمِ مُنَادیٰ نَکِرَۂ مَقْصُودَہ ہو۔

جیسے یَا رَجُلُ ! حَیَاةُ الْاِنْسَانِ ظِلٌّ زَائِلٌ"

" اے آدمی ! انسان کی زندگی ، ڈھلتی چھاؤں ہے۔"

اوپر کی مثال میں یَا رَجُلُ ، نَکِرَہ ہونے کے باوجود، ایک خاص آدمی کی طرف اشارہ کررہا ہے۔ ایسے نَکِرَہ کو نَکِرَۂ مَقْصُودَہ کہتے ہیں جو معرفه بن جاتا ہے۔

6۔ جب مُنَادیٰ پر اَل (لامِ تعریف) ہو تو ، مذکر کے لئے اَیُّهَا اور مؤنث کے لئے اَیَّتُهَا بڑھا دیتے ہیں تاکہ 'یا' کی آواز 'اَل' میں گم نہ ہو جائے۔ مثلاً

a. یٰاَیُّهَا الْوَلَدُ
b. یٰاَیُّهَا الْغُلَامُ
c. یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ
d. یٰاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ
e. یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ! اٰمِنُوْا

7۔ بعض اوقات حَرْفِ نِداء 'یَا' کو حذف کردیا جاتا ہے۔ جیسے

a۔ یَا رَبَّنَا کے بجائے صرف رَبَّنَا

(رَبَّنَا مُرکَّبِ اضافی ہے۔یَا کی وجہ سے رَبُّ مَنْصُوب ہو کر رَبَّ بن گیا ہے۔)

b۔ ﴿ (یَا) یُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ﴾ (یوسف:29)

" یہاں یَا مَحْذُوف ہے"

c۔ ﴿ سَنَفْرُغُ لَكُمْ (یَا) أَيُّهَ الثَّقَلَانِ ﴾ (الرحمٰن:31)

"یہاں بھی یَا مَحْذُوف ہے"

" عنقریب ہم تم سے (بازپرس کے لئے) اے زمین کے دو بوجھو (جن وانس) فارغ ہوئے جاتے ہیں۔"

8۔ فریاد ، تعجب اور اِستغاثہ کے موقع پر، اِسْمِ مُنَادیٰ پر، حَرْفِ جَر 'لَ' کا اضافہ کرکے، مجرور کردیتے ہیں۔

a۔ یَا لَلأَمِیْرِ ! اے امیرِ محترم !

(یہاں مَجْرُور اِسْمِ مُنَادیٰ ہے)

b۔ یَا لَأَصْحَابِنَا اے ہمارے ساتھیو !

(یہ بھی مَجْرُور اِسْمِ مُنَادیٰ ہے)

c۔ یَا لَلْعَجَبِ (کس قدر حیرت کی بات ہے !)

9۔ فریاد، اِستغاثہ ، مُنادیٰ مندوب اورھائے نُدبہ

فریاد اور استغاثہ کے لئے ، بسا اوقات اِسْمِ مُنادیٰ پر اَلْف (ا) یا (اهْ) کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ یہ تینوں صورتیں نیچے لکھی جاتی ہیں۔

a- یا زَیْدُ ! b. یَا زَیْدا ! c. یَا زَیْدَاہ !

ھائے نُدْبَہْ: یہاں آخری مثال میں جو ہ ہے اسے ھائے نُدْبَہْ کہتے ہیں ھائے نُدْبَہْ پر وقف لازم ہے ، اور یہ جملے کے آخر میں آتی ہے۔

مُنادیٰ مندوب: ایسی صورت میں منادیٰ ، مندوب کہلاتا ہے۔ (یَا زَیْدَاہ)

a- رسول اللہ ﷺ نے جب دعوت کا آغاز کیا ، تو کوہ صفا پر چڑھ کر فرمایا:

یَا صَبَاحَاہْ ! ہائے صبح کی آفت !

b- حضور ﷺ کے انتقال پر حضرت فاطمہؓ نے فرمایا:

یَا اَبَتَاہْ ! اَجَابَ رَبًّا دَعَاہْ !

"ہائے ابا جان ! رب کی دعوت پر لبیک کہہ دیا۔"

یَا اَبَتَاہ ! مَنْ جَنَّةُ الفِرْدَوسِ مأواہْ

"ہائے ابا جان ! جن کا ٹھکانہ اب جنت الفردوس ہے۔"

یَا اَبَتَاہ ! إلیٰ جِبْرِیْلَ نَنْعَاہ ! (بخاری ، کتاب المغازی)

"ہائے ابا جان ! موت کی خبر جبریلؑ کو دیتے ہیں۔"

مستغیث ، مُستغَاث اَور مستغاث لہٗ

فریاد کرنے والے کو مُستَغیث اور جس سے فریاد کی جائے ، اسے "مُسْتَغَاث" کہتے ہیں۔ جس کے لیے مدد چاہی جائے ، اسے مستغاث لہٗ کہتے ہیں۔

جیسے : یَا لَقَوْمِ لِلْمَظْلُومِ (یہاں لام پر زبر ہے اور دونوں اسم مجرور ہیں)

10۔ جس طرح مُرکّبِ اضافی کا مُضاف مُنادیٰ ہو جائے تو مَنْصُوب ہو جاتا ہے۔ (جیسے یَا عَبْدَاللهِ) اِسی طرح شِبْہِ مُضاف بھی مَنْصُوب ہو جاتا ہے۔

جیسے یَا رَاکِباً جَمَلاً ! اَلسَّفَرُ طَوِیْل"

(اے اونٹ کے سوار ! سفر لمبا ہے۔)

11۔ مصیبت اور ماتم کے وقت یَا کے بجائے وَا کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے

a۔ وَا زَایْدَاہْ (ہائے زید)

b۔ وَا مُطْعِمَ الْمَسَاکِیْنَاہْ (ہائے مسکینوں کو کھلانے والے)

c۔ وَا مُصِیْبَتَاہْ (ہائے مصیبت)

d۔ حضور ﷺ کی وفات سے پہلے غشی پر حضرت فاطمہؓ نے فرمایا:

وَا کَرْبَ اَبَاہْ ! ہائے میرے والد کی بے چینی ! (بخاری)

آپ ﷺ نے جواب دیا: آج کے بعد تمہارے والد کو تکلیف نہ ہوگی۔

e۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف (المتوفیٰ 31ھ) کے جنازے میں ، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص (المتوفیٰ 55ھ) کہتے جاتے :

وَا جَبَلَاہ ! وَا جَبَلَاہ ! (طبقات ابن سعد)

"ہائے افسوس ! یہ پہاڑ بھی چل بسا۔ ہائے افسوس یہ پہاڑ بھی چل بسا"

12۔ دیگر حروفِ نداء: 'یَا' کے علاوہ أَیَا ، هَیَا ، أَیْ اور أَ بھی حُرُوفِ نِدَاء کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

إسمِ مُنادیٰ کی مثالیں

1. ﴿ يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ ﴾ (البقرة:35)

اے آدم ! تم اور تمہاری بیوی دونوں جنت میں رہو۔

2۔ ﴿ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا ﴾ (هود:48)

اے نوح ! اتر جا ہماری طرف سے سلامتی ہے۔

3۔ يَا عُثْمَانُ ! إِنَّ الرَّهْبَانِيَةَ لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْنَا. (صحیح ابن حِبَّان)

اے عثمان ! ہم پر رہبانیت فرض نہیں کی گئی۔

4۔ يَا مُعَاذُ ! وَاللهِ إِنِّي لأُحِبُّكَ. (صحیح ابن حِبَّان)

"اے معاذ! خدا کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں۔"

5۔ يَا حُذَيْفَةُ ! عَلَيْكَ بِكِتَابِ اللهِ. (صحیح ابن حِبَّان)

اے حذیفہ ! اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے تھامے رہو۔

6۔ يَا جِبْرِيْلُ مَا هٰذِهِ الرِّيْحُ. (صحیح ابن حِبَّان)

"اے جبریل ! یہ ہوا کیسی ہے؟"

7۔ يَا عَائِشَةُ ! إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ.......

"اے عائشہؓ ! یقیناً میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں۔"

8۔ يَا أَبَا بَكْرٍ ! إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْداً. (یہ منصوب مضاف کی مثال ہے)

اے ابوبکرؓ ! ہر قوم کے لیے یقیناً ایک خوشی کا موقع ہے۔

9۔ يَا أَبَا ذَرٍ ! إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيْفاً. (یہ بھی منصوب مضاف کی مثال ہے)

اے ابوذرؓ ! میں تمہیں (ان مناصب کے لئے) کمزور پاتا ہوں۔

10۔ | يَا أَبَا سَعِيْدٍ | ! مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا... (یہ بھی منصوب مضاف کی مثال ہے)

اے ابو سعیدؓ ! جو شخص اللہ کے رب ہونے پر راضی ہو گیا۔

11۔ | يَا أُمَّ سَلْمَةَ | ! لَا تُؤْذِيْنِي فِي عَائِشَةَ. (یہ بھی منصوب مضاف کی مثال ہے)

اے اُم سلمہ ! عائشہ کے معاملے میں مجھے اذیت نہ دو۔

12۔ | يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ | ! أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟

اے اللہ کے رسول ! لوگوں میں آپ کو کون زیادہ محبوب ہے ؟

13۔ | يَا عَبْدَالرَّحْمٰن | ! لَا تَسْأَلِ الْأَمَارَةَ.

اے عبدالرحمٰن ! امارت کا مطالبہ نہ کرو!

14۔ | يَا مَعْشَرَ قُرَيْش | أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ.

اے گروہِ قریش ! اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے چھڑاؤ۔

15۔ | يَا أَبَا الدَّرْدَاء | إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا.

اے ابو درداء ! یقیناً تمہارے رب کا تم پر حق ہے۔

16۔ | يَا بَنِي عَبْدِ مُنَاف | لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ.

اے عبد مناف کی اولاد ! کسی کو اس گھر کے طواف سے منع نہ کرو۔

اس مثال میں | بنونَ | پہلے بطور مضاف خفیف ہو کر | بنو | بن گیا۔

پھر | یا | کی وجہ سے یہ | بنو | مضاف منصوب ہو کر | بنی | ہوا۔

17۔ | يَا بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ | اذْكُرُوْا نِعْمَتِي. (البقرة:40)

اے بنی اسرائیل ! میری نعمتوں کو یاد کرو۔

نوٹ : مندرجہ بالا تمام احادیث ، صحیح إبْن حِبَّان سے لی گئی ہیں۔

إِسْمِ مُنَادیٰ کی تَرْخِیْم

ترخیم کے معنی ہیں نرم اور آسان کرنا۔ جیسے اُردو میں "اباجان" کو "ابُّو" کہہ دیتے ہیں۔ اسی طرح عربی میں إِسْمِ مُنَادیٰ کو مُخْتَصَر کر دیتے ہیں اور نحو کی زبان میں مُنَادیٰ کے آخر سے ایک یا دو حرف نکال دینے کو ترخیم کہتے ہیں۔ اور ایسے مُنَادیٰ کو مُرَخَّم کہتے ہیں۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

اصل صورت	مُرَخَّم صورت	ترجمہ	اصل صورت	مُرَخَّم صورت	ترجمہ
یَا رَبِّی	یَا رَبِّ	اے میرے پروردگار	یَا صَاحِبِی	یَا صَاحِ	اے میرے ساتھی
یَا أَبِی	یَاأَبَتِ	اے میرے اباجان	یَا فَاطِمَةُ	یَا فَاطِمُ	اے فاطمہ
یَا أُمِّی	یَا أُمَّتِ	اے میری ماں	یَا عَبَّاسُ	یَا عَبَّ	اے عباس
یَا اَللّٰهُ	أَللّٰهُمَّ	اے اللہ	یَا مَنْصُوْرُ	نَا مَنْصُ	اے منصور
یَا حَارِثُ	یَاحَارِ	اے حارث	یَا مَالِكُ	یَا مَالِ	اے مالک
یَا مَرْوَانُ	یَامَرْوَ	اے مروان	یَا کَرْوَانُ	یَا کَرْوَ	یاکروان

مُنَادٰی و مُتَعَجّب مِنْهُ و مُسْتَغَاثُ و مَنْدُوب

یہاں خلاصے میں منظوم قواعد پر مشتمل مولانا حمید الدین فراہیؒ کے رسالے تحفۃُ الاِعراب کا متعلقہ حصہ ملاحظہ فرمائیے۔ اور کوشش کیجئے کہ یہ حفظ ہو جائے۔

ہو مُنادٰی مُضَاف یا نکِرَہ نَصْب دو ' جیسے یَا اَبَا جعْفَر
ورنہ مَبْنی ہے بر علامتِ رَفْع جیسے یَازَیْدُ ' اَیُّھَا الْعَسْکَر
پر عَلَمْ مُتَّصِفْ بِاِبْن مُضَاف بِعَلَمٍ یا مضاف بعد الکَرّ
یعنی یَا سَعْدُ سَعْدَ الأوْس کے مِثْل اور یونہی یَا مُسَاوِرَ بنَ حَجَر
مثل یَا زَیدُ گرچہ ہیں مَبْنی لیک اِن میں رَوا ہے نیز زَبَر
لَ عَجَب یا کہ اِسْتِغَاثَہ کی ہو مُنَادٰی پہ تو ضَرور ہے جَرّ
جیسے یَا لَلرَّشِیدِ یَا لَلْمَاءِ یَا لَأصْحَابنَا وَ یَا لَلْبَشَر
یَا غُلَامِیْ کے مثل میں ہے روا یَا غُلَامَا وَ یَا غُلَامُ دگر
وَاسَعِیْدُ و وَا سَعِیْدَا نیز وَا سَعِیدَاہ نُدْبَہ کے ہیں صُوَر
ھَائے نُدْبَہ کو لاؤ آخِر میں کیونکہ ہے وَقْف ' ناگُزیر اِس پر
جیسے وَا مُطْعِمَ الْمَسَاکِینَاہ نہ کہ وَاعَمَّتَاہ اُمَّ زُفَر

سبق نمبر 78

أَسْمَائے سِتَّہ اور اُن کا إِعْرَاب

عربی زبان میں ، چھ (6) 'دو حرفی إِسْم' ایسے ہیں۔ جن کی ظاہری صورت دیگر أَسْمَاء سے مختلف ہے۔ان کا تیسرا حرف ، حذف کر دیا گیا ہے۔جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ أَب" (والد)	4۔ هَن" (نا قابل ذکر چیز، آدمی)
2۔ أَخ" (بھائی)	5۔ فَم" یا فُو (مُنہ)
3۔ حَم" (دیور ، خسر)	6۔ ذُو (والا ، والی ، صاحب)

1۔ أَسْمَائے سِتَّہ جب مُضَاف ہوتے ہیں تو خفیف ہو کر تنوین کا نُون کھو دیتے ہیں۔

2۔ أَسْمَائے سِتَّہ ، مُرَکَّبِ إِضَافِي میں دیگر أَسْمَا یا ضَمِیر کے ساتھ مُضَاف کی صورت میں آتے ہیں۔

جیسے أَبُو خَالِدٍ (خالد کا باپ) أَخُو خَالِدٍ (خالد کا بھائی)

حَمُو خَالِدَةَ (خالدہ کا سُسر) فُو خَالِدٍ (خالد کا مُنہ)

ذُو عِلْمٍ (علم والا) أَبُوهُ (اُس کا باپ)

أَخُوهَا (اُس عورت کا بھائی) حَمُوهُنَّ (اُن عورتوں کا دیور)

هَنُوهَا (اُس عورت کی بری چیز) أَبُوهَا (اُس عورت کا باپ)

مُضَاف کی صورت میں | أَسْمَائے سِتَّہ کا اِعْرَاب | حسب ذیل ہوگا۔

ان میں واؤ رَفْع کی، الف نَصب کی اور یاء جَرّ کی علامت ہوگی۔

اَسْمائے ستہ	حالتِ رَفْع	حالتِ نَصَبْ	حَالتِ جَرّ
أَب"	أَبو بَكْرٍ	أَبَا بَكْرٍ	أَبِي بَكْرٍ
أَخ"	أَخُو زَيْدٍ	أَخَا زَيْدٍ	أَخِي زَيْدٍ
حَم"	حَمُو خَالِدَةٍ	حَمَا خالِدَةٍ	حَمِي خَالِدَةٍ
فَم"	(فَمُ حَمِيْدٍ) فُو حَمِيْدٍ	(فَمَا حَمِيْدٍ) فَا حَمِيْدٍ	(فَمِي حَمِيْدٍ) فِي حَمِيْدٍ
ذُو	ذُو عِلْمٍ	ذَاعِلْمٍ	ذِي عِلْمٍ
اَب" کا مثنیٰ	اَبَوَانِ	اَبَوَيْنِ	اَبَوَيْنِ
أخ" کا مثنیٰ	أَخَوَانِ	أَخَوَيْنِ	أَخَوَيْنِ
ذُو کا مثنیٰ	ذَوَانِ	ذَوَيْنِ	ذَوَيْنِ
ذَات" کا مثنیٰ	ذَوَاتَانِ	ذَوَاتَيْنِ	ذَوَاتَيْنِ

3۔ أَب" کی جمع آبَاء ہے۔ مُثَنّٰی | أَبَوَانِ | ہے۔

مضاف میں خفیف ہوکر یہ | أَبَوَا | ہوجاتا ہے۔

اور یہ حَالَتِ نَصَب و جَرّ میں | أَبَوَيْنِ | ہوجاتا ہے۔

مضاف میں خفیف ہوکر یہ | أَبَوَيْ | ہوجاتا ہے۔

جیسے أَبَوَا زَيْدٍ اور مِنْ أَبَوَيْ زَيْدٍ

4۔ أخ" کی جمع | إِخْوَان" | ہے۔ اور مُثَنّٰی | أَخَوَانِ | ہے

اور یہ حالتِ نَصَب و جرّ میں أَخَوَیْن ہو جاتا ہے۔

5۔ ذُو ، اِسْمِ ظاہر کے ساتھ مُضَاف بن کر ، مُرکَّبِ اِضَافِی میں آتا ہے۔

لیکن ذُو ، ضَمِیر کے ساتھ مُضَاف نہیں ہوتا۔

ذُو کی جمع ذَوُونَ ہے۔ مُثَنّٰی ذَوَان ہے۔

حَالَتِ نَصَب وجرّ میں ذَوَیْن ہو جاتا ہے۔

ذَوُوْا مَالٍ یا مِنْ ذَوِی مَالٍ (کئی مال والے)

ذَوَا مَال یا مِنْ ذَوَیْ مَال (دومال والے)

ذُو کا مُؤنّث ذَات'' ہے۔ مُثَنّٰی ذَوَاتَان اور حَالَتِ نَصَب و جرّ میں ذَوَاتَیْن ہو جاتا ہے۔ مضاف میں حسبِ قاعدہ نون ساقط ہو جاتا ہے۔

جیسے ذَوَاتَا جَمَالٍ یا ذَوَاتَیْ جَمَالٍ (دو حسن والیاں)

مثال : ﴿ ذَوَ اتَا أَفْنَانٍ ﴾ (الرحمٰن:48)

''ہری بھری ڈالیوں والے دو (باغ)''

نوٹ: ' ذُو ' کی جمع أُولُو اور أُولِی بھی آتی ہے۔

'ذُو ' کا مؤنث ذَات'' ہے اس کی جمع ذَوَات'' اور أُولات دونوں ہیں۔

جیسے ﴿ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ ﴾ (الطلاق:4)

''اور حمل رکھنے والی (یعنی حاملہ) عورتیں''

﴿ وَأُولِی الْأَمْرِ مِنْکُمْ ﴾ (النساء:59)

'' اور ان لوگوں کی اطاعت بھی جو تم میں سے صاحب امر ہیں''

اسمائے سِتَّہ کے مثنیٰ کا إعراب

اسمائے سِتَّہ	حالتِ رَفع	حالتِ نَصبْ	حالتِ جرّ
"أخ" کا مُثنیٰ	أخوَانِ	أخوَيْنِ	أخوَيْنِ
أب " کا مُثنیٰ	أبوَانِ	أبوَيْنِ	أبوَيْنِ
ذُوْ کا مُثنیٰ	ذَوَانِ	ذَوَيْنِ	ذَوَيْنِ
ذو کا مُثنیٰ مؤنث	ذَوَاتَانِ	ذَوَاتَيْنِ	ذَوَاتَيْنِ
فَم، کا مُثنیٰ	فَمَانِ	فَمَيْنِ	فَمَيْنِ

6۔ أسْمَائے سِتَّہ میں سے تین إِسْم أب" ، أخ" اور فَم"
اگر ضَمِیرِ واحد مُتکَلِّم کی طرفْ مُضَاف ہو جائیں تو ،
تینوں حالتوں میں ، اُن کی صورت ایک ہی رہے گی۔

یعنی أبِي (میرا باپ) ، أخِي (میرا بھائی) ، فَمِي (میرا مُنہ)

a۔ جَاءَ أبِي (میرے والد آئے)

یہاں أبِي حالتِ رَفع میں ہے۔ کیونکہ یہ فَاعِل ہے۔

b۔ رَأَيْتُ أبِي (میں نے ، اپنے والد کو دیکھا)

یہاں أبِي حالتِ نَصَب میں ہے۔ کیونکہ یہ مَفْعُول بِہِ ہے۔

c۔ مَرَرْتُ بِأبِي (میں اپنے والد کے ساتھ گذرا۔)

یہاں أبِي حَالَتِ جَرّ میں ہے کیونکہ حَرْفِ جَرّ بَاء (بِ) کے بعد آیا ہے۔

7۔ فَم" یا فُو کی جمع "أَفْوَاه" ہے۔ اس کا مُثنّٰی فَمَان ہے۔
جو حالتِ نَصَبْ و جَرّ میں فَمَیْن ہو جاتا ہے۔ فَم" کی مِیم گرائی جا سکتی ہے۔
مُضَاف کی صورتوں میں اس کی شکلیں حسبِ ذیل ہوں گی۔

a۔ حَالَتِ رَفْع: فَمُ زَيْدٍ یا فُو زَيْدٍ (زید کا مُنہ)

b۔ حَالَتِ جَرّ: مِنْ فَمِ زَيْدٍ یا مِنْ فِي زَيْدٍ (زید کے مُنہ سے)
قَلْبُ الْاحْمَقِ فِي فِيْهِ یا قَلْبُ الْاحْمَقِ فِيْ فَمِهٖ
(بے وقوف کا دل، اُس کے منہ میں ہوتا ہے۔)

c۔ حَالَتِ نَصَب: فَمَا زَيْدٍ یا فَا زَيْدٍ زید کا منہ

أَسْمَائے سِتَّہ کی قرآنی مثالیں

a۔ أَنْتَ وَ مَالُكَ لِأَبِيْكَ
"تُم اور تمہارا امال، تمہارے والد کے لئے ہے۔"

b۔ ﴿ فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي ﴾ (یوسف:93)
"اور اسے میرے والد کے مُنہ پر، ڈال دو۔"

c. ﴿ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا ﴾ (یوسف:8)
"اور یوسف کا بھائی، ہمارے والد کو، ہم سے زیادہ محبوب ہے۔"

d۔ ﴿ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ يُوسُفَ ﴾ (یوسف:11)
"انہوں نے کہا ابا جان! کیا بات ہے؟ آپ یوسف کے معاملے میں، ہم پر بھروسہ نہیں کرتے۔"

e۔ ﴿ إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا ﴾ (یوسف:78)
"اُن کے والد، ایک بوڑھے آدمی ہیں۔"

f۔ ﴿ وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحاً ﴾ (کہف:82)

" اُن دو یتیم لڑکوں کا باپ، ایک نیک آدمی تھا۔"

g۔ ﴿ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَىٰ أَبَوَيْكَ ﴾ (یوسف:6)

" جس طرح خدا نے اپنی نعمت تمام کی،

تمہارے دو بزرگوں ابراھیمؑ اور اسحٰقؑ پر"

h۔ ﴿ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ ﴾ (یوسف:100)

" اور یوسفؑ نے، اپنے ماں باپ کو اپنے پاس تخت پر بٹھالیا۔"

i۔ ﴿ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ ﴾ (الکھف:80)

" رہا وہ لڑکا، تو اُس کے والدین، مؤمن تھے۔"

ذَاتَ کے مختلف استعمالات ہیں: انہیں ذہن نشین کر لیجئے۔

ذَاتَ يَوْمٍ (ایک دن)

ذَاتَ لَيْلَةٍ (ایک رات)

ذَاتُ الْيَمِيْنِ (دائیں جانب)

ذَاتُ الشِّمَالِ (بائیں جانب)

أَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ (تم لوگ اپنے باہمی احوال درست رکھو۔)

ذَوُوا الأَرْحَامِ (رشتے دار، أَقْرِبَاء)

ذَوَیْ عَدْلٍ مِنْكُمْ (تم میں سے جو دو منصف مزاج لوگ)

ذُو کی مثالیں

a. ﴿ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴾ (البقرۃ:105)

"اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔" یہ مرفوع ہے۔

b. ﴿ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ﴾ (الانعام:152)

"اور جب تم بات کرو، تو عدل کے ساتھ کرو،

چاہے رشتے دار کا معاملہ ہی کیوں نہ ہو"۔ یہ منصوب ہے۔

c. ﴿ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَ بِذِي الْقُرْبٰى ﴾ (النسآء:36) یہ مجرور ہے۔

"اور ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ بھی"۔

ذَوَانِ مُثنیٰ کی مثالیں

a. ﴿ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ ﴾ (المائدۃ:95)

"جس کا فیصلہ تم میں سے، دو عادل آدمی کریں گے۔"

(یہاں ذَوَا مرفوع ہے۔ ذَوَانِ خفیف ہو گیا)

b. ﴿ وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ ﴾ (الطلاق:2)

"اور اپنے دو عادل آدمیوں کو، گواہ بنالو۔"

(یہاں ذَوَيْ منصوب ہے۔ ذَوَيْنِ خفیف ہو گیا)

ذَوَاتَیْ مؤنث مثنیٰ کی مثال

﴿ وَ بَدَّلْنَا هُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ ﴾ (سبا:16)

" اور ہم نے بدل دیئے ، اُن کے دوباغوں کے بدلے، دو اور باغ ، کڑوے کسیلے پھل والے۔"

یہاں ذَوَاتَان سے منصوب ہوکر ذَوَاتَيْن ہوا۔ پھر ذَوَاتَيْنِ مضاف بن کر خفیف ہوا اور نون کھو بیٹھا۔ اس طرح ذَوَاتَيْن سے ذَوَاتَيْ ہو گیا۔

هَنْ"

هَنْ" کسی ناقابل ذکر چیز کے لیے یا۔ پھر ندا کی صورت میں کسی آدمی یا شخص کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

جیسے

یَا هَنُ اَقْبِلْ — اے شخص ، ادھر دیکھ

سبق نمبر 79

یائے ضَمِیر مُتَکَلِّم کا اِعْرَاب

بعض أَسْمَاء، مخصوص حالتوں میں ،عام قاعدوں کے خلاف اِعْرَاب رکھتے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ اگر کوئی اِسْم ، یائے مُتَکَلِّم (اِسْمِ ضَمِیر) کی طرف مُضَاف ہو تو تینوں حالتوں میں، اُس کی اِعْرَابی حالت ایک ہی ہوگی۔

جیسے كِتَابِيْ (میری کتاب) قَلَمِيْ (میرا قلم) ،
بَنَاتِيْ (میری بیٹیاں) صَدِيْقِيْ (میرا دوست)

2۔ أَبِي ، أَخِي اور فَمِي بھی (جن کا ذکر أَسْمَائے سِتَّه کے باب میں ہو چکا ہے)۔ تینوں حالتوں میں یکساں اِعْرَاب رکھتے ہیں۔

3۔ مندرجہ ذیل حُرُوفِ جرّ کے بعد آنے والی، یائے مُتَکَلِّم ، مُشَدَّد ہو جاتی ہے۔

a۔ عَلٰی + یَ = عَلَيَّ = مجھ پر
b۔ إِلٰی + یَ = إِلَيَّ = مجھ تک
c۔ فِي + یَ = فِيَّ = مجھ میں

4۔ جمع مذکر سالم إسم بھی ، اگر مُرکَّبِ إضافی کی صورت میں ، یائے مُتکلِّم کی طرف مُضَاف ہو تو یَاء (ی) پر تشدید لگ جاتی ہے۔اور تینوں حالتوں میں اس کا أعْرَاب ایک ہی ہوگا۔

بَنُونَ ، مُسْلِمُونَ ، مُحْسِنُونَ ، مُخْرِجُونَ ، حَاضِرُونَ ، مُعَلِّمُونَ وغیرہ جمع مُذکّر سَالِم أسْمَاء ہیں۔ان کو یَائے ضَمِیر مُتکلِّم کی طرف مُضَاف کریں گے تو ان کی صورتیں حسبِ ذیل ہوں گی۔اور تینوں حالتوں رفع نَصَب و جرّ میں ایک جیسی ہوں گی۔

بَنِيَّ (میرے بیٹے)، مُسْلِمِيَّ (میرے مسلمین) ،
مُحْسِنِيَّ (مجھ پر احسان کرنے والے) ، مُخْرِجِيَّ (مجھے نکالنے والے) ،
حَاضِرِيَّ (میرے حاضرین)، مُعَلِّمِيَّ (میرے اُساتذہ) ،
وَالِدِيَّ (میرے آباء)

جمع مذکر سَالِمْ إِسْم کے ساتھ یائے مُتَکلِّم کے إِعْرَاب کی تحلیل

مندرجہ ذیل تحلیل کو غور سے دیکھئے۔

a۔ مُحْسِنُونَ + یَ = مُحْسِنُويَ

(مُضَاف کو خفِیف کرنے کے لئے نُون کو حَذْف کیا گیا۔)

b۔ مُحْسِنُويَ ⟵ مُحْسِنِي + يَ

(واؤ کو یَاء میں بدلا گیا اور یائے متکلم کا اضافہ کیا گیا)

c۔ مُحْسِنِي + يَ = مُحْسِنِيَّ

(دو یاء ، آپس میں مل کر ، مُشَدَّد ہو گئے۔)

مُحْسِنِيَّ ، تینوں حالتوں میں ، یکساں إعْرَاب رکھتا ہے۔

مُرَکَّبِ إضَافِي کے قاعدے کے مُطابق ، حَذْف نُون (تخفیف) کے بعد ، اسے مُحْسِنُوِيَ ہونا چاہیے تھا۔ لیکن اہلِ زبان اسے آسان کر کے ، وَاؤ کو یَاء میں بدل دیتے ہیں اور یائے مُتَکَلِّم کو تشدید کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

یَائے مُتَکَلِّم کا یکساں إعْرَاب

اردو ترجمہ	حالتِ رَفْع	حالتِ نَصْب	حالتِ جَرّ
میری کتاب	كِتَابِيْ	كِتَابِيْ	كِتَابِيْ
أَسْمَائے سِتّہ میں سے (میرے والد)	أَبِيْ	أَبِيْ	أَبِيْ
أَسْمَائے سِتّہ میں سے (میرے بھائی)	أَخِيْ	أَخِيْ	أَخِيْ
أَسْمَائے سِتّہ میں سے (میرا مُنہ)	فَمِيْ	فَمِيْ	فَمِيْ
میرا بیٹا	بَنِيَّ	بَنِيَّ	بَنِيَّ
میرے محسنین	مُحْسِنِيَّ	مُحْسِنِيَّ	مُحْسِنِيَّ
میرے اُستاد	مُعَلِّمِيَّ	مُعَلِّمِيَّ	مُعَلِّمِيَّ

a. وَالِدَيَّ ۔ یہ مُثَنّٰی ہے۔ میرے والدَین - یعنی ماں باپ

وَالِدَيْنِ + يَ = وَالِدَيَّ یہاں دال کے اوپر زَبَر ہے۔

b. وَالِدِيَّ یہ جمع ہے۔ میرے آباء یہاں دال کے نیچے زِیر ہے۔

کچھ قرآنی مثالیں

1۔ ﴿ رَبَّنَا اغْفِرْلِی وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الحِسَابُ ﴾ (ابراھیم: 41)
" اے ہمارے پرودگار ! میری ، میرے ماں باپ کی اور تمام اہلِ ایمان کی بھی، اُس دن مغفرت فرما ، جس دن حساب لیا جائے گا۔"

2۔ ﴿ مَا اَنَا بِمُصْرِخِکُمْ وَ مَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِیَّ ﴾ (ابراھیم: 22)
"(یہاں) میں نہ تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو۔"
(اس مثال میں مُصْرِخُونَ ، مُصْرِخِیْنَ ہوا۔مُضاف میں خفِیف ہو کر مُصْرِخی ہوا۔پھر ضَمِیر یائے مُتَکَلِّم کے ساتھ مل کر مُصْرِخِیَّ ہوا۔
یہ إسْم ، حَرْفِ جَرّ کے ساتھ مَجْرُور ہے۔)

3۔ ﴿ أنْ أشْکُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِی أنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ ﴾ (الاحقاف: 15)
" کہ میں شکر ادا کروں تیری اس نعمت کا جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی ہے"۔

4۔ ﴿ أنْتَ وَلِیّ فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَةِ ﴾ (یوسف: 101)
(اے اللہ) ! تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا سرپرست ہے۔
یہاں وَلِیٌّ + یٰ مُتَکَلِّم = وَلِیّ ہوا۔
أنْتَ ، إسْمِ ضَمیر کی صورت میں مُبْتَداء ہے
اور وَلِیّ خَبَر ہے اور مَرْفُوع ہے۔

ایک جامع دُعا

(اس مثال میں ، یائے مُتکلِم ، کئی بار آئی ہے۔اسے نوٹ کیجئے۔علاوہ ازیں یہ بھی نوٹ کیجئے کہ دِینیَ ، دُنیایَ اور آخرَتیِ کو اَلَّذِی اور اَلَّتِی سے ملانے کے لئے یَ پر زَبَر دیا گیا ہے۔)

اَللّٰھُمَّ أَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِی ھُوَ عِصْمَةُ أَمْرِی ،

اے اللہ ! میرے دین کو درست فرما ! جو میرے انجام کا محافظ ہے۔

(یہاں اگر دِیْنِی کے بعد وقف کیا جائے تو یَ کو مَنْصُوب کرنے کی ضرورت نہیں۔)

وَ أَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِی فِیْھَا مَعَاشِی ،

اور میری دنیا سُدھار دے ، جس میں میری روزی ہے ،

وَ أَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِی فِیْھَا مَعَادِی ،

اور میری آخرت کو سنوار دے ، جس میں میرا مستقبل ہے۔

وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِی فِی کُلِّ خَیْرٍ

اور زندگی کو میرے لئے ہر اچھائی میں اضافہ کا ذریعہ بنادے۔

وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِی مِنْ کُلِّ شَرٍّ

اور موت کو ہر بُرائی سے بچنے کے لئے ، راحت کا ذریعہ بنادے۔ (رواہُ مُسْلِم)

بُنَیَّ کی قرآنی مثالیں

قرآن مجید میں بَنِیّ کو مُصغَّر کر کے، بطورِ اِسْم تَصغِیر استعمال کیا گیا ہے۔ یعنی بَنِی ، بُنَیَّ ہو گیا۔ جس طرح حَسَن سے حُسَیْن بنالیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں بُنَیَّ کے معنی ، میرا چھوٹا بیٹا، میرا پیارا بیٹا ، ہوں گے۔

قرآن مجید میں بُنَیَّ سے پہلے حرفِ نِداء 'یَا' استعمال کیا گیا ہے۔ جو مُرکّبِ اضافِی کے مُضَاف کو ، مَنْصُوب کر دیتا ہے۔ چنانچہ یہاں بُنَیَّ مَنْصُوب ہے۔

1. ﴿ یَا بُنَیَّ ارْكَبْ مَعَنَا وَلَا تَكُنْ مَعَ الْكَافِرِيْنَ ﴾ (ھود:42)

(حضرت نوحؑ نے کہا:) "اے میرے پیارے بیٹے ، ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ شامل نہ ہونا۔"

2. ﴿ یَا بُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى إِخْوَتِكَ ﴾ (یوسف:5)

(حضرت یعقوبؑ نے کہا)

" اے میرے پیارے بیٹے ، اپنا یہ خواب ، اپنے بھائیوں کو نہ سنانا۔"

3. ﴿ یَا بُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ﴾ (لقمان:13)

(حضرت لقمان نے کہا)

"اے میرے پیارے بیٹے ، اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔"

4. ﴿ یَا بُنَیَّ إِنِّي أَرٰى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ ﴾ (الصافات:103)

(حضرت ابراہیمؑ نے کہا)

" اے میرے پیارے بیٹے ، میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں ذبح کر رہا ہوں۔"

سبق نمبر 80

إِسْمِ مَنْقُوص کا إِعْرَاب

1۔ إِسْمِ مَنْقُوص ، اُس اِسْم کو کہتے ہیں ، جس کے آخری حصے میں زیر کے بعد یَاء آئے۔ جیسے قَاضٍ سے اَلْقَاضِی ، هَادٍ سے اَلْهَادِی ، سَاقٍ سے اَلسَّاقِی ، وَادٍ سے اَلْوَادِی۔

2۔ فِعْلِ نَاقِص سے بننے والے ، أَسْمَائے نَکِرَہ ، تَنْوِین کے ساتھ لکھے جاتے ہیں۔

جیسے بَاغٍ ، مَادٍ ، وَادٍ ، عَادٍ ، سَاقٍ ، قَاضٍ وغیرہ۔

3۔ لیکن جب یہ ، لَامِ تعریف (اَل) سے مُعَرَّف بِاللَّام ہو جائیں تو یَاء(ی) کے ساتھ لکھے جاتے ہیں۔

جیسے اَلْبَاغِی ، اَلْعَادِی ، اَلْقَاضِی وغیرہ۔

4۔ إِسْمِ مَنْقُوص کی ، حالتِ رَفْع اور حالتِ جَرّ میں یکساں صورت ہوگی اور سیاق وسباق سے حالت کو پہچانا جائے گا۔ لیکن حالتِ نَصَب میں زَبَر ظاہر ہو گا۔

اگلے صفحے پر دیئے گئے چارٹ کا بغور جائزہ لیجئے۔

حالتِ جرّ	حالتِ نَصَب	حالتِ رَفْع	إسْمِ مَنْقُوص
قَاضٍ	قَاضِياً	قَاضٍ	إسْمِ نَكِرَہ
اَلْقَاضِی	اَلْقَاضِیَ	اَلْقَاضِی	إسْمِ مُعَرَّف بِاللاَّم
هَادٍ	هَادِياً	هَادٍ	واحِد نَكِرَہ
اَلْهَادِی	اَلْهَادِیَ	اَلْهَادِی	واحِد مَعْرِفَه
هَادِيَيْنِ	هَادِيَيْنِ	هَادِيَانِ	مُثَنّٰی
هَادِيْنَ	هَادِيْنَ	هَادُوْنَ	جَمْع

إسْمِ مَنْقُوص نَكِرہ کی تین حالتیں

a۔ جَاءَ قَاضٍ "ایک قاضی آیا" یہ حالتِ رَفْع ہے۔

b۔ سَمِعْتُ مِنْ قَاضٍ "میں نے ایک قاضی سے سُنا" یہ حالتِ جرّ ہے۔

c۔ رَأَيْتُ قَاضِياً "میں نے ایک قاضی کو دیکھا۔" یہ حالتِ نَصَب ہے۔

إسْمِ مَنْقُوص مَعْرِفَه کی تین حالتیں

d۔ جَاءَ الْقَاضِی "قاضی آیا" یہ حالتِ رَفْع ہے۔

e۔ مَرَرْتُ بِالْقَاضِی "میں قاضی کے ساتھ گزرا" یہ حالتِ جرّ ہے۔

f۔ رَأَيْتُ الْقَاضِیَ "میں نے قاضی کو دیکھا۔" یہ حالتِ نَصَب ہے۔

5۔ اِسمِ مَنْقُوص مُثنّٰی میں یاء (ی) ظاہر ہو جاتی ہے۔

جیسے غَاز سے غَازِیَان ، مَاض سے مَاضِیَان اور اسی طرح ھَادِیَان ، قَاضِیَان ، وَادِیَان رَاوِیَان سَاقِیَان ، دَاعِیَان ، عَالِیَان وغیرہ۔

6۔ اِسمِ مَنْقُوص کی جمع مُذکّر سَالِم ھَادُونَ کے وزن پر (حالتِ رَفْع میں) اور (حالتِ نَصَب و جَرّ میں) ھَادِیْنَ کے وزن پر آتی ہے۔

مثال : ھٰذَانِ ھَادِیَّ اِلَی الْخَیْرِ۔

"یہ دونوں ، بھلائی کی طرف میری رہنمائی کرنے والے ہیں۔"

اس مثال پر غور کیجیے۔

ھَادٍ کا مطلب ہے ایک ہدایت دینے والا۔

ھَادٍ کا مُثنّٰی ھَادِیَانِ ہے۔ دو ہدایت دینے والے

ھَادِیَّ میرے دو ہدایت دینے والے۔

ھَادِیَانِ ، یَائے مُتکَلِّم (یَ) کا مُضاف ہوا۔ (ھَادِیَا)

ھا دِ یا نِ + یَ = ھا دیَّ

ھا دِ یا + یَ (پہلے خفیف ہو کر نون ساقط ہوا)

ھا دِ یَ + یَ (پھر الف، یاء میں بدل گیا)

ھا دِ یَ + یَ (پھر دو یا آپس میں مل کر مشدد ہو گئے) اس طرح بنا۔

ھا دِیَّ = میرے دو ہدایت دینے والے

سبق نمبر 81

إسْمِ مَقْصُور کا إِعْرَاب

1۔ **إسْمِ مَقْصُور**، اُس إسْم کو کہتے ہیں ، جس کے آخری حصے میں 'زَبَر' کے بعد أَلِف 'آئے۔اس أَلِف کو **أَلِفِ مَقْصُورَہ** کہتے ہیں۔

جیسے **دُنْیَا**، اَلْھُدیٰ رِضٰی ، مَأْوٰی ، اَلْغِنٰی ، صَحَارٰی ، مَثْوٰی ، اَعْلٰی ، فَتٰی ، مُسْتَشْفٰی ، اَلْصَّفَا، مُصَلّٰی ، مَرْضٰی ، قَتْلٰی ، عَصَا مُصْطَفٰی ، مُرْتَضٰی ، بُشْرٰی ، عِیْسٰی ، مُوْسٰی ، یَحْیٰی وغیرہ.

2۔ تینوں حالتوں میں ، إسْمِ مَقْصُور کا إعْرَاب فَتْحَه (زَبَر) ہی ہو گا۔ سیاق و سباق سے جانا جائے گا کہ یہ حالتِ رَفْع میں ہے یا نَصَب میں یا حالتِ جَرّ میں۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔ **اَلْدُّنْیَا کی صورت تینوں حالتوں میں یکساں ہے۔**

a. **اَلْدُّنْیَا** مَزْرَعَةُ الْآخِرَةِ "دُنیا ، آخرت کی کھیتی ہے۔"

اس مثال میں اَلْدُّنْیَا ، مُبْتَدَاء ہے اور **'مَرْفُوع'** ہے۔

b۔ ﴿ لَهُمْ فِي **الدُّنْيَا** خِزْيٌ ﴾ (البقرة:114)

"اُن کے لئے ، دنیا میں رسوائی ہے"

(یہاں اَلْدُنْیَا ، حَرْفِ جَرّ فِيْ کے بعد ہے اور **مَجْرُور** ہے۔)

c۔ ﴿مِنكُمْ مَنْ يُرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيْدُ الْآخِرَةَ﴾ (آل عمران:152)

"تم میں سے کچھ دنیا کے طالب تھے اور کچھ آخرت کی خواہش رکھتے تھے۔"

(اس مثال میں ، اَلدُّنْیَا اور اَلْآخِرَۃَ دونوں مَنْصُوب ہیں۔ اَلْآخِرَۃَ کی ۃَ پر زَبَر ہے۔جومَنْصُوب ہونے کی دلیل ہے لیکن اَلدُّنْیَا بھی چونکہ، مَفْعُول بِهٖ ہے اس لئے اُسے بھی 'مَنْصُوب' ہی مانا جائے گا۔)

اِسْم مَقْصُور کی اِعْرَابِی حالتوں کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجئے۔

اِسْم مَقْصُور	حالتِ رَفْع	حالتِ نَصَب	حالتِ جَرّ
رضی	رِضاً	رِضاً	رِضاً
د نیٰ	اَلدُّنْیَا	اَلدُّنْیَا	اَلدُّنْیَا
هُدیٰ	هُدًی	هُدًی	هُدًی
عِیْسٰی	عِیْسٰی	عِیْسٰی	عِیْسٰی
مُوسٰی	مُوسٰی	مُوسٰی	مُوسٰی
اَعْلٰی کا مُثَنّٰی	أَعْلَیَان	أَعْلَیَیْن	أَعْلَیَیْن
أَعْلٰی کی جمع مذکر سالم مقْصُور	أَعْلَوْنَ	أَعْلَیْنَ	أَعْلَیْنَ

3۔ اِسْمِ مَقْصُور ، کے آخر میں ، دراصل وَ (وَاؤ) یا یَ (یَاء) ہوتا ہے۔

جو کبھی دوبارہ ظاہر ہو جاتا ہے۔

جیسے عَصًا دراصل عَصَوٌ (ع ، ص ، و)

اور هُدًی دراصل هُدَیٌ (ہ ، د ، ی) ہے۔

4۔ اِسمِ مَقْصُور، کے مُثَنّٰی میں واؤ اور یَاء کو دیکھیے۔ دوبارہ ظاہر ہو جاتے ہیں

a۔ عَصاً کا مُثَنّٰی عَصَوَان

b۔ فَتیً کا مُثَنّٰی فَتَیَان

c۔ مُسْتَشْفٰی کا مُثَنّٰی مُسْتَشْفَیَان

5۔ اِسْمِ مَقْصُور کی جمع سالم مذکر میں ، اَلِف کو حَذْف کر دیا جاتا ہے اور آخر میں واؤ (و) اور یَاء (ی) سے پہلے زَبَر ہوتا ہے۔ جیسے

a۔ مُصْطَفٰی کی جمع مُصْطَفَوْنَ (رفع میں)، مُصْطَفَیْنَ (نصب و جرّ میں)

b۔ أَعْلٰی کی جمع أَعْلَوْنَ (رَفع میں)، أَعْلَیْنَ (نصب و جرّ میں)

6۔ اِسْمِ مَقْصُور ، بھی (یَ) یائے ضَمِیر مُتَکَلِّم کی طرف مُضَاف ہوتا ہے۔ جیسے

a۔ عَصَایَ (میری لاٹھی) b۔ یَدَایَ (میرے دونوں ہاتھ) یَدَان+ یَ (مضاف بننے کے لیے یدانِ کا نون حذف ہو گیا)

c۔ مَحْیَایَ (میری زندگی) d۔ مَثْوَایَ (میری منزل) میرا ٹھکانہ

e۔ دُنْیَایَ (میری دنیا) f۔ هُدیً + یَ = هُدَایَ (میری ہدایت)

g۔ مَوْلَایَ (میرے آقا) h۔ خَطَایَایَ (میری خطائیں)

خَطَایَایَ کی مثالیں

1۔ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَیْنِي وَ بَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَایَایَ کَمَا یُنَقَّی الثَّوبُ الْأَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ ،
اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَایَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

اے اللہ میرے اور میری خطاؤں کے درمیان دوری پیدا کردے جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دُوری پیدا کی ہے۔ اے اللہ مجھے خطاؤں سے اس طرح صاف کردے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کردیا جاتا ہے۔ اے اللہ مجھ سے میری خطائیں دھودے پانی اور برف اور اولے سے۔ (بخاری و مسلم)

(اس مثال میں **خَطَايَایَ** (میری خطائیں) یائے مُتَکَلِّم کی طرف مُضاف ہے۔) ضَمِیر 'یَ' مُضَاف إِلَیه ہے اور مَجْرُور ہے۔)

2۔ فَمَنْ تَبِعَ **هُدَایَ** (البقرۃ:38)

"پھر جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا۔"

(یہاں هُدیً + یَ = هُدَایَ ہو گیا ہے۔)

هُدًی ، تینوں حالتوں میں یکساں إِعرَاب رکھتا ہے۔

ذیل میں هُدًی کی تین قرآنی مثالیں دی جارہی ہیں۔ تینوں جگہ صورت ایک ہے، لیکن حالت مختلف ہے۔

1۔ ﴿ وَ إِنَّهٗ **لَهُدًی** ﴾ (النمل:77)

"اور یقیناً ، یہ ، ہدایت ہے۔"

(یہاں هُدیً ، خَبَر ہے اور **مَرْفُوع** ہے۔)

2۔ ﴿ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا **هُدیً** ﴾ (الحج:8)

"اور کچھ لوگ اللہ کے معاملے میں جھگڑتے ہیں۔ علم اور ہدایت کے بغیر۔"

(یہاں هُدًی ،مَجْرُور ہے۔)

3۔ ﴿ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ ، آمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَ زِدْنَاهُمْ هُدًى ﴾ (الکھف: 13)

"دراصل وہ کچھ نوجوان تھے ، جو اپنے رب پر ایمان لے آئے تھے۔ اور جنہیں ہم نے ہدایت میں ترقی دی تھی۔" (یہاں هُدًى ، مَنْصُوب تمییز ثانی ہے۔)

کچھ اور مثالیں

4۔ أُوصِيكُمْ بِالأَنْصَارِ ! فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَ عَيْبَتِي میں تمہیں انصار کے بارے میں (حسنِ سلوک کی) وصیّت کرتا ہوں۔ اس لئے کہ وہ میرے رازدار ہیں۔

(یعنی قابلِ اعتماد ساتھی ہیں۔) (الحدیث)

5۔ قَالَ هِيَ عَصَايَ (طٰه: 18)

" حضرت موسیٰ نے کہا ! یہ میری لاٹھی ہے۔"

عَصَا ، إِسْمِ مَقْصُور ہے ، اس کے آگے ، یائے ضَمِیر مُتَکَلِّم آئی ہے۔ یَ پر اگرچہ زَبَر ہے لیکن یہ یاد رکھیے کہ مُضَاف إِلَيه ، ہمیشہ مَجْرُور ہوتا ہے۔ اس لئے مَجْرُور ہے جو إِسْمِ مَقْصُور کا مُضَاف إِلَيه ہے۔

هِيَ ، مُبْتَدَاء مَرْفُوع ہے ، عَصَا خَبَر ، مَرْفُوع اور مُضَاف ہے۔

6۔ هٰذَانِ زَمِيْلَايَ ، فِي الدِّرَاسَةِ. "یہ دونوں، میرے تعلیمی ساتھی ہیں۔"

(زَمِيْلَانِ ، یَ کے ساتھ مل کر مُرکَّبِ اضافی ہے۔ مضاف کا نون حذف ہو گیا)

7۔ ﴿ قَالَ مَعَاذَ اللهِ إِنَّه ، رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ ﴾ (یوسف: 23)

حضرت یوسفؑ نے کہا ! خدا کی پناہ ! میرے رب تو نے مجھے اچھی منزلت بخشی۔

(مَثْوىٰ ، إِسْمِ ظَرْف ہے۔)

سبق نمبر 82

إِعْرَابِ تَقْدِيرِی

بعض أسْمَاء کے آخر میں ، 'حُرُوفِ عِلّت' ہوتے ہیں، اور وہ واضح إِعْرَاب سے خالی ہوتے ہیں۔ ایسے أسْمَاء کی إِعْرَابِی حالت کو قواعد کی رو سے پہچانا جاتا ہے۔ جیسے عِیْسٰی ، مُوسٰی ، دُنْیَا ، أَعْلٰی ، مَرْعٰی ، ذِکْرٰی وغیرہ۔

ایسے إِعْرَاب کو، إِعْرَابِ تَقْدِیرِی کہتے ہیں۔

مندرجہ ذیل تین مثالوں پر غور کیجئے۔

ایک ہی لفظ عیسٰی مختلف حالتوں میں استعمال ہوا ہے۔

1- جَاءَ عِیسٰی (عیسٰی آیا۔)

یہاں عیسٰی فاعل ہے اور مرفوع ہے۔

2- لَقِیتُ عِیسٰی (میں نے عیسٰی سے ملاقات کی)۔

یہاں عِیسٰی مفعول به ہے اور منصوب ہے۔

3- هٰذا بیتُ عِیسٰی (یہ عیسٰی کا گھر ہے)۔

یہاں عِیسٰی مضاف الیه ہے اور مضاف الیه مجرور ہوتا ہے۔

اب کچھ قرآنی مثالیں ملاحظہ فرمائیے

1۔ ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى ﴾ (الاعلى:1)

"اپنے بزرگ وبرتر ربّ کے نام کی تسبیح کرو۔"

(اس مثال میں، رَبّ مَجْرُور ہے۔کیونکہ وہ مُضَاف إِلَيهِ ہے۔رَبّ کی صِفَت، أَعْلَى ہے،اس کے إِعْرَاب سے پتہ نہیں چلتا کہ اس کی حالت کیا ہے؟ لیکن چونکہ صِفَت کا إِعْرَاب، مَوْصُوف ہی کا إِعْرَاب ہوتا ہے اس لیے أَعْلَى کو مَجْرُور سمجھا جائے گا۔)

2۔ ﴿ وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ ﴾ (الأعلىٰ:4)

"اور جس نے نباتات اگائیں۔"

(یہاں 'أَلْمَرْعىٰ' میں بھی کوئی ایسی ظاہری علامت نہیں ہے۔جس سے اس کی حالت پہچانی جائے۔اسے 'مَنْصُوب' مانا جائے گا۔کیونکہ مفْعُول بِهٖ ہے۔)

3۔ ﴿ فَذَكِّرْ ! إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ﴾ (الأعلىٰ:9)

لہٰذا تم نصیحت کرو ! اگر ، نصیحت فائدہ مند ہو۔)

(یہاں فِعْل نَفَعَتْ کا فَاعِل أَلْذِكْرىٰ ہے۔

فَاعِل چونکہ مَرْفُوع ہوتا ہے۔اس لئے اَلْذِّكْرىٰ کو مَرْفُوع مانا جائے گا۔

ضَمِیر جمع کی تین مختلف حالتیں

ایک دلچسپ قرآنی مثال

﴿ رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا ﴾ (آلِ عمران:193)

"اے ہمارے ربّ ! یقیناً ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا"۔

اس مثال میں، تین 'نَا' ہیں۔

پہلا مَجْرُور ، دوسرا مَنْصُوب اور تیسرا مَرْفُوع۔

a۔ رَبَّنَا ، (اے ہمارے رب) دراصل ، یَا رَبَّنَا ہے۔

یَا حَرْفِ نِداء ، مَحْذُوف ہے۔

یَا حَرْفِ نِداء کی وجہ سے مُرَکَّبِ اضافی رَبَّنَا کا مُضَاف ، مَنْصُوب ہوگیا۔ نَا مُضَاف إلَيه ہے۔جو ہمیشہ 'مجرور' ہوتا ہے۔

b۔ إِنَّنَا (یقیناً ہم نے) میں ، إِنَّ حُرُوفِ نَاسِخَة میں سے ہے ، جو اپنے بعد والے إِسْم کو مَنْصُوب کرتا ہے۔

اس لئے دوسرا نَا مَنْصُوب ، ہے۔

c۔ سَمِعْنَا (ہم نے سنا) میں ، نَا ضَمِیر فَاعِل مُتَّصِل ہے، جو مَرْفُوع ہوتی ہے۔اس لئے تیسرا نَا مَرْفُوع ہے۔

سبق نمبر 83

إِسْمِ مَمْدُود کا إِعْرَاب

1. إسْم مَمْدُود اُس اِسْم کو کہتے ہیں ، جس کے آخر میں ، اَلِف اور هَمْزَه ہو۔
جیسے أَسْمَآءُ ، صَحْرَآءُ ، سَمَآءُ ، دُعَاءُ ، بَنَّآءُ ، مَشَّآءُ ، نِدَآءُ۔
یہ غیر منصرف ہوتا ہے۔

2. إسم مَمْدُود مذکر کے مُثنّٰی میں ، هَمْزَه باقی رہتا ہے۔ جیسے
a۔ بَنَّآء کا مُثَنّٰی بَنَّآءَان اور
b۔ مَشَّاءُ کا مُثَنّٰی مَشَّآءَان

3. إِسْمِ مَمْدُود مؤنّث کے مُثَنّٰی میں ، هَمْزَه ، واؤ میں بدل جاتا ہے۔ جیسے
a۔ سَمَاءُ کا مُثَنّٰی ، سَمَاوَان اور
b۔ صَحْرَاءُ کا مُثَنّٰی ، صَحْرَاوَان

4. إِسْمِ مَمْدُود کی جمع ، حالتِ رَفْع میں ، بَنَّاؤُونَ کے وَزْن پر ، اور حالتِ نَصَب و جرّ میں مَشَّائِينَ کے وَزْن پر ، إِسْمِ صَحِيح کی طرح آتی ہے۔

خلاصہ مواقع اِعراب مُختَلِفَہ

یہاں خلاصے میں منظوم قواعد پر مشتمل مولانا حمید الدین فراہیؒ کے رسالے تحفۃُ الاِعراب کا متعلقہ حصہ ملاحظہ فرمایئے۔اور کوشش کیجئے کہ یہ حفظ ہو جائے۔

واحد اور جمعِ کسْر میں اِعراب ۔۔۔ ءُ، ءً، ءٍ ہے رَفْع و نَصْب وجرّ

ہے مُثنّٰی میں ءان صُورتِ رَفْع ۔۔۔ ءَیْنِ ہوگی وہ نَصْب وجرؔ میں،مگر

رَفْع ہے ءُونَ، نَصْب و جرّ، ءِیْنَ ۔۔۔ از برائے سلیمِ جَمْعِ ذکَر

ءٌ ہے رَفْعِ سلیمِ جَمْعِ اِناث ۔۔۔ اور ءٍ اس کا نَصْب ہے اور جرّ

رَفْع اور نَصْب وَجرّ ہے ءُو، ءَا، ءِی ۔۔۔ چند اِسموں میں ہوں مُضاف اگر

یعنی اَبْ، اَخْ، وحَمْ و ھَنْ، ذُو،فَم ۔۔۔ مِیم کو فَم کی، حَذْف کردو اگر

رَفع ہے غیرْ مُنْصرِف میں ءُ ۔۔۔ اور ءَ ہے بحالِ نَصْب و جرّ

مِثْلِ بُشریٰ و یا مضاف بیَا ۔۔۔ اِن پر اِعراب کا نہ ہو گا گُذر

مثلِ قاضٍ، ھُدًی میں ہیں اِعراب ۔۔۔ پر وہ تعلیل سے ہُوئے مُضمَر

مُصْطَفَوْنَ، بَنِیَّ کے بھی مِثْل ۔۔۔ یوں ہی، تعلیل کے ہیں زیرِ اَثر

قواعدِ زبانِ قرآن

حصۂ اوّل

اَلْفِعْلُ

The Verb

الفوز اکیڈمی، اسلام آباد

باب نمبر 12

سبق نمبر 84

فِعْل Verb

فِعْل ، وہ لفظ ہے جو کسی کام کے ہونے کو بیان کرتا ہے۔ فِعْل کے اندر ، زمانے کا پایا جانا ضروری ہے۔ یعنی فِعْل کا تعلق ، زمانۂ ماضی ، زمانۂ حال یا مُسْتَقْبِلْ سے ہوگا۔

فِعْل کی قسمیں (ماضی ، مُضَارِع اور أَمْر)

زمانے کے اعتبار سے ، فِعل کی تین قسمیں ہیں۔ مَاضِی ، مُضَارِع اور أَمْر

فعل ماضی ، خالص گزرے ہوئے زمانے کے لیے ، فعلِ امر خالص مستقبل (آئندہ زمانے) کے لیے اور فعلِ مضارع موجودہ زمانے (حال) اور مستقبل دونوں کے لیے ، مشترکہ طور پر مستعمل ہو سکتا ہے۔

1۔ فِعْلِ مَاضِی

فِعْلِ مَاضِی وہ فِعْل ہے ، جس سے کسی کام کا ، زمانۂ مَاضِی میں ، ہونا سمجھا جائے۔ جیسے

سَکَتَ = وہ خاموش ہوا۔ کَسَبَ = اُس نے حاصل کیا۔

دَخَلَ	=	وہ داخل ہوا۔	عَلِمَ	=	اُس نے جانا۔
ذَبَحَ	=	اُس نے ذبح کیا۔	عَمِلَ	=	اُس نے کیا۔
حَسُنَ	=	وہ اچھا ہوا۔	ضَعُفَ	=	وہ کمزور ہوا۔

فعل ماضی واحد مذکر کے قواعد

1- آپ نے محسوس کیا ہوگا ، کہ یہاں فَعَلَ " اس نے کیا"، فِعْل مَاضِی میں 'وہ' (یعنی He) چھپا ہوا ہے۔ جس کا اِظہار ، ترجمے سے ہو رہا ہے۔

2- دوسری بات یہ ہے کہ ، یہ چھپا ہوا 'وہ' He (یعنی اسمِ ضَمِیر) فَاعِل بھی ہے۔ اور فَاعِل کی حالت ، مَرْفُوع ہوتی ہے۔

3- فِعْل مُضَارِع

فِعْل مُضَارِع اُردو کے برعکس ، عربی میں زمانہَ حال اور زمانہَ مُسْتَقْبِل دونوں کے لئے ایک ہی فِعْل استعمال ہوتا ہے۔ اس کو 'فِعْلِ مُضَارِع' کہتے ہیں۔ جیسے

يَسْكُتُ	=	وہ خاموش ہوتا ہے یا وہ خاموش ہوگا۔
يَدْخُلُ	=	وہ داخل ہوتا ہے یا وہ داخل ہوگا۔
يَذْبَحُ	=	وہ ذَبْح کرتا ہے یا وہ ذَبْح کرے گا۔
يَكْسِبُ	=	وہ حاصل کرتا ہے یا وہ حاصل کرے گا۔
يَعْلَمُ	=	وہ جانتا ہے یا وہ جانے گا۔
يَعْمَلُ	=	وہ کرتا ہے یا وہ کرے گا۔

فعل مضارع کی علامت

اوپر کے تمام جملے حَرْف یَاء | یَ | سے شروع ہو رہے ہیں۔ | یاء حَرْفِ مُضَارِع ہے۔

3۔ فِعْلِ أمْر

فِعْلِ أمْر ، وہ فِعْل ہے جس سے مُخَاطَب کو ، کام کرنے کا أمْر یا حُکْم دیا جائے۔ جیسے

أُسْكُتْ	=	خاموش ہو جا۔
أُكْرُمْ	=	شریف بنو
أُدْخُلْ	=	داخل ہو جا۔
إِضْرِب	=	تو مار
إِذْبَحْ	=	ذبح کر۔
إِسْمَعْ	=	تو سُن

فعل امر کے قواعد

1 فِعْلِ أمْر وَاحِد ، | هَمْزَه | سے شروع ہوتا ہے۔

کچھ افعال پیش سے شروع ہوتے ہیں اور کچھ افعال زیر سے شروع ہوتے ہیں۔

2. فِعْلِ أمْر واحِد کا آخری حرف | لام کلمہ ، ساکن | ہوتا ہے۔

3- فعل أمر واحد میں ، | تو (you) | چھپا ہوا ہے۔

سبق نمبر 85

فِعْلِ مَاضِی مَعْرُوف

1۔ فِعْلِ مَاضِی ، وہ فِعْل ہے ، جس سے کسی کام (فِعْل) کا زمانۂ مَاضِی میں ہونا مراد لیا جائے۔

2۔ فِعْل مَاضِی کی گردان حسبِ ذَیل ہے۔

مَادّہ	غَائِب		حَاضِر		مُتکلِّم
ف ع ل	مُذکَّر	مُؤنَّث	مُذکَّر	مُؤنَّث	مُشْتَرك
وَاحِدْ	فَعَلَ He	فَعَلَتْ She	فَعَلْتَ You	فَعَلْتِ	فَعَلْتُ I
مُثَنّی	فَعَلاَ Both	فَعَلَتَا	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُمَا	فَعَلْنَا We
جَمْع	فَعَلُوا They	فَعَلْنَ	فَعَلْتُمْ	فَعَلْتُنَّ	فَعَلْنَا

3۔ ضَمِیرِ مَرْفُوع مُسْتَتَر

فِعْلِ مَاضِی کی، صرف دو صورتوں میں یعنی 'فَعَلَ' اور 'فَعَلَتْ' میں ضَمِیر، مُسْتَتَر ہوتی ہے۔

ضَمِیرِ مُسْتَتَر ، ضَمِیر مَرْفُوع مُتَّصَل کی ایک قسم ہے۔

ضَمِیرِ مُسْتَتَر، وہ ضَمِیر ہے ، لکھنے میں جس کی کوئی علامت نہ پائی جائے بلکہ 'خیال کی جائے'۔

a۔ فَعَلَ کا مطلب ہے، اُس نے کیا (He did)۔
یہاں هُوَ اُس مرد نے' ضَمِیر مخفی یعنی ضَمِیر مُسْتَتَر ہے۔
b۔ فَعَلَتْ کا مطلب ہے 'اُس مؤنث نے کیا' (She did)،
یہاں هِيَ 'اس عورت نے' (She) ضَمِیر مُسْتَتَر ہے۔

4۔ ضَمِیر مَرْفُوع بَارِز مُتَّصِل

ضَمِیر مَرْفُوع بَارِز مُتَّصِل، وہ ضَمِیر ہے، جس کی علامت فِعْل کے بعد ظاہر ہو جاتی ہے جیسا کہ ذیل کے چارٹ میں نمایاں کیا گیا ہے۔
مندرجہ بالا دو صورتوں کے علاوہ ، فِعْلِ مَاضِی کی باقی تمام (11) صورتوں میں ضَمِیر بارِز ہے۔ یعنی فِعْل کے ساتھ مُتَّصِل ہوتی ہے۔ جیسے

فِعْل	علامتِ ضَمِیر بَارِز	ترجمہ
1. فَعَلْتَ	تَ	تو نے کیا۔
2. فَعَلْتِ	تِ	تو نے کیا۔ (مؤنث)
3. فَعَلْتُ	تُ	میں نے کیا۔
4. فَعَلَا	آ ☆	اُن دونوں نے کیا۔
5. فَعَلَتَا	تَا ☆	اُن دونوں نے کیا (مؤنث)
6. فَعَلْتُمَا	تُمَا	تم دونوں نے کیا۔
7. فَعَلْنَا	نَا	ہم نے کیا۔
8. فَعَلُوا	اُو ☆	اُن سب نے کیا۔
9. فَعَلْنَ	نَ ☆	اُن سب نے کیا۔ (مؤنث)
10. فَعَلْتُمْ	تُم	تم سب نے کیا۔
11. فَعَلْتُنَّ	تُنَّ	تم سب نے کیا۔ (مؤنث)

مندرجہ بالا جدول میں ، نشان زدہ ☆ حروف ، ضمیر کی علامتیں ہیں۔

ان کے علاوہ بقیہ تمام الفاظ ، بذاتِ خود ضمائر ہیں۔

فِعْلِ مَاضِی مَعْرُوف کی قرآنی مثالیں

فِعْلِ وَاحِدْ مُذَکَّر غائِب Third Person

(مندرجہ ذیل مثالوں میں جہاں أَسْمَاءَ پر پیش ہے وہ فَاعِل ہیں۔اور جہاں أَسْمَاءَ کے آخری حرف پر زبر ہے وہ مَفْعُول بِہٖ ہیں۔)

1۔ ﴿ سَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ ﴾ ملائکہ نے ، سجدہ کیا۔

(یہاں ملائکہ ، مَرْفُوع ہے اور فاعل ہے۔ آخری حرف پر پیش ہے۔)

2۔ صَدَقَ اللّٰهُ اللہ نے ، سچ فرمایا۔

3۔ خَتَمَ اللّٰهُ اللہ نے ، بند کر دیا۔

4۔ وَجَدَ اللّٰهَ اُس نے، اللہ کو پایا۔

(یہاں اللہ پر زبر ہے، مَفْعُول بِہٖ ہے اور مَنْصُوب ہے۔)

5۔ ﴿ خَلَقَ الْإِنْسَانَ ﴾ اُس نے ، انسان کو ، پیدا کیا۔

فِعْل وَاحِد مؤنث غائِب

1۔ ﴿ نَقَضَتْ غَزْلَهَا ﴾ (النحل:92)

"اُس (عورت) نے، کاتا ہوا سوت ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔"

2۔ ﴿ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ﴾ (البقرۃ:217)

"اُن لوگوں کے اعمال ، ضائع ہو گئے۔"

(اعْمَال ، عَمَلْ کی جَمْع مکَسَّر ہے۔اس لئے فِعْل واحد مؤنّث استعمال ہوا۔)

3۔ ﴿ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ ﴾ (النساء:33)

''اور جن لوگوں سے تمہارے عہدو پیمان ہوئے۔''

(یَمِیْن کی جمع مُکَسَّر ، أَیْمَان بمعنی قسم ہے۔)

4۔ ﴿ وَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُه‘ ﴾ (القارعة:6)

'' پھر جس کے (میزان کے) پلڑے، بھاری ہوں گے۔''

(مَوَازِیْن ، مِیزان کی جمع مُکَسَّر ہے۔جو مؤنث ہوتی ہے۔)

5۔ ﴿ حَسِبَتْهُ لُجَّةً ﴾ (النمل:44)

''وہ سمجھی کہ یہ (فرش ، پانی کا) حوض ہے۔''

فعلِ ماضی مُثَنّٰی مُذکَّر غائِب

1۔ رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ.	دونوں ، کشتی میں ، سوار ہوئے۔
2۔ نَسِيَا حُوتَهُمَا.	دونوں ، اپنی مچھلی کو ، بھول گئے۔
3۔ وَجَدَا فِيْهَا جِدَاراً	دونوں نے ، اُس میں ، ایک دیوار ، پائی۔
4۔ لَقِيَا غُلاماً	دونوں نے ، ایک لڑکے سے ، ملاقات کی۔
5۔ جَزَآءً بِمَا كَسَبَا	جو کچھ ، دونوں نے ، کمایا ، اُس کا بدلہ۔

فعل ماضی مُثنّٰی مؤنّث غائِب

1۔ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ. دونوں عورتیں ، دو بندوں کے تحت ، تھیں۔

2۔ فَخَانَتَا هُمَا. "پھر اُن دو عورتوں نے ، اُن دونوں بندوں سے، خیانت کی۔"

3۔ فَسَدَتَا دونوں بِگڑ گئے۔ (دونوں مؤنث)

4۔ قَالَتَا اتَينا طَائِعِيْنَ .

زمین اور آسمان دونوں نے کہا ، ہم خوشی آ گئے۔

5۔ قَالَتَا لا نَسْقِي حَتىٰ يُصْدِرَ الرِّعَاءُ . (القصص : 23)

" دونوں لڑکیوں نے کہا ، ہم اپنے جانوروں کو پانی نہیں پلا سکتیں ، جب تک یہ چرواہے اپنے جانور نہ نکال لے جائیں۔"

فعلِ ماضی جمع مذکر غائب

1۔ اَ قَامُوا الصَّلٰوةَ " ان لوگوں نے ، نماز قائم کی"

2۔ ذَكَروا اللهَ " ان لوگوں نے ، اللہ کو یاد کیا۔"

3۔ قَالُوا سَمِعنَا وَاطَعْنَا " ان لوگوں نے کہا ، ہم نے سنا اور اطاعت کی۔"

فعل ماضی جَمْع مُؤنّث غائِب

1۔ إِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ جب وہ عورتیں، اپنے مقررہ وقت کو، پہنچیں۔

2۔ فَإِنْ خَرَجْنَ پھر ، اگر وہ عورتیں نکلیں۔

3۔ مَا فَعَلْنَ جو کچھ اُن عورتوں نے کیا۔

4۔ وَسَطْنَ بِهٖ جَمْعاً وہ مجمع میں ، اُس کے ساتھ ، گھس گئیں۔

فِعْل ماضی وَاحِدْ مذکّر حاضر Second Person

1۔ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ.

تو نے ، فرض کیا ، ہم پر ، قتال کو

2۔ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ. 'تو داخل ہوا' ، اپنے باغ میں

3۔ ﴿ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؟ ﴾

"اُس نے سوال کیا۔ 'تو' کتنی (مدت) وہاں رہا؟" (البقرة:259)

4۔ ﴿لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَىٰ﴾ (طٰه:125)

"مجھے اندھا کیوں اٹھایا؟"

5۔ ﴿حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤاً مَنْثُوراً﴾ (الدهر:19)

"تم انہیں دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں جو بکھیر دیے گئے ہیں"

فعل ماضی جمع مُذکّر حاضِر

1۔ حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ. تم سب لوگ، لوگوں کے درمیان، فیصلہ کرنے لگے۔

2۔ دَخَلْتُمْ بُيُوتاً تم سب لوگ ، گھروں میں ، داخل ہوئے۔

3۔ سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللهِ تم سب نے ، اللہ کی آیات ، سُنیں۔

4۔ لَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ تمہارے لیے وہی کچھ ہے جو تم لوگوں نے کمایا۔

First Person فعلِ واحِدْ مُتکلِّم

1۔ ﴿ اِنِّی قَتَلْتُ مِنهُمْ نَفْساً ﴾ (القصص:34)

"میں توان کاایک آدمی قتل کرچکاہوں"

2۔ ﴿ نَسِیْتُ الْحُوتَ ﴾ (الکھف:63)

"میں' بھول گیا ، مچھلی کو"

3۔ ﴿ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْماً ﴾ (مریم:26)

"'میں نے' نذرمانی ، رحمٰن کے لئے، ایک روزے کی۔"

4۔ ﴿ جَعَلْتُ لَه' مَالاً مَمْدُوداً ﴾ (المُدَّثِّر:12)

"'میں نے' اُسے بہت سامال دیا۔"

5۔ ﴿ قَبَضْتُ قَبْضَةً مِنْ أَثَرِ الرَّسُولِ ﴾ (طٰہٰ:96)

"میں نے' رسول کے نقشِ قدم سے، ایک مُٹھی اُٹھالی۔"

فعلِ ماضی جَمْع مُتَکلِّمْ

1۔ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشاً. ہم نے ، دن کو ، بنایا ، روزگار کے لئے۔

2۔ حَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ. ہم نے ، جمع کی ، اُن کے لئے ، ہر چیز۔

3۔ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ. ہم نے ، آپ کاذکر ، آپ کے لیے بلند کیا۔

سبق نمبر 86

فِعْلِ مُضَارِعِ مَعْرُوف

1۔ فِعْلِ مُضَارِع ، وہ فِعْل ہے ، جس سے فعلِ (کام) کا، زمانۂ حال یا زمانۂ مُسْتَقْبَل میں ہونا مراد لیا جائے۔

2۔ فِعلْ مُضَارِع کی گردان حَسْبِ ذیل ہے۔

مَادّہ	غَائِب		حَاضِر		مُتکلِم
ف ع ل	مُذکَّر	مُؤنَّث	مُذکَّر	مُؤنَّثْ	مُشْترك
وَاحِدْ	يفْعَلُ He	تَفْعَلُ		تَفعلِيْنَ	أفْعلُ I
مُثنّى	يفْعَلَان	تَفْعَلَان			نَفْعَلُ We
جَمْع	يفْعَلُونَ They	يفْعَلْنَ	تفْعَلُونَ You	تَفعلْنَ	

3۔ فِعْلِ مُضَارِع کے تمام صیغے لازماً ان چار میں سے کسی ایک حرف سے شروع ہوتے ہیں:

(1) اَلِف ، (2) نُون ، (3) یَاء" (4) تَاء"

4. ضَمِیر مُسْتَتَر

ضَمِیر مُسْتَتَر ، فِعْلِ مُضَارِع کی صرف چار صورتوں میں 'ضَمِیر مُسْتَتَر' ہوتی ہے وہ یہ ہیں:

-a يَفْعَلُ (He does) یہاں هُوَ مَخفِی سمجھا جائے گا۔

-b تفْعَلُ (She does) OR (You do)

یہاں هِيَ یا أَنْتَ مَخفِی سمجھا جائے گا۔

-c أَفْعَلُ (I do) یہاں أَنَا مَخفِی سمجھا جائے گا۔

-d نَفْعَلُ (We do) یہاں نَحْنُ مَخفِی سمجھا جائے گا۔

5۔ ضَمِیر بَارِز

مندرجہ بالا چار صورتوں کے علاوہ فِعْلِ مُضَارِع کی باقی (7) صورتوں میں 'ضَمِیر بَارِز' ہوتی ہے یعنی ضَمِیر کی کوئی نہ کوئی علامت پائی جاتی ہے۔

فِعْلِ مُضَارِع	آخری حِصّہ	علامتِ ضَمِیر بَارِز	تشریح
a. يَفْعَلَان	آن	آ	فِعْلِ مُضَارِع کے اس نون کو 'نون اِعْرَابِی' کہتے ہیں۔
b. تَفْعَلَان	آن		
c. يَفْعَلُونَ	أُونَ	أُو	
d. تَفْعَلُونَ	أُونَ		
e. تَفْعَلِيْنَ	إِيْنَ	إِي	
f. يَفْعَلْنَ	نَ	نَ	اِسے نون ضَمِیر یا "نون نِسْوَة" کہتے ہیں۔
g. تَفْعَلْنَ	نَ		

6۔ نُون اِعْرَابِی

نُون اِعْرَابِی ، پانچ (5) صورتوں میں ، فِعْلِ مُضَارِع کے آخر میں آتا ہے۔ بعض اوقات ، نُون اِعْرَابِی کو ساقط کر دیا جاتا ہے۔ اس کا ذکر اگلے ابواب میں آئے گا۔

7۔ نُون نِسْوَة

فِعْلِ مُضَارِع کی صرف دو (2) صورتوں میں نُونِ نِسْوَة آتا ہے۔

یَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ

نُونِ نِسْوَة کبھی ساقط نہیں ہوتا۔ نُونِ نِسْوَة کو نُون ضَمِیْر بھی کہتے ہیں۔

First Persons (SL) فِعْلِ مُضَارِع وَاحِد مُتَکَلِّم

1۔ فَأَنْفُخُ فِيْهِ. (آل عمران:49) اور میں اس میں پھونک مارتا ہوں۔

2۔ أَنِّيٓ أَذْبَحُكَ (الصّٰفّٰت:102) کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔

3۔ لَآ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ. (الکافرون:2)

"میں ان کی عبادت نہیں کرتا ، جن کی عبادت تم کرتے ہو۔"

First Person (PL) فِعْلِ مُضَارِع جَمْع مُتَکَلِّم

1۔ ﴿ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ﴾ (طٰه:132)

"رزق تو ہم ہی تمہیں دے رہے ہیں۔"

2۔ ﴿ نَنْصُرُ رُسُلَنَا ﴾ "ہم اپنے رسولوں کی مدد لازماً کرتے ہیں۔" (المؤمن:51)

3۔ ﴿ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ﴾ (الرعد:41)

"اور اس کا دائرہ ہر طرف سے تنگ کرتے چلے آتے ہیں۔"

4. ﴿ إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لَنَا ﴾ (الشعراءُ:51)

"اور ہم توقع کرتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں معاف کر دے گا۔"

5۔ ﴿ فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ﴾ (هود:38)

" اگر تم ہم پر ہنستے ہو ، تو ہم تم پر ہنس رہے ہیں۔"

فِعل مُضارِع مُذکَّر واحد حاضِر
Second Person (M)

1۔ ﴿ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ ﴾ "اُن کے چہروں میں، تم پہچانو گے۔" (المُطَفِّفِيْن:24)

وَاحِد مُؤَنَّث حاضر Second Person (F)

1۔ ﴿ أَ تَعْجَبِيْنَ مِنْ أَمْرِ اللهِ ﴾ (هود:73) "کیا تم اللہ کے حکم پر، تعجب کرتی ہو؟"

2۔ ﴿ مَاذَا تَأْمُرِيْنَ ﴾ (النمل:33) " آپ کیا حکم دیتی ہیں؟"

جمع حاضر Second Person (PL)

1۔ ﴿ ءَ أَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ ؟ ﴾ (الواقعة:64)

" کیا اسے تم لوگ اگاتے ہو؟"

2۔ ﴿ مَاذَا تَفْقِدُونَ ﴾ (يوسف:71)

" تم لوگ کیا کھو رہے ہو؟ (کیا کھو چکے ہو)"

3۔ ﴿ وَمَا كُنْتُم تَسْتَتِرُونَ ﴾ (حٰمٓ السجدة:22)

" اور تم لوگ جب (جرائم کرتے وقت) چھپتے تھے۔"

4۔ ﴿ فَكُنْتُم عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُونَ ﴾ (المؤمنون:66)

" تو تم لوگ اُلٹے پاؤں بھاگ نکلتے تھے۔"

فِعْل مُضَارِع وَاحِد مُذَكَّر غَائب

Third Person (SL-M)

1۔ ﴿ يَغْفِرُ الذُّنوبَ ﴾ (الزُّمر:53)

"وہ گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔"

2۔ ﴿ يَبْخَلُ عَنْ نَفْسِهٖ ﴾ "بخل کا وبال اسی پر پڑے گا۔" (محمد:38)

3۔ ﴿ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ ﴾ (الرعد:17)

"اور جو چیز انسانوں کے لیے نافع ہے۔"

4۔ ﴿ يَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ﴾ "وہ اپنی رحمت کو پھیلا دیتا ہے۔" (الشُّوریٰ:28)

مُؤنَّث واحد غائب Third Person (SL-F)

1۔ ﴿ مَاذَا تَكْسِبُ غَداً ﴾ "کہ وہ کل کیا کمائی کرنے والا ہے؟" (لقمان:34)

(یاد رہے کہ نفس عربی میں مؤنث اور اردو میں مذکر ہوتا ہے)

2۔ ﴿ كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبَائِثَ ﴾ (وہ بستی) بدکاریاں کرتی تھی۔(الانبیاء:74)

3۔ ﴿ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ ﴾ (المُؤمِنون:20)

"(یہ درختِ زیتون) تیل لیے ہوئے اگتا ہے۔"

فِعلِ مُضَارِع مُذکّر مُثنّٰی غائب
Third Person (Duel - M)

1۔ ﴿ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ﴾ (الرحمٰن:6)

"تارے اور درخت دونوں سجدہ کر رہے ہیں۔"

2۔ ﴿ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ ﴾ (الانبیاء:78)

" جبکہ وہ دونوں فیصلہ کر رہے تھے ایک کھیت کے مُقدّمے میں۔"

3۔ ﴿ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ ﴾ (الرحمٰن:20)

" دونوں کے درمیان ایک رکاوٹ ہے، (جس سے وہ) دونوں تجاوز نہیں کرتے۔"

4۔ ﴿ طَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ﴾ (الاعراف:22)

"دونوں شروع ہوگئے ، ڈھانپنے اپنی اپنی (ستروں) کو ، جنت کے پتوں سے۔"

فِعلْ مُضَارِع جَمْع مذکر غائِب
Third Person (PL-M)

1۔ ﴿ وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ ﴾ (الأنعام:31)

" اور وہ اپنا بوجھ (گناہ) اُٹھائے ہوئے ہوں گے۔"

2۔ ﴿ أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ ﴾ (النساء:54)

"پھر کیا یہ دوسروں سے اس لیے حسد کرتے ہیں۔"

3۔ ﴿ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ﴾ (البقرة:79)

" جو اپنے ہاتھوں سے الکتاب لکھتے ہیں۔"

4. ﴿ وَ الَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ ﴾ (التوبه:34)

" اور جو سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں۔"

فِعْل مُضَارِع جَمْع مؤنث غائب

Third Person (PL-F)

1۔ ﴿ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ ﴾ (النور:31)

" اور وہ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔"

2۔ ﴿ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ ﴾ (النور:31)

"کہ وہ اپنی نگاہیں بچا کر رکھیں۔"

3۔ ﴿ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ ﴾ (البقرة:222)

" اور ان کے قریب اس وقت تک نہ جانا ، جب تک کہ وہ پاک صاف نہ ہو جائیں۔"

4۔ ﴿ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَ يَقْبِضْنَ ﴾ (الملك:19)

" کیا یہ لوگ اپنے اوپر، پرندے نہیں دیکھتے، جو پر پھیلا رہے ہیں، اور پر سکیڑ رہے ہیں۔"

سبق نمبر 87

فِعْلِ أَمْرِ معرُوف

1۔ صِیْغۂ أَمْر میں ، صِرف حاضر (مُخَاطَب) کو حکم دیا جاتا ہے۔ یا طَلَب کیا جاتا ہے۔

2۔ فِعْلِ أَمْر کی گردان اس طرح ہوتی ہے۔

	مُذَکَّر	مُؤَنَّث
وَاحِدْ	إِفْعَلْ (تو کر)	إِفْعَلِی (تو کر)
مُثَنّٰی	إِفْعَلاَ (تم دونوں کرو) مذکر و مونث	
جَمْع	إِفْعَلُوا (تم سب کرو)	إِفْعَلْنَ (تم سب عورتیں کرو)

3۔ فِعْل أَمْر کا پہلا حرف ، هَمْزَةُ الْوَصْل ہوتا ہے۔ اگر اس سے پہلے کوئی لفظ متحرک آ جائے تو یہ مَکْسُور هَمْزَة ساکن ہو جاتا ہے۔

جیسے إِغْفِرْ ، إِرْحَمْ

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ

(اے میرے رب ، مغفرت کر ، اور رحم فرما۔)

4۔ بَاب نَصَرَ اور بَاب کَرُمَ کے أَفْعَالِ أَمْر مَضْمُوم هَمْزَۂ وَصْل سے شروع ہوتے ہیں۔(جب کہ بقیہ ابواب، أَفْعَالِ امر، مَكْسُور هَمْزَه سے۔)

جیسے أُنْصُرْ أُنْصُرِی أُنْصُرَا أُنْصُرُوا أُنْصُرْنَ

أُكْرُمْ أُكْرُمِی أُكْرُمَا أُكْرُمُوا أُكْرُمْنَ

فِعْلِ أَمْر کی مُسْتَتَر ضَمِیریں

1۔ إِفْعَلْ کا مطلب ہے۔ تو کر ۔ یہاں أَنْتَ مَخْفِی ہوتا ہے۔

2۔ إِفْعَلِی کا مطلب ہے۔ تو کر (مؤنث)۔ یہاں أَنْتِ مَخْفِی ہوتا ہے۔

3۔ إِفْعَلَا کا مطلب ہے۔ تم دونوں کرو۔ یہاں أَنْتُمَا مَخْفِی ہوتا ہے۔

4۔ إِفْعَلُوا کا مطلب ہے۔ تم سب کرو۔ یہاں أَنْتُمْ مَخْفِی ہوتا ہے۔

5۔ إِفْعَلْنَ کا مطلب ہے۔ تم سب کرو (مؤنث) یہاں أَنْتُنَّ مَخْفِی ہوتا ہے۔

فِعلِ أمْر کی قرآنی مثالیں

فعل أمر واحد مذکر (SL-M)

1. ﴿ اُسْكُنْ أَنْتَ وَ زَوْجُكَ الجَنَّةَ ﴾ (البقرة:35)

"تم اور تمہاری بیوی دونوں جنت میں جا کر رہو۔"

2. ﴿ وَاصبْرْ لِحُكْمِ رَبّكَ ﴾ (الطُّور:48)

"اور! اپنے رب کا حکم (آنے تک) انتظار کیجیے۔"

3. ﴿ إضْرِبْ بعَصَاكَ الْحَجرَ ﴾ "فلاں چٹان پر اپنا عصا مارو۔" (البقرة:60)

4. ﴿ إرْكَبْ مَعَنَا ﴾ (هود:42)

"ہمارے ساتھ سوار ہو جا۔"

5. ﴿ إشْرَحْ لِي صَدْرِي ﴾ (طهٰ:25)

"میرا سینہ، کھول دے۔"

فعل أمر واحد مؤنث (SL-F)

6. ﴿ إرْجِعِيْ إِلى رَبّكِ ﴾ (الفَجر:28)

"(اے نفس) اپنے رب کی طرف لوٹ جا۔"

7. ﴿ فَادْخُلِي فِيْ عِبَادِي ﴾ (الفجر:29)

"میرے خاص بندوں میں شامل ہو جا۔"

8. ﴿ وَادْخُلِي جَنَّتِي ﴾ (الفجر:30)

"اور میری جنت میں داخل ہو جا۔"

9. ﴿ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلاً ﴾ (النحل:69)

"(اے شہد کی مکھی) تو اپنے رب کی ہموار کی ہوئی راہوں پر چلتی رہ۔"

10 ﴿ اُقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي ﴾ (آل عمران:43)

"(اے مریم) اپنے رب کی تابع فرمان بن کر رہ ! اس کے آگے سجدہ کر اور جھک جا !"

11. ﴿ إبْلَعِي مَاءَ كِ ﴾ (هود:44)

"(اے زمین) اپنا سارا پانی نگل جا۔" (عربی میں ارض مونث ہے)

فعل امر مثنّیٰ (Duel- M&F)

12 ﴿ إذْهَبَا إِلَى فِرْعَوْنَ ﴾ (طه:43)

"تم دونوں ؛(موسیٰ اور ہارون) فرعون کے پاس جاؤ۔"

فعل امر جمع مذکر (PL-M)

13. ﴿ اُذْكُرُوا نِعْمَتَ اللهِ ﴾ (الأحزاب:9)

"تم سب اللہ کی نعمت کو یاد کرو۔"

14. ﴿ إِعْدِلُوا ﴾ (المائدة:8)

"تم سب عدل کرو۔"

15. ﴿ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ ﴾ (المائدة:69)

"اپنے چہرے دھولو۔"

فعل امر جمع مذکر (PL-F)

16. ﴿ وَ قَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ ﴾ "اپنے گھروں میں ٹک کر رہو۔" (الاحزاب : 33)

17. ﴿ وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ ﴾ "اے عورتو ! نماز قائم کرو"۔ (الاحزاب : 33)

مشق : اُردو سے عربی میں ترجمہ کیجئے۔

اُردو	عربی	اُردو	عربی
1۔ شکر ادا کرو (مرد)		2۔ شکر ادا کرو (مؤنث)	
3۔ تم دونوں شکر ادا کرو		4۔ تم دونوں داخل ہو جاؤ۔	
5۔ تم سب لوٹ جاؤ (مرد)		6۔ تم سب لوٹ جاؤ (عورتیں)	
7۔ سجدہ کر (مرد)۔		8۔ سجدہ کر (عورت)۔	
9۔ تم دونوں سجدہ کرو۔		10۔ تم سب سجدہ کرو۔	
11۔ تم سب سجدہ کرو (مؤنث)		12۔ تم سب لکھو۔	
13۔ تم سب صبر کرو۔		14۔ تم سب رحم کرو۔	

فِعْلِ أمْر کی مشق

مادّہ	کر (مرد)	کر (عورت)	دونوں کرو	سب کرو (مرد)	سب کرو (عورت)
ف عَ ل	إفْعَلْ	إفْعَلِي	إفْعَلَا	إفْعَلُوا	إفْعَلْنَ
ذ كَ ر (ن)					
م كَ ث (ن)					
م كَ ر (ن)					
ك فَ ل (ن)					
ن قَ م (ض)					
ن كَ ح (ض)					
ن زَ ع (ض)					
م لَ ك (ض)					
ب خِ ل (س)					
ج دِ ل (س)					
ج زِ ع (س)					
ح ذِ ر (س)					
ن فَ ع (ف)					

سبق نمبر 88

The Transitive and Intransitive Verb

فِعْلِ لاَزِم اور فِعْلِ مُتَعَدّی

مَعْنَوی طور پر ، مَفْعُول کے ،حاجت مَنْد ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے ، فِعْل کی دو قسمیں ہیں۔ فِعْلِ لاَزِم اور فِعْلِ مُتَعَدِّی۔

فعل متعدی کی مزید دو قسمیں ہیں۔ فعل معروف اور فعل مجہول ۔

- فعل
  - فِعْل لاَزم
  - فِعْل مُتَعَدِّی
    - فعل معروف
    - فعل مجهول

فِعْل لاَزِمْ

وہ فِعْل ہے جو صرف فَاعِل چاہتا ہے اور مَفْعُول کا حاجت مند نہیں ہوتا۔ جیسے

نَزَلَ	قَامَ	قَعَدَ	نَهَضَ	كَرُمَ	جَلَسَ
(گرا)	(کھڑا ہوا)	(بیٹھا)	(جاگا)	(شریف بنا)	(بیٹھا)
رَجَعَ	ذَهَبَ	خَرَجَ	فَرِحَ	ضَحِكَ	نَجَحَ
(لوٹا)	(گیا)	(نکلا)	(خوش ہوا)	(ہنسا)	(کامیاب ہوا)

فِعْل مُتَعَدِّی

وہ فِعْل ہے جو اپنے فاعل کے ساتھ ساتھ ، مفْعُول کا بھی حاجت مند ہو۔ جیسے

ذَبَحَ	نَقَبَ	فَتَحَ	نَصَرَ	ضَرَبَ	سَمِعَ
(ذبح کیا)	(سوراخ کیا)	(کھولا)	(مدد کی)	(مارا)	(سُنا)
حَسِبَ	سَحَبَ	مَدَحَ	قَتَلَ	زَرَعَ	جَعَلَ
(سمجھا)	(کھینچا)	(تعریف کی)	(قتل کیا)	(بویا)	(بنایا)

بعض اَفْعَالِ مُتَعَدِّی ، ایک مَفْعُول کے ، بعض دو مَفْعُول کے اور بعض تین مَفْعُول کے حاجت مند ہوتے ہیں۔

فِعْلِ مُتَعَدِّی کی دو قسمیں ہیں : (a) مَعْرُوف ، (b) مَجْھُول

فعل متعدی کی مثال

ذَبَحَ ، فِعْلِ مُتَعَدِّی ہے۔

اُس نے ذَبْح کیا'۔ یہاں فوراً سوال پیدا ہوگا 'کیا' ذَبْح کیا؟ ذَبَحَ بَقَرَةً . ذَبَحَ شَأةً ، ذَبَحَ عِجْلاً ، ذَبَحَ زَيْد" دَجَاجَةً (زید نے ایک مرغی ذبح کی۔)

فعل لازم کی مثال

قَامَ ، فِعْلِ لَازِم ہے۔ 'وہ کھڑا ہوا'۔ یہاں 'کیا' کا سوال پیدا نہیں ہوگا۔ اسی لیے کہتے ہیں کہ فِعْلِ لَازِم وہ فِعل ہے جو صرف فاعل کے ساتھ مل کر مفہوم کو پورا کر دیتا ہے۔ اس کو مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی۔

(اس کے بر خلاف، فِعْلِ مُتَعَدِّی ایک یا ایک سے زیادہ مفعول کا حاجت مند ہوتا ہے۔)

فِعْلِ لَازِم کی قرآنی مثالیں

1۔ ذَهَبَ الْخَوفُ. خوف ختم ہو گیا۔

2۔ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ. جب اللہ کی مدد آئے۔

3۔ فَضَحِكَتْ. تو وہ ہنس پڑی۔

اوپر کی تینوں مثالوں میں فاعل تو موجود ہے لیکن مفعول بہ نہیں ہے۔

آخری مثال میں ضمیرِ مؤنث متصل موجود ہے اور یہ فاعل ہے۔

فِعْلِ مُتَعَدِّی کی قرآنی مثالیں

1۔ أَلَمْ نَجْعَلِ الأَرْضَ مِهَاداً. کیا ہم نے زمین کو گھوارہ نہیں بنایا۔

جَعَلَ فِعْل مُتَعَدِّی ہے۔ یہاں دو مفعول بہ الأَرْضَ اور مِهَاداً موجود ہیں۔

2۔ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشاً. اور ہم نے دن کو روزگار کے لیے بنایا۔

یہاں النَّهَارَ اور مَعَاشاً مَفْعُول بِهِ موجود ہیں۔

باب نمبر 13

سبق نمبر 89

أَفْعَال ثُلاثی مُجَرَّد کے چھ ابواب

فِعْلِ مَاضِی ، فِعْلِ مُضَارِع اور فِعْلِ أَمْر میں عین کلمے کی مختلف حالتوں کے اعتبار سے فِعْل کی چھ قسمیں ہیں۔ أَفْعَال کے ان چھ گروپوں کو اَبواب کہتے ہیں۔

		مَاضِی	مُضَارِع	أَمْر
I. مَاضِی مَفْتُوحُ الْعَيْن	1۔	فَتَحَ	يَفْتَحُ	إِفْتَحْ
	2۔	ضَرَبَ	يَضْرِبُ	إِضْرِبْ
	3۔	نَصَرَ	يَنْصُرُ	أُنْصُرْ

یہاں فِعْلِ مَاضِی میں مندرجہ بالا تینوں أَفْعَال ، مَفْتُوحُ الْعَيْن ہیں لیکن فِعْل مُضَارِع میں پہلا مَفْتُوحُ الْعَيْن ، دوسرا مَكْسُورُ الْعَيْن اور تیسرا مَضْمُومُ الْعَيْن ہے۔

		مَاضِی	مُضَارِع	أَمْر
II. مَاضِی مَكْسُورُ الْعَيْن	4۔	سَمِعَ	يَسْمَعُ	إِسْمَعْ
	5۔	حَسِبَ	يَحْسِبُ	إِحْسِبْ

یہاں فِعْلِ مَاضِی میں مندرجہ بالا دونوں أَفْعَال ، مَكْسُورُ الْعَيْن ہیں لیکن فِعْل مُضَارِع میں پہلا مَفْتُوحُ الْعَيْن اور دوسرا مَكْسُورُ الْعَيْن ہے۔

III. مَاضِی مَضْمُومِ الْعَیْن 6۔

مَاضِی	مُضَارِع	أَمْر
کَرُمَ	یَکْرُمُ	أُکْرُمْ

یہاں فِعْلِ مَاضِی اور فِعْلِ مُضَارِع دونوں میں ، عینِ کلمہ مَضْمُوم ہے۔

چھ ابواب کے قواعد

1۔ فِعْل ثُلاثِی مُجَرَّد کے ، عین کلمے کی حرکت کے اعتبار سے ، چھ ابواب ہیں۔ اکثروبیشتر 'أَفْعَال' ان چھ ابواب کے مطابق آتے ہیں۔

(a) نَصَرَ (b) ضَرَبَ (c) فَتَحَ

(d) سَمِعَ (e) کَرُمَ (f) حَسِبَ

2۔ فِعْل أَمْر میں، عین کلمہ کی حرکت، فِعْل مُضَارِع کے مطابق ہوتی ہے۔

3۔ فِعْل أَمْر میں ابتداء ، هَمْزَةُ الْوَصْل سے ہوتی ہے۔

4۔ دوابواب (نَصَرَاور کَرُمَ) میں فِعْل أَمْر کا یہ **هَمْزَه مَضْمُوم** ہوتا ہے
جیسے : **أُنْصُرْ** ، أُکْرُمْ

5۔ بقیہ چار ابواب میں فِعْل أَمْر کا یہ **هَمْزَه مَکْسُور** ہوتا ہے۔

جیسے : **اِضْرِبْ** ، إِفْتَحْ ، إِسْمَعْ اور إِحْسِبْ

سبق نمبر 90

بَابِ نَصَرَ

مندرجہ ذیل تین أفْعَال پر غور کیجیے۔ آپ تینوں مثالوں میں کچھ باتیں مشترک پائیں گے۔

1۔ نَصَرَ (اُس نے مدد کی) یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا) أُنْصُرْ (مدد کر)

2۔ خَرَجَ (وہ نکلا) یَخْرُجُ (وہ نکلتا ہے یا نکلے گا) أُخْرُج (تو نکل جا)

3۔ دَخَلَ (وہ داخل ہوا) یَدْخُلُ (وہ داخل ہوتا ہے یا ہوگا) أُدْخُلْ (تو داخل ہو جا)

یہ تینوں، أفْعَال کے ایک خاص گروپ سے لیے گئے ہیں۔

جسے بَابِ نَصَرَ کہا جاتا ہے۔

قاعدہ بَابِ نَصَرَ

بَابِ نَصَر ، أفْعَال کی وہ قسم ہے جس کے (واحد مُذکَر غائب کے) فِعْلِ مَاضِی میں عین کَلمة مَفْتُوح ہوتا ہے۔ لیکن فِعْل مُضَارِع اورفِعْل أمْر میں عین کَلِمَة ، مَضْمُوم ہوتا ہے۔

فِعْلِ أمْر ، مَضْمُوم هَمْزَةُ الوَصْل سے شروع ہوتا ہے۔

خاصِیّتِ بَابِ نَصَرَ

یہ باب إِقْدام اور بَسْط پر دلالت کرتا ہے۔یعنی اس میں آگے بڑھنے اور پھیلنے کی حرکت اور اسی طرح کے معانی ادا کرنے والے افعال ہوتے ہیں۔

یاد رہے کہ خاصِیَّاتِ ابواب سَمَاعِی ہیں اور ایک باب کے أَفْعَال میں ایک سے زیادہ خصوصیات بھی ہو سکتی ہیں۔اور ایک فِعْل میں تمام خصوصیات کا ہونا ضروری نہیں۔

باب نَصَرَ کی درج ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔اور بسط کو نوٹ کیجئے۔

يَدْخُلُ (داخل ہوتا ہے)	يَخْرُجُ (نکلتا ہے)	يَقْتُلُ (قتل کرتا ہے)
يَبْسُطُ (پھیلتا ہے)	يَكْتُبُ (لکھتا ہے)	يَنْظُرُ (دیکھتا ہے)
يَعْرُجُ (اُٹھتا ہے)	يَنْصُرُ (مدد کرتا ہے)	يَطْلُبُ (طلب کرتا ہے)

باب نَصَرَ کی کچھ اور مثالیں ملاحظہ فرمائیے:

هَرَبَ . يَهْرُبُ . اُهْرُبْ	بَلَعَ . يَبْلَعُ . اُبْلُعْ
حَرَثَ . يَحْرُثُ . اُحْرُثْ	خَلَطَ . يَخْلُطُ . اُخْلُطْ
مَطَرَ . يَمْطُرُ . اُمْطُرْ	رَقَدَ . يَرْقُدُ . اُرْقُدْ
خَلَدَ . يَخْلُدُ . اُخْلُدْ	نَفَخَ . يَنْفُخُ . اُنْفُخْ
لَمَسَ . يَلْمُسُ . اُلْمُسْ	تَرَكَ . يَتْرُكُ . اُتْرُكْ

مشق :مندرجہ ذیل أفْعَال ، باب نَصَرَ سے آتے ہیں۔ اِن سے فِعْل مَاضِی ، فِعْلِ مُضَارِع ،اور فِعْلِ أَمْر بنائیے۔ صحیح اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ نئے الفاظ کے معنی یاد کیجئے۔

فِعْل أمْر	فِعْل مُضَارِع	فِعْل مَاضِی	مَعْنٰی	اَلْمَصْدَرُ
أُذْكُرْ (یاد کر)	يَذْكُرُ (یاد کرتا ہے کرے گا)	ذَكَرَ (یاد کیا)	(یاد کرنا)	1. ذِكْرٌ
			(ٹھہرنا)	2. مَكْثٌ
			(تدبیر ، سازش)	3. مَكْرٌ
			(پرورش کرنا)	4. كِفْلٌ
			(لازم کرنا، لکھنا)	5. كَتْبٌ
			(بیٹھنا)	6. قُعُودٌ
			(مار ڈالنا)	7. قَتْلٌ
			(بگڑنا، خراب ہونا)	8. فَسَادٌ
			(خدمت و نوکری کرنا)	9. عِبَادَةٌ
			(تلاش کرنا)	10. طَلَبٌ
			(قدر کرنا، احسان ماننا)	11. شُكْرٌ
			(گرنا)	12. سُقُوطٌ
			(نشے میں ہونا)	13. سُكْرٌ
			(ٹھہر جانا)	14. سُكُونٌ
			(چھپانا)	15. سَتْرٌ
			(قریب ہونا)	16. زُلْفٌ

سبق نمبر 91

بَاب ضَرَبَ

مندرجہ ذیل تین أفْعَال پر غور کیجیے۔ آپ تینوں مثالوں میں تین (3) باتیں مشترک پائیں گے۔

a۔ ضَرَبَ (اُس نے مارا) یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا) اِضْرِبْ (مار)

b۔ نَزَلَ (وہ اُترا) یَنْزِلُ (وہ اُترتا ہے یا اُترے گا) اِنْزِلْ (اُتر)

c۔ کَذَبَ (جھوٹ بولا) یَکْذِبُ (وہ جھوٹ بولتا ہے یا بولے گا) اِکْذِبْ (جھوٹ بول)

1- فِعْلِ مَاضِی کے تینوں حُرُوف مَفْتُوح ہیں۔

2- فِعْلِ مُضَارِع اور فِعْلِ أمْر میں 'عین کِلِمَة مَکْسُور' ہے۔

3- فِعْلِ أمْر ، مَکْسُور هَمْزَةُ الْوَصْل سے شروع ہو رہا ہے۔

یہ تمام، أفْعَال کے دوسرے گروپ سے لیے گئے ہیں ، جسے **بَاب ضَرَبَ** کہا جاتا ہے۔

قاعدہ بَاب ضَرَبَ

أفْعَال کی وہ قسم ہے جس کے (واحد مُذکَر غائب) کے فِعْلِ مَاضِی میں تینوں حُرُوف مَفْتُوح ہوتے ہیں۔ لیکن فِعْلِ مُضَارِع اور فِعْلِ أمْر میں عین کَلِمَة مَکْسُور ہوتا ہے۔ فِعْلِ أمْر ، مَکْسُور هَمْزَةُ الْوَصْل سے شروع ہوتا ہے۔

خاصیّتِ بَابِ ضَرَبَ

یہ باب 'هُبُوط' پر دلالت کرتا ہے۔ اِن میں اکثر حرکت اوپر سے نیچے کی طرف ہوتی ہے۔ خاصیّات ابواب سَماعی ہیں۔

مندرجہ ذیل کے معانی پر غور کیجئے۔

يَنْزِلُ (اُترتا ہے)	يَجْلِسُ (بیٹھتا ہے)	يَنْطِقُ (بولتا ہے)
يَضْرِبُ (مارتا ہے)	يَلْفِظُ (بولتا ہے)	يَغْلِبُ (غلبہ پاتا ہے)

بابِ ضَرَبَ کی کچھ اور مثالیں ملاحظہ فرمائیے:

غَفَرَ . يَغْفِرُ . اِغْفِرْ .	كَسَرَ . يَكْسِرُ . اِكْسِرْ .
صَبَرَ . يَصْبِرُ . اِصْبِرْ .	حَبَسَ . يَحْبِسُ . اِحْبِسْ .
رَجَعَ . يَرْجِعُ . اِرْجِعْ .	صَرَفَ . يَصْرِفُ . اِصْرِفْ .
عَرَفَ . يَعْرِفُ . اِعْرِفْ .	عَصَرَ يَعْصِرُ . اِعْصِرْ
غَزَلَ . يَغْزِلُ . اِغْزِلْ .	حَلَقَ . يَحْلِقُ . اِحْلِقْ .
سَرَقَ . يَسْرِقُ . اِسْرِقْ .	هَلَكَ . يَهْلِكُ . اِهْلِكْ .
حَمَلَ . يَحْمِلُ . اِحْمِلْ .	عَدَلَ . يَعْدِلُ . اِعْدِلْ .
غَسَلَ . يَغْسِلُ . اِغْسِلْ .	غَلَبَ . يَغْلِبُ . اِغْلِبْ .

مشق : مندرجہ ذیل أفْعَال ، بَابِ ضَرَبَ سے آتے ہیں۔ ان سے فِعْلِ مَاضِی ، فِعْلِ مُضَارِع ، اور فِعْلِ أمْر بنائیے۔ صحیح اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ نئے الفاظ کے معنی یاد کیجئے۔

اَلْمَصْدَرُ مَعْنٰی	فِعْلِ مَاضِی	فِعْلِ مُضَارِع	فِعْلِ أمْر
1. نَقْمٌ" (برا سمجھنا)	نَقَمَ	يَنْقِمُ	إنْقِمْ
2. نِكَاحٌ" (نکاح کرنا)			
3. نَزْعٌ" (نکال پھینکنا)			
4. مِلْكٌ" (مالک ہونا)			
5. مَزْجٌ" (ملانا)			
6. لَمْزٌ" (عیب لگانا)			
7. لَفْظٌ" (بولنا)			
8. كَشْفٌ" ظاہر کرنا)			
9. كَنْزٌ" (جمع کرنا)			
10. لَبْسٌ" (ڈھانکنا)			
11. كَسْبٌ" (حاصل کرنا)			
12. قَلْبٌ" (پھیرنا)			
13. قَرْضٌ" (کاٹنا)			
14. قَصْدٌ" (اعتدال برتنا)			
15. قَبْضٌ" (کھینچنا، بند کرنا)			
16. عَقْدٌ" (عہد کرنا)			

سبق نمبر 92

بَابِ سَمِعَ

مندرجہ ذیل تین أفْعَال پر غور کیجئے۔ آپ تینوں مثالوں میں کچھ باتیں مشترک پائیں گے۔

a. سَمِعَ (اُس نے سنا) يَسْمَعُ (وہ سنتا ہے یا سنے گا) إِسْمَعْ (سُن)

b. سَلِمَ (وہ بچا رہا) يَسْلَمُ (وہ بچتا ہے یا بچے گا) إِسْلَمْ (بچ جا)

c. رَحِمَ (اُس نے رحم کیا) يَرْحَمُ (وہ رحم کرتا ہے یا کرے گا) إِرْحَمْ (رحم کر)

1- قاعدہ بَابِ سَمِعَ

بَابِ سَمِعَ ، أفْعَال کا وہ گروپ ہے جس کے (واحد مُذکر غائب کے) فِعْلِ مَاضِی میں عین کَلِمَة مَكْسُور ہوتا ہے اور فِعْلِ مُضَارِع اور فِعْلِ أَمْر میں عین کَلِمَة مَفْتُوح ہوتا ہے۔ فِعْلِ أَمْر مَكْسُور هَمْزَةُ الْوَصْل سے شروع ہوتا ہے۔

2- خاصیّت بَابِ سَمِعَ

1۔ یہ باب بُطُون پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی اس کے أفْعَال اندرونی ہوتے ہیں۔ جیسے

عَلِمَ (اُس نے جانا) جَهِلَ (ناواقف ہوا) فَهِمَ (سمجھا)

بَطِرَ (اترایا) خَشِيَ (ڈرا) مَرِضَ (بیمار ہوا)

فَرِحَ (خوش ہوا) وَجِلَ (ڈرا) يَئِسَ (مایوس ہوا)

2۔ یہ باب 'زیادہ تر' لازم ہوتا ہے۔

3۔ رنج، خوشی، بیماری، رنگ، عیب اور حلیۂ جسمانی کی صِفات اس باب سے آتی ہیں۔

مثلاً عوِرَ (کانا ہوا) سقِمَ (بیمار ہوا) سوِدَ (کالا ہوا)

سمِنَ (موٹا ہوا) کبِرَ (سن رسیدہ ہوا) بخِلَ (بخیل ہوا)

مشق: مندرجہ ذیل أفعال، بَابِ سَمِعَ سے آتے ہیں۔ اِن سے فِعْلِ مَاضِی، فِعْلِ مُضَارِع، اور فِعْلِ أمْر بنائیے۔ صحیح اعراب لگا کر ترجمہ کیجیے۔ نئے الفاظ کے معنی یاد کیجیے۔

اَلْمصْدَرُ معْنٰی	فِعْلِ مَاضِی	فِعْلِ مُضَارِع	فِعْلِ أمْر
1. بُخْل" (لالچی ہونا)	بَخِلَ	یَبْخَلُ	اِبْخَلْ
2. جَدَل" (مروڑنا، جھگڑنا)			
3. جَزْع" (بے صبری کرنا)			
4. جَذَر" (خبردار رہنا)			
5. حَزَن" (غمگین ہونا)			
6. حِفْظ" (بے کار ہونے سے بچانا)			
7. حَبْط" (بے کار ہونا)			
8. رَغْب" (خواہش کرنا)			
9. رُکُوب" (سوار ہونا)			
10. رَھْب" (ڈرنا)			
11. رِبْح" (نفع دینا)			
12. زُھْد" (بے رغبت ہونا)			
13. سُخْر" (ہنسی اڑانا)			
14. سَعْد" (خوش بخت ہونا)			
15. سَفْه" (بے وقوف ہونا)			
16. شُرْب" (پینا)			

سبق نمبر 93

بَابِ فَتَحَ

مندرجہ ذیل تین أفْعَال پر غور کیجئے۔ آپ تینوں میں کچھ باتیں مشترک پائیں گے۔

a. فَتَحَ (اُس نے کھولا) يَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے یا کھولے گا) إفْتَحْ (تو کھول جا)

b. رَفَعَ (اُس نے اُٹھایا) يَرْفَعُ (وہ اُٹھاتا ہے یا وہ اُٹھائے گا) إرْفَعْ (تو اُٹھا، تو اونچا کر)

c. سَحَرَ (اُس نے جادو کیا) يَسْحَرُ (وہ جادو کرتا ہے یا کرے گا) إسْحَرْ (جادو کر)

اوپر کی مثالوں میں تمام أفْعَال ، بَابِ فَتَحَ سے لیے گئے ہیں۔

1- فِعْلِ مَاضِی کا عین کَلِمَة مَفْتُوح ہے اور

2- فِعْلِ مُضَارِع اور فِعْلِ أمْر کا عین کَلِمَة بھی مَفْتُوح ہے۔

3- فِعْلِ أمْر ، مَكْسُور هَمْزَةُ الْوَصْل سے شروع ہو رہا ہے۔

قاعدہ بَابِ فَتَحَ

بَابِ فَتَحَ ، أفْعَال کا وہ گروپ ہے جس کے (واحد مُذَکَّر غائب کے) فِعْلِ مَاضِی ، فِعْلِ مُضَارِع اور فِعْلِ أمْر میں عین کَلِمَة مَفْتُوح ہوتا ہے اور فِعْلِ أمْر مَكْسُور هَمْزَةُ الْوَصْل سے شروع ہوتا ہے۔

خاصیّاتِ بَابِ فَتح

اس باب کی خاصیّت لفظی ہے۔ اس کو اصل میں باب مانا نہیں گیا۔ یہ باب سہولت کے لیے ، اُن أَفْعال کے لیے بنایا گیا ہے جن کا عین کِلِمَة یا لام کَلِمَة ، حُرُوفِ حَلْقِي ء ، ھا ، ع ، غ ، ح ، خ پر مشتمل ہوتا ہے۔ جیسے

سَأَلَ (اُس نے پوچھا)	نَحَرَ (اُس نے قربانی کی)	جَعَلَ (اُس نے بنایا)	ذَخَرَ (بچا کر رکھنا)
ذَهَبَ (وہ گیا)	قَرَءَ (اُس نے پڑھا)	ذَبَحَ (اُس نے ذبح کیا)	نَسَخَ (مٹانا)

لیکن ہر حَلْقِي الْعَيْن یا حَلْقِي اللاَّم کا بابِ فَتَحَ سے ہونا ضروری نہیں۔

بابِ فَتَحَ کی کچھ اور مثالیں ملاحظہ فرمایئے :

جَرَحَ . يَجْرَحُ . اِجْرَحْ	مَدَحَ . يَمْدَحُ . اِمْدَحْ
جَحَدَ . يَجْحَدُ . اِجْحَدْ	نَهَضَ . يَنْهَضُ . اِنْهَضْ
دَفَعَ . يَدْفَعُ . اِدْفَعْ	زَرَعَ . يَزْرَعُ . اِزْرَعْ
طَبَخَ . يَطْبَخُ . اِطْبَخْ	سَبَحَ . يَسْبَحُ . اِسْبَحْ
خَلَعَ . يَخْلَعُ . اِخْلَعْ	قَرَأَ . يَقْرَأُ . اِقْرَأْ

مشق : مندرجہ ذیل أفْعَال ، بَابِ فَتَحَ سے آتے ہیں۔اِن سے فِعْلِ مَاضِی ، فِعْلِ مُضَارِع ،اور فِعْلِ أمْر بنایئے۔ صحیح اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ نئے الفاظ کے معنی یاد کیجئے۔

اَلْمصْدَرُ مَعْنٰی	فِعْلِ مَاضِی	فِعْلِ	فِعْلِ أَمْر
1. نَفْعٌ" (کام آنا)	نَفَعَ	يَنْفَعُ	إِنْفَعْ
2. نَفْخٌ" (پھونکنا)			
3. نَحْرٌ" (قربانی کرنا)			
4. نَسْخٌ" (ایک کا دوسرے سے ازالہ کرنا)			
5. نُصْحٌ" (نیک مشورہ دینا)			
6. مَحْقٌ" (بے برکت کرنا)			
7. مَنْعٌ" (روکنا)			
8. مَسْخٌ" (شکل بگاڑنا)			
9. مَسْحٌ" (ہاتھ پھیرنا)			
10. لَمْحٌ" (آنکھ جھپکانا)			
11. لَعْنٌ" (لعنت کرنا)			
12. كَدْحٌ"(دوڑ دھوپ کرنا)			
13. قَطْعٌ" (کاٹنا)			
14. فَسْحَةٌ" (جگہ دینا)			
15. فَضْحٌ" (رسوا کرنا)			
16. ظُهُورٌ" ہونا)			

سبق نمبر 94

بَابِ کَرُمَ

مندرجہ ذیل تین أفْعَال پر غور کیجئے۔ آپ تینوں مثالوں میں کچھ باتیں مشترک پائیں گے۔

a. کَرُمَ (وہ معزز ہوا) يَكْرُمُ (وہ معزز ہو گا یا ہو گا) أُكْرُمْ (معزز ہو جا)

b. سَرُعَ (وہ تیز ہو گیا) يَسْرُعُ (وہ تیز ہو رہا ہے یا تیز ہو گا) أُسْرُعْ (جلدی کر)

c. خَبُثَ (وہ بُرا ہوا) يَخْبُثُ (وہ بُرا ہوتا ہے) أُخْبُثْ (بُرا ہو جا)

اوپر کی مثالوں میں تمام أفْعَال ، بَابِ کَرُمَ سے لیے گئے ہیں۔

1- فِعْلِ مَاضِی ، فِعْلِ مُضَارِع اور فِعْلِ أمْر تینوں میں عین کَلِمَة مَضْمُوم ہے۔

2- فِعْلِ أمْر ، مَضْمُوم هَمْزَةُ الْوَصْل سے شروع ہوتا ہے۔

قاعدہ بَابِ کَرُمَ

بَابِ کَرُمَ ، أفْعَال کا وہ گروپ ہے (جس کے واحد مُذکّر کے) فِعْلِ مَاضِی فِعْلِ مُضَارِع اور فِعْلِ أمْر میں عین کَلِمَة مَضْمُوم ہوتا ہے۔

خاصیّت بَابِ کَرُمَ

1۔ بَابِ کَرُمَ ، کے أفْعَال ، صِفَات ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن باب سمع کے برعکس یہ صفات ، عارضی نہیں بلکہ دوامی یا طویل وقت کے لیے ہوتی ہیں۔

2۔ بابِ کَرُمَ ہمیشہ " لازِم " ہوتا ہے۔
اس باب کے أفْعَال کو مَفْعُول کی حاجت نہیں ہوتی۔

3۔ اس کا فَاعِل (ذوالفِعْل)، صِفَت کے وزْن (فَعِيْل") پر آتا ہے۔ جیسے
حَسُنَ (خوبصورت ہوا) شَجُعَ (دلیر ہوا) فَقُهَ (سمجھ دار ہوا) أدُبَ (باادب ہوا)
حَلُمَ (بُردبار ہوا) جَبُنَ (بزدل ہوا) ضَعُفَ (کمزور ہوا) ثَقُلَ (بوجھل ہوا)

ذوالفعل : حَسِيْن"، شَجِيْع"، فَقِيْه"، أدِيْب"، حَلِيْم"، ضَعِيْف"، ثَقِيْل"،

باب كَرُمَ کی کچھ اور مثالیں ملاحظہ فرمائیے :

قَرُبَ . يَقْرُبُ . اُقْرُبْ .	بَعُدَ . يَبْعُدُ . اُبْعُدْ
كَثُرَ . يَكْثُرُ . اُكْثُرْ .	صَعُبَ . يَصْعُبُ . اُصْعُبْ
شَرُفَ . يَشْرُفُ . اُشْرُفْ .	عَظُمَ . يَعْظُمُ . اُعْظُمْ
حَسُنَ . يَحْسُنُ . اُحْسُنْ .	جَبُنَ . يَجْبُنُ . اُجْبُنْ .
ثَقُلَ . يَثْقُلُ . اُثْقُلْ .	حَلُمَ . يَحْلُمُ . اُحْلُمْ .

مشق : مندرجہ ذیل أفْعال ، بَاب کرُمَ سے آتے ہیں۔اِن سے فِعْل ماضی ، فِعْل مُضارِع ،اور فِعْلِ أمْر بنایئے۔ صحیح اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ نئے الفاظ کے معنٰی یاد کیجئے۔

اَلْمَصْدَرُ مَعْنٰی	فِعْل مَاضِی	فِعْل مُضَارِع	فِعْل أمْر
1. مَهَانَة" (اہانت ہونا)	مَهُنَ	يَمْهُنُ	أُمْهُنْ
2. مَكَانَة" (عظمت ہونا)			
3. لُطْف" (تیز نظر ہونا)			
4. كَرَاهَة" (ناگوار ہونا)			
5. كِبْر" (بڑا ہونا)			
6. قِدَم" (پرانا ہونا)			
7. قُبْح" (بھلائی سے محروم ہونا)			
8. عُمُق" (گہرائی والا ہونا)			
9. عِرَض" (چوڑا ہونا)			
10. ضَعْف" (کمزور ہونا)			
11. ضَرَاعَة"(آہوزاری کرنا)			
12. حُسْن" (خوبصورت ہونا)			
13. صِغَر" (چھوٹا ہونا)			
14. شِعْر" (محسوس کرنا)			
15. سَحُق" (دور ہونا)			
16. سِقَام" (بیمار ہونا)			

سبق نمبر 95

بَاب حَسِبَ

مندرجہ ذیل تین أفْعَال پر غور کیجئے۔ آپ تینوں مثالوں میں کچھ باتیں مشترک پائیں گے۔

1. حَسِبَ (اُس نے سمجھا) یَحْسِبُ (وہ سمجھتا ہے یا سمجھے گا) إحْسِبْ (تو سمجھ لے)

2. وَرِمَ (پھولا) یَرِمُ (پھولے گا) رِمْ (پھول جا)

3. وَرِعَ (گناہ سے بچا) یَرِعُ (گناہ سے بچتا ہے) رِعْ (گناہ سے بچ)

اوپر کی تمام مثالیں تمام أفْعَال کے گروپ بَابِ حَسِبَ سے لی گئی ہیں۔

قاعدہ بَاب حَسِبَ

بَاب حَسِبَ ، أفْعَال کا وہ گروپ ہے ، جس کا عین کَلِمَة ، فِعْل مَاضِی، فِعْلِ مُضَارِع اور فِعْلِ أمْر، ہر ایک میں مَکْسُور ہوتا ہے۔

عموماً جب فِعْل ، مُعْتَل الفَاءِ (مثال واوی) ہو تو اس وزن پر استعمال ہوتا ہے۔

جیسے وَرِثَ ۔ یَرِثُ ۔ رِثْ ، وَرِمَ ۔ یَرِمُ ۔ رِمْ

خاصِیّت بَابِ حَسِب

اس باب کو اصل باب نہیں مانا گیا۔ بلکہ بَابِ سَمِعَ کے کچھ أفْعَال ، اُس میں تخفیف کے لیے لائے گئے ہیں۔

مشق : مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے اور فِعْلِ مُضَارِع بنائیے۔

اَلْمَصْدَرُ	مَعْنٰی	فِعْلِ مَاضی	فِعْلِ مُضَارِع	فِعْلِ أمر
1. وُثُوق"	(اعتبار کرنا)	وَثِقَ		ثِقْ
2. یَأس"	(ناامید ہونا)	یَئِسَ	یَیْئِسُ	ئِسْ
3. یَبْس"	(سوکھ جانا)	یَبِسَ		بِسْ
4. نِعْمَة"	(خوش عیش ہونا)	نَعِمَ		

فعل ماضی کی صرفِ کبیر

نیچے تمام چھ ابواب سے فعل ماضی کی صرفِ کبیر دی جارہی ہے۔ ان افعال کو پانچ چھ مرتبہ باآوازِ بلند پڑھیئے تاکہ آپ کو مختلف ابواب کی حرکات کی جان پہچان ہو جائے اور آپ لاشعوری طور پر مختلف ابواب کے افعال کو صحیح طور پر ادا کر سکیں۔ قرآن مجید کی روزانہ تلاوت سے بھی آپ کو غیر شعوری طور پر ابواب کی پہچان ہو سکتی ہے۔

ماضی مُتکَلِّم First Person

1- واحد متکلم (باب نَصَرَ سے) نَصَرْتُ ، ذَکَرْتُ ، خَرَجْتُ ، دَخَلْتُ

2- واحد متکلم (باب ضَرَبَ سے) ضَرَبْتُ ، کَذَبْتُ ، رَجَعْتُ ، عَرَفْتُ

3- واحد متکلم (باب سَمِعَ سے) سَمِعْتُ ، شَرِبْتُ ، حَفِظْتُ ، حَمِدْتُ

4- واحد متکلم (باب فَتَحَ سے) فَتَحْتُ ، رَفَعْتُ ، مَدَحْتُ ، زَرَعْتُ

5- واحد متکلم (باب کَرُمَ سے) کَرُمْتُ ، حَسُنْتُ ، قَرُبْتُ ، عَظُمْتُ

6- واحد متکلم (باب حَسِبَ سے) حَسِبْتُ ، وَرِثْتُ ، یَئِسْتُ ، یَبِسْتُ

1- جمع متکلم (باب نَصَرَ سے) نَصَرْنَا ، ذَکَرْنَا ، خَرَجْنَا ، دَخَلْنَا

2- جمع متکلم (باب ضَرَبَ سے) ضَرَبْنَا ، کَذَبْنَا ، رَجَعْنَا ، عَرَفْنَا

3- جمع متکلم (باب سَمِعَ سے) سَمِعْنَا ، شَرِبْنَا ، حَفِظْنَا ، حَمِدْنَا

4- جمع متکلم (باب فَتَحَ سے) فَتَحْنَا ، رَفَعْنَا ، مَدَحْنَا ، زَرَعْنَا

5- جمع متکلم (باب کَرُمَ سے) کَرُمْنَا ، حَسُنَّا ، قَرُبْنَا ، عَظُمْنَا

6- جمع متکلم (باب حَسِبَ سے) حَسِبْنَا ، وَرِثْنَا ، یَئِسْنَا ، یَبِسْنَا

Second Person ماضی حاضر

1- واحد حاضر مذکر (باب نَصَرَ سے) نَصَرْتَ ، ذَکَرْتَ ، خَرَجْتَ ، دَخَلْتَ

2- واحد حاضر مذکر (باب ضَرَبَ سے) ضَرَبْتَ ، کَذَبْتَ ، رَجَعْتَ ، عَرَفْتَ

3- واحد حاضر مذکر (باب سَمِعَ سے) سَمِعْتَ ، شَرِبْتَ ، حَفِظْتَ ، حَمِدْتَ

4- واحد حاضر مذکر (باب فَتَحَ سے) فَتَحْتَ ، رَفَعْتَ ، مَدَحْتَ ، زَرَعْتَ

5- واحد حاضر مذکر (باب کَرُمَ سے) کَرُمْتَ ، حَسُنْتَ ، قَرُبْتَ ، عَظُمْتَ

6- واحد حاضر مذکر (باب حَسِبَ سے) حَسِبْتَ ، وَرِثْتَ ، یَئِسْتَ ، یَبِسْتَ

Second Person ماضی حاضر

1- واحد حاضر مؤنث (باب نَصَرَ سے) نَصَرْتِ ، ذَكَرْتِ ، خَرَجْتِ ، دَخَلْتِ

2- واحد حاضر مؤنث (باب ضَرَبَ سے) ضَرَبْتِ ، كَذَبْتِ ، رَجَعْتِ ، عَرَفْتِ

3- واحد حاضر مؤنث (باب سَمِعَ سے) سَمِعْتِ ، شَرِبْتِ ، حَفِظْتِ ، حَمِدْتِ

4- واحد حاضر مؤنث (باب فَتَحَ سے) فَتَحْتِ ، رَفَعْتِ ، مَدَحْتِ ، زَرَعْتِ

5- واحد حاضر مؤنث (باب كَرُمَ سے) كَرُمْتِ ، حَسُنْتِ ، قَرُبْتِ ، عَظُمْتِ

6- واحد حاضر مؤنث (باب حَسِبَ سے) حَسِبْتِ ، وَرِثْتِ ، يَئِسْتِ ، يَبِسْتِ

1- جمع حاضر مذکر (باب نَصَرَ سے) نَصَرْتُمْ ، ذَكَرْتُم ، خَرَجْتُم ، دَخَلْتُمْ

2- جمع حاضر مذکر (باب ضَرَبَ سے) ضَرَبْتُمْ ، كَذَبْتُم ، رَجَعْتُم ، عَرَفْتُمْ

3- جمع حاضر مذکر (باب سَمِعَ سے) سَمِعْتُمْ ، شَرِبْتُم ، حَفِظْتُم ، حَمِدْتُم

4- جمع حاضر مذکر (باب فَتَحَ سے) فَتَحْتُمْ ، رَفَعْتُم ، مَدَحْتُم ، زَرَعْتُمْ

5- جمع حاضر مذکر (باب كَرُمَ سے) كَرُمْتُم ، حَسُنْتُم ، قَرُبْتُم ، عَظُمْتُم

6- جمع حاضر مذکر (باب حَسِبَ سے) حَسِبْتُمْ ، وَرِثْتُم ، يَئِسْتُم ، يَبِسْتُم

1- جمع حاضر مؤنث (باب نَصَرَ سے) نَصَرْتُنَّ ، ذَكَرْتُنَّ ، خَرَجْتُنَّ ، دَخَلْتُنَّ
2- جمع حاضر مؤنث (باب ضَرَبَ سے) ضَرَبْتُنَّ ، كَذَبْتُنَّ ، رَجَعْتُنَّ ، عَرَفْتُنَّ
3- جمع حاضر مؤنث (باب سَمِعَ سے) سَمِعْتُنَّ ، شَرِبْتُنَّ ، حَفِظْتُنَّ ، حَمِدْتُنَّ
4- جمع حاضر مؤنث (باب فَتَحَ سے) فَتَحْتُنَّ ، رَفَعْتُنَّ ، مَدَحْتُنَّ ، زَرَعْتُنَّ
5- جمع حاضر مؤنث (باب كَرُمَ سے) كَرُمْتُنَّ ، حَسُنْتُنَّ ، قَرُبْتُنَّ ، عَظُمْتُنَّ
6- جمع حاضر مؤنث (باب حَسِبَ سے) حَسِبْتُنَّ ، وَرِثْتُنَّ ، يَئِسْتُنَّ ، يَبِسْتُنَّ

ماضی غائب Third Person

1- واحد غائب مذکر (باب نَصَرَ سے) نَصَرَ ، ذَكَرَ ، خَرَجَ ، دَخَلَ
2- واحد غائب مذکر (باب ضَرَبَ سے) ضَرَبَ ، كَذَبَ ، رَجَعَ ، عَرَفَ
3- واحد غائب مذکر (باب سَمِعَ سے) سَمِعَ ، شَرِبَ ، حَفِظَ ، حَمِدَ
4- واحد غائب مذکر (باب فَتَحَ سے) فَتَحَ ، رَفَعَ ، مَدَحَ ، زَرَعَ
5- واحد غائب مذکر (باب كَرُمَ سے) كَرُمَ ، حَسُنَ ، قَرُبَ ، عَظُمَ
6- واحد غائب مذکر (باب حَسِبَ سے) حَسِبَ ، وَرِثَ ، يَئِسَ ، يَبِسَ

1- واحد غائب مؤنث (باب نَصَرَ سے) نَصَرَتْ ، ذَكَرَتْ ، خَرَجَتْ ، دَخَلَتْ
2- واحد غائب مؤنث (باب ضَرَبَ سے) ضَرَبَتْ ، كَذَبَتْ ، رَجَعَتْ ، عَرَفَتْ
3- واحد غائب مؤنث (باب سَمِعَ سے) سَمِعَتْ ، شَرِبَتْ ، حَفِظَتْ ، حَمِدَتْ
4- واحد غائب مؤنث (باب فَتَحَ سے) فَتَحَتْ ، رَفَعَتْ ، مَدَحَتْ ، زَرَعَتْ
5- واحد غائب مؤنث (باب كَرُمَ سے) كَرُمَتْ ، حَسُنَتْ ، قَرُبَتْ ، عَظُمَتْ
6- واحد غائب مؤنث (باب حَسِبَ سے) حَسِبَتْ ، وَرِثَتْ ، يَئِسَتْ ، يَبِسَتْ

ماضی جمع غائب مذکر (مختلف ابواب سے)

1- جمع غائب مذکر (باب نَصَرَ سے) نَصَرُوا ، ذَکَرُوا ، خَرَجُوا ، دَخَلُوا

2- جمع غائب مذکر (باب ضَرَبَ سے) ضَرَبُوا ، کَذَبُوا ، رَجَعُوا ، عَرَفُوا

3- جمع غائب مذکر (باب سَمِعَ سے) سَمِعُوا ، شَرِبُوا ، حَفِظُوا ، حَمِدُوا

4- جمع غائب مذکر (باب فَتَحَ سے) فَتَحُوا ، رَفَعُوا ، مَدَحُوا ، زَرَعُوا

5- جمع غائب مذکر (باب کَرُمَ سے) کَرُمُوا ، حَسُنُوا ، قَرُبُوا ، عَظُمُوا

6- جمع غائب مذکر (باب حَسِبَ سے) حَسِبُوا ، وَرِثُوا ، يَئِسُوا ، يَبِسُوا

1- جمع غائب مؤنث (باب نَصَرَ سے) نَصَرْنَ ، ذَکَرْنَ ، خَرَجْنَ ، دَخَلْنَ

2- جمع غائب مؤنث (باب ضَرَبَ سے) ضَرَبْنَ ، کَذَبْنَ ، رَجَعْنَ ، عَرَفْنَ

3- جمع غائب مؤنث (باب سَمِعَ سے) سَمِعْنَ ، شَرِبْنَ ، حَفِظْنَ ، حَمِدْنَ

4- جمع غائب مؤنث (باب فَتَحَ سے) فَتَحْنَ ، رَفَعْنَ ، مَدَحْنَ ، زَرَعْنَ

5- جمع غائب مؤنث (باب کَرُمَ سے) کَرُمْنَ ، حَسُنْنَ ، قَرُبْنَ ، عَظُمْنَ

6- جمع غائب مؤنث (باب حَسِبَ سے) حَسِبْنَ ، وَرِثْنَ ، يَئِسْنَ ، يَبِسْنَ

فعل مضارع کی صرفِ کبیر

نیچے تمام چھ ابواب سے فعل مضارع کی صرف کبیر دی جا رہی ہے۔ ان افعال کو پانچ چھ مرتبہ بآواز بلند پڑھیے تاکہ آپ کو مختلف ابواب کی حرکات کی جان پہچان ہو جائے اور آپ لاشعوری طور پر مختلف ابواب کے افعال کو صحیح طور پر ادا کر سکیں۔ قرآن مجید کی روزانہ تلاوت سے بھی آپ کو غیر شعوری طور پر ابواب کی پہچان ہو سکتی ہے۔

مضارع متکلم First Person

1- واحد متکلم (باب نَصَرَ سے) اَنْصُرُ، اَذْکُرُ، اَخْرُجُ، اَدْخُلُ

2- واحد متکلم (باب ضَرَبَ سے) اَضْرِبُ، اَکْذِبُ، اَرْجِعُ، اَعْرِفُ

3- واحد متکلم (باب سَمِعَ سے) اَسْمَعُ، اَشْرَبُ، اَحْفَظُ، اَحْمَدُ

4- واحد متکلم (باب فَتَحَ سے) اَفْتَحُ، اَرْفَعُ، اَمْدَحُ، اَزْرَعُ

5- واحد متکلم (باب کَرُمَ سے) اَکْرُمُ، اَحْسُنُ، اَقْرُبُ، اَعْظُمُ

6- واحد متکلم (باب حَسِبَ سے) اَحْسِبُ، اَوْرِثُ، اَیْئِسُ، اَیْبِسُ

1- جمع متکلم (باب نَصَرَ سے) نَنْصُرُ، نَذْکُرُ، نَخْرُجُ، نَدْخُلُ

2- جمع متکلم (باب ضَرَبَ سے) نَضْرِبُ، نَکْذِبُ، نَرْجِعُ، نَعْرِفُ

3- جمع متکلم (باب سَمِعَ سے) نَسْمَعُ، نَشْرَبُ، نَحْفَظُ، نَحْمَدُ

4- جمع متکلم (باب فَتَحَ سے) نَفْتَحُ، نَرْفَعُ، نَمْدَحُ، نَزْرَعُ

5- جمع متکلم (باب کَرُمَ سے) نَکْرُمُ، نَحْسُنُ، نَقْرُبُ، نَعْظُمُ

6- جمع متکلم (باب حَسِبَ سے) نَحْسِبُ، نُوْرِثُ، نَیْئِسُ، نَیْبِسُ

Second Person مضارع حاضر

1- واحد حاضر مذکر (باب نصَرَ سے) تَنْصُرُ ، تَذْكُرُ، تَخْرُجُ ، تَدْخُلُ

2- واحد حاضر مذکر (باب ضَرَبَ سے) تَضْرِبُ ، تَكْذِبُ ، تَرْجِعُ ، تَعْرِفُ

3- واحد حاضر مذکر (باب سَمِعَ سے) تَسْمَعُ ، تَشْرَبُ ، تَحْفَظُ ، تَحْمَدُ

4- واحد حاضر مذکر (باب فَتَحَ سے) تَفْتَحُ ، تَرْفَعُ ، تَمْدَحُ ، تَزْرَعُ

5- واحد حاضر مذکر (باب كَرُمَ سے) تَكْرُمُ ، تَحْسُنُ ، تَقْرُبُ ، تَعْظُمُ

6- واحد حاضر مذکر (باب حَسِبَ سے) تَحْسِبُ، تَوْرِثُ ، تَيْئِسُ ، تَيْبِسُ

1- واحد حاضر مؤنث (باب نصَرَ سے) تَنْصُرِيْنَ، تَذْكُرِيْنَ ، تَخْرُجِيْنَ ، تَدْخُلِيْنَ

2- واحد حاضر مؤنث (باب ضَرَبَ سے) تَضْرِبِيْنَ، تَكْذِبِيْنَ ، تَرْجِعِيْنَ ، تَعْرِفِيْنَ

3- واحد حاضر مؤنث (باب سَمِعَ سے) تَسْمَعِيْنَ، تَشْرَبِيْنَ ، تَحْفَظِيْنَ ، تَحْمَدِيْنَ

4- واحد حاضر مؤنث (باب فَتَحَ سے) تَفْتَحِيْنَ، تَرْفَعِيْنَ ، تَمْدَحِيْنَ ، تَزْرَعِيْنَ

5- واحد حاضر مؤنث (باب كَرُمَ سے) تَكْرُمِيْنَ، تَحْسُنِيْنَ ، تَقْرُبِيْنَ ، تَعْظُمِيْنَ

6- واحد حاضر مؤنث (باب حَسِبَ سے) تَحْسِبِيْنَ، تَوْرِثِيْنَ ، تَيْئِسِيْنَ ، تَيْبِسِيْنَ

مضارع حاضر جمع Second Person

1- جمع حاضر مذکر (باب نَصَرَ سے) تَنْصُرُوْنَ، تَذْکُرُوْنَ، تَخْرُجُوْنَ، تَدْخُلُوْنَ

2- جمع حاضر مذکر (باب ضَرَبَ سے) تَضْرِبُوْنَ، تَکْذِبُوْنَ، تَرْجِعُوْنَ، تَعْرِفُوْنَ

3- جمع حاضر مذکر (باب سَمِعَ سے) تَسْمَعُوْنَ، تَشْرَبُوْنَ، تَحْفَظُوْنَ، تَحْمَدُوْنَ

4- جمع حاضر مذکر (باب فَتَحَ سے) تَفْتَحُوْنَ، تَرْفَعُوْنَ، تَمْدَحُوْنَ، تَزْرَعُوْنَ

5- جمع حاضر مذکر (باب کَرُمَ سے) تَکْرُمُوْنَ، تَحْسُنُوْنَ، تَقْرُبُوْنَ، تَعْظُمُوْنَ

6- جمع حاضر مذکر (باب حَسِبَ سے) تَحْسِبُوْنَ، تُوْرِثُوْنَ، تَيْئِسُوْنَ، تَيْبِسُوْنَ

1- جمع حاضر مؤنث (باب نَصَرَ سے) تَنْصُرْنَ، تَذْکُرْنَ، تَخْرُجْنَ، تَدْخُلْنَ

2- جمع حاضر مؤنث (باب ضَرَبَ سے) تَضْرِبْنَ، تَکْذِبْنَ، تَرْجِعْنَ، تَعْرِفْنَ

3- جمع حاضر مؤنث (باب سَمِعَ سے) تَسْمَعْنَ، تَشْرَبْنَ، تَحْفَظْنَ، تَحْمَدْنَ

4- جمع حاضر مؤنث (باب فَتَحَ سے) تَفْتَحْنَ، تَرْفَعْنَ، تَمْدَحْنَ، تَزْرَعْنَ

5- جمع حاضر مؤنث (باب کَرُمَ سے) تَکْرُمْنَ، تَحْسُنَّ، تَقْرُبْنَ، تَعْظُمْنَ

6- جمع حاضر مؤنث (باب حَسِبَ سے) تَحْسِبْنَ، تُوْرِثْنَ، تَيْئِسْنَ، تَيْبِسْنَ

مضارع غائب واحد Third Person

1- واحد غائب مذکر (باب نَصَرَ سے) يَنْصُرُ ، يَذْكُرُ ، يَخْرُجُ ، يَدْخُلُ

2- واحد غائب مذکر (باب ضَرَبَ سے) يَضْرِبُ ، يَكْذِبُ ، يَرْجِعُ ، يَعْرِفُ

3- واحد غائب مذکر (باب سَمِعَ سے) يَسْمَعُ ، يَشْرَبُ ، يَحْفَظُ ، يَحْمَدُ

4- واحد غائب مذکر (باب فَتَحَ سے) يَفْتَحُ ، يَرْفَعُ ، يَمْدَحُ ، يَزْرَعُ

5- واحد غائب مذکر (باب كَرُمَ سے) يَكْرُمُ ، يَحْسُنُ ، يَقْرُبُ ، يَعْظُمُ

6- واحد غائب مذکر (باب حَسِبَ سے) يَحْسِبُ ، يَوْرِثُ ، يَيْئِسُ ، يَيْبِسُ

1- واحد غائب مؤنث (باب نَصَرَ سے) تَنْصُرُ ، تَذْكُرُ ، تَخْرُجُ ، تَدْخُلُ

2- واحد غائب مؤنث (باب ضَرَبَ سے) تَضْرِبُ ، تَكْذِبُ ، تَرْجِعُ ، تَعْرِفُ

3- واحد غائب مؤنث (باب سَمِعَ سے) تَسْمَعُ ، تَشْرَبُ ، تَحْفَظُ ، تَحْمَدُ

4- واحد غائب مؤنث (باب فَتَحَ سے) تَفْتَحُ ، تَرْفَعُ ، تَمْدَحُ ، تَزْرَعُ

5- واحد غائب مؤنث (باب كَرُمَ سے) تَكْرُمُ ، تَحْسُنُ ، تَقْرُبُ ، تَعْظُمُ

6- واحد غائب مؤنث (باب حَسِبَ سے) تَحْسِبُ ، تَوْرِثُ ، تَيْئِسُ ، تَيْبِسُ

مضارع غائب جمع Third Person

1- جمع غائب مذکر (باب نَصَرَ سے) یَنْصُرُوْنَ ، یَذْکُرُوْنَ ، یَخْرُجُوْنَ ، یَدْخُلُوْنَ

2- جمع غائب مذکر (باب ضَرَبَ سے) یَضْرِبُوْنَ ، یَکْذِبُوْنَ ، یَرْجِعُوْنَ ، یَعْرِفُوْنَ

3- جمع غائب مذکر (باب سَمِعَ سے) یَسْمَعُوْنَ ، یَشْرَبُوْنَ ، یَحْفَظُوْنَ ، یَحْمَدُوْنَ

4- جمع غائب مذکر (باب فَتَحَ سے) یَفْتَحُوْنَ ، یَرْفَعُوْنَ ، یَمْدَحُوْنَ ، یَزْرَعُوْنَ

5- جمع غائب مذکر (باب کَرُمَ سے) یَکْرُمُوْنَ ، یَحْسُنُوْنَ ، یَقْرُبُوْنَ ، یَعْظُمُوْنَ

6- جمع غائب مذکر (باب حَسِبَ سے) یَحْسِبُوْنَ ، یَوْرِثُوْنَ ، یَیْئِسُوْنَ ، یَیْبِسُوْنَ

1- جمع غائب مؤنث (باب نَصَرَ سے) یَنْصُرْنَ ، یَذْکُرْنَ ، یَخْرُجْنَ ، یَدْخُلْنَ

2- جمع غائب مؤنث (باب ضَرَبَ سے) یَضْرِبْنَ ، یَکْذِبْنَ ، یَرْجِعْنَ ، یَعْرِفْنَ

3- جمع غائب مؤنث (باب سَمِعَ سے) یَسْمَعْنَ ، یَشْرَبْنَ ، یَحْفَظْنَ ، یَحْمَدْنَ

4- جمع غائب مؤنث (باب فَتَحَ سے) یَفْتَحْنَ ، یَرْفَعْنَ ، یَمْدَحْنَ ، یَزْرَعْنَ

5- جمع غائب مؤنث (باب کَرُمَ سے) یَکْرُمْنَ ، یَحْسُنْنَ ، یَقْرُبْنَ ، یَعْظُمْنَ

6- جمع غائب مؤنث (باب حَسِبَ سے) یَحْسِبْنَ ، یَوْرِثْنَ ، یَیْئِسْنَ ، یَیْبِسْنَ

باب نمبر 14

سبق نمبر 96

فِعْلِ مَاضِی مَجْهُول

فِعلْ مَاضی مَعروف کا علم آپ کو ہو چکا۔

نَصَرَ = اُس نے مدد کی (یہاں فَاعِل، هُوَ مُسْتَتر ہے)۔

نَصَرُوا = اُن سب نے مدد کی (یہاں اُو، فَاعِلی علامت ہے)۔

اب ایک اور فِعْل ملاحظہ کیجیے۔

نُصِرَ = اُس کی مدد کی گئی۔

1۔ نَصَرَ (اس نے مدد کی)، فِعْلِ مَاضی مَعْرُوف کہلاتا ہے۔

2۔ نُصِرَ، فِعْلِ مَجْهول (The Passive Verb) کہلاتا ہے۔

دو باتیں اور نوٹ کیجیے۔

3۔ نُصِرَ، میں "اُس کی مدد کی گئی ہے" معلوم ہوا۔ لیکن یہ معلوم نہ ہو سکا کہ مدد کرنے والا کون ہے۔ جب کہ نَصَرَ میں مدد کرنے والا هُوَ (وہ) تھا۔

یعنی نُصِرَ کا فَاعِل، نا معلوم ہے۔ یا غیر مذکور ہے۔

4۔ آپ نے دیکھا کہ نَصَرَ سے نُصِرَ بننے تک، معنیٰ میں کیا تبدیلی واقع ہوئی ہے۔

اب اِعراب پر غور کیجیے۔ نون کا زَبَر، پیش میں بدل گیا۔ یعنی فَا کَلِمَة

مَضْموم ہو گیا۔ علاوہ ازیں صاد" پر زَبَر تھا زِیر آگئی۔ یعنی عین کَلِمَة مَکْسُور ہو گیا۔

مندرجہ ذیل چھ مثالوں پر غور کیجئے۔

1۔ نَصَرَ = اُس نے مدد کی۔ نُصِرَ = اُس کی مدد کی گئی۔

2۔ ضَرَبَ = اُس نے مارا۔ ضُرِبَ = اُس کو مارا گیا۔

3۔ فَتَحَ = اُس نے کھولا۔ فُتِحَ = اُس کو کھولا گیا۔

4۔ سَمِعَ = اُس نے سُنا۔ سُمِعَ = اُس کو سنا گیا۔

5۔ کَرُمَ = وہ معزز ہوا۔ اس باب میں مجہول نہیں آتا۔

6۔ حَسِبَ = اُس نے حساب کیا۔ حُسِبَ = اُس کو حساب کیا گیا۔

معنوی تبدیلی تو آپ نے نوٹ کی۔ اب اعراب پر بھی غور کیجئے۔

تمام چھ مثالوں میں فَاء کَلِمَة مَضْمُوم ہو گیا ہے۔ اور عین کَلِمَة مَکْسُور۔

بَابِ سَمِعَ اور بَابِ حَسِبَ کے فِعْل مَاضِی مَعْرُوف میں عین کَلِمة پہلے سے مَکْسُور تھا۔ وہ جوں کا توں مَکْسُور رہا۔

فعلِ مجهول کے قواعد

1۔ فِعْلِ مَجْهول، وہ فِعْلِ مُتَعَدِّی ہے، جس کا فَاعِل نامعلوم ہو، یا غیر مَذْکور ہو۔ باب کَرُمَ میں فعل مجہول نہیں آتا۔

2۔ فِعْلِ مَاضِی مَجْهُول کا فَاء کَلِمَة (پہلا حرف) مَضْمُوم ہوتا ہے اور عین کَلِمَة (آخری سے پہلے کا حرف) مَکْسُور ہوتا ہے۔

جیسے نَصَرَ سے نُصِرَ اور ضَرَبَ سے ضُرِبَ۔

سبق نمبر 97

فِعْلِ مُضَارِع مَجْهُول

مندرجہ ذیل چھ مثالوں پر غور کیجئے۔

1. يَنْصُرُ = وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا۔ يُنْصَرُ = اُس کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائے گی۔
2. يَضْرِبُ = وہ مارتا ہے یا مارے گا۔ يُضْرَبُ = وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا۔
3. يَفْتَحُ = وہ کھولتا ہے یا کھولے گا۔ يُفْتَحُ = وہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائے گا۔
4. يَسْمَعُ = وہ سنتا ہے یا سنے گا۔ يُسْمَعُ = وہ سنا جاتا ہے یا سنا جائے گا۔
5. يَكْرُمُ = وہ فیاضی کرتا ہے۔ | اس باب میں مجہول نہیں آتا۔ |
6. يَحْسِبُ = وہ حساب کرتا ہےیا کرے گا۔ يُحْسَبُ = اُس کا حساب کیا جاتا ہےیا کیا جائے گا۔

فِعْلِ مُضَارِع کی مندرجہ بالا مثالوں میں مَعْنَوِی تبدیلی تو آپ نے ملاحظہ کی۔

اب اعراب پر غور کیجئے: فِعْلِ مُضَارِع کے تمام أَفْعَال 'ی' سے شروع ہو رہے ہیں۔ حَرْفِ مُضَارِع کو ، مَجْهُول بنانے کے لیے ، مَضْمُوم کر دیا گیا ہے۔ یعنی تمام مثالوں میں یاء (ی) پر پیش ہے۔ علاوہ ازیں تمام أَفْعَال کے عین کَلِمے (یعنی سے پہلے والے حَرْف) پر زَبَر آ گیا ہے۔ عین کَلِمة مَفْتُوح ہو گیا ہے۔

فعل مضارع مجہول کا قاعدہ

فِعْلِ مُضَارِع مَجْهُول کا ، حَرْفِ مُضَارِع یاء (ی) مَضْمُوم کر دیا جاتا ہے اور عین کَلِمے (یعنی آخری حَرْف سے پہلے والے حَرْف) کو مَفْتُوح کر دیا جاتا ہے۔
جیسے يَنْصُرُ سے يُنْصَرُ ، يَضْرِبُ سے يُضْرَبُ.

سبق نمبر 98

The Pro-Agent

نَائِب فَاعِل

مندرجہ ذیل جملے پر غور کیجئے۔

نُصِرَ الضَّعِيْفُ (کمزور کی مدد کی گئی) اس جملے میں

1۔ نُصِرَ (مدد کی گئی) ، فِعْلِ مَجْهُول ہے۔

2۔ اَلضَّعِيْفُ (کمزور) ، إِسْمِ مَفْعُول ہے۔ مَفْعُول بِہٖ کو مَنْصُوب ہونا چاہیے۔
لیکن یہاں ضَعِيْفُ کے آخری حَرْف فَاءَ (ف) پر پیش ہے۔
یہ قاعدے کی خلاف ورزی کیوں ہوئی ہے؟

3۔ یہاں فَاعِل، مَجْهُول ہے (نا معلوم ہے)۔ معلوم نہیں کہ کمزور کی مدد کس نے کی۔

4۔ نَائِب فَاعِل

نَائِب فَاعِل ایک ایسا مَفْعُول ہے، جو فَاعِل کی غیر موجودگی میں، فَاعِل کا نَائِب بن کر فَاعِل کا إِعْرَاب (رَفْع) اختیار کرتا ہے۔ اور مَفْعُول بِہٖ کا إِعْرَاب (نَصْب) چھوڑ دیتا ہے۔ چنانچہ یہاں الضَّعِيْفُ کے آخری حَرْف پر پیش ہے۔

5- فِعْل لاَزِم کو تو مَفْعُول کی حاجت ہی نہیں ہوتی۔

معلوم ہوا کہ فِعْلِ مُتَعَدّی کی دو قسمیں ہیں۔

a- فِعْلِ مَعْرُوف : نَصَرَ حامدٌ ضَعِیفاً (مفعول موجود ہے)

b- فِعْلِ مَجْهُول: نُصِرَ الضَّعِیْفُ (مفعول غیر مذکور ہے)

فعلِ معروف اور فعلِ مجہول پر مشتمل جملوں کا تقابل

مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجیے۔

1- ایک طرف ایسے جملے ہیں ، جن میں فعلِ معروف استعمال کیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف ایسے جملے ہیں ، جن میں فعلِ مجہول استعمال کیا گیا ہے۔

2- ایک طرف فاعل موجود ہے اور دوسری طرف ، فاعل موجود نہیں ہے۔

3- ایک طرف مفعول بہٖ منصوب ہے ، جب کہ دوسری طرف وہی لفظ ، نائب فاعل بن کر مرفوع ہو گیا ہے۔

	فعل معروف	فعل مجہول
1	كَسَرَ إِبْرَاهِيمُ الْأَصْنَامَ.	كُسِرَ الْأَصْنَامُ.
2	أَكَلَ الْفَارُ الطَّعَامَ.	أُكِلَ الطَّعَامُ.
3	ضَرَبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ.	ضُرِبَ وَلَدُهُ.
4	نَصَرَ اللّٰهُ عَبْداً.	نُصِرَ عَبْدٌ.
5	أَكَلَ الذِّئبُ الخَرُوفَ.	أُكِلَ الخَرُوفُ.
6	رَمَى الصَّيَّادُ الشَّبْكَةَ.	رُمِيَتِ الشَّبْكَةُ

7	حَبَسَ الشُرْطِيُّ اللِّصَّ.	حُبِسَ اللِّصُّ.
8	قَطَفَ الغُلَامُ الزَّهْرَةَ.	قُطِفَتِ الزَّهْرَةُ.
9	نَصَرَ زَيْدٌ الرَجُلَيْنِ	نُصِرَ الرَجُلَانِ
10	نَصَرَ اللهُ المُسْلِمِيْنَ	نُصِرَ المُسْلِمُوْنَ

نَائِب فَاعِل کی قرآنی مثالیں

مندرجہ ذیل مثالوں میں ، نَائِب فَاعِل کی إِعْرَابِی حالت پر غور کیجئے کہ وہ معنیً مَفْعُول بِہٖ ہے۔ جسے منصوب ہونا چاہیے لیکن نائب فاعل بن کر مَرْفُوع ہو گیا ہے۔

1۔ ﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ﴾ (البقرة:183) " تم پر روزے فرض کیے گئے۔"

2۔ ﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ ﴾ (البقرة :216) " تم پر 'قتال' فرض کیا گیا۔"

3۔ ﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ ﴾ (البقرة: 178) " تم پر قصاص فرض کیا گیا۔"

4۔ ﴿ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ ﴾ (المائدة:96) "اور خشکی کا شکار تم پر حرام کیا گیا۔"

5۔ ﴿ قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ النَّارِ ﴾ (البروج: 4)
" آگ کے گڑھے کے لوگ مارے گئے۔"

6۔ ﴿ زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ ﴾ (الزلزاله: 1) " زمین ہلا دی گئی۔"

7۔ ﴿ وَقُضِيَ الْأَمْرُ ﴾ (البقرة:210) " فیصلہ کر دیا گیا۔"

8۔ ﴿ قُتِلَ الْخَرَّاصُونَ ﴾ (الذاريات:10) "گمان سے حکم لگانے والے، مارے گئے۔"

9۔ ﴿ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ ﴾ (آل عمران: 184) " یقیناً رسول جھٹلائے گئے۔"

10۔ ﴿ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ ﴾ (القمر:45) "بہت جلد، یہ جتھا ، شکست کھائے گا۔"

11۔ ﴿ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ ﴾ (الرحمٰن:35) "تم دونوں پر شعلے بھیجے جاتے ہیں۔"

12۔ ﴿ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ ﴾ (الرحمٰن:41) "مجرم، پہچان لیے جائیں گے۔"

13۔ ﴿ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا ﴾ (الفجر:8) "اُس کی طرح ، پیدا نہیں کیا گیا۔"

14۔ ﴿ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ﴾ (الطارق:9) "پوشیدہ اسرار کی جانچ پڑتال کی جائے گی۔"

15۔ ﴿ حُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ ﴾ (النمل:17)
"سلیمان کے لیے ، اُس کے لشکر جمع کیے گئے۔"

قواعد

1۔ فِعْلِ مُتَعَدِّی کی دو قسمیں ہیں۔ a۔ فِعْلِ مَعْرُوف ، b۔ فِعْلِ مَجْهُول۔

2۔ فِعْلِ مُتَعَدِّی مَعْرُوف : وہ فِعْل ہے ،جس کا فَاعِل معلوم اور مَذْکُور ہو۔

3۔ فِعْلِ مَجْهُول: وہ فِعْل ہے، جس کا ، فَاعِل معلوم نہ ہو یا مَذْکُور نہ ہو۔

4۔ نَائِب فَاعِل: وہ اِسْم ہے، جو فَاعِل کے نامعلوم ہونے کی وجہ سے، فَاعِل کا قائم مقام اور نَائِب بن کر مَرْفُوع ہوتا ہے۔
(لیکن فی الواقع ، فِعْل کا مَفْعُول ہوتا ہے۔)

5۔ نَائِب فَاعِل اِسْم کو ، مَفْعُول مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُه بھی کہتے ہیں۔

مشق : مندرجہ بالا جملوں میں ، مناسب فَاعِل لگا کر، مَجْهول جملوں کو معروف بنائیے۔

سبق نمبر 99

The Verbal Sentence

جُمْلَۂ فِعْلِیه

1۔ جن جملوں کا آغاز 'فِعْل' سے ہوتا ہے ، وہ جُمْلَۂ فِعْلِیه کہلاتے ہیں۔

مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجیے۔

یہ سب أفْعَال سے شروع ہوئے ہیں۔ اور یہ سب جملہ ھائے فِعْلِیّه ہیں۔

a۔ يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ. (التوبه:18) "(وہ) اللہ کی مسجدیں بناتا ہے۔"

b۔ كَلَّمَ اللهُ مُوسٰى. (النساء:164) "اللہ نے ، موسیٰ سے ، گفتگو کی۔"

c۔ سَرِقَتِ الْمَرْأَةُ. "عورت نے چوری کی۔"

d۔ خَرَجَتْ بَنَاتُ الْمَدْرَسَةِ. "مدرسے کی لڑکیاں ، نکلیں۔"

e۔ نَسْمَعُ الدَّرْسَ بِرَغْبَةٍ وَنَشَاطٍ. "ہم شوق اور خوشی سے درس سنتے ہیں۔"

2۔ جُمْلَۂ فِعْلِیه کا فَاعِل بھی ، مَرْفُوع ہوتا ہے۔

جس طرح جملۂ اسمیه میں ، مُسْنَد إلیه (مُبْتَدَ أ) مَرْفُوع ہوتا ہے اور مُبْتَدَاء ، کوفِعْل کا فَاعِل کہتے ہیں۔ اسی طرح جملۂ فِعْلِیه میں بھی فِعْل کے بعد آنے والا پہلا إسم، جو عموماً مُسْنَد إلیه (فَاعِل) ہوتا ہے۔ مَرْفُوع ہی ہوتا ہے۔

جُملۂ فِعْلِیه کی مندرجہ ذیل مثالوں میں فَاعِل کے إعْرَاب پر غور کیجیے۔

a. أَكَلَ سَلِيمٌ "سلیم نے کھایا۔"

b. أَكَلَتْ فَاطِمَةُ "فاطمہ نے کھایا۔"

c. سَمِعَتِ الأَخَوَاتُ خُطْبَةَ الإِمَامِ. "بہنوں نے امام کی تقریر سنی۔"

d. خَرَجَ الخَادِمُونَ "تمام نوکر نکل گئے۔"

مندرجہ بالا مثالوں میں چاروں اسماء ، سَلِيمٌ ، فَاطِمَةُ ، الْأَخَوَاتُ اور خادِمُون

فاعِل ہیں اور سب مَرْفُوع ہیں۔

3۔ جُملۂ فِعْلِیه میں ، فِعْل کا فَاعِل سے پہلے آنا ضروری ہے۔

(اگر فَاعِل پہلے آجائے تو وہ جُملۂ فِعْلِیه نہیں، بلکہ جُملۂ اِسْمِیَّہ بن جائے گا)

مندرجہ ذیل دو مثالوں پر غور کیجیے۔

A۔ كَتَبَ الْمُعَلِّمُونَ. جملۂ فِعْلِیه ہے۔ "اساتذہ نے لکھا"

یہاں فِعْل پہلے ہے، فَاعِل بعد میں۔

B۔ لیکن اگر اَلْمُعَلِّمُونَ كَتَبُوا ہو تو یہ جملۂ اسمیہ بن جائے گا۔ اور اس کی تحلیل یوں کی جائے گی۔

a۔ اَلْمُعَلِّمُونَ ، مُبْتَدَاء ہے۔

b۔ كَتَبُوا جملۂ فِعْلِیه کی صورت میں اس کی خَبَر ہے۔

i۔ هُمْ ، ضَمِير فَاعِلْ ہے۔ جس کی علامت اُو ہے۔

ii۔ فِعْل فَاعِل سے مل کر جملۂ فِعْلِیه بنا۔

4۔ جملۂ فِعْلِیہ میں مَفْعُول 'عُموماً' فَاعِل کے بعد آتا ہے۔
لیکن کبھی کبھار مَفْعُول پہلے آتا ہے۔اور فَاعِل بعد میں آتا ہے۔

دونوں قسم کی مثالیں دی جارہی ہیں۔ فَاعِل کا اِعراب مَرْفُوع ہوگا اور مَفْعُول بِہٖ کا مَنْصُوب۔

A۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔ فِعْل کے فوراً بعد ، فَاعِل اِسْم ظاہر ہے یا ضَمِیر فَاعِل ہے۔ اور دونوں مَرْفُوع ہیں۔
اس کے بعد ایک یا (2) دو مَفْعُول آئے ہیں۔

نمبر	فِعْل	فَاعِل	مَفْعُول 1	مَفْعُول 2	ترجمہ
a	قَتَلَ	دَاوُدُ	جَالُوتَ		داوٗدؑ نے ، جالوت کو ، قتل کیا۔
b	وَرِثَ	سُلَيْمَانُ	دَاوُدَ		سلیمانؑ، داوٗدؑ کے،وارث ہوئے۔
c	خَلَقَ	اللّٰهُ	السَّمٰوَاتِ		اللہ نے، آسمانوں کو، بنایا۔
d	يَجْعَلُونَ	؟ (هُمْ)	أَصَابِعَهُمْ		لوگ، اپنی انگلیوں کو، لیتے ہیں۔ (اُونَ ، فَاعِلی علامت ہے۔)
e	آتَيْنَا	؟ (نَحْنُ)	دَاوُدَ وَ سُلَيْمَانَ	عِلْماً	داوٗد و سلیمان کو ، ہم نے، علم عطا کیا۔ (نَا ، فَاعِلی علامت ہے۔)
f	جَعَلَ	؟ (هُوَ)	الْأَرْضَ	قَرَاراً	اُس نے ، زمین کو ، جائے قرار بنایا فَاعِل 'هُوَ' ضَمِیر مُسْتَتِر ہے۔
g	جَعَلْنَا	؟ (نَحْنُ)	النَّهَارَ	مَعَاشاً	ہم نے، دن کو وقتِ روزگار بنایا۔ فَاعِل نَا ، ضَمِیر بَارِز مُتَّصِل ہے۔
h	اِتَّخَذَ	اللّٰهُ	إِبْرَاهِيمَ	خَلِيْلاً	اللہ نے، ابراھیم کو ، دوست بنالیا۔
i	أَحَلَّ	اللّٰهُ	الْبَيْعَ		اللہ نے ، تجارت کو حلال کردیا۔

B۔ لیکن 'کبھی کبھار' مَفْعُول بِہٖ ، فَاعِل سے پہلے بھی آجاتا ہے۔ جیسے

a۔ ﴿ وَ إِذِ ابْتَلَی إِبْرَاهِيْمَ رَبُّه ﴾ (البقرۃ:124)

" اور جب آزمایا ، ابراھیم کو ، اُن کے رب نے۔"

b۔ ﴿ جَاءَتْ هُمُ الْبَيِّنَةُ ﴾ (البینۃ:4)

" آئی ، اُن کے پاس ، واضح نشانی۔"

(یہاں اَلْبَيِّنَةُ ، فَاعِل ہے۔اور هُمْ مَفْعُول بِہٖ ہے اور ضَمِیرِ مَنْصُوب ہے۔)

c۔ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوتُ موت ، يَعْقُوبؑ کے پاس آئی۔

5۔ جُملۂ فِعْلِيه، لازماً 'وَاحِدْ مُذَكَّر' یا 'وَاحِدْ مُؤَنَّث' سے شروع ہوتا ہے۔

(چاہے فَاعِل واحد ہو ، مُثَنّٰی ہو یا جمع ہو۔) ان مثالوں پر غور کیجئے۔

A۔ فِعْلِ وَاحِدْ مُذَكَّر سے جملۂ فعليه کی ابتداء کی مثالیں

1۔ ذَهَبَ الرَّجُلُ۔ "وہ آدمی گیا۔"

2۔ ذَهَبَ الرَّجُلَانِ. "وہ دو آدمی گئے۔"

(فَاعِل مُثَنّٰی ہے۔ لیکن فِعْل واحد مُذکر استعمال ہوا ہے۔)

3۔ ذَهَبَ الرِّجَالُ. وہ سب لوگ چلے گئے۔

(فَاعِل جمع مُذکر ہے۔ لیکن فِعْل واحد مُذکّر استعمال ہوا ہے۔)

B۔ فِعْلِ وَاحِدْ مُؤَنَّث سے جملۂ فعليه کی ابتداء کی مثالیں

4۔ ذَهَبَتِ الْبِنْتُ. وہ لڑکی گئی۔

5۔ ذَهَبَتِ الْبِنْتَان. وہ دونوں لڑکیاں گئیں۔

(فَاعِل مُثَنّٰی ہے۔ لیکن فِعْلِ واحد مؤنث استعمال ہوا ہے۔)

6۔ ذَهَبَتِ الْبَنَاتُ. وہ سب لڑکیاں گئیں۔

(فَاعِل جمع مُؤنّث ہے ، لیکن وَاحِدْ مُؤنّث استعمال ہوا ہے۔)

نوٹ: اگر اوپر کے جملے ، جملہ ھائے اسمیہ ہوتے تو ، "واحد" سے فِعْل شروع نہ ہوتا اور عدد کے اعتبار سے فِعْل بدلتا اور أفْعَال کی صورت اس طرح ہوتی۔

اَلرَّجُلُ ذَاهِبٌ. "آدمی جانے والا ہے۔"

اَلرَّجُلَان ذَاهِبَان. "دو آدمی جانے والے ہیں۔"

اَلرِّجَالُ ذَاهِبُونَ. "سب لوگ جانے والے ہیں۔"

جملہ فِعْلِیہ کی قرآنی مثالیں

1۔ ﴿ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ﴾ (المُؤمِنُونَ: 1) "یقیناً مؤمنین کامیاب ہو گئے۔"

(أَفْلَحُوا جمع کے بجائے ، أَفْلَحَ واحد استعمال ہوا ہے۔)

2۔ ﴿ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴾ (التوبہ: 33) "خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔"

(كَرِهُوا جَمْع کے بجائے ، كَرِهَ واحد استعمال ہوا ہے۔)

3۔ ﴿ وَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُولُهٗ ﴾ (الاحزاب: 22)

"اللہ اور اُس کے رسول کی بات سچی تھی۔"

(صَدَقَا مُثَنّٰی کے بجائے ، صَدَقَ واحد استعمال ہے۔)

4۔ ﴿ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ﴾ (الحج:73)

"طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہو گئے۔"

(ضَعُفَا مُثَنّٰی کے بجائے ، ضَعُفَ واحد استعمال ہوا ہے۔)

مندرجہ ذیل مثالوں میں فَاعِل ، جمع مُکَسَّر (غیر عاقل) ہے۔
اس لیے فِعلْ ،مؤنث استعمال ہوا ہے
اور جمع مؤنّث کے بجائے واحد مؤنث استعمال ہوا ہے۔

5۔ ﴿ مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُه ﴾ (القارعة:6)

" جس کے پلڑے بھاری ہوں گے۔"

6۔ ﴿ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ﴾ (البقرة:217)

" اُن کے اعمال ، غارت ہوں گے۔"

7۔ ﴿ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ ﴾ (النساء:90)

" وہ دل برداشتہ ہیں۔"

8۔ ﴿ وَ خَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ ﴾ (طه:108)

" اور آوازیں دب جائیں گی۔"

9۔ ﴿ وَ الَّذِيْنَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ ﴾ (النساء:33)

" اور جن سے تمہارے عقد و پیمان ہوں۔"

10۔ ﴿ نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ ﴾ (النساء:56)

" اُن کی کھالیں، گل گئیں ۔"

6. اگر فَاعِل ، (إِسْمِ ظاهر کے بجائے)، ''اسمِ ضَمِیر'' ہو تو ، ''فِعْل'' عدد اور جنس دونوں میں ، فَاعِل کے مطابق ہوگا۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

a- یہ دو جُملوں پر مشتمل ہیں۔

b- پہلے جملے تو ، جمله هائے فِعْلِیه ہیں۔اور فِعْل 'وَاحِد' ہی ہے۔

c- لیکن حُرُوفِ عَطْف واؤ (و) اور فَاءِ (ف) کے بعد آنے والے، دوسرے جملے کے فِعْل پر غور کیجیے۔ دوسرا فعل ، واحد نہیں ہے۔

a- حَضَرَ الْمُعَلِمُونَ وَ ذَهَبُوا (اساتذہ آئے اور گئے۔)

یہاں پہلے جملے کا فِعْل حَضَرَ 'واحِد مذکر' ہے۔

دوسرے جملے کا فِعْل ذَهَبُوْا 'جَمْع' ہے اور فَاعِل ضَمِیر ہے۔

b- دَخَلَ الْوَلَدَان فِي الْمَآءِ وَ سَبَحَا

''دونوں لڑکے پانی میں گئے اور دونوں تیرے۔''

یہاں پہلے جملے کا فِعْلْ 'واحِد مذکر' ہے۔

دوسرے جملے کا فِعْل 'مُثنّٰی' ہے اور فَاعِل ضَمِیر ہے۔

c- نَجَحَتِ الْبِنْتَان فَفَرِحَتَا

''دونوں لڑکیاں کامیاب ہوئیں اور دونوں خوش ہوئیں۔''

یہاں پہلے جملے کا فِعْل 'واحِد مؤنث' ہے۔

دوسرے جملے کا فِعْل 'مُثنّٰی مؤنث' ہے اور فَاعِل ضَمِیر ہے۔

d- سَمِعَتِ النِّسآءُ الخُطْبَةَ وَ عَمِلْنَ بِهَا.

"عورتوں نے تقریر سنی اور اُس پر عمل کیا۔"

یہاں پہلے جملے کا فِعْل 'وَاحِدْ مؤنّث' ہے اور دوسرے جملے کا فِعْل

'جَمْع مُؤنث' ہے۔نون نِسْوَة ، ضَمِير فَاعِل کی علامت ہے۔)

e- جآءَ الضُّيُوفُ وَ جَلَسُوا حَوْلَ المَائِدَةِ.

(مہمان آئے اور دستر خوان کے اطراف بیٹھ گئے۔)

f- أَسْرَعَ الْخَادِمُونَ وَ أَحْضَرُوا الطَّعَامَ.

(نوکروں نے جلدی کی اور کھانا حاضر کر دیا۔)

g- ﴿ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا ﴾ (الجن: 1)

"کہ جنات کے ایک گروہ نے غور سے سنا پھر کہا"

قرآن کی اس مثال میں، پہلا فعل اسْتَمَعَ واحد استعمال ہوا ہے۔

اور دوسرا فعل فَقَالُوا جمع استعمال ہوا ہے۔

7- جُملۂ فِعلِیَّہ میں فِعْل وَاحِدْ مُؤنّث ہوتا ہے ، جب اُس کا فَاعِل ،

a- جَمْع مُکَسَّر ہو ، یا b- جَمْع غیر عَاقِل ہو۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

a- نَبَحَتِ الْكِلَابُ فِى اللَّيْلِ. کُتّے رات میں بھونکے۔

(کِلاب" ، غیر عَاقِل کَلْب کی جَمْع مُکَسَّر ہے ،

اس لیے فِعْل وَاحِد مُؤنّث استعمال ہوا۔)

پہلے بتایا جاچکا ہے کہ انسان ، جنات اور ملائکہ عاقل ہیں۔

b۔ وَجِلَتْ قُلُوبُنَا. (ہمارے دل ڈر گئے۔)

(قُلُوب"، جَمْع مُكَسَّر ہے، اس لیے فِعْل 'وَاحِد مُؤنّث' ہے۔)

c۔ جَآءَتِ الْجِمَالُ. (اُونٹ آئے۔)

(جَمَل" کی جَمْع مُكَسَّر ، جِمَال" ہے۔)

d۔ ذَهَبَتِ النُّوقُ. (اُونٹنیاں گئیں۔)

(نَاقَة" کی جَمْع مُكَسَّر ، نُوْق" ہے)

8۔ جُمْلۂ فِعْلِيه ، میں فِعْل کی ' تذکیر و تانیث ' چار حالتوں میں اختیاری (Optional) ہوتی ہے۔یعنی دونوں صورتیں جائز ہوتی ہیں۔

a۔ جب فَاعِل ، مُؤنّث غیر حقیقی ہو۔

b۔ جب فَاعِل ، إِسْمِ جَمْع ہو۔

c۔ جب فَاعِل ، جَمْع مُكَسَّر (عاقل) ہو۔

d۔ جب فَاعِل ، فِعْل سے دُور واقع ہو۔

اگلے صفحے پر دی گئی مثالوں پر غور کیجئے۔

1- یہ تمام جملہ ھائے فعلیہ ہیں۔

2- فعل واحد سے شروع ہوئے ہیں،

3- لیکن یہاں مذکر و مؤنث دونوں صورتیں جائز ہیں۔

جہاں مذکر اور مؤنث دونوں جائز ہیں

آخری کالم میں سبب پر غور کرنا نہ بھولیے

وَاحِد مُذکّر فِعْل	وَاحِدْ مؤنّث فِعْل	سَبَب
طَلَعَ الشَّمْسُ سورج طلوع ہوا۔	طَلَعَتِ الشَّمْسُ سورج طلوع ہوا۔	شَمْس" ، مُؤنّث غیر حقیقی سماعی ہے۔
قَامَ الرِّجَالُ لوگ کھڑے ہوئے۔	قَامَتِ الرِّجَالُ لوگ کھڑے ہوئے۔	رِجَال" جَمْع مُکَسَّر (عاقل) ہے۔
قَالَ الْعُلَمَاءُ علماء نے کہا	قَالَتِ الْعُلَمَاءُ علماء نے کہا	علماء جَمْع مُکَسَّر (عاقل) ہے۔
حَضَرَ الْقَوْمُ قوم آئی	حَضَرَتِ الْقَوْمُ قوم آئی	قَوْم" إِسْمِ جمع ہے۔
سَافَرَ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ	سَافَرَتِ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ	فِعْل اور فَاعِل کے درمیان (اليوم) فاصلہ ہے۔

جملۂ فعلیہ میں تذکیر و تانیث کی قرآنی مثالیں

مندرجہ ذیل قرآنی مثالوں پر غور کیجئے۔

1۔ ﴿ قَالَتِ الأَعْرَابُ آمَنَّا ﴾ (الحجرات:14)

"دیہاتیوں نے کہا، ہم ایمان لائے۔"

(أَعْرَابُ ، أَعْرَابِیٌّ" کی جَمْع مُکَسَّر (عاقل) ہے۔

اس لیے قَالَ الأَعْرَابُ بھی استعمال ہو سکتا تھا۔)

2۔ ﴿ قَالَ نِسْوَةٌ" فِی الْمَدِيْنَةِ ﴾ (یوسف:30)

"شہر کی عورتوں نے کہا۔"

(نِسْوَةٌ" جَمْع مُکَسَّر (عاقل) ہے۔

اس لیے قَالَتْ بھی استعمال کیا جا سکتا تھا۔)

3۔ ﴿ إِذَآ أَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ" ﴾ (البقرة:156)

"جب اُن کو مصیبت پہنچتی ہے۔"

(فَاعِل مُصِيبَةٌ" مؤنّث ہے ، درمیان میں هُمْ فاصلہ استعمال ہوا ہے ،

اس لیے أَصَابَ بھی آ سکتا ہے اور أَصَابَتْ بھی۔)

4۔ ﴿ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ" ﴾ (البقرة:275)

"تو جس کے پاس نصیحت پہنچے۔"

یہاں فَاعِل مَوْعِظَةٌ" مُؤنّث ہے، درمیان میں ضَمِير ہٗ فاصلہ استعمال

ہوا ہے اس لیے جَاءَ تْ کے بجائے فِعْل وَاحِدْ مُذکَّر جَاءَ لایا گیا۔ جب کہ دونوں کی اجازت ہے۔

5۔ ﴿ إِذَا جَآءَ كَ الْمُؤْمِنَاتُ ﴾ (اَلْمُمْتَحِنَة:12)

"جب ایمان والیاں آپؐ کے پاس آئیں۔"

(فَاعِل ، مُؤْمِنَات ہیں۔ جو مؤنث ہیں۔ درمیان میں كَ فاصلہ استعمال ہوا ہے۔ اس لیے جَاءَ بھی آسکتا ہے اور جَاءَ تْ بھی۔)

6۔ ﴿ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوح ﴾ (ق:12)

"اُن سے پہلے ،قومِ نوح نے جھٹلایا۔"

"فَاعِل ، قَوْمُ نُوح ہے۔درمیان میں قَبْلَهُمْ کا فاصلہ ہے۔

فِعْل كَذَّبَتْ بھی آسکتا ہے اور كَذَّبَ بھی۔

جیسا کہ اگلی مثال سے بالکل واضح ہے۔"

7۔ ﴿ وَ كَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ ﴾ (الانعام:66)

"اور آپ کی قوم نے اسے (قرآن کو) جھٹلایا۔"

(فَاعِل قَوْمُكَ ہے۔ درمیان میں بِهٖ کا فاصلہ استعمال ہوا ہے۔ اس لیے كَذَّبَ اور كَذَّبَتْ دونوں آ سکتے ہیں۔)

8۔ ﴿ إِذَا جَآءَ كَ الْمُنَافِقُونَ ﴾ (المنافقون:1)

"جب منافقین آپ کے پاس آتے ہیں"

یہاں جَمْع کے بجائے واحد کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔

9۔ ﴿ أَنّٰى يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ ﴾ (الانعام: 101)

"اُس کا لڑکا کیسے ہو سکتا ہے ؟ جب کہ اُس کی کوئی بیوی ہی نہیں۔"

(یہاں تَكُنْ کے بجائے وَلَمْ يَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ" بھی ہو سکتا تھا

کیونکہ فِعْل اور فَاعِل صَاحِبَةٌ" کے درمیان لَهُ کا فاصلہ موجود ہے۔)

10۔ ﴿ إِسْتَوْ قَدَ نَاراً فَلَمَّآ أَضَآءَتْ مَا حَوْلَهُ ﴾ (البقرة: 17)

" ایک شخص نے آگ جلائی ، اور اس آگ نے سارے ماحول کو روشن کر دیا۔"

یہاں نَاراً مُؤنّث غیر حقیقی سماعی ہے۔

اس لیے فعل أَضَآءَتْ مؤنث استعمال کیا گیا ہے۔

نوٹ: قرآن عَرَبِيّ مُبِيْن میں نازل ہوا ہے۔
اعلٰی ادبی اسلوب میں جہاں ، ایک ہی بات کو دو طرح سے استعمال کرنا جائز ہے ، وہاں بھی ، بلند پایہ آہنگ کی رعایت کرتے ہوئے بہتر صورت اختیار کی گئی ہے۔

خلاصہ جملۂ فِعْلیہ

1۔ جن جملوں کا آغاز ، فِعْل سے ہو ، وہ جملے ، فِعْلیہ کہلاتے ہیں۔

2۔ جُملۂ فِعْلیہ کا فَاعِل بھی ، مَرْفُوع ہوتا ہے۔

3۔ جملۂ فِعْلیہ میں، 'فِعْل' کا 'فَاعِل' سے پہلے آنا لازمی ہے، ورنہ وہ جملۂ إسْمِیہ بن جائے گا۔

4۔ جُملۂ فِعْلیہ میں ، مَفْعُول ، عموماً فَاعِل کے بعد آتا ہے کبھی کبھار پہلے۔

5۔ جملۂ فِعْلیہ ، لازماً ، فِعْلِ واحِد ، (مُذکّر یا مُؤنّث) سے شروع ہو گا۔ (چاہے فَاعِل مُثنّٰی اور جَمْع ہی کیوں نہ ہو۔)

6۔ اگر فَاعِل ، (إسْم ظاھِر کے بجائے) ، اسمِ ضَمِیر ہو تو دوسرا ، فِعْل ، عدد اور جنس دونوں میں ، فَاعِل کے مطابق ہو گا۔

7۔ جُملۂ فِعْلیہ میں ، فِعْل ، 'وَاحِد مُؤنّث' ہو گا ، جب اُس کا فَاعِل

a۔ جَمْع مُکَسَّر (غیر عاقل ہو) یا b۔ جَمْع غیر عاقِل ہو۔

8۔ جُملۂ فِعْلیہ میں تذکیر و تانیث ، چار موقعوں پر اختیاری ہوتی ہے۔ (یعنی دونوں صورتیں جائز ہوتی ہیں۔)

a۔ جب فَاعِل ، مُؤنّث غیر حقیقی ہو۔

b۔ جب فَاعِل ، إسْمِ جَمْع ہو۔

c۔ جب فَاعِل ، جَمْع مُکَسَّر (عاقل) ہو۔

d۔ جب فَاعِل ، فِعْل سے دور واقع ہو۔

باب نمبر 15

سبق نمبر 100

فِعلِ مُضَارِع کی پانچ قسمیں

عربی زبان میں 'فعلِ مُضارِع ، حال اور مستقبل، دونوں زمانوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یعنی اس فِعْل سے ، دونوں معانی لیے جاسکتے ہیں کسی ایک کا تعیّن ، سیاق و سباق سے ہوگا۔ فعل مُضارع کی پانچ قسمیں ہیں۔

1- فعل مضارع معروف | يَنْصُرُ | (Verb with regular ending)

2- فعل مضارع خفیف | يَنْصُرَ | (Verb with light ending)

3- فعل مضارع اخفّ | يَنْصُرْ | (Verb with lighter ending)

4- فعل مضارع ثقیل | لَيَنْصُرَنْ | (Verb with heavy ending)

5- فعل مضارع اثقل | لَيَنْصُرَنَّ | (Verb with heavier ending)

1۔ فعل مُضارع مَعْروف

مثلاً يَفْعَلُ (وہ کرتا ہے یا وہ کرے گا۔)

یہاں آخری حرف | لُ | پر پیش ہے۔یہ فعل مَعْرُوف مُضَارِع کہلاتا ہے۔

یا پھر يَنْصُرُ کی مثال اوپر دی گئی ہے۔

یہاں آخری حرف | رُ | پر پیش ہے۔

2۔ فعل مُضارع خَفِیْف (مَنْصُوب)

مثلاً لَنْ یفْعَلَ (وہ ہرگز نہیں کرے گا۔)

یہاں آخری حرف لَ پر زَبَر ہے۔ یہ فِعْل مُضارع خَفِیْف (مَنْصُوب) کہلاتا ہے۔ لَنْ ، حَرْفِ نَاصِب ہے۔

لَنْ نے ، مَعْرُوف مُضَارِع کو ، مَنْصُوب مُضَارِع بنادیا۔

3۔ فعل مُضارع اَخَفُّ (مَجْزُوم)

مثلاً لَمْ یحْفَظْ (اُس نے یاد نہیں رکھا۔)

یہاں آخری حرف ظْ جزم (سکون) ہے۔ یہ فِعْل مُضَارِع أخَفُّ (مَجْزُوم) کہلاتا ہے۔(أخَفُّ کامطلب ہے زیادہ خفیف ۔ جزم نے فعل کوزیادہ خفیف کردیاہے۔)

لَمْ، حَرْفِ جَازِم ہے، لَمْ نے مَعْرُوف مُضَارِع کو مَجْزُوم مُضَارِع بنادیا۔

4۔ فِعْل مُضَارِع ثَقِیْل

مثلاً لَیَفْعَلَنْ (وہ ضرور کرے گا۔)

یہاں شروع میں لَ مفتُوح ہے اور آخر میں نُون سَاکِنْ نْ کا اضافہ ہے۔ اس سے تاکیدی مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ یہ فِعْلِ مُضَارِع ثَقِیْل کہلاتا ہے۔

5۔ فعلِ مُضارع أَثْقَلُ

مثلاً لَيَفْعَلَنَّ (وہ ضرور بہ ضرور کرے گا۔)

یہاں ابتداء میں لَ مَفْتُوح ہےاور آخر میں نُونِ مُشَدَّد نَّ کا اضافہ ہے۔ جس سے زیادہ تاکیدی مضمون پیدا ہوتا ہے۔ یہ فِعْلِ مُضارِع أَثْقَلُ کہلاتا ہے۔

Chart No. 12

فعل مضارع کی پانچ قسمیں

1	2	3	4	5
معروفُ	خَفیف	اَخَفُّ	ثَقِیل"	أَثْقَلُ
يَنْصُرُ	(مَنْصُوب) لَنْ يَنْصُرَ	(مَجْزُوم) لم يَنْصُرْ	لَيَنْصُرَنْ	لَيَنْصُرَنَّ

سبق نمبر 101

مُضَارِع مَعْرُوف سے پہلے آنے والے حُرُوف

1	2	3	4	5	6	7
لَ	سَ	سَوْفَ	لاَ	قَدْ	لَوْ	کَانَ
حال	حرفِ مستقبل قریب	حرفِ مستقبل بعید	حرفِ نفی	حرفِ تقلیل یا تحقیق	حرفِ تَمَنَّائِیه	ماضی استمراری

سبق نمبر 102

فِعْلِ مُضَارِع مَعْرُوف کی آٹھ صورتیں

1- فعلِ مضارع معروف کی پہلی صورت تو یَفْعَلُ کی ہے۔ بقیہ سات صورتیں سات حروف کے آنے سے پیدا ہوتی ہیں۔

2- (7) سات حُرُوف ، فعل مضارع معروف سے پہلے آتے ہیں۔

لَ ، سَ ، سَوْفَ ، لاَ ، قَدْ ، لَوْ اور کانَ

3- یہ سات حروف فِعْلِ مُضَارع مَعْرُوف میں ، معنوی تبدیلی کا باعث بنتے ہیں

4- یہ سات حروف ، فِعْل مُضَارِع کو مَعْرُوف ہی رکھتے ہیں کوئی ظاہری تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔ مثالیں آگے آرہی ہیں۔

فِعْلِ مُضَارِع مَعْرُوف کی آٹھ صورتیں ہیں ، جو حسبِ ذیل ہیں۔

1- سادہ یَفْعَلُ

یَفْعَلُ وہ کرتا ہے یا وہ کرے گا۔

(یہ حال اور مستقبل ، دونوں معانی دیتا ہے)

یَلْمَعُ البَرْقُ فِیْ السَّمَآءِ۔ آسمان پر بجلی چمکتی ہے یا چمکے گی۔

2۔ حَرْفِ لَام کا اِضافہ

لَیَفْعَلُ وہ کرتا ہے۔

حَرْفِ لَام | لَ | کا اِضافہ ، فِعلِ مُضارِع کو، | حال کے لیے خاص کرتا ہے۔ |

یہاں مُسْتَقبِل کے معنیٰ ، ختم ہوگئے۔

3۔ حَرْفِ سِیْن کا اِضافہ

سَیَفْعَلُ وہ عنقریب کرے گا۔

حَرْفِ سِیْن | سَ | کا اِضافہ ، فِعلِ مُضارِع کو ،

| مستقبل قریب کے لیے خاص کرتا ہے۔ | (سِیْن ، حَرْفِ مُسْتَقبِل ہے۔)

یہاں حال کے معنیٰ ، ختم ہوگئے۔

| سَیَحْزَنُ | الْکَسْلَانُ عنقریب کاہل ، رنجیدہ ہوگا۔

4۔ سَوْفَ کا اضافہ

| سَوْفَ | تَعْلَمُوْنَ کچھ مدت بعد تمہیں معلوم ہوگا۔

سَوْفَ کا اِضافہ، فِعلِ مُضارِع کو، | مستقبل بَعیْد کے لیے خاص کرتا ہے۔ |

(سَوْفَ حَرْفِ مُسْتَقْبِل بعید ہے۔)

5۔ لاَ کا اضافہ

لاَ يَفْعَلُ وہ نہیں کرتا یا وہ نہیں کرے گا۔

لاَ کا اِضافہ، فِعلِ مُضارِع کو، منفی بناتا ہے۔ ('لاَ' حَرْفِ نَفِی ہے۔)

لاَ يَفْتَحُ الْخَادِمُ الْبَابَ.

خادِم دروازہ نہیں کھولتا یا خادِم دروازہ نہیں کھولے گا۔

6۔ قَدْ کا اضافہ

قَدْ کا اِضافہ، عموماً مضارِع میں تقلیل کے معنیٰ دیتا ہے۔

جیسے a. قَدْ يَفْعَلُ وہ کبھی کبھار کرتا ہے / کرے گا۔

b. قَدْ يَصْدُقُ الْكَذُوبُ کبھی جھوٹا آدمی سچ بولتا ہے۔

(یہاں قَدْ حَرْفِ تَقْلِيْل کے طور پر استعمال ہوا ہے۔)

c. ﴿ قَدْ يَعْلَمُ اللهُ الْمُعَوِّقِيْنَ ﴾ (الاحزاب:18)

"یقیناً اللہ رکاوٹ پیدا کرنے والوں سے باخبر ہے۔"

(یہاں قَدْ حَرْفِ تَحْقِيق، کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔)

7 ۔ لَوْ کا اِضافہ

لَوْ يَفْعَلُ — اگر وہ کرے۔

لَوْ کا اِضافہ ، مُضارِع کو تَمَنّائِيَّہ ، عَرْضِيہ اور شَرْطِيَّہ بناتا ہے۔

a. لَوْ يَعْرِفُ الإِنْسَانُ قَدْرَہ‘.

کاش ! انسان اپنی قدر پہچانتا۔ (یہاں ’لَوْ‘ حَرْفِ تَمنّٰی ہے۔)

b. لَوْ يَعُودُ الشَّبَابُ.

کاش جوانی لوٹ آتی۔ (یہاں بھی لَوْ ، حَرْفِ تَمنّٰی ہے۔)

c. لَوْ تَنْزِلُ عِندَنَا (کاش! آپ ہمارے پاس ، مہمان بن کر اُترتے۔)

(یہاں لَوْ ، عَرْض اور درخواست کے لیے ہے۔)

8۔ کَانَ کا اضافہ

كَانَ يَفْعَلُ — وہ کیا کرتا تھا۔

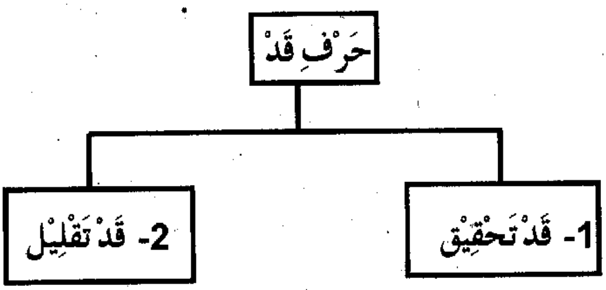
کَانَ کا إِضَافہ، مُضَارِع کو، مَاضِی إِسْتِمْرَارِی (Past Continuous) بنا دیتا ہے۔

مزید مثالیں آگے آرہی ہیں۔

سبق نمبر 103

حَرْفِ قَدْ

1. قَدْ ، حَرْفْ ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔



2. حَرْفِ قَدْ ، فِعلِ مَاضِی سے پہلے استعمال ہوتا ہے اور تَحْقِيْق کا فائدہ دیتا ہے۔ یعنی بات کو یقینی بناتا ہے۔

a. ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ (المؤمنون:1) "یقیناً ، مؤمنین، کامیاب ہوگئے"

b. ﴿قَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ﴾ (المائدۃ:5) "یقیناً اُس کے اعمال ضائع ہوگئے"

c. ﴿وَقَدْ خَلَقْتُكَ﴾ (مریم:9) "اور یقیناً میں نے ، تجھے پیدا کیا"

کبھی مزید تاکید کے لیے ، لَامِ مَفْتُوح (لَ) کا اضافہ بھی کیا جاتا ہے۔
اور وہ قَدْ سے لَقَدْ بن جاتا ہے۔ مثلاً

d. ﴿لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ﴾ (آل عمران:181) "یقیناً ، اللہ نے سن لیا"

e. ﴿ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ ﴾ (آلِ عمران:123)

" اور یقیناً ، اللہ نے آپ لوگوں کی ، بدر کے میدان میں مدد کی۔"

f. ﴿ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الأَرْضُ مِنْهُمْ ﴾ (ق:4)

" زمین جو کچھ اُن کے جسم (یعنی لاش) سے کھاتی ہے۔

وہ سب ہمارے علم میں ہے۔"

3. حَرْفِ قَدْ ، فِعْلِ مُضَارِع سے پہلے استعمال ہوتا ہے اور 'تَقْلِيْل' کا فائدہ دیتا ہے۔ یعنی کسی فِعْل کے کبھی کبھار واقع ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔

a. قَدْ يَصْدُقُ الْكَذُوبُ. کبھی کبھار ، جھوٹا بھی ، سچ بولتا ہے۔

b. ﴿ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذاً ﴾ (النور:63)

"اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو (آڑ لے کر م آنکھ بچا کر کھسک جاتے ہیں۔"

یعنی کبھی کوئی ، کھسکتا ہے تو یقیناً اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے۔

4. لَامِ مَفْتُوح (لَ) کی طرح حَرْفِ قَدْ بھی ، فِعْلِ مُضَارِع سے پہلے لگ کر ، فِعْلِ مُضَارِع کو زمانۂ حال کے لیے خاص کر دیتا ہے، یعنی اس میں مستقبل کے معنی ختم ہو جاتے ہیں۔

5. فِعْلِ مَاضِی سے پہلے ، قَدْ کے آنے سے ، فِعْلِ مَاضِی ، 'مَاضِی قَرِيب' کا مفہوم دیتا ہے۔

جیسے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ. یقیناً نماز کھڑی ہو چکی ہے۔

سبق نمبر 104

فِعْلِ مُضَارِع سے مَاضی اِسْتِمْرَارِی

فِعْلِ مُضَارِع سے پہلے فِعْلِ نَاقِص 'کَانَ' لگانے سے ، زمانۂ مَاضی میں، کام کے لگاتار ہونے، جاری رہنے یعنی مَاضی اِسْتِمْرَارِی (Past Continuous) کے معانی پیدا ہوتے ہیں۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

1۔ کَانَ یَعْمَلُ. وہ کام کیا کرتا تھا۔

2۔ ﴿ وَ كَانُوا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتاً امِنِيْنَ ﴾ (الحجر:82)

"اور (قومِ ثمود کے افراد) پہاڑ تراش تراش کر مکان بناتے تھے، بے خوفی اور اطمینان کے عالم میں۔"

3. ﴿ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴾ (التوبة:70)

"وہ لوگ، آپ ہی اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے۔"

4. ﴿ كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبآئِث ﴾ (الانبیاء:74)

"(اس بستی سے) جو بدکاریاں کیا کرتی تھی۔"

5. ﴿ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴾ "اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔" (البقرة:33)

(كَانَ ، كَانُوا ، كُنْتُمْ وغیرہ کے بارے میں مزید تفصیلات ، أَفْعَالِ نَاقِصَہ ، کے باب میں ملاحظہ فرمایئے۔)

باب نمبر 16

سبق نمبر 105

حُرُوفِ جازِمَہ

1. حُرُوفِ جازِمَہ ، لَمْ ، لَمَّا ، لَامِ أمْر (لِ) ، لاَ اور إنْ کُل پانچ (5) ہیں۔

2. حُرُوفِ جَازِمَہ ، فِعْلِ مُضَارِع کو أخَفُّ (مَجْزُوم) کرتے ہیں۔
یعنی فعل مضارع کو جَزْم دیتے ہیں۔

اس کی مثالیں حسب ذیل ہیں۔

یَلِدُ (وہ جنتا ہے یا وہ جنے گا)

a. لَمْ یَلِدْ (اُس نے نہیں جنا)۔

یہاں لَمْ کی وجہ سے دال (د) کا پیش اُڑ گیا۔ آخری حرف مجزوم ہو گیا

b. لَمْ أَلِدْ (میں نے نہیں جنا)۔

c. لَمْ نَلِدْ (ہم نے نہیں جنا۔)

d. لَمْ تَلِدْ (تم نے نہیں جنا / اس مؤنث نے نہیں جنا۔)

3 . حُرُوفِ جَازِمَه ، نُونِ إعْرابی کو گرا دیتے ہیں۔ ان کی پانچ صورتیں ہیں۔

لَمْ يَفْعَلاَ (یہ يَفْعَلاَنِ تھا۔) اُن دونوں نے نہیں کیا۔

لَمْ تَفْعَلاَ (یہ تَفْعَلاَنِ تھا۔) تم دونوں نے نہیں کیا۔

لَمْ يَفْعَلُوا (یہ يَفْعَلُونَ تھا۔) اُن لوگوں نے نہیں کیا۔

لَمْ تَفْعَلُوا (یہ تَفْعَلُونَ تھا۔) تم لوگوں نے نہیں کیا۔

لَمْ تَفْعَلِي (یہ تَفْعَلِيْنَ تھا۔) تو (عورت) نے نہیں کیا۔

ان پانچ صورتوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیجیے جن میں نونِ اِعرابی گر جاتا ہے۔

4. حُرُوفِ جَازِمَه ، نُونِ نِسْوَة کو بر قرار رکھتے ہیں۔ کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔

لَمْ يَفْعَلْنَ. اُن عورتوں نے نہیں کیا۔

لَمْ تَفْعَلْنَ تم عورتوں نے نہیں کیا۔

5. حُرُوفِ جَازِمه – فِعْلِ نَاقِصْ کے یاء اور واؤ کو حذف کر دیتے ہیں۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

a- يَرَى (وہ دیکھتا ہے۔)

لَمْ لگنے سے يَرَى ، یاء (ی) کھو بیٹھے گا۔

لَمْ تَرَ (تَرَى) تو نے نہیں دیکھا

لَمْ نَرَ (نَرَى) ہم نے نہیں دیکھا

لَمْ اَرَ (اَرَیٰ) میں نے نہیں دیکھا

لَمْ یَرَ (یَرَیٰ) اس نے نہیں دیکھا

b- یَاتی بھی لَمْ لگنے سے ، یا (ی) کھو بیٹھے گا۔

لَمْ یَأتِ (یَاْتِی) وہ نہیں آیا

لَمْ آتِ (اٰتِی) میں نہیں آیا

لَمْ نَأتِ (نَاْتِی) ہم نہیں آئے

لَمْ تَأتِ (تَاْتِی) تو نہیں آیا

c- یَدْعُوا (وہ پکارتا ہے۔ یا وہ بلاتا ہے)

﴿ واللّٰهُ یَدْعُوا اِلَی الجَنَّةِ ﴾ (البقرة : 221)

" اور اللہ تمہیں جنت کی طرف بلاتا ہے۔"

لیکن یہی یَدْعُوا حروفِ جازمہ کے آنے سے (واو) 'و' کھو بیٹھے گا۔

لم یَدْعُ اس نے نہیں بلایا

لمَّا یَدْعُ اس نے ابھی تک نہیں بلایا

اِنْ یَدْعُ اگر وہ بلاتا

لِیَدْعُ اُسے بلانا چاہیے

لاَ یَدْعُ وہ مت پکارے

نوٹ: اوپر لَمْ ، لَمَّا ، اِنْ ، لِ اور لاَ پانچ حروفِ جازمہ کو استعمال کیا گیا ہے۔ جن کی وجہ سے واوٴ حذف ہو گیا۔

سبق نمبر 106

فعلِ مضارع کی دوسری قسم

فِعْلِ مُضَارِعِ أَخَفُّ (مَجْزُوم)

فِعْلِ مُضَارِع کی پانچ قسموں کے بارے میں پہلے بتایا جا چکا ہے۔

پہلی قسم مُضَارِع مَعْرُوف اور اس کی آٹھ صورتوں کے بارے میں ہم پڑھ چکے ہیں۔
اب ہم اس کی دوسری قسم کے بارے میں جاننے کی کوشش کریں گے،
جو فِعْلِ مُضَارِع أَخَفُّ (مَجْزُوم) ہے۔

فِعْلِ مُضَارِع أَخَفّ (مَجْزُوم) وہ فعل ہے
جو حُرُوفِ جازِمَہ کے آنے سے مَجْزُوم ہو جاتا ہے

حُرُوفِ جازِمَہ پانچ ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں۔

لَمْ ، لَمَّا ، لَامِ أَمْر (لِ) ، لَا ئے نہی اور إِنْ شرطیہ

مَجْزُوم افْعَالِ مُضَارِع کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

إِنْ حرفِ شرط ہے ، جو دو (2) افعال مضارع کو مجزوم کرتا ہے۔
کچھ اور اسماء بھی ، شرط کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں اور وہ بھی دو (2)
افعالِ مضارع کو مجزوم کرتے ہیں۔

لَمْ کی مثالیں

لَمْ ، حَرْفِ نَفی ہے ، اور مُضارِع کے مفہوم کو ماضی میں تبدیل کرتا ہے۔

a. ﴿ لَمْ يَلِدْ ﴾ (الإخلاص: 3) " اُس نے نہیں جنا۔"

(لَمْ کی وجہ سے فِعلِ مُضارِع يَلِدُ سے يَلِدْ ہو گیا۔)

b. لَمْ يَحْفَظْ عَلِيٌّ دَرْسَهُ. "علی نے، اپنا سبق، یاد نہیں کیا۔"

c. ﴿ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا ﴾ (البقرة: 24)

" اور اگر تم نے ایسا نہ کیا اور کر بھی نہیں سکتے۔"

(لَمْ کی وجہ سے فِعلِ مُضارِع تَفْعَلُونَ ، مَجْزُوم تَفْعَلُوا ہو گیا۔)

d. ﴿ أَ لَمْ تَرَ ﴾ (الفيل: 1) " کیا تم نے نہیں دیکھا ؟"

(لَمْ کی وجہ سے تَرَی سے مَجْزُوم ہو کر تَرَ ہو گیا۔ یعنی ی حذف ہو گئی۔)

e. ﴿ أَ لَمْ نَجْعَلْ لَّهُ عَيْنَيْنِ ﴾ (البلد: 8) "کیا ہم نے اُسے دو آنکھیں نہیں دیں ؟"

f. ﴿ لَمْ يَحْمِلُوهَا ﴾ (الجمعة: 5) " اُن لوگوں نے اُسے نہیں اُٹھایا۔"

(یہاں يَحْمِلُونَ ، مجزوم ہو کر يَحْمِلُوا ہو گیا۔)

g. ﴿ أَ لَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴾ (الم نَشْرَح: 1)

" کیا ہم نے تمہارا سینہ تمہارے لیے کھول نہیں دیا ؟"

(یہاں نَشْرَحْ کی ح، ساکِنْ ہو گئی ہے۔)

لَمَّا کی مثالیں

لَمَّا ، فِعْل نَفی ہے ، فِعْلِ مُضَارِع کو مَاضی میں تبدیل کرتا ہے اور ابھی تک نہیں (Not so far) کا مفہوم دیتا ہے۔

a. لَمَّا یَحْضُرْ عَمِیْدُ الْکُلِّیَۃِ. "کالج کے پرنسپل، ابھی تک نہیں آئے۔"

b. ﴿ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ﴾ (الجمعة:3)

"جو ابھی اُن سے نہیں ملے ہیں۔"

(دراصل یہ یَلْحَقُوْنَ تھا ، لَمَّا کی وجہ سے یَلْحَقُوْا یعنی مَجْزُوم ہو گیا)۔

c. ﴿ لَمَّا یَدْخُلِ الْإِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ ﴾ (الحجرات:14)

"تمہارے دلوں میں ، ابھی ایمان داخل نہیں ہوا ہے۔"

دراصل یہ یَدْخُلُ تھا۔ لَمَّا کی وجہ سے یَدْخُلْ (یعنی مَجْزُوم) ہو گیا۔

اور پھر یَدْخُلْ ، الْإِیْمَان سے ملنے کے لیے مَکْسُور ہو گیا۔

d. ﴿ وَ لَمَّا یَأْتِهِمْ تَأْوِیْلُهٗ ﴾ (یونس:39)

"جس کی تاویل مآل ابھی تک اُن کے سامنے ظاہر نہیں ہوئی"

(یَأْتِی ، فِعْل نَاقِص ہے۔ یَأْتِی کی ی حَذْف کی گئی ہے۔)

e. ﴿ بَلْ لَمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ﴾ (ص:8)

"بلکہ اُنہوں نے ، میرے عذاب کا ، ابھی تک ، مزا نہیں چکھا۔"

(لَمَّا کی وجہ سے نُون حذف ہو گیا جو أَفْعالِ خَمْسَه میں سے ہے۔

پہلے یَذُوْقُوْنَ تھا۔)

لَامِ أَمْر (لِ) کی مثالیں

لَامِ أَمْر (لِ) مَکْسُور ہوتا ہے اور کرنا چاہیے (Must do) کا مفہوم دیتا ہے۔

a. لِيَنْصُرْ قَوِيُّكُمْ ضَعِيْفَكُمْ.

(تمہارے طاقتور کو ، تمہارے ضعیف کی ، مدد کرنی چاہیے۔)

b. ﴿لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ﴾ (الطَّلاق:7)

"خوشحال کو ، اپنی خوشحالی کے مطابق (بیوی کا نفقہ) دینا چاہیے۔"

(لَامِ أَمْر کی وجہ سے یُنْفِقُ ، مجزوم ہو کر یُنْفِقْ ہو گیا۔)

c. ﴿فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ﴾ (القریش:3)

" چنانچہ اُن لوگوں کو ، اس گھر کے رب کی ، بندگی کرنی چاہیے۔"

(فَ کے بعد لَامِ أَمْر (لِ) ہے ،

جس کی وجہ سے یَعْبُدُوْنَ مَجْزُوم ہو کر یَعْبُدُوا ہو گیا ہے۔

اور فَ کی وجہ سے ، لَامِ أَمْر ، سَاکِنْ ہو گیا ہے۔

d. ﴿وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾ (الحشر:18)

"ہر نفس کو دیکھنا چاہیے کہ اُس نے کل کے لیے کیا بھیجا ہے۔"

یہاں وَ نے خود لَامِ أَمْر لِ کو ساکن کر دیا ہے ،

اور (لِ) لَامِ أَمْر نے ، فِعْل مُضَارِع تَنْظُرُ کو مَجْزُوم کر دیا۔)

e. ﴿ فَلْيَسْتَجِيْبُوا لِي وَ لْيُؤْمِنُوا بِي ﴾ (البقرة:186)

”انہیں چاہیے کہ میری دعوت قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں۔“

f. ﴿ وَ لْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ﴾ (البقرة:282)

”جو لکھ سکتا ہو، وہ ٹھیک ٹھیک (قرض کی دستاویز) لکھے۔“ یہاں دراصل لِيَكْتُبْ ہے۔ وَ کی وجہ سے لَامِ أَمْر ، سَاكِنْ ہو گیا۔ اور لَامِ أَمْر کی وجہ سے فِعْلِ مُضَارِع کا آخری حَرْف بَاء سَاكِنْ ہو گیا ہے۔

g. ﴿ فَلْيَنْظُرِ الإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴾ (الطارق:5)

”انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔“

(یہ دراصل لِيَنْظُرْ ہے، فَ کی وجہ سے لَامِ أَمْر سَاكِنْ ہو گیا ہے۔ اور لَامِ أَمْر کی وجہ سے فِعْلِ مُضَارِع يَنْظُرْ سَاكِن ہے، الإِنْسَان سے ملانے کے لیے اسے مُتَحَرِّك مَكْسُور کیا گیا ہے۔)

خلاصہ لَامِ أَمْر کے اُصول و قواعد

1. لَامِ أَمْر (لِ) ، حُرُوفِ جَازِمَه میں سے ہے ، جو فِعْلِ مُضَارِع کو مَجْزُوم کر دیتا ہے۔
2. لَامِ أَمْر (لِ) ، عموماً مَكْسُور ہوتا ہے۔ لیکن کبھی کبھار
3. لَامِ أَمْر (لِ) سے پہلے وَ یا فَ آ جائے تو لَامِ أَمْر سَاكِن ہو جاتا ہے۔

لائے نَہی کی مثالیں

لائے نَہی (لا) فِعْل مُضَارِع کو ، مَجْزُوم کر دیتا ہے۔
منفی حکم پر مشتمل ہو تا ہے ، یعنی کسی چیز سے روکتا ہے۔

a۔ ﴿ فلاَ تکفُرْ ﴾ (البقرۃ:102)

(تو کفر میں مبتلا نہ ہونا)۔ راء کی مَجْزُوم حالت پر غور کیجئے۔

b۔ ﴿ لاَ یَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ ﴾ (الحجرات: 11)

" کوئی قوم ، کسی قوم کا مذاق نہ اُڑائے۔

c۔ ﴿ لاَ تَقرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ ﴾ (البقرۃ:35)

(تم دونوں اس درخت کے قریب "نہ" جانا۔)

(فِعْلِ مُضَارِع ، لَائے نَہی کی وجہ سے، نونِ اِعرابی گر گیا ہے۔
اور تَقْرَبَانِ سے تَقْرَبَا ہو گیا ہے۔)

d۔ ﴿ وَلاَ تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ ﴾ (بنی اسرائیل: 31)

"اور اپنی اولاد کو قتل مت کرو"

(لائے نَہی کی وجہ سے ، فِعْل مُضَارِع تَقْتُلُونَ ، تَقْتُلُوا ہو گیا۔)

e۔ ﴿ لاَ تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ ﴾ (الاحزاب:32)

" اے عورتو ! دبی آواز سے بات نہ کیا کرو۔"

(لائے نَہی یا دیگر حُرُوفِ جَازِمہ سے نُونِ اِعْرَابی تو گرتا ہے

لیکن نُونِ نِسْوَة نہیں گرتا۔

چنانچہ اوپر کی مثال میں ، تَخْضَعْنَ پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

f۔ ﴿ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ ﴾ (لقمان:18)

"لوگوں سے منہ پھیر کر بات نہ کر"

(لَا کی وجہ سے ، فعل مضارع مجزوم ہو گیا ہے۔)

g۔ ﴿ وَلَا تَمْشِ فِی الْأَرْضِ مَرَحاً ﴾ (لقمان:18)

"اور زمین میں اکڑ کر نہ چل۔"

(لَا کی وجہ سے تَمْشِي سے 'ی' حذف ہو گئی ہے۔

تَمْشِي سے تَمْشِ ہو گیا، جو مجزوم کی مثال ہے۔)

h۔ ﴿ وَ لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوْا ﴾ (آلِ عمران:139)

"دل شکستہ نہ ہو اور غم نہ کرو۔"

(یہاں تَهِنُونَ اور تَحْزَنُونَ سے نون حذف کیا گیا ہے۔

یہ بھی حذفِ نون کی مثال ہے۔ اور اُن أفعال خَمْسَه میں سے ہے۔

ان میں سے دو (2)، فِعْلِ مُضَارِع مُثنّٰی کے ہیں . (يَفْعَلَانِ اور تَفْعَلَانِ)

دو (2) فِعْلِ مُضارِع جمع مذکر کے ہیں۔(يَفْعَلُونَ اور تَفْعَلُونَ)

اور ایک (1) فِعْلِ مُضَارِع مؤنث واحد حاضر کا ہے۔ (تَفْعَلِيْنَ)

جن کا نُونِ اِعْرَابی ساقط ہو جاتا ہے۔

إنْ کی مثالیں

إنْ بھی حُرُوفِ جازِمه میں سے ہے ، جو فِعْلِ مُضارِع کو مَجْزُوم کرتا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ إِنْ حَرْفِ شرط بھی ہے، جو دو (2) أَفْعالِ مُضارِع کو مَجْزُوم کرتا ہے۔

a۔ ﴿ إِنْ تَنْصُرُوا اللهَ يَنْصُرْكُمْ ﴾ (محمد:7)

" اگر تم اللہ کی مدد کرو گے ، تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔"

(حَرْفِ جازِمْ 'إِنْ' نے پہلے فِعْلِ مُضارِع تَنْصُرُونَ کو مَجْزُوم کر کے تَنْصُرُوا کر دیا۔ نُونِ إِعْرَابِی گر گیا۔ پھر يَنْصُرُ کو مَجْزُوم کر دیا۔)

b۔ ﴿ إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ ﴾ (الانفال:38)

" اگر اب بھی یہ (کافر) باز آجائیں ، تو جو کچھ پہلے ہو چکا ہے ، اُس سے درگزر کر لیا جائے گا۔"

(يَنْتَهُوا اور يُغْفَرُ دونوں مَجْزُوم ہو گئے۔)

c۔ ﴿ وَ إِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا ﴾ (الانفال:61)

"اور اگر دشمن ، صلح کی طرف مائل ہو تو تم بھی اس کے لیے آمادہ ہو جاؤ۔"

d۔ ﴿ وَ إِنْ يُرِيْدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللهُ ﴾ (الانفال:62)

"اور اگر وہ دھوکے کی نیّت رکھتے ہوں تو ، یقیناً اللہ تمہارے لیے کافی ہے۔"

يُرِيْدُونَ مَجْزُوم ہو کر يُرِيْدُوا ہو گیا۔ دوسرے جملے میں مضارع نہیں ہے۔

خلاصه فِعْلِ مُضَارِع أَخَفّ (مَجْزُوم)

1۔ حُرُوفِ جازِمَه ، فِعْلِ مُضَارِع کو، أَخَفّ یعنی مَجْزُوم کر دیتے ہیں۔

2۔ حُرُوفِ جازِمَه پانچ ہیں ،

لائے نہی ، لَامِ أَمْر (لِ) ، لَمَّا ، لَمْ اور إِنْ شرطیه

3۔ حُروفِ جَازِمَه ، نُون إعْرَابِی گرا دیتے ہیں۔

4۔ حُرُوفِ جَازِمَه ، نُون نِسْوَة یا نُونِ ضَمِیر کو بر قرار رکھتے ہیں۔

5۔ حُرُوفِ جَازِمَه ، أَفْعَال نَاقِصَه کی یَاء (ی) کو ، حَذف کر دیتے ہیں۔

6۔ حروفِ جازمہ ،افعال ناقصہ کی واوٗ (و) کو بھی حذف کر دیتے ہیں۔

7۔ لَمْ ، حَرْفِ نَفِی بھی ہے اور حَرْفِ جَازِمْ بھی جو فِعْلِ مُضَارِع کو ، مَاضِی میں تبدیل کر دیتا ہے۔

8۔ لاَ حَرْفِ نَهِی ہے۔ منفی حکم پر مشتمل ہوتا ہے۔ یعنی کسی چیز سے روکتا ہے۔

9۔ لَمَّا بھی ، فِعْلِ نَفِی ہے۔ 'ابھی تک نہیں' کا مفہوم دیتا ہے اور فِعْلِ مُضَارِع کو ، مَاضِی میں تبدیل کر دیتا ہے۔

10۔ لَامِ أَمْر ، مَکْسُور ہوتا ہے۔ اور 'کرنا چاہیے' کا مفہوم دیتا ہے۔ اگر لَامِ أَمْر سے پہلے واؤ یا فاء آجائے تو سَاکِنْ ہو جاتا ہے۔

11۔ إِنْ ، حَرْفِ جَازِمْ بھی ہے اور حَرْفِ شَرط بھی۔ شرطیہ جملوں میں ، یہ دو (2) أَفْعَال مُضَارِع کو مَجْزُوم کرتا ہے۔

سبق نمبر 107

شَرْطِیَہ اَلفاظ

سبق نمبر 30 میں، آپ اسماء الاستفھام کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔
ان میں سے بعض اسماء ، بطورِ شرط بھی استعمال ہوتے ہیں۔
یادرکھیے کہ شرطیہ الفاظ ، حرف بھی ہوتے ہیں اور اسم بھی۔
مثلاً اِنْ حرف ہے اور أَيْنَ اسم ہے۔

1۔ شرطیہ الفاظ مندرجہ ذیل ہیں

a- إِنْ (اگر) حرفِ شرط ہے۔
b- حَيْثُ (جس جگہ) اور إِذْ (اگر) دونوں اسمِ ظرف ہیں۔
c- مندرجہ ذیل تمام الفاظ ، اَسماء ہیں۔
استفہام اور شرط ، دونوں کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

مَنْ (جو شخص)	أَنّٰى (جہاں کہیں)	كَيْفَ (جس طرح)
مَا (جو کچھ)	مَا (اگر)	مَتٰى (جب)
أَيْنَ (جہاں)	أَيَّانَ (جب)	أَيٌّ (جو، جن)

2۔ شرطیہ الفاظ پر کبھی (مَا) مائے تاکید لگا لیتے ہیں

جن کی مختلف صورتیں کچھ اس طرح بنتی ہیں۔
a۔ مَا + مَا = مَهْمَا = کوئی بھی

b. أَيْنَ + مَا = أَيْنَمَا = جہاں بھی، جدھر بھی
c. أَیٌّ + مَا = أَيُّمَا = جس سے بھی
d. حَيْثُ + مَا = حَيْثُمَا = جب کہ
e. كَيْفَ + مَا = كَيْفَمَا = جس طرح بھی
f. إِذْ + مَا = إِذْمَا = جب کہ

3- شرطیہ الفاظ پر کبھی لامِ تاکید (لَ) لگا لیتے ہیں

جیسے لَ + إِنْ = لَئِنْ

4- 'فعلِ مُضارِع سے پہلے، اگر کوئی 'لفظِ شرط' آجائے تو، فِعْل مُضَارِع، أخفّ یعنی مَجْزُوم ہو جاتا ہے۔

مثلاً إِنْ تَغْفِرْ (اگر تم معاف کر دو۔)

5- الفاظِ شرط، دو مُضَارِعی فِعْلوں کو، أخَف یعنی مَجْزُوم کرتے ہیں'

اگر دو جملے ہوں، اور دونوں فعل مضارع پر مبنی ہوں، اور لفظِ شرط سے شروع ہوتے ہوں تو، لفظِ شرط دونوں مضارعی فعلوں کو مجزوم کر دے گا۔ ایسی صورت میں،

a- پہلا جملہ، **شرطیہ** ہوتا ہے اور دوسرا جملہ، **جزائیہ** ہوتا ہے۔
b- پہلا فعل **سبب و شرط** ہوتا ہے اور 'دوسرا فعل' اُس کی **جزاء**۔
c- دونوں جملوں کے اَفْعَال مُضَارِع، أَخَفٌّ ہوتے ہیں۔

مثلاً إِنْ **تَغْفِرْ**، **يَغْفِرْ** لَكَ اللهُ.

"اگر تم معاف کرو گے، (تو) اللہ تمہیں بخش دے گا۔"

سبق نمبر 108

شرطیہ جملے کی ترکیب

I۔ شرطیہ جملے عموماً ، دو جملوں اور دو حُرُوف پر مشتمل ہوتے ہیں۔

a۔ پہلے حَرْفِ شَرط ہوتا ہے۔ جیسے إِنْ

b۔ حَرْفِ شَرط کے بعد شرطیہ جملہ ہوتا ہے۔ جیسے تَغْفِرْ

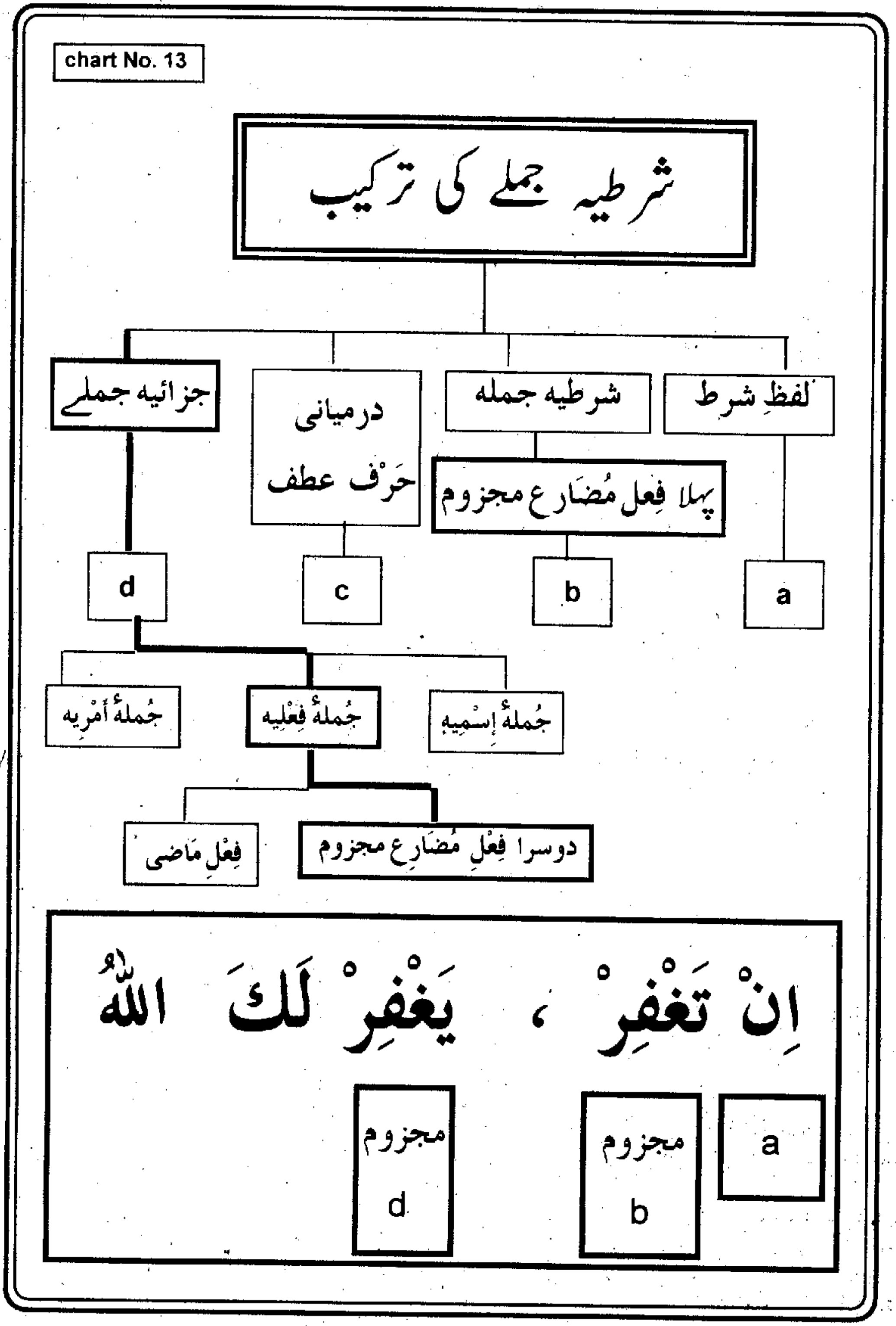
c۔ جزائیہ جملہ ، إِسْمیہ بھی ہو سکتا ہے ، أَمْرِیہ بھی ہو سکتا ہے اور جملۂ فِعْلیہ بھی۔ اگر فعلیہ ہو تو فعلِ ماضی پر مشتمل ہوگا یا فعل مضارع • پر۔

d۔ اگر جزائیہ جملۂ فِعْلیہ ، فِعْلِ مُضَارِع پر مشتمل ہو تو فِعْل مُضَارِع ، مَجْزُوم ہوتا ہے۔ درمیان میں فَ استعمال نہیں ہوگا۔ اس طرح ایک بڑے جملے میں ، دو (2) اَفْعَالِ مضارع اَخَفّ (مجزوم) ہوں گے۔

جیسے إِنْ **تَغْفِرْ** ، **يَغْفِرْ** لَكَ اللّٰهُ

f۔ 'شرطیہ جملے' کے بعد ، جزائیہ جملہ اگر جملہ اسمیہ یا جملہ امریہ ہو ، تو درمیان میں **حَرْفِ فَاء (فَ) کا استعمال ہوتا ہے۔**

جیسے ﴿فَإِنِ انْتَهَوْا ، فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ (البقرة : 192)


chart No. 13
شرطیہ جملے کی ترکیب
لفظِ شرط
شرطیہ جملہ
درمیانی حَرْف عطف
جزائیہ جملے
پہلا فِعل مُضَارع مجزوم
a
b
c
d
جُملۂ إسْمیہ
جُملۂ فِعْلیہ
جُملۂ أمْریہ
دوسرا فِعْلِ مُضَارِع مجزوم
فِعْلِ مَاضی
اِنْ تَغْفِرْ ، یَغْفِرْ لَكَ اللّٰهُ
a
مجزوم
b
مجزوم
d

دو مجزوم افعال پر مشتمل جملوں کی مثالیں

مندرجہ ذیل تیرہ (13) مثالوں پر غور کیجئے۔

a- پہلا جملہ ، اوردوسرا جملہ ، دونوں اَخفّ ہیں۔
یعنی مجزوم افعال مضارع پر مشتمل ہیں۔

b- درمیان میں ، حرف (فاء) استعمال" نہیں " کیا گیا۔

1- ما تعملْ ، مِنْ خيرٍ أوْ شرٍّ ، يَعْلَمْهُ الله

" تم جو کچھ بھلائی یا بُرائی کَرو گے ، اللہ اس کو جان لے گا۔" اس مثال میں

a- مَا ، حَرْفِ شرط ہے۔

b- تَعْمَلْ، پہلا مَجْزُوم ، فِعْلِ مُضارِع ہے اور شرطیہ جملہ ہے۔

c- يَعْلَمْ، دوسرا مَجْزُوم فِعْلِ مُضارِع ہے اور جزائیہ جملہ ہے۔

2- أيْنَ تَذهَبْ ، أصْحَبْكَ

" تم جہاں جاؤ گے ، میں تمہارے ساتھ ہوں گا۔" اس مثال میں

a- أيْنَ ، حَرْفِ شرط ہے۔

b- تَذهَبْ، پہلا مَجْزُوم فِعْلِ مُضارِع ہے اور شرطیہ جملہ ہے۔

c- أصْحَبْكَ ، دوسرا مَجْزُوم فِعْلِ مُضارِع اور جزائیہ جملہ ہے۔

3- أيُّ بُسْتانٍ تَدخلْ ، تفْرَحْ

" جس باغ میں بھی تم داخل ہو گے، خوش ہو گے" (فرحت محسوس کرو گے)۔

اس مثال میں، أيٌّ ، حَرْفِ شرط ہے۔

تَدْخُلْ اور تَفْرَحْ ، دونوں مَجْزُوم افعالِ مُضارِع ہیں۔

4۔ حَيْثُمَا يَنزِل الْمَطَرُ ، يَكْثُرِ الزَّرْعُ

جس جگہ بھی بارش ہوتی ہے وہاں پیداوار زیادہ ہوتی ہے۔

اس مثال میں حَيْثُمَا حرْفِ شرط ہے۔ یہاں، يَكْثُرِ اصل میں يَكْثُرْ (اَخفّ) ہے۔ اَلزَّرْعُ سے ملانے کے لیے، زیر کے ذریعے، مُتحرّک کیا گیا ہے۔

فِعْلِ أخف (مَجْزُوم) کی قرآنی مثالیں

5۔ ﴿ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا ، نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا ﴾ (البقرة:106)

" ہم اپنی جس آیت کو منسوخ کرتے ہیں یا بُھلا دیتے ہیں، اُس کی جگہ اُس سے بہتر لاتے ہیں۔"

اس مثال میں مَا ، حرْفِ شرط ہے ، نَنْسَخْ ، مَجْزُوم فعل مضارع ہے۔ نُنْسِي مَجْزُوم ہو کر نُنْسِ رہ گیا اور نَأْتِي سے ی ، حذف ہو کر نَأْتِ رہ گیا۔

6۔ ﴿ وَ مَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ ، يَلْقَ أَثَاماً ﴾ (الفرقان:68)

" اور جو کوئی یہ کام کرے گا ، وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا۔"

(اس مثال میں ، مَنْ حرْفِ شرط ہے ، يَفْعَلْ پہلا مَجْزُوم ہے، يَلْقَى مَجْزُوم ہو کر، 'ی' کھو بیٹھا۔ یہ دوسرا مَجْزُوم یعنی خفِيف ہے۔)

7۔ ﴿ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللهُ جَمِيعاً ﴾ (البقرة:148)

"جہاں بھی تم ہو گے، اللہ تم سب کو لے آئے گا۔" (تَكُونُونَ مَجْزُوم یعنی خفِيف ہو کر تَكُونُوا ہو گیا اور يَأْتِي مَجْزُوم ہو کر ، یاء (ی) کھو بیٹھا۔)

8۔ ﴿ مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ﴾ (النساء: 85)

"جو بھلائی کی سفارش کرے گا ، وہ اُس میں سے حصہ پائے گا۔"

(یہاں یَکُوْنُ ، مَجْزُوم ہو کر یَکُنْ ہو گیا۔ اور یَشْفَعْ بھی مَجْزُوم ہے۔)

9۔ ﴿ أَيْنَمَا يُوَجِّهْهُ، لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ ﴾ (النحل: 76)

"جدھر بھی اُسے بھیجے یا جس کام کے لیے بھی اُسے کہے، وہ بھلا کام نہ کرپائے گا"

(یہاں حَرْفِ شرط ، أَيْنَمَا ہے ، یُوَجِّهْ مَجْزُوم ہے اور یَأْتِي سے 'ی' حَذْف ہو کر، یَأْتِ رہ گیا۔ یہ بھی مجزوم ہے)

10۔ ﴿ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ ﴾ (البقرة: 272)

"جو مال بھی تم راہ خیر میں خرچ کرو گے، اُس کا پورا پورا اجر تمہیں دیا جائے گا۔"

یُوَفّٰی سے بھی یاء (ی) مَحْذُوف ہے۔اور تُنْفِقُوْنَ بھی مَجْزُوم ہے۔

مَا حَرْفِ شَرْط ہے)

11۔ ﴿ إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ ﴾ (التوبة: 39)

" اگر تم نہ نکلو گے تو وہ تمہیں عذاب دے گا۔"

(یہاں إِنْ + لَا = إِلَّا بن گیا ہے اور یہ إِنْ حَرْفِ شرط ہے۔

تَنْفِرُوْنَ ، تَنْفِرُوا ہو گیا ہے۔ یُعَذِّبْ بھی مَجْزُوم ہے۔)

12۔ ﴿ إِنْ يَّنْتَهُوا، يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ ﴾ (الانفال: 38)

" اگر اب بھی باز آجائیں تو جو کچھ پہلے ہو چکا اُس سے درگزر کرلیا جائیگا۔"

(یہاں حَرْفِ شَرْط إِنْ ہے۔)

13- ﴿أَيْنَمَا تَكُونُوا، يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ﴾ (النساء:78)

"جہاں بھی تم رہو، موت تمہیں آکر رہے گی۔"

(اس مثال میں أَيْنَمَا حرفِ شرط ہے۔جو أَيْنَ + مَا سے مُرکّب ہے۔)

شرطیہ جملے اور جزائیہ جملے کے درمیان 'فَ' کا استعمال

مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجئے۔

جزائیہ جملے، افعالِ مُضارع پر مشتمل نہیں ہیں۔ یا فعلِ مضارع، قاعدے کے مطابق، أخَفّ (مجزوم) نہیں ہوا ہے۔ اور دو جملوں کے درمیان فَ استعمال کیا گیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ ایسا کیوں ہوا ہے؟ اور جزائیہ جملے میں فَ کا استعمال کب ہوتا ہے؟

1- شرطیہ جملے اور جزائیہ جملے کے درمیان، اگر فَ استعمال نہ ہو، تو دونوں جملوں کے دونوں اَفْعَالِ مضارع، أخَفْ (مجزوم) ہوں گے۔

جیسے إِنْ يفْعَلْ ، أَفْعَلْ "اگر وہ کرے گا، تو میں بھی کروں گا۔"

2- شرطیہ جملے اور جزائیہ جملے کے درمیان، اگر فَ آجائے، تو پھر جزائیہ جملہ، مضارع اَخفّ (مجزوم) پر مشتمل نہیں ہوگا بلکہ مُضارع معروف استعمال ہوگا۔

جیسے اِنْ يَفْعَلْ ، فَاَ فْعَلُ "اگر وہ کرے گا، تو میں بھی کروں گا۔"

3- اگر پہلے جملے میں، اَمر، نہی، استفہام، تمنا، عرض ہو، تو دوسرے جملے سے پہلے فَ کا استعمال کیا جائے گا۔ اور فَ کے بعد أَنْ محذوف تسلیم کیا جائے گا۔ اور اس کے بعد آنے والا فِعلِ مضارع، خفیف (منصوب) ہوگا۔

جیسے اِذْهَبْ مَعَنَا ، فَنَلْعَبَ

" ہمارے ساتھ چلو ، کہ کھیلیں۔"

یہاں دوسرا جملہ ، فعل امر کے بعد آیا ہے۔

ف کے بعد آنے والے دوسرے جملے کا فعل مضارع نلعب منصوب ہے۔

فَائے سَبَبِیَّہ : یہ ف ، " فائے سببیہ" کہلاتی ہے۔

' فَ ' اور فعلِ مضارع کے درمیان ، " أَنْ مُضْمَرَہ " ہوتا ہے۔

تفصیلات آگے سبق نمبر 111 میں آرہی ہیں۔

فاء کے استعمال کے مواقع

جزائیہ اور شرطیہ جملوں کے درمیان ' فَ ' کے استعمال کے ، آٹھ (8) مختلف مواقع یہ ہیں۔

1- جب جزائیہ جملہ ، جملہ اسمیہ پر مشتمل ہو۔

2- جب جزائیہ جملہ ، جملہ امریہ پر مشتمل ہو۔

3- جب جزائیہ جملہ ، جملہ فعلیہ ہو، لیکن فعل ماضی پر مشتمل ہو۔

4- جب جزائیہ جملہ ، شبہِ جملہ پر مشتمل ہو۔

5- جب جزائیہ جملۂ فعلیہ ، فعل مضارع پر مشتمل ہو، لیکن اس سے پہلے "سَ" استعمال کیا گیا ہو۔

6- جب جزائیہ جملۂ فعلیہ ، فعل مضارع پر مشتمل ہو ، لیکن اس سے پہلے

" سَوفَ " استعمال کیا گیا ہو۔

-7 . جب جزائیہ جملے میں ، لائے نفی جنس کے بعد، اسمِ نکرہ استعمال کیا گیا ہو۔

-8 جب جزائیہ جملے میں ، لَنْ کے بعد منصوب فعل مضارع استعمال کیا گیا ہو۔

فَ کے بعد ، جملہء اسمیہ کا استعمال

اگر شرطیہ جملے کے بعد ، جزائیہ جملہ (فعلیہ نہ ہو) بلکہ اِسمیہ یا اَمْرِیہ ہو تو فَ کا استعمال کیا جاتا ہے اور جزائیہ جملے کا اعراب حسبِ موقع ہوتا ہے۔

-1 ﴿ فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (البقرة: 192)

پھر اگر یہ باز آجائیں تو (جان لوکہ) اللہ معاف کرنے اور رحم فرمانے والا ہے۔

یہاں دوسرا جملہ ، جملہ اسمیہ ہے

فَ کے بعد ، فِعْلِ مَاضِی کے استعمال کی مثالیں

-2 ﴿ وَإِنْ يَعُوْدُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّةُ الأَوَّلِيْنَ ﴾ (الانفال:38)

" لیکن اگر یہ (پچھلی رَوِش کا) اِعادہ کریں گے ، تو پہلی قوموں کے ساتھ جو ہو چکا ہے" (وہ سب کو معلوم ہے) یہاں فاء کے بعد جوابِ شرط ، مَضَتْ فِعْلِ مَاضِی ہے۔

-3 ﴿ إِنْ يَّسْرِقْ ، فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَّه مِنْ قَبْلُ ﴾ (یوسف:77)

" یہ اگر چوری کرے (تو کیا تعجب) اس سے پہلے، اس کا بھائی بھی، چوری کر چکا ہے۔"

(یہاں فَ کے بعد ، قَدْ اور فِعْلِ مَاضِی " سَرَقَ " استعمال ہوا ہے۔)

4- ﴿ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ ﴾ (یونس:72)
"اگر تم نے (میری نعمت سے) منہ موڑا ، تو (میرا کیا نقصان) میں تم سے کسی اجر کا طلب گار نہ تھا۔" یہاں فَ کے بعد مائے نافیہ ہے۔
علاوہ ازیں سَأَلْتُ (میں نے پوچھا) فِعْل مَاضِی ہے۔

5- ﴿ وَمَنْ يَعْصِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِيْنًا ﴾ (الاحزاب:36)
"اور جو کوئی اللہ اور رسول کی نافرمانی کرے، تو وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔"

6- ﴿ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴾ (النساء:80)
"جو منہ موڑ گیا (تو کیا پروا) ہم نے آپ کو ان کا پاسبان بنا کر نہیں بھیجا۔"

7- ﴿ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ ، فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ ﴾ (النساء:80)
"جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے دراصل اللہ کی اطاعت کی۔"

اوپر کی تمام مثالوں میں فاء کے بعد فعل ماضی استعمال کیا گیا ہے۔

فَ کے بعد ، فِعْلِ أَمْر کی مثالیں

اگر شرطیہ جملے کے بعد ، جزائیہ جملہ (فعلیہ نہ ہو) بلکہ اِسمیہ یا اَمْریہ ہو تو فَ کا استعمال کیا جاتا ہے اور جزائیہ جملے کا اعراب حسبِ موقع ہوتا ہے۔

8- ﴿ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ ، فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ﴾ (البقرة:150)
"اب تم جہاں کہیں ہو ، اُسی طرف منہ کر کے نماز پڑھو!"
(اس مثال میں حَيْثُمَا ، حَرْفِ شرط ہے۔جو حَيْثُ + مَا سے مُرکّب ہے۔
اور فاء فَ کے بعد وَلُّوْا فِعل اَمر ہے)۔

9- مَتٰی یُشْرَحْ دَرْسُکُمْ ، فَاسْکُتُوا

"جب تمہیں سبق سمجھایا جارہا ہو تو ، تم خاموش رہو!"

(فعل مجہول کی وجہ سے دَرْسُ مرفوع ہے۔ فَ کے بعد أُسکُتُوا، فِعْلِ أمْر ہے۔)

10- ﴿ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِيْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ ﴾ (آل عمران: 31)

"کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو ، میری پیروی اختیار کرو ، (تب) اللہ تم سے محبت کرے گا۔"

a- یہاں إِنْ حرفِ شرط ہے۔

b- پہلا جملہ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ شرطیہ ہے۔ پھر فاء ہے۔

c- فَ کے بعد ، دوسرا جملہ فِعْلِ أَمْر إِتَّبِعُونِيْ پر مشتمل ہے۔

d- فِعْلِ أَمْر إِتَّبِعُونِيْ کا جوابِ شرط ، يُحْبِبْكُمْ ، مَجْزُوم ہے۔

e- یاد رہے کہ فعل امر کے بعد تیسرے جملے میں، فاء کا استعمال نہیں کیا گیا۔

فَ کے بعد ، جوابِ شرط میں شِبْهِ جملہ

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

جزائیہ جملوں میں، فاء کے بعد، شبہ جملہ کا استعمال ہوا ہے۔

11- ﴿ مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ لِتَسْحَرَنَا بِهَا ، فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴾

"تو ہمیں مسحور کرنے کے لیے خواہ کوئی بھی نشانی لے آئے، ہم تیری بات ماننے والے نہیں۔" (الاعراف:132)

(اس مثال میں ، حَرْفِ شرط مَهْمَا استعمال ہوا ہے ، جو مَا + مَا سے مُرکّب ہے ، اور فَ کے بعد دوسرا جزائیہ جملہ شبہِ جملہ پر مشتمل ہے۔)

12- ﴿ أَيًّامَّا تَدْعُوا ، فَلَهُ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ﴾ (الإسراء:110)

"جس نام سے بھی پکارو ، اُس کے لیے سب اچھے ہی نام ہیں۔"

(اس مثال میں أَيًّا مَّا حَرْفِ شَرْط ہے جو أَيّ" + مَا = أَيًّا مَّا سے مُرکّب ہے۔اور فَ کے بعد دوسرا جزائیہ جملہ شبہِ جملہ پر مشتمل ہے۔)

فَ کے بعد ، سَ کے استعمال کی مثالیں

جزائیہ جملۂ فِعْلِيه سے پہلے ، حَرْفِ مستقبل سَ کا استعمال ، جَزْم کے عَمَل کو ختم کر دیتا ہے۔

ذیل کی مثالوں پر غور کیجئے۔

13- إِذْ مَا تَفْعَلْ شَرًّا ، فَسَتَنْدَمُ.

"اگر تم کوئی برائی کروگے تو، عنقریب تم نادم ہوگے۔"

a- یہاں إِذْ مَا حرفِ شرط ہے۔

b- تَفْعَلُ مجزوم ہو کر تَفْعَلْ ہو گیا ہے۔

c- فَ کے بعد سَ استعمال ہوا ہے۔دوسرے جزائیہ جملے میں فعل (تَنْدَمُ) مَعْرُوف ہی ہے۔ اور مجزوم نہیں ہوا۔ فَ + سَ + تَنْدَمُ

d- تَنْدَمُ ، سَ کی وجہ سے تَنْدَمْ نہیں ہوا۔ بلکہ اپنی اصلی حالت تَنْدَمُ پر قائم ہے۔

14- ﴿ وَ مَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ يَسْتَكْبِرْ ، فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعاً ﴾ (النساء : 172)

"جو کوئی بندگی کو عار سمجھتا ہے اور تکبر کرتا ہے، اللہ سب کو اپنے پاس حاضر کرے گا۔"

یہاں جزائیہ جملے میں ، فَ کے بعد ، سَ استعمال ہوا ہے۔ اس لیے یَحْشُرُ اپنی اصل معروف حالت پر قائم ہے۔ فَ + سَ + یَحْشُرُ

فَاء کے بعد ، سَوْفَ کے استعمال کی مثالیں

جزائیہ جملۂ فِعْلِیه سے پہلے ، حَرْفِ مستقبل سَوفَ کا استعمال ، جَزْم کے عَمَل کو ختم کر دیتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثالیں ملاحظہ کیجئے۔

15- ﴿ وَ اِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً ، فَسَوْفَ یُغْنِیْكُمُ اللّٰهُ ﴾ (التوبة:28)

"اگر تمہیں تنگ دستی کا خوف ہے، تو اللہ تمہیں جلد غنی کر دے گا۔"

یہاں فَ کے بعد سَوْفَ ہے۔ سَوْفَ کی وجہ سے فِعْلِ مُضَارِع یغنی ، اپنی اصل حالت مَعْرُوف پر باقی ہے۔ یُغْنِی مجزوم ہو کر یُغْنِ نہیں بنا۔

16- ﴿ وَ مَنْ یُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ، فَیُقْتَلْ اَوْ یَغْلِبْ ، فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ اَجْراً عَظِیْماً ﴾ (النساء :74)

" پھر جو اللہ کی راہ میں لڑے گا ، اور مارا جائے گا یا غالب رہے گا اُسے ہم اجر عظیم عطا کریں گے۔"

اس مثال میں، فَ کے بعد سَوْفَ ہے۔ سَوْفَ کی وجہ سے فِعْلِ مُضَارِع نُوتی اپنی اصلی حالت پر قائم ہے۔ مجزوم ہو کر ، نوتِ نہیں ہوا۔ اور ی حذف نہیں ہوئی۔

فَ کے بعد، لائے نفی جنس سے منصوب اسمِ نکرہ

مندرجہ ذیل مثالوں میں ، فاء کے بعد ، جزائیہ جملے میں ، لَائے نفی جنس ہے اور اس کی وجہ سے منصوب اسمِ نکرہ استعمال کیا گیا ہے۔

17- ﴿ إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللّٰهُ، فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ﴾ (آل عمران:160)

"اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہ ہو گا۔"

فَ کے بعد لَاَ استعمال ہوا ہے۔ لَاَ کی وجہ سے غالِبْ مَنْصُوب ہو گیا ہے۔

لائے نَفِی جِنْس سے ، إِسْم مَنْصُوب ہو جاتا ہے۔

18- ﴿ إِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ إِلَّا هُوَ ﴾ (یونس:107)

"اگر اللہ تجھے کسی مصیبت میں ڈال دے تو خود اُس کے سوا کوئی ٹالنے والا نہیں۔"

(فَ کے بعد ، لَائے نَفِی جِنْس ہے اور اُس کے بعد مَنْصُوب إِسْم كَاشِفَ)۔

فَ کے بعد ، لَنْ سے مَنْصُوب فعل کی مثال

لَنْ سے متعلق سبق آگے آرہا ہے۔ فی الوقت یہ بات نوٹ کیجئے کہ ان مثالوں میں ، فاء کے بعد لَنْ استعمال ہوا ہے۔ اور لَنْ کے بعد کا فعلِ مضارع خفیف (یعنی منصوب) ہو گیا ہے۔

19- ﴿ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ ، فَلَنْ يَضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ﴾ (آل عمران:144)

"جو اُلٹے پاؤں پھرے گا تو ، وہ اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا۔"

فَ کے بعد لَنْ ہے، اور اس حَرْفِ نَاصِبْ نے ، يَضُرَّ کو مَنْصُوب کر دیا ہے۔

20- ﴿ وَ مَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ ، فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ﴾ (آل عمران:115)

"اور جو نیکی بھی یہ کریں گے اُس کی ناقدری نہ کی جائے گی"۔

یہاں لَنْ کی وجہ سے، فِعْلِ مُضَارِع مَنْصُوب ہے۔ اور يُكْفَرُوْنَ کا نون گر گیا ہے اور وہ منصوب ہو کر يُّكْفَرُوْا رہ گیا ہے۔

21- مَنْ يَّعْمَلْ مِنْ خَيْرٍ ، فَلَنْ يُّحْرَمَ جَزَائَهٗ

"جو شخص کوئی بھلائی کرے گا ، وہ اس کے بدلے سے ہرگز محروم نہ ہوگا۔"

فَ کے بعد لَنْ ہے۔ اور لَنْ حُرُوفِ نَاصِبَہ میں سے ہے۔ جو فِعْلِ مُضَارِع کو زبر دیتا ہے۔ لَنْ کی وجہ سے يُحْرَمَ مَنْصُوب ہے۔

چھپی شرط کے جواب میں ، فِعل مضارع أخَفّ (مجزوم)

کبھی کبھار ، الفاظِ شرط کے بغیر بھی ، جوابی جملوں میں ، فِعْلِ مُضَارِع ، مَجْزُوم ہوتا ہے اور شرط مَحْذُوف (مَخفِي) تسلیم کی جاتی ہے۔ پہلا جملہ شرطیہ ہوتا ہے۔ اور دوسرا جملہ، جزائیہ (جوابی) ہوتا ہے اور یہ بھی مَجْزُوم کیا جاتا ہے۔

اس شرطِ مَحْذُوف (مَخفِي) کے ، پانچ (5) مواقع ہیں۔

1- أَمْر کے بعد ، جزائیہ جملے کا فعلِ مضارع ، مجزوم ہوتا ہے۔

2- نَہِی کے بعد ، جزائیہ جملے کا فعلِ مضارع ، مجزوم ہوتا ہے۔

3- إسْتِفْهَام کے بعد ، جزائیہ جملے کا فعلِ مضارع ، مجزوم ہوتا ہے۔

4- تَمَنِّیْ کے بعد ، جزائیہ جملے کا فعلِ مضارع ، مجزوم ہوتا ہے۔

5- تَرَجِّیْ کے بعد، جزائیہ جملے کا فعلِ مضارع ، مجزوم ہوتا ہے۔

A۔ اَمْر کے بعد فِعْل مِجْزُوم کی مثالیں

مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجیے۔ یہاں حرفِ شرط محذوف ہے۔

1۔ إِرْحَمْ ، تُرْحَمْ

تو رحم کر، تجھ پر رحم کیا جائے گا۔ (پہلا جملہ امر ہے۔اور دوسرا مجزوم۔)

2۔ أُصْدُقْ دَائِماً ، تَفْرَحْ

ہمیشہ سچ بول ، تو خوش رہے گا۔

3۔ ﴿ قُولُوا قَوْلاً سَدِيْدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ﴾ (الاحزاب :70-71)

" ٹھیک ٹھیک بات کیا کرو ! تب اللہ تمہارے اعمال درست کر دے گا۔"

4۔ ﴿ فَاتَّبِعُوْنِي ، يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ﴾ (آل عمران : 31)

"تو تم میری اطاعت کرو ! اللہ تم سے محبت کرے گا۔"

B۔ نَہِی کے بعد فِعْل مَجْزُوم کی مثالیں

1۔ لَا تَعْجَلْ ، تَسْلَمْ

جلدی مت کر، تو سلامت رہے گا۔

2۔ لَا تَذْكُرْ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ ، يَسْلَمْ عِرضُكَ

(اپنے بھائی کا اس طرح ذکر نہ کرنا ، جو اسے اُنہیں ناگوار ہو، تمہاری عزت محفوظ رہے گی۔)

C۔ استفہام کے بعد فِعلِ مَجزُوم کی مثالیں

1۔ هَلْ تَفعَلُ خَيْراً ؟ تُؤجَرْ

"کیا تم کوئی بھلائی کرو گے ؟ اجر پاؤ گے۔"

2۔ هَلْ لَهُ مِنْ عُذْرٍ ؟ أَسْمَعْهُ

کیا اُس کے لیے کوئی عذر ہے ؟ میں اُس کو سنوں گا۔

D۔ تَمَنّیْ کے بعد فِعْل مَجزُوم کی مثالیں

1۔ لَيْتَ زَيْداً قَوِيٌّ ، يَنْصُرْكَ

کاش زید قوی ہوتا ، تو وہ تیری مدد کرتا۔

2۔ لَيْتَ عَمَلَكَ مَرْضِيٌّ ، تُحْمَدْ

"کاش تمہارا عمل پسندیدہ ہوتا ، تو سراہا جاتا۔"

E. عَرَض (درخواست کے بعد) فِعلِ مَجزُوم کی مثال

1- أَلاَ تَنْصُرُنِيْ ، أَشْكُرْكَ "کیا آپ میری مدد نہیں کریں گے! کہ میں آپ کا شکریہ ادا کروں۔"

2- أَلاَ تَنزِلُ بِنَا ، نَفْرَحْ "کیا آپ ہمارے مہمان نہیں بنیں گے ؟ کہ ہم لطف اٹھائیں۔"

مندرجہ بالا تمام مثالوں میں ، حرفِ شرط محذوف ہے۔
اور امر ، نہی، تمنی ، استفہام اور عرض کے جواب میں فعل مجزوم استعمال کیا گیا ہے۔

باب نمبر 17

سبق نمبر 109

The Particles of Future

حُرُوفِ مُسْتَقْبِل

حُرُوفِ اِسْتِقْبَال

سَ (مُسْتَقْبِل قَرِیب) مُضَارِع مَعْرُوف سے پہلے	سَوْفَ (مُسْتَقْبِل بعید) مُضَارِع مَعْرُوف سے پہلے	لَنْ (نَفی مُؤَکَّدْ) مُضَارِع خَفِیْف سے پہلے

1۔ حُرُوفِ مُسْتَقْبِل، تین ہیں۔ سِیْنِ مَفْتُوح ، سَوْفَ اور لَنْ۔

2۔ سِیْنِ مَفْتُوح (سَ)

سِیْنِ مَفْتُوح (سَ) ، فِعْلِ مُضَارِع کو **مستقبل قریب کے لیے** خاص کرتا ہے اور حال کے معنی ختم ہو جاتے ہیں۔

سِیْنِ مَفْتُوح (سَ) ، فِعْلِ مُضَارِع مَعْرُوف سے پہلے آتا ہے۔

جیسے **سَیَفْعَلُ** کا مطلب ہے **وہ عنقریب کرے گا۔**

3۔ سَوْفَ

سَوْف فِعْلِ مُضَارِع کو مُسْتَقْبَلِ بَعِیْد کے لیے خاص کرتا ہے۔اور حال کے معنی ختم ہو جاتے ہیں۔

سَوْفَ ، بھی 'فِعْلِ مُضَارِع مَعْرُوف' سے پہلے آتا ہے۔

جیسے سَوْفَ یَفْعَلُ کا مطلب ہے وہ کچھ مدت بعد کرے گا۔

4. لَنْ

لَنْ ، فِعْلِ مُضَارِع کو مُسْتَقْبِل کے لیے خاص کرتا ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ فِعْلِ مُضَارِع کو خفیف (مَنْصُوب) کرتا ہے۔

اور نفی مُؤکَّد کا مفہوم پیدا کرتا ہے۔

جیسے لَنْ یَّفْعَلَ کا مطلب ہے وہ ہرگز نہیں کرے گا۔

سِیْنِ مَفْتُوح (سَ) کی قرآنی مثالیں

1۔ ﴿ وَ سَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ ﴾ (البقرة:58)

"اور ہم عنقریب محسنین (کے اجر میں) اضافہ کریں گے۔"

2۔ ﴿ سَنَنْظُرُ أَصَدَقْتَ؟ ﴾ (النمل:27)

"ہم عنقریب دیکھیں گے کہ کیا تو نے سچ کہا ہے؟"

3۔ ﴿ سَتُکْتَبُ شَهَادَتُهُمْ ﴾ (زخرف:19)

"عنقریب اُن لوگوں کی گواہی لکھی جائے گی۔"

4۔ ﴿ سَيَصْلٰى نَاراً ﴾ (اللهب: 3)

"عنقریب وہ آگ میں جلے گا / داخل ہوگا۔"

سَوْفَ کی مثالیں

1۔ ﴿ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيّاً ﴾ (مریم: 66)

"کچھ مدت بعد، میں زندہ نکالا جاؤں گا۔"

2۔ ﴿ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴾ (التکاثر: 3)

"ہرگز نہیں! تم لوگ کچھ مدت بعد، جان لوگے۔"

لَنْ کے قواعد

اُصُول نمبر 1

لَنْ، فِعْلِ مُضَارِع کو خَفِيْف کرتا ہے۔ آخری حَرْف پر زَبَر دیتا ہے۔

لَنْ تَنَالَ — تم، ہرگز نہیں پاؤ گے۔

لَنْ يَنَالَ — وہ، ہرگز نہیں پائے گا۔

لَنْ أَنَالَ — میں ہرگز نہیں پاؤں گا۔

لَنْ نَنَالَ — ہم ہرگز نہیں پائیں گے۔

اُصُول نمبر 2

لَنْ ، اور دیگر حُرُوفِ نَاصِبہ سے بھی (حُرُوفِ جَازِمہ کی طرح) ، أَفْعَالِ خَمْسَہ کا نونِ أعْرَابی گر جاتا ہے۔

لَنْ یَنَالُوا	"وہ لوگ ہر گز نہیں پائیں گے۔"	(یہ یَنَالُوْنَ تھا)
لَن تَنَالُوا	"تم لوگ، ہر گز نہیں پاؤ گے۔"	(یہ تَنَالُوْنَ تھا)
لَنْ یَنَالاَ	"وہ دونوں ہر گز نہیں پائیں گے۔"	(یہ یَنَالاَنِ تھا)
لَنْ تَنَالاَ	"تم دونوں ہر گز نہیں پاؤ گے۔"	(یہ تَنَالاَنِ تھا)
لَنْ تَنَالِیْ	"تو عورت ہر گز نہیں پائے گی۔"	(یہ تَنَالِیْنَ تھا)

اُصُول نمبر 3

لَنْ ، اور دیگر حُرُوفِ نَاصِبہ سے بھی (حُرُوفِ جَازِمہ کی طرح)

نُونِ نِسْوَۃ نہیں گرتا، جوں کا توں بر قرار رہتا ہے۔

لَنْ یَنَلْنَ

"وہ عورتیں ، ہر گز نہیں پائیں گی۔"

لَنْ تَنَلْنَ

"تم عورتیں ہر گز نہیں پائیں گی۔"

لَنْ کی قرآنی مثالیں

1۔ ﴿ لَنْ تَنَالُوا البِرَّ ﴾ (آلِ عمران:92)

"تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ پاؤ گے۔"

دراصل یہ تَنَالُونَ تھا۔

2۔ ﴿ لَنْ نَصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَاحِدٍ ﴾ (البقرۃ:61)

"ہم ، ایک ہی قسم کے کھانے پر ، صبر ہرگز نہیں کریں گے۔"

دراصل یہ نَصْبِرُ تھا۔

3۔ ﴿ لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ﴾ (آل عمران:90)

"اُن کی توبہ ، ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔"

دراصل یہ تُقْبَلُ تھا۔

4. ﴿ لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ ﴾ (البقرۃ:111)

"وہ ہرگز جنت میں ، داخل نہ ہوگا۔" دراصل یہ يَّدْخُلُ تھا۔

5۔ ﴿ وَ لَنْ تَفْعَلُوا ﴾ (البقرۃ:24)

"اور تم ہرگز نہیں کرپاؤ گے۔" دراصل یہ تَفْعَلُونَ تھا۔

6۔ ﴿ فَلَنْ أَبْرَحَ الأَرْضَ ﴾ (12:80)

"میں اس سرزمین سے ہرگز نہیں ہٹوں گا۔" دراصل یہ أَبْرَحُ تھا۔

خلاصہ لَنْ

لَن کے بارے میں (5) پانچ باتوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے۔

1۔ لَن ، فِعْلِ مُضَارِع سے پہلے آتا ہے اور ظاہری طور پر ، فِعْلِ مُضَارِع کو خَفِیْف یعنی مَنْصُوب کرتا ہے۔

2۔ لَن ، معنوی طور پر فعل مضارع میں مُسْتَقْبِل کے معنی دیتا ہے۔ یعنی مُضَارِع کو مُسْتَقْبِل کے لیے خاص کرتا ہے۔یہ معنوی تبدیلی ہے۔

3۔ لَن ، حَرْفِ نَفِی تاکِیْدِی ہے۔ نَفِی میں شدّت ، پیدا کرتا ہے اور ہرگز نہیں کا مفہوم دیتا ہے۔

4 لَن بھی ' نُونِ اِعْرَابِی گراتا ہے۔

5۔ لَن بھی ، نُونِ نِسْوَۃ پر اثر انداز نہیں ہوتا۔

Chart No. 14

حُرُوْفِ نَاصِبَہ اور فِعل مُضَارِع مَنْصُوب

- لَنْ
- إِذَنْ
- اَنْ
- کَئی یا لِکَئی
- أَنْ مُضْمِرَة
  - حتیّٰ کے بعد أَنْ مُضْمِرَة ہوتا ہے۔
  - لَامِ تعلِیل یعنی لامِ کَیِ کے بعد أَنْ مُضْمِرَة ہوتا ہے۔
  - أَوْ بِمَعْنیٰ إلاّ کے بعد أَنْ مُضْمِرَة ہوتا ہے۔
  - فَائے سَبَبْ کے بعد أَنْ ضْمِرَة ہوتا ہے۔
  - وَاؤ 'و' اور فَاء (ف) کے بعد أَنْ مُضْمِرَة ہوتا ہے۔
    - جب نَفی کے جواب میں آئے
    - امر کے جواب میں آئے
    - نَہی کے جواب میں آئے
    - اِسْتِفْہَام کے جواب میں آئے
    - تَمَنّی کے جواب میں آئے
    - عَرْض کے جواب میں آئے
    - تَرجّی کے جواب میں آئے

حُرُوْفِ نَاصِبَہ: حُرُوْفِ نَاصِبَہ، مُضَارِع کو مَنْصُوب کرتے ہیں۔

حُرُوْفِ نَاصِبَہ(5) پانچ ہیں: لَنْ، إِذَنْ، کَئی، أَنْ ظاهرة، أَنْ مُضْمِرَة

أَنْ مُضْمِرَة: پانچ صورتوں میں أَنْ مُضْمِرَة یا مَخْفِی (چھپاہوا) ہوتا ہے۔

1- حتیّٰ کے بعد
2- لَامِ تعلِیل/ کَئی کے بعد،
3- أَوْ بِمَعْنیٰ إلاّ کے بعد
4- فَائے سَبَبِیَّة کے بعد،
5- واؤ اور فَاء کے بعد، جب وہ نَفی، نَہی، امر اِسْتِفْہَام، تَمَنّی، عَرْض اور تَرجّی کے جواب میں آئیں

سبق نمبر 110

حُرُوفِ نَاصِبه

پچھلے صفحے پر ، جو چارٹ آپ نے دیکھا ، اُس کا بغور جائزہ لیجئے۔ آپ کو تین باتیں یاد رکھنی ہیں۔

1۔ حُرُوفِ نَاصِبَہ (5) پانچ ہیں ، جن کے بعد آنے والا فِعْلِ مُضَارِع خَفِیفْ یعنی مَنصُوب ہو جاتا ہے۔ لَنْ ، إِذَنْ ، كَيْ ، أَنْ ظَاهِرة ، أَنْ مُضْمَرَة۔

2۔ پانچ الفاظ کے بعد أَنْ مُضْمَرَہ ہوتا ہے۔ أَنْ مُضْمَرَہ بھی حُرُوفِ نَاصِبَہ میں سے ہے۔ أَنْ مُضْمَرَہ کا مطلب ہے أَنْ مخفی یعنی چھپا ہوا أَنْ ۔

a۔ حَتّٰی کے بعد ، أَنْ مُضْمَرَة (چھپا ہوا) ہوتا ہے۔

b۔ لَامِ تَعْلِيل (لِ) کے بعد ، أَنْ مُضْمَرَة (چھپا ہوا) ہوتا ہے۔

c۔ كَيْ کے بعد ، أَنْ مُضْمَرَة (چھپا ہوا) ہوتا ہے۔

d۔ أَوْ بمَعْنٰی إِلا کے بعد ، أَنْ مُضْمَرَة (چھپا ہوا) ہوتا ہے۔

e۔ فَائے سَبَبِيَّة (فَ) کے بعد ، أَنْ مُضْمَرَة (چھپا ہوا) ہوتا ہے۔

3۔ بعض اوقات وَ اور فَا کے بعد أَنْ مُضْمَرَہ ہوتا ہے ، جب وہ نَفی ، نَہِی ، امر ، إِسْتِفْهَام تَمَنّیْ ، عَرْض اور تَرَجِّیّ کے جواب میں آئیں۔

سبق نمبر 111

مضارع کی تیسری قسم

فِعْلِ مُضَارِع خَفِیْف (مَنْصُوب)

1۔ فِعْلِ مُضَارِع ، خَفِیْف یعنی مَنْصُوب ہوتا ہے ، جب وہ لَنْ کے بعد آئے۔
مثلاً لَنْ يَّفْعَلَ وہ کبھی نہ کرے گا۔/وہ ہرگز نہیں کرے گا۔

2۔ فِعْلِ مُضَارِع ، خَفِیْف یعنی مَنْصُوب ہوتا ہے ، جب فعل مضارع كَيْ
(كَيْ = تاکہ) کے بعد آئے۔
مثلاً كَيْ يَفْعَلَ تاکہ وہ کرے۔

3۔ فِعْلِ مُضَارِع ، خَفِیْف ہوتا ہے ، جب إِذَنْ کے بعد آئے۔ (إِذَنْ = إِذاً)
a۔ إِذَنْ يَفْعَلَ تب وہ کرے گا۔
b۔ إِذَنْ يَسْقُطَ فِيْ الإِمْتِحَانِ تب وہ امتحان میں فیل ہوگا۔

4۔ فِعْلِ مُضَارِع ، خَفِیْف یعنی مَنْصُوب ہوتا ہے ، جب وہ أَنْ ظَاهِرَة کے بعد آئے۔
مثلاً أَنْ يَّفْعَلَ کہ وہ کرے۔

5۔ فِعْلِ مُضَارِع خَفِیْف یعنی مَنْصُوب ہوتا ہے ، جب وہ اَنْ مُضْمَرَة
(چھپے اَن) کے بعد آئے۔
جیسے حتّٰی کے بعد فِعْلِ مُضَارِع سے پہلے ، أَنْ (مُضْمَرَة) مَخفی ہوتا ہے
أَجْلِسُ حتّٰی تَرْجِعَ میں بیٹھوں گا ، تمہارے لوٹنے تک
لاَ أَبْرَحُ حتّٰی تَأْذَنَ لِيْ میں نہ ہٹوں گا ، جب تک کہ آپ مجھے اجازت نہ دیں۔

A۔ لَنْ کے بعد آنے والا فِعْلِ مُضَارِع ، مَنْصُوب (خَفِيْف) ہوتا ہے۔

لَنْ بھی (لَمْ کی طرح) ، نُونِ إِعْرَابِی کو ساقط کر دیتا ہے۔

نُونِ نِسْوَة کو بر قرار رکھتا ہے۔

a۔ ﴿ أَيَحْسَبُ أَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ﴾ (البلد:5)

کیا وہ سمجھتا ہے ، کہ اُس پر کوئی قابو نہ پا سکے گا؟

b۔ ﴿ قَالُوْا يَا مُوْسٰى إِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا أَبَدًا مَّا دَامُوا فِيْهَا ﴾ (المائدة:24)

"انہوں نے کہا! اے مُوسٰی! ہم وہاں ہرگز کبھی نہ جائیں گے جب تک وہ (طاقت ور) وہاں ہیں۔"

c۔ ﴿ لَنْ نَّدْعُوَ مِنْ دُوْنِهٖٓ إِلٰهًا ﴾ (الکهف:14)

" ہم اُس کے علاوہ ، کسی معبود کو ، ہرگز نہیں پکاریں گے۔"

B۔ أَنْ مَصْدَرِيه (ظَاهِرَة) کے بعد آنے والا فِعْلِ مُضَارِع بھی ، خفیف یعنی مَنْصُوب ہوتا ہے۔

a۔ ﴿ أَنْ تَذْهَبُوا بِهٖ ﴾ (یوسف:13)

" کہ تم لوگ یوسف کو ساتھ لے جاؤ "

(یہاں تَذْهَبُوْنَ خَفِيْف ہو کر ، تَذْهَبُوا ہو گیا۔)

b۔ ﴿ وَ اَنْ تَصُوْمُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ﴾ (البقرة:184)

" اور اگر تم روزہ رکھو ، تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔"

یہاں تَصُوْمُوْنَ خَفِيْف ہو کر ، تَصُوْمُوا ہو گیا۔

c۔ ﴿أَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ﴾ (النحل:15)

"کہ وہ تمہیں لے کر ڈھلک نہ جائے۔"

d ﴿أَن تَضِلَّ إِحْدٰهُمَا﴾ (البقرة:282)

"کہ دونوں میں سے ایک بھول جائے۔"

e۔ ﴿ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ أَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ﴾ (النساء:27)

" اور اللہ چاہتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے۔"

f۔ ﴿ يُرِيْدُ اللّٰهُ أَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ﴾ (النساء:28)

" اللہ تم پر سے (پابندیوں کو) ہلکا کرنا چاہتا ہے۔"

C۔ کَیْ اور لِکَیْ بھی فِعْلِ مُضَارِع کو، مَنْصُوب (خَفِیْف) کرتے ہیں۔

a۔ ﴿ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ﴾ (الحشر:7)

" تاکہ وہ تمہارے مالداروں ہی کے درمیان ، گردش نہ کرتی رہے۔"

b۔ "﴿ لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ ﴾" (الاحزاب:37)

" تاکہ مؤمنین پر کوئی تنگی نہ رہے۔"

D۔ إِذَنْ بھی فِعْلِ مُضَارِع کو مَنْصُوب (خَفِیْف) کرتا ہے۔

a۔ (جواباً لِمَنْ قَالَ: سَأَزُوْرُكَ) إِذَنْ أُكْرِمَكَ

(جو آپ سے کہے، میں آپ کی عنقریب زیارت کروں گا) کے جواب میں

"تب تو پھر میں آپ کا اکرام کروں گا۔"

إِذَن (تب تو پھر) کسی جملے کے جواب میں استعمال ہوتا ہے۔

E۔ أَنْ مُضْمَرَة بھی فِعْلِ مُضَارِع کو مَنْصُوب (خَفِيْف) کرتا ہے۔

اِس کی پانچ (5) صورتیں ہیں۔ جن کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔

I۔ فِعْلِ مُضَارِع ، مَنْصُوب ہوتا ہے جب وہ حَتّٰی کے بعد آئے ، کیونکہ ایسی صورت میں حَتّٰی اور فِعْل کے درمیان أَنْ مُضْمَرَة (مَخْفِي) ہوتا ہے۔

حتیٰ کے بعد ، مخفی أَنْ کی مثالیں

a۔ أَجْلِسُ ، حَتّٰی تَرْجِعَ میں آپ کے لوٹنے تک بیٹھوں گا۔

(یعنی یہ دراصل حَتّٰی أَنْ تَرْجِعَ ہے۔)

b۔ ﴿ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتّٰی يَأْذَنَ لِيْٓ أَبِيْ ﴾ (یوسف:80)

" اب تو میں یہاں سے ہرگز نہ ٹلوں گا 'جب تک' میرے والد اجازت نہ دیں"

c۔ ﴿فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِي ، حَتّٰی تَفِيْٓءَ إِلَىٰٓ أَمْرِ اللهِ﴾ (الحجرات:9)

" تو زیادتی کرنے والے گروہ سے لڑو 'یہاں تک' کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے۔"

d۔ ﴿ حَتّٰی يَسْمَعَ كَلَامَ اللهِ ﴾ (التوبہ:6)

"یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سُن لے۔"

e۔ ﴿ حَتّٰی أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ﴾ (الکھف:60)

"جب تک کہ میں دو دریاؤں کے سنگم پر نہ پہنچ جاؤں۔"

اوپر کی تمام مثالوں میں حَتّٰی کے بعد اَنْ پوشیدہ ہے اس لیے مضارع منصوب ہو گیا ہے۔

f- ﴿حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ﴾ (البقرة:214)

"یہاں تک کہ رسول کہہ اُٹھے۔"

g- ﴿وَ اِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوا مِنْهَا﴾ (المائدة:22)

" ہم اُس بستی میں ہر گز داخل نہ ہوں گے۔ 'جب تک' کہ وہ اُس میں سے نکل نہ جائیں۔"

اس مثال میں لَنْ کی وجہ سے نَدْخُلُ مَنْصُوب ہے اور حتّٰى کے بعد مَخْفِي أَنْ کی وجہ سے يَخْرُجُونَ مَنْصُوب ہو کر يَخْرُجُوا ہو گیا ہے۔

h- ﴿لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ ، حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾(آلِ عمران:92)

" تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے 'جب تک' اپنی عزیز چیز خرچ نہ کرو۔"

i- ﴿حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَّهُمْ صَاغِرُوْنَ﴾ (التوبه:29)

"جب تک، یہ لوگ اپنے ہاتھ سے جِزْیَہ نہیں دیتے اور چھوٹے بن کر نہیں رہتے۔"

نوٹ : اوپر کی تین مثالوں میں ، مخفی اَنْ کی وجہ سے ، نونِ اعرابی گر گیا ہے اور فعل مضارع منصوب ہو گیا ہے۔

کئی کے بعد ، مخفی اَنْ کی مثالیں

II. فِعْلِ مُضَارِع مَنْصُوب ہوتا ہے جب وہ لَامِ کَیْ (لَامِ تَعْلِيل، لَامِ سَبَبِيَّہ، لَامِ مَكْسُور)، مُسْتَقْبِل پر آئے۔ کیونکہ فِعْل اور لَامِ کَیْ کے درمیان أَنْ مَخْفِی ہوتا ہے۔

a۔ ﴿ وَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ ﴾ (النحل:44)

"اور ہم نے آپ پر قرآن نازِل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو صاف صاف بتائیں۔"

ل + (اَنْ) + تُبَيِّنُ = لِتُبَيِّنَ

یہ دراصل لِأَنْ تُبَيِّنَ ہے اور لَامِ مَكْسُور کے بعد أَنْ چھپا ہوا ہے۔ اسی چھپے أَنْ کی وجہ سے فِعْلِ مُضَارِع تُبَيِّنُ منصوب ہو کر تُبَيِّنَ ہو گیا ہے۔

b۔ ﴿ لِأَقْتُلَكَ ﴾ (المائدة:28)

" تاکہ تجھے قتل کروں۔"

(یہاں ، أَقْتُلُ مَنْصُوب یعنی خَفِيْف ہو کر أَقْتُلَ ہو گیا۔)

c۔ ﴿ لِنَعْلَمَ ﴾ (الکھف:12)

" تاکہ ہم جانیں۔"

(یہاں ، نَعْلَمُ مَنْصُوب یعنی خَفِيْف ہو کر ،نَعْلَمَ ہو گیا۔)

d۔ ﴿ لِئَلاَّ يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ﴾ (البقرة:150)

"تا کہ ، لوگوں کو ، تمہارے خلاف کوئی حجت نہ ملے۔"

(يَكُونُ مَنْصُوب یعنی خَفِيْف ہو کر يَكُونَ ہو گیا۔)

e۔ ﴿ وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾ (الانعام: 71)

"ہمیں یہ حکم اِس لیے دیا گیا ہے کہ ہم رب العالمین کے آگے جھک جائیں۔"

f۔ ﴿ لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ﴾ (الفتح: 2)

"تاکہ، اللہ تمہاری اگلی پچھلی ہر کوتاہی سے درگذر فرمائے۔"

g۔ ﴿ وَمَا كَانَ اللهُ ، لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ ﴾ (آل عمران: 179)

"اللہ کا یہ طریقہ نہیں کہ وہ تم لوگوں کو غیب پر مطلع کرے۔"

h۔ ﴿ فَمَا كَانَ اللهُ ، لِيَظْلِمَهُمْ ﴾ (التوبہ: 70)

"پھر یہ اللہ کا کام ہی نہ تھا، کہ اُن پر ظلم کرتا۔"

i۔ حَضَرْتُ ، لِأَسْئَلَ عَنْ حَالِكَ

میں آپ کا حال پوچھنے کے لیے حاضر ہوا۔

j۔ ﴿ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَ الْحِسَابَ ﴾ (یونس: 5)

"تاکہ، تم برسوں اور تاریخوں کا حساب معلوم کرو۔"

(یہاں ل کی وجہ سے ، تَعْلَمُوْنَ، مَنْصُوب ہوکر تَعْلَمُوْا ہو گیا۔)

أو بمعنى إلاَّ کے بعد ، مخفی أَنْ کی مثالیں

III۔ أَوْ بمَعْنٰى إِلاّ کے بعد ، آنے والا فِعْلِ مُضَارِع خَفِيْف یعنی مَنْصُوب ہوتا ہے۔ (کیونکہ أَوْ اور فِعْل کے درمیان أَنْ مُضْمَرة ہوتا ہے۔)

a۔ يَحْرُمُ النَّجَاحَ أَوْ يَجْهَدَ

"وہ کامیابی سے محروم ہوگا ، مگر (Unless) یہ کہ، وہ محنت کرے۔"

یہاں ، أَوْ یا کے مَعْنٰی میں نہیں استعمال ہوا ہے ، بلکہ إِلاَّ کے مَعْنٰی میں استعمال ہوا ہے۔ بالفاظ دیگر ، یہاں یہ أَوْ انگریزی لفظ(Unless) کے معنٰی میں ہے۔ اس سے پہلے أَنْ چھپا ہوا ہے۔

b۔ أَلْكَافِرُ يَدْخُلُ النَّارَ أَوْ يُسْلِمَ

"کافر آگ میں داخل ہوگا مگر(Unless) یہ کہ ، وہ اسلام قبول کرلے۔"

فائے سببیہ کے بعد ، مخفی أَنْ کی مثالیں

فِعْلِ مُضَارِع ، مَنْصُوب ہوتا ہے ، جب نَهْي ، نَفْي ، إِسْتِفْهَام ، تَمَنِّيْ ، عَرْض اور تَرَجِّيْ کے جواب میں فَاء آئے اور فَاء کے بعد فِعْلِ مُضَارِع ہو ، کیوں کہ فِعْلِ مُضَارِع اور فَاء کے درمیان ، أَن مُضْمَرَة (مَخْفِي) ہوتا ہے۔

یہ فَاء (فَ) ، فائے سببیہ کہلاتا ہے۔

IV۔ فَائے سَبَبِیَّہ کے بعد ، فِعْلِ مُضَارِع مَنْصُوب ہوتا ہے ، جب وہ أَمْر کے جواب پر داخل ہو۔

جیسے

إِخْدِمْ أُمَّتَكَ ! فَتُخْدَمَ

"اپنی قوم کی خدمت کر ! تو مخدوم بن جائے گا۔"

یہاں فعل امر إِخْدِمْ ہے۔اس کے جواب میں فَ استعمال ہوا ہے۔ یہ فَ فَائے سببیہ کہلاتا ہے اس لیے اس کے بعد آنے والا فعل مضارع چھپے اَنْ کی وجہ سے منصوب ہو گیا ہے اور تُخْدَمُ سے تُخْدَمَ بدل گیا ہے۔

فاء کے بعد، مخفی أَنْ کی مثالیں

1۔ ان مضمرہ فَ کے بعد جب وہ نَهي کے جواب پر داخل ہو۔

a۔ لَا تَکْذِبْ فَتَأْثَمَ

جھوٹ مت بول، ورنہ گناہ گار ہو گا۔

یہاں لَا تَکْذِبْ فعلِ نہی ہے۔اس کے جواب میں فَ استعمال ہوا ہے۔

فَ کے بعد اَنْ مخفی ہے۔اور مخفی اَنْ کی وجہ سے فعلِ مضارع تَأْثَمَ منصوب ہو گیا ہے۔ یہاں فَ کا ترجمہ ورنہ کیا گیا ہے۔اس پر نظر رکھیے۔

b۔ ﴿ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوماً مَّحْسُوراً﴾

(بنی اسرائیل:29)

"(اپنے ہاتھوں کو) بالکل کھلا نہ چھوڑ دو! کہ ملامت زدہ اور عاجز رہ جاؤ۔"

یہاں لَا تَبْسُطْهَا فعلِ نہی ہے۔ فَ کے بعد اَنْ مخفی ہے۔

اور اس وجہ سے فَتَقْعُدَ منصوب ہو گیا ہے۔

2۔ ان مضمرہ فَ کے بعد، جب وہ نَفي کے جواب پر داخل ہو

مثلاً لَمْ تَرْحَمْ ، فَتُرْحَمَ

" تو نے رحم نہیں کیا، کہ تجھ پر رحم کیا جائے۔"

یہاں لَمْ حرف نفی ہے۔ اس کے بعد فَ استعمال ہوا ہے۔

فَ کے بعد اَنْ مخفی ہے۔ اس وجہ سے تُرْحَمَ منصوب ہو گیا ہے۔

﴿ لَا يُقْضَى عَلَيْهِمْ ، فَيَمُوتُوا ﴾ (فاطر:36)

"اُن پر یہ فیصلہ نہ ہو گا ! کہ وہ مر جائیں۔" (نون اعرابی گر گیا)

3۔ اَن مضمرہ فَ کے بعد ، جب وہ إسْتِفْهَام کے جواب پر داخل ہو

مثلاً هَلْ تَرْحَمُ ؟ فَتُرْحَمَ

کیا تو رحم کرتا ہے ؟ کہ تجھ پر رحم کیا جائے۔

یہاں هَلْ حرفِ استفهام ہے۔ اس کے بعد فَ استعمال ہوا ہے۔

فَ کے بعد اَنْ پوشیدہ ہے۔اس لیے فعلِ مضارع تُرْحَمَ منصوب ہو گیا ہے۔

4۔ اَن مضمرہ فَ کے بعد ، جب وہ تَمَنِّيْ کے جواب پر داخل ہو

a۔ لَيْتَ لِيْ مَا لاً فَأَبْذُلَ

کاش میرے پاس مال ہوتا اور میں خرچ کرتا۔

یہاں لَيْتَ حرفِ استفهام ہے۔ اس کے بعد فَ استعمال ہوا ہے۔

فَ کے بعد اَنْ پوشیدہ ہے۔اس لیے فعل مضارع أَبْذُلَ منصوب ہو گیا ہے۔

b۔ ﴿ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَهُمْ ، فَأَفُوزَ فَوْزاً عَظِيْماً ﴾ (النساء:73)

کاش میں بھی اُن کے ساتھ ہوتا اور بہت اہم بڑی کامیابی حاصل کر لیتا۔

یہاں لَيْتَنِي حرفِ استفهام ہے۔اس کے بعد فَ استعمال ہوا ہے۔

فَ کے بعد اَنْ پوشیدہ ہے۔اس لیے فعلِ مضارع أَفُوزَ منصوب ہو گیا ہے۔

5۔ ان مضمرہ فَ کے بعد ، جب وہ عَرْض / درخواست ہو۔

a۔ أَلَا تَسْكُنُ مَعِي ؟ فَأَخْدِمَكَ

کیا آپ میرے ساتھ نہیں رہیں گے ؟ کہ میں آپ کی خدمت کروں!

یہاں أَلَا حرفِ عرض ہے۔اس کے بعد فَ استعمال ہوا ہے۔

فَ کے بعد اَنْ پوشیدہ ہے۔اس لیے فعلِ مضارع أَخْدِمَ منصوب ہو گیا ہے۔

6۔ ان مضمرہ فَ کے بعد جب کہ وہ تَرَجِّی کے جواب پر داخل ہو۔

لَعَلَّهٗ ذَاهِبٌ فَنَصْحَبَهٗ

شاید وہ جائے تو ہم اُس کے ساتھ ہوں گے۔

یہاں لَعَلَّهٗ حرفِ ترجی ہے۔اس کے بعد فَ استعمال ہوا ہے۔

فَ کے بعد اَنْ پوشیدہ ہے۔اس لیے فعلِ مضارع نَصْحَبَ منصوب ہو گیا ہے۔

واو کے بعد منصوب فعلِ مضارع کی مثالیں

V۔ فِعْلِ مُضَارِع ، خَفِيْف يعني مَنْصُوب ہوتا ہے ، جب نَہِی ، نَفی ، امر ، إِسْتِفْهَام ، تَمَنّیْ ، عَرْض اور تَرَجِیّ کے جواب میں واؤ (و) آئے ، اور واؤ کے بعد ، فِعْلِ مُضَارِع ہو۔ کیوں کہ فِعْلِ مُضَارِع اور واؤ کے درمیان، أَنْ مُضْمَرَة (مَخْفِي) ہوتا ہے۔

ذیل میں نہی اور نفی کی دو مثالیں دی جارہی ہیں۔

a۔ نہی (لَا) کے جواب میں وَ کے استعمال کی مثال

لَا تَأْمُرْ بِالصِّدْقِ وَ تَكْذِبَ

سچ بولنے کا حکم مت دے ، جب کہ خود جھوٹ بولے۔

یہاں لَا تَأْمُرْ جملہ نہیہ ہے۔اس کے بعد وَ استعمال ہوا ہے۔

وَ کے بعد اَنْ پوشیدہ ہے۔اس لیے فعلِ مضارع تَكْذِبَ منصوب ہو گیا ہے۔

b۔ نفی (لَمَّا) کے جواب میں وَ کے استعمال کی مثال

﴿وَلَمَّا يَعْلَمِ اللهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ ، وَ يَعْلَمَ الصَّابِرِيْنَ﴾

(آل عمران:142)

"حالانکہ اللہ نے ابھی یہ دیکھا نہیں کہ تم میں سے کون مجاہدین ہیں اور کون صابرین"؟

یہاں لَمَّا يَعْلَم منفی جملہ ہے۔اس کے بعد وَ استعمال ہوا ہے۔

وَ کے بعد اَنْ پوشیدہ ہے۔اس لیے فعلِ مضارع يَعْلَمَ منصوب ہو گیا ہے۔

باب نمبر 18

سبق نمبر 112

ثَقِیْل اور اَثْقَل افعالِ مُضَارِع سے پہلے، استعمال ہونے والے حُرُوف

ثَقِیْل و أَثْقَل فِعْلِ مُضَارِع سے پہلے استعمال ہونے والے حُرُوف

لَامِ تاکید	لَامِ امر	حَرْفِ	حَرْفِ	حَرْفِ	حَرْفِ	حَرْفِ
(لَامِ مفتوح)	(لَامِ مکسور)	لائے نَفی	اِسْتِفْهَام	شَرْط	تَمنّی	مَا
لَ	لِ	لَا	هَلْ	إمَّا	لَیْتَ	رُبَّما

مندرجہ بالا سات (7) حُرُوف فِعْلِ مُضَارِع أَثْقَل و ثَقِیْل سے پہلے ، استعمال ہوتے ہیں۔

مثالیں اگلے صفحات پر آرہی ہیں۔

سبق نمبر 113

فِعْلِ مُضَارِع کی چوتھی قِسم

فِعْلِ مُضَارِع أَثْقَلُ

1۔ ثَقِیْل فِعْلِ مُضَارِع اور أَثْقَل فِعْلِ مُضَارِع ، دونوں سے، فِعْل میں تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔

2۔ فِعْلِ أَثْقَلْ يَفْعَلَنَّ میں ، زیادہ زور ہوتا ہے، بہ نسبت فِعْلِ ثَقِیْل يَفْعَلَنْ کے

3۔ فِعْلِ أَثْقَل اور فِعْلِ ثَقِیْل سے پہلے ، پچھلے صفحے پر دیئے گئے سات (7) حُرُوف میں سے کسی ایک کا آنا ضروری ہے۔

4۔ رُبَّ (بسا اوقات) ، حَرْفِ جَرْ ہے لیکن جب اُس کے بعد مَا آتا ہے تو یہ رُبَّمَا بن جاتا ہے۔ مَا کی وجہ سے حَرْفِ جَر کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔

5۔ فِعْلِ مُضَارِع سے پہلے لَامِ تَاکِیْد (لَامِ مَفْتُوح) لگا کر، آخر میں نُون مُشَدَّد لگانے سے فِعْل، أَثْقَل ہو جاتا ہے اور مُسْتَقْبَل میں تاکید کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔

جیسے لَ + يَنْصُرُ + نَّ = لَيَنْصُرُنَّ (وہ لوگ ضرور مدد کریں گے۔)

6۔ فِعْلِ مُضَارِع سے پہلے ، لَامِ أَمْر (لَامِ مَكْسُور) لگا کر آخر میں نُونِ مُشَدَّد لگانے سے 'کرنا چاہیے' کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ جیسے

لِ + يَنْصُرُ + نَّ = لِيَنْصُرُنَّ (ان کو ضرور ، مدد کرنی چاہیے۔)

فِعْلِ مُضَارِع أَثْقَل کی مثالیں

فِعْل أَثْقَل میں ایک اہم بات جو نوٹ کرنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ مؤنث تَفْعَلِیْنَ ، أَثْقَل ہو کر تَفْعَلِنَّ ہو جاتا ہے۔ یاء (ی) حذف ہو جاتی ہے۔ جمع تَفْعَلُونَ ، أَثْقَل ہو کر تَفْعَلُنَّ ہو جاتا ہے اور واؤ (و) حذف ہو جاتی ہے۔

a۔ لَیَنْصُرَنَّ (وہ ضرور مدد کرے گا۔)

b۔ وَاللهِ لَأَنْصُرَنَّكَ (خدا کی قسم! میں تمہاری ضرور مدد کروں گا۔)

c۔ لَأَقْعُدَنَّ (میں ضرور بیٹھوں گا۔)

d۔ لَأَقْتُلَنَّكَ (میں تجھے ضرور قتل کروں گا۔)

e۔ لَأَغْلِبَنَّ (میں ضرور غالب ہو کر رہوں گا۔)

f۔ لَیَعْلَمَنَّ (وہ ضرور جان کر رہے گا۔)

g۔ لَیَرْزُقَنَّهُمْ (وہ ، اُن لوگوں کو ضرور کھلائے گا۔)

h۔ لَتَدْخُلُنَّ (تم لوگ ، ضرور داخل ہو کر رہو گے۔) یہ جمع ہے۔

أَثْقَل أَفْعَال کو لَام کَلِمَة کی حرکت سے پہچاننا پڑتا ہے۔

a- زَبَر ، واحد مذکر کی علامت ہے۔ لَتُفْسِدَ نَّ (دَ)

b- زِیر ، واحد مؤنث کی علامت ہے۔ لَتُفْسِدِ نَّ (دِ)

c- پیش ، جمع کی علامت ہے۔ لَتُفْسِدُ نَّ (دُ)

a۔ لَتُفْسِدَ نَّ تم ضرور (واحد) فساد برپا کرو گے۔ (دَال پر زَبَر ہے۔)

b۔ لَتُفْسِدُ نَّ تم لوگ (جمع) ضرور فساد برپا کرو گے۔ (دَال پر پیش ہے۔)

c۔ لَيُفْسِدُنَّ وہ لوگ (جمع) ضرور فساد برپا کریں گے۔

d۔ لَتُفْسِدِنَّ وہ عورت ضرور فساد برپا کرے گی۔ (دال پر زیر ہے۔)

e۔ لَأَسْجُدَنَّ میں 'ضرور' سجدہ کروں گا۔

f۔ لَنَسْجُدَنَّ ہم ضرور سجدہ کریں گے۔

g۔ لَتَدْخُلَانِّ تم دونوں ضرور داخل ہو گے۔ (مثنیٰ)

h۔ لَيَدْخُلَانِّ وہ دونوں ضرور داخل ہوں گے۔ (مثنیٰ)

i۔ لَيَدْخُلَنَّ وہ 'ضرور' داخل ہو گا۔

j۔ لَتَدْخُلُنَّ تم 'ضرور' داخل ہو گے۔ (جمع)

k۔ لَيَقْتُلْنَانِّ وہ عورتیں، ضرور قتل کرو گی۔ (جمع مؤنث غائب)

l۔ لَتَقْتُلْنَانِّ تم عورتیں، ضرور قتل کریں گی۔ (جمع مؤنث حاضر)

2۔ لَامِ أَمْر کے بعد فِعْلِ أَثْقَل کی مثالیں

جیسے a۔ لِتَرْحَمَنَّ المَسَاكِيْنَ

"تم کو، مسکینوں پر ضرور رحم کرنا چاہیے۔"

یہ دراصل لِ + تَرْحَمُ + نَّ ہے۔ لِ، لامِ امر ہے۔

b۔ لِتَحْفَظَنَّ شَرَفَ آبَاءِكُمْ

تم لوگوں کو اپنے آباء کے شرف کی، ضرور حفاظت کرنی چاہیے۔

یہ دراصل لِ + تَحْفَظُ + نَّ ہے۔ لِ، لامِ امر ہے۔

3- لائے نہی کے بعد فِعلِ أثْقَل کی مثالیں

لائے نہی ، منفی حکم پر مشتمل ہوتا ہے۔یعنی اس میں کسی کام سے روکا جاتا ہے۔

﴿ لا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ﴾ (آل عمران:196)

"نافرمان لوگوں کی چلت پھرت تمھیں ' ہرگز ' دھوکے میں نہ ڈالے۔"

a۔ لَا يَغُرُّ میں ، فِعلِ مُضَارِع سے پہلے لائے نہی ہے۔

b۔ لَا يَغُرُّ کو ، نون مُشَدَّد لگا کر أثْقَل کیا گیا ہے۔

c۔ لَا يَغُرَّنَّ ، تمھیں دھوکے میں ہرگز نہ ڈالے۔یہاں راء پر ، زَبَر ہے۔
یعنی یہ واحد کے لیے ہے جمع کے لیے ہوتا تو پیش ہوتا۔

﴿ وَ إِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴾
(الزخرف:61)

" اور وہ (یعنی ابنِ مریمؑ) دراصل قیامت کی ایک نشانی ہے ، پس تم
اُس میں شک ہرگز نہ کرو اور میری پیروی کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔"

1۔ مَرِیٰ سے إمْتَرىٰ ہے بمعنی شک کرنا ، لڑنا جھگڑنا۔
تَمْتَرُ سے أثْقَل ہو کر تَمْتَرُنَّ بنا۔

2۔ راء پر پیش ہے۔ اس لیے یہ جمع کے معنی میں ہے۔

4- إمَّا کے بعد فِعلِ مُضَارِع أثْقَل کی مثالیں

إمَّا ، دراصل إنْ + مَا ہے اور حَرْفِ شَرط ہے۔

a۔ ﴿ وَ إِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً ﴾ (الانفال:58)

" اور اگر تمہیں ، کسی قوم سے خیانت کا اندیشہ ہو تو"

(فِعْلِ مُضَارِع خَافَ – يَخَافُ سے تَخَافُ ہوا پھر تَخَافَنَّ ہے۔

ف پر زبر ہے اس لیے یہ واحد مذکر کے لیے استعمال ہوا ہے۔)

b۔ ﴿ فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَداً ﴾ (مریم:26)

" پھر اگر ، کوئی آدمی تجھے نظر آئے"

فِعْلِ مُضَارِع رَأَى ، يَرَى سے تَرَيْنَ تھا (تو دیکھتی ہے)

یہ أَثْقَل ہو کر تَرَيِنَّ ہو گیا ، تاکید کے ساتھ۔

یہاں یاء کے نیچے زیر ہے اس لیے یہ واحد مؤنث کے لیے استعمال ہوا ہے۔

لَامِ تَاكِيْد (مَفْتُوح) کے بعد فِعْلِ أَثْقَل کی مثالیں

a۔ ﴿ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِي مِلَّتِنَا ﴾ (ابراھیم:13)

"ہم یقیناً ، تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے۔ یا پھر تمہیں ہماری ملت میں واپس آنا ہو گا۔" (یہاں لَتَعُوْدُنَّ جمع کے لیے ہے)

b۔ ﴿ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَيَقُوْلُنَّ اللهُ ﴾

(الزمر:38)

" اگر تم ان سے پوچھو کہ زمین اور آسمانوں کو کس نے پیدا کیا ؟ تو یہ خود ضرور کہیں گے کہ اللہ ہی نے۔"

یہاں لَيَقُوْلُنَّ کے لام پر پیش ہے اس لیے یہ جمع کے لیے مانا جائے گا۔

c۔ ﴿ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ﴾ (الفتح:27)

”تم لوگ ضرور مسجدِ حرام میں داخل ہو گے۔“

(یہاں لَتَدْخُلُنَّ کے لام پر پیش ہے ، یہ جمع کے لیے ہے۔)

d۔ ﴿ وَ قَضَيْنَآ إِلٰى بَنِيٓ إِسْرَآئِيْلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ ﴾ (بنی اسرائیل:4)

” پھر ہم نے اپنی کتاب میں بنی اسرائیل کو متنبہ کر دیا تھا کہ تم لوگ ، دو مرتبہ ضرور زمین میں فساد برپا کرو گے۔“

e۔ ﴿ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ ﴾ (ابراھیم:7)

” اگر تم شکر گزار بنو گے ، تو تم کو اور زیادہ نوازوں گا۔“

f۔ ﴿ وَتَاللّٰهِ لَأَكِيْدَنَّ أَصْنَامَكُمْ بَعْدَ أَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴾ (الانبیاء:57)

”اور خدا کی قسم ! میں تمہاری غیر موجودگی میں ، تمہارے بتوں کی ضرور خبر لوں گا۔“

g۔ وَ لَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْأَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ (النساء:119)

”میں انہیں بہکاؤں گا ، میں انہیں آرزوں میں اُلجھاؤں گا ، میں انہیں حکم دوں گا (اور میرے حکم سے) جانوروں کے کان پھاڑ دیں گے۔اور انہیں حکم دوں گا (اور وہ میرے حکم سے وہ) خدائی ساخت میں ردّو بدل کریں گے۔“

اس مثال میں چھ اثقل افعال استعمال کیے گئے ہیں۔ جن میں چار واحد کے صیغے میں ہیں۔ اور فَلَيُبَتِّكُنَّ اور فَلَيُغَيِّرُنَّ جمع کے صیغے میں ہیں۔

5- حَرْفِ إِسْتَفْهَام کے بعد فِعْل مُضَارِع أَثْقَل کی مثال

نیچے کی مثال پر غور کیجیے۔ حرفِ استفهام کے بعد فعلِ اثقل استعمال ہوا ہے۔

هَلْ تَرْجِعَنَّ الْيَوْمَ ؟

کیا تُو آج ضرور واپس آئے گا ؟

6- لَيْتَ کے بعد فِعْل مُضَارِع أَثْقَل

نیچے دی گئی مثالوں پر غور کیجیے۔ حرفِ تمنّی کے بعد فعلِ اثقل استعمال ہوا ہے۔

a۔ لَيْتَ يَفْعَلَنَّ (یہ مذکر واحد کے لیے ہے۔)

کاش تو ضرور کرتا۔

b۔ لَيْتَ يَذْهَبُنَّ (یہ جمع کے لیے ہے۔)

کاش وہ لوگ ، ضرور جاتے۔

c۔ لَيْتَ تَقْرَءِنَّ (یہ مؤنث واحد کے لیے ہے۔)

کاش تو ضرور پڑھتی۔

خلاصہ قواعد فِعْلِ مُضَارِع ثَقِيْل و أَثْقَل

1۔ فِعْلِ أَثْقَل سے 'تاکید کا مضمون' (ضرور) پیدا ہوتا ہے۔

2۔ فِعْلِ أَثْقَل ، دو شرطوں کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

a۔ جب مُضَارِع مُثبت ہو۔ اور 'مُسْتَقْبَل' کے لیے خاص ہو۔

b۔ لَامِ تَاكِيد سے مُضَارِع مُتَّصِل ہو۔

3۔ فِعْلِ أَثْقَل و ثَقِيْل سے پہلے مندرجہ ذیل الفاظ کا ہونا ضروری ہے۔

a لَامِ تَاكِيْد (لَام مَفْتُوح لَ) جیسے لَنُخْرِ جَنَّكُمْ

b لَامِ أَمْر (لَامِ مَكْسُور لِ) جیسے لِتَحْفَظُنَّ

c لَائے نہی (لَا) جیسے لَا يُغُرَّنَّكَ

d۔ الفاظِ شرط (إِمَّا) جیسے إِمَّا تَخَافَنَّ

e۔ حَرْفِ إِسْتِفْهَام (هَلْ) جیسے هَلْ تَرْجِعَنَّ

f۔ دیگر الفاظ جیسے مَا یا

g۔ رُبَّمَا (بسا اوقات)

h۔ لَيْتَ جیسے لَيْتَ يَفْعَلَنَّ

4۔ فِعْلِ أَثْقَل ، مَجْهُول بھی ہوتا ہے ۔ جیسے لَتُسْئَلُنَّ

لَتُسْئَلُنَّ تم لوگوں سے ، ضرور پوچھا جائے گا۔

سبق نمبر 114

فِعْلِ مُضَارِع کی پانچویں قسم

فِعْلِ مُضَارِع ثَقِیْل

1۔ فِعْلِ مُضَارِع سے پہلے ، لَام لگا کر ، آخر میں نُونِ سَاکِنْ بڑھانے سے فِعْل ، مُضَارِع ثَقِیْل بن جاتا ہے۔ جس سے تاکید کے معانی پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے

لَ + یَنْصُرُ + نْ = لَیَنْصُرُنْ = "لَیَنْصُرً"
وہ لوگ ، ضرور مدد کریں گے۔

2۔ کتابت میں "لَیَنْصُرً" (تنوین کے ساتھ) بھی لکھا جا سکتا ہے۔ تَلَفُّظ وہی رہے گا۔

3۔ صیغوں کی پہچان ، لَام کَلِمے کی حرکت پر ہوگی۔

4۔ فِعْلِ ثَقِیْل اور فِعْلِ أَثْقَل کے استعمالات ایک جیسے ہیں۔

5۔ فِعْلِ ثَقِیْل میں ، مُثَنّٰی نہیں آتا۔

6۔ فِعْلِ ثَقِیْل میں ، نُونِ نِسْوَۃ کے دو صیغے بھی نہیں آتے۔

اس پر توجہ نہایت ضروری ہے۔

فِعلِ مُضَارِع ثَقِیْل کی مثالیں

مندرجہ ذیل مثالوں کے اِعْرَاب پر غور سے توجہ دیجئے۔

بالخصوص لام کلمے کی حرکت پر۔

a۔ لَیَخْرُجَنْ (زَبَر ، واحد مذکر کے لئے) وہ ضرور ، نکلے گا۔

b۔ لَیَخْرُجُنْ (پیش ، جمع کے لئے) وہ ضرور ، نکلیں گے۔

c۔ لَتَخْرُجِنْ (زیر ، واحد مؤنث کے لئے) تو ضرور ، نکلے گی۔

d۔ لَیَفْعَلَنْ (وہ ضرور کرے گا۔)

e۔ لَیَفْعَلُنْ (وہ سب ، ضرور کریں گے)۔

f۔ لَتَفْعَلُنْ (تم لوگ ضرور کرو گے۔)

g۔ لَتَفْعَلِنْ (تو ضرور کرے گی۔)

h۔ لَأَفْعَلَنْ (میں ضرور کروں گا۔)

i۔ لَنَفْعَلَنْ (ہم ضرور کریں گے۔)

مُضَارِع ثَقِیلْ کی دو قرآنی مثالیں

1۔ ﴿ کَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ، لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ﴾ (علق:15)

"ہرگز نہیں ، اگر وہ باز نہ آیا ، تو ہم اُس کی پیشانی کے بال ، پکڑ کر ضرور کھینچیں گے۔"

نوٹ : یہاں لَنَسْفَعًا استعمال ہوا ہے۔ جو دراصل لَنَسْفَعَنْ ہے۔

a۔ سَفَعَ ، يَسْفَعُ (ف) إِسْفَعْ ، سَفْع" (طمانچہ مارنا ، بال کھینچنا) سے نَسْفَعُ بنا۔ (ہم کھینچیں گے۔)

b۔ پھر نَسْفَعُ سے نَسْفَعَنْ بنا اور اُس میں تاکید کے معنی پیدا ہوئے۔

c۔ پھر اُس سے پہلے لَامِ تاکید (لَ) لگا۔ وہ لَنَسْفَعَنْ ہو گیا۔

d۔ لَمْ کی وجہ سے يَنْتَهِي مجزوم ہو کر ، يَنْتَهِ رہ گیا ہے۔

2۔ ﴿ وَلَيَكُونًا مِّنَ الصَّاغِرِيْنَ ﴾ (یوسف:32)

"اور وہ 'بہت زیادہ' ذلیل و خوار ہو جائے گا۔"

a۔ دراصل یہ لَيَكُونَنْ ہے۔ کتابت اس کی لَيَكُونًا (تنوین کے ساتھ) کی گئی ہے۔

b۔ اس کی تحلیل یوں کی جائے گی۔

لَ + يَكُونَ + نْ = لَيَكُونَنْ (وہ ضرور ہو جائے گا۔)

c۔ لَامِ کَلِمَہ نُون ہے۔ نُون پر زَبَر ہے۔ جو واحد مذکر کی علامت ہے۔ اس کا خاص خیال رکھنا ہے۔

Chart No. 15

خلاصہ فعل مضارع کی پانچ قسمیں

وہ الفاظ جو فعلِ مضارع سے پہلے آتے ہیں	معروف	أخفّ (مَجْزُوم)	خفیف (مَنْصُوب)	أثقل	ثقیل
	1. لَ	1. لِ لامِ أمر (مَكْسُور)	1. أنْ ظَاهِر	1. لَ	1. لَ
	2. سَ	2. لَمْ	2. لَنْ	2. ل	
	3. سَوْفَ	3. لاَ (نَهی)	3. كَئی	3. لاَ (نهی)	
	4. لاَ (نَفی)	4. إنْ	4. إذَنْ	4. مَا	
	5. قَدْ	5. لَمَّا	5. أنْ مُضْمَره	5. إمَّا	
	6. لَوْ			6. هَلْ	
	7. كَانَ			7. رُبَّمَا	
				8. لَيْتَ	

☆ نُون أعرابی گر جاتا ہے۔

☆ نُون نِسْوَة بر قرار رہتا ہے۔

☆ فِعْلِ نَاقِص کی (ی) حذف ہو جاتی ہے۔

مُضَارِع مَعْرُوف: مندرجہ بالا (7) سات حُرُوف، معنوی تبدیلی کا باعث بنتے ہیں۔ (ظاہری نہیں)۔ فِعْل مُضَارِع، مَعْرُوف ہی رہتا ہے۔

حُرُوفِ جازِمه: حروفِ جازمہ پانچ (5) ہیں، جو فِعْلِ مُضَارِع کو، جَزْم دیتے ہیں۔ لَامِ أمْر (لَامِ مَكْسُور)، لَمْ، لائے نَهی، إنْ اور لَمَّا۔

حُرُوف نَاصِبه: حُرُوفِ ناصبه بھی پانچ (5) ہیں جو فِعْلِ مُضَارِع کو، نَصَب دیتے ہیں۔ أنْ ظاهره، أن مضمره، لَنْ، كَئی اور إذَنْ۔

لَامِ تَاكِيْد: مُضَارِع ثَقِيْل اور اَثْقَل سے پہلے، تَاكِيْد کے لیے لَامِ تَاكِيْد (لَامِ مَفْتُوح) آتا ہے۔ کبھی قَدْ پہلے آجاتا ہے۔ اَثْقَل سے پہلے اوپر کے آٹھ حروف آسکتے ہیں۔

باب نمبر 19

سبق نمبر 115

The Imperative Verb

فِعلِ أمْر کی تین قسمیں

فِعْل أمْر کی قسمیں

أمْر مَعْرُوف	أمر أثْقَلُ	أمر ثَقِيلْ"
إِفْعَلْ	إِفْعَلَنَّ	إِفْعَلَنْ
کر	ضرور کر	ضرور کر

فِعْلِ أمْر کی تین قسمیں	واحد مذکر	واحد مؤنث	مُثَنّٰی	جمع مذکر	جمع مؤنث
a۔ فِعْلِ أمْر مَعْرُوف جیسے	إِفْعَلْ	إِفْعَلِي	إِفْعَلَا	إِفْعَلُوا	إِفْعَلْنَ
b۔ فِعْلِ أمْر أثْقَلُ جیسے	إِفْعَلَنَّ	إِفْعَلِنَّ	إِفْعَلَانِّ	إِفْعَلُنَّ	إِفْعَلْنَانِّ
c۔ فِعْل أمر ثَقِيل" جیسے	إِفْعَلَنْ	إِفْعَلِنْ	----	إِفْعَلُنْ	---

فعل امر کے قواعد

1۔ فِعْلِ أَمْر مَعْرُوف میں ، حُکْم ، سادہ ہوتا ہے۔ (کر)

2۔ فِعْلِ أَمْر أَثْقَل و ثَقِیْل میں تاکید ہوتی ہے۔ (ضرور کرو۔)

لیکن اَثْقَلُ میں زیادہ تاکید ہوتی ہے۔

3۔ فعل امر ثَقِیْل کی صرف تین قسمیں ہیں ، جو لَام کَلْمِے کی حرکت ، زَبَر (واحد مذکر) ، زِیر (واحد مؤنث) اور پیش(جمع مُذکر) سے پہچانی جاتی ہیں۔

فِعْلِ أَمْر أَثْقَل و ثَقِیْل کے لَام کَلْمِے کی حرکت پر غور کیجئے۔

a۔ واحد مذکر کے لئے زَبَر لَنْ

b۔ واحد مؤنث کے لئے زِیر لِنْ

c۔ جمع مذکر کے لئے پیش لُنْ

4۔ أَمْر یعنی حُکْم ، صرف حاضر (Second Person) کو دیا جاتا ہے۔

5۔ عربی زبان میں، صِیْغۂ غائب اور صِیغۂ مُتکلِم سے پہلے لَامِ أَمْر (لَامِ مَکْسُور لِ) لگا کر، أَمْرِیه بنالیا جاتا ہے۔ایسی صورت میں اس کا مفہوم کرنا چاہیے ہوتا ہے۔

فِعلِ أَمْر مَعْرُوف کی قرآنی مثالیں

فِعلِ امر واحد مذکر

1. ﴿ اِذْهَبْ بِكِتَابِيْ هٰذَا ﴾ (النمل: 28)

"میرا یہ خط لے جا"

2. ﴿ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ﴾ (الاعراف:160)

"کہ چٹان پر اپنی لاٹھی مارو۔"

3. ﴿ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا آمِنًا ﴾ (البقرة: 126)

"اسے ایک پُر امن شہر بنا دے۔"

4. ﴿ وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرٰتِ ﴾ (البقرة:26)

"اور یہاں کے باشندوں کو ہر قسم کے پھلوں کا رزق دے۔"

فعلِ امر واحد مؤنث

5. ﴿ يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰى رَبِّكِ ﴾ (الفجر: 27-28)

"اے نفس مطمئن! چل اپنے رب کی طرف"

6. ﴿ يَا مَرْيَمُ اُقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ ﴾

(آل عمران:43) "اے مریم! اپنے رب کی تابع ہو کر رہ، سجدہ کر اور جھکنے والوں کے ساتھ جھک جا۔"

فعلِ امر مُثَنّٰی

7. ﴿ اِذْهَبَا اِلٰی فِرْعَوْنَ ﴾ (طٰہٰ:43)

"تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ"

فعلِ امر جمع

8. ﴿ وَ ادْخُلُوْا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ ﴾ (یوسف: 67)

" مختلف دروازوں سے داخل ہونا۔"

9. ﴿ كُوْنُوْا قَوَّامِيْنَ بِالْقِسْطِ ﴾ (النساء:135)

" تم سب انصاف کو قائم کرنے والے بن جاؤ۔"

10. ﴿ وَ اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ﴾ (الانعام: 152)

"جب بات کہو تو انصاف کی ، چاہے معاملہ اپنے رشتہ دار ہی کا کیوں نہ ہو۔"

11. ﴿ اُعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِی خَلَقَكُمْ ﴾ (البقرة: 21)

" اپنے رب کی بندگی کرو جس نے تمہیں پیدا کیا۔"

لَامِ أَمْر کے ذریعے فِعْلِ أَمْر کی مثال

یہ تو بتایا جاچکا ہے کہ أمْر، صرف حاضر کو دیا جاتا ہے لیکن عربی زبان میں کرنا چاہیے کے مفہوم کو ادا کرنے کے لیے، مُتَکلِّم اور غَائِب سے پہلے بھی ، لَامِ أَمْر (لَامِ مَکْسُور لِ) استعمال کیا جاتا ہے اور اسے فِعْلِ مُضَارِع سے پہلے لگا کر مُضَارِع کو مَجْزُوم کر دیا جاتا ہے۔

جیسے

a۔ لِأَ فْعَلْ مجھے کرنا چاہیے۔

b۔ لِأَدْخُلْ مجھے داخل ہونا چاہیے۔

c. لِأَسْجُدْ مجھے سجدہ کرنا چاہیے۔

d. لِيَدْ خُلْ اُسے داخل ہونا چاہیے۔

اس طرح مُتَكَلِّم اور غَائِب کے لیے بھی أَمْر کے صیغے بن جاتے ہیں۔

مندرجہ ذیل چارٹ کو بغور دیکھیے

فِعْلِ مُضَارِع معروف	For Third Person فِعْلِ أَمْر غائِب کے لیے	ترجمہ فِعْلِ أَمْر
يَذْهَبُ	لِيَذْهَبْ	اُسے جانا چاہیے۔(HE)
يَذْهَبَان	لِيَذْهَبَا	اُن دونوں کو جانا چاہیے۔
يَذْهَبُوْنَ	لِيَذْهَبُوا	اُن سب کو جانا چاہیے۔
تَذْهَبُ	لِتَذْهَبْ	اُسے جانا چاہیے۔(SHE)
تَذْهَبَان	لِتَذْهَبَا	اُن دونوں کو جانا چاہیے۔
يَذْهَبْنَ	لِيَذْهَبْنَ	اُن عورتوں کو جانا چاہیے۔

For First Person

مُتَكَلِّم کے لیے

أَذْهَبُ	لِأَ ذْهَبْ	مجھے جانا چاہیے۔
نَذْهَبُ	لِنَذْهَبْ	ہمیں جانا چاہیے۔

لَامِ أَمْر کے قواعد ، فِعْلِ مَجْزُوم کے باب میں بیان کئے جاچکے ہیں۔
اب دوبارہ انہیں تازہ کر لیجیے۔

1۔ مُضَارِع سے پہلے لَامِ أَمْر (لِ مَكْسُور) لگایئے اور فِعْلِ مُضَارِع کو مَجْزُوم کیجئے۔ فِعْلِ أَمْر بن جائے گا۔ ادا کرنا چاہیے کے معنی دے گا۔

2۔ لَامِ أَمْر چونکہ حُرُوفِ جَازِمَه میں سے ہے۔ یہ نُونِ إِعْرَابِی گرادیتا ہے۔
جیسے لِتَذْهَبَا تم دونوں کو جانا چاہیے۔

3۔ لَامِ أَمْر نُونِ نِسْوَة کو برقرار رکھتا ہے۔
جیسے لِيَسْجُدْنَ ان عورتوں کو سجدہ کرنا چاہیے۔
لِتَشْكُرْنَ تم عورتوں کو شکرادا کرنا چاہیے۔

4۔ اگر فِعْل ، نَاقِص ہو (یعنی جس کے آخر میں حَرْفِ عِلّت ہو)
تو حَرْفِ عِلّت کو حذف کر دیتا ہے۔
جیسے دَعٰی ، يَدْعُ ، أُدْعُ – خَشِيَ ، يَخْشٰي ، إِخْشَ سے
لِيَخْشَ (اُسے ڈرنا چاہیے۔) لِأَخْشَ (مجھے ڈرنا چاہیے۔)

5۔ لَامِ أَمْر سے پہلے ، واؤ یا فَاء آجائے تو لَامِ أَمْر سَاكِن ہو جاتا ہے۔
لِيَكْتُبْ (اُسے لکھنا چاہیے۔) سے وَ لْيَكْتُبْ (اور اُسے لکھنا چاہیے۔)
لِيَشْهَدْ سے وَ لْيَشْهَدْ (اور اسے گواہ بننا چاہیے۔)
لِيَعْمَلْ سے فَلْيَعْمَلْ (اور اُسے عمل کرنا چاہیے۔)
لِيَعْبُدُوا سے فَلْيَعْبُدُوا (اور اُن لوگوں کو ، عبادت کرنی چاہیے۔)

سبق نمبر 116

فِعْلِ أَمْرِ ثَقِيْل اور فِعْلِ أَمْرِ أَثْقَل

1۔ لَامِ أَمْر مَكْسُور ہوتا ہے۔ (لِ)

2۔ تاکِیْد، نُون ثَقِیْلَه (نَّ) سے بھی ہوتی ہے اور نُونِ خَفِیْفَه (نْ) سے بھی۔

مندرجہ ذیل مثالوں میں، پہلے لَامِ أَمْر اور آخر میں نُونِ مُشدد یا نُونِ ساکِن لگا کر غائب اور متکلم دونوں صیغوں کو، أَمْر میں تبدیل کر دیا گیا ہے تاکہ تاکیدی مفہوم پیدا ہو۔

غائب کے لیے فعل امر For Third Person

ضَمِیر	أَمْرِ أَثْقَل	ترجمہ ثَقِیْل و أَثْقَل	أَمْرِ ثَقِیْل
هُوَ	لِيَفْعَلَنَّ	اُسے ضرور کرنا چاہیے۔	لِيَفْعَلَنْ (واحد مذکر)
هُمَا	لِيَفْعَلَانِّ	اُن دونوں کو ضرور کرنا چاہیے۔	------
هُمْ	لِيَفْعَلُنَّ	اُن سب کو ضرور کرنا چاہیے۔	لِيَفْعَلُنْ (جمع مذکر)
هِيَ	لِتَفْعَلَنَّ	اُس کو ضرور کرنا چاہیے۔	لِتَفْعَلَنْ (واحد مؤنث)
هُمَا	لِتَفْعَلَانِّ	اُن دونوں کو ضرور کرنا چاہیے۔	------
هُنَّ	لِيَفْعَلْنَانِّ	اُن سب کو ضرور کرنا چاہیے۔	------

مُتَکَلِّم کے لیے For First Person

أَنَا	لِأَفْعَلَنَّ	مجھے ضرور کرنا چاہیے۔	لِأَفْعَلَنْ
نَحْنُ	لِنَفْعَلَنَّ	ہمیں ضرور کرنا چاہیے۔	لِنَفْعَلَنْ

لامِ تاکید کے ساتھ ، فِعلِ مُستقبل

1۔ لامِ تاکید 'مفتوح' ہوتا ہے۔اور فِعلِ مُضارِع سے پہلے لگایا جاتا ہے۔

2۔ لامِ تاکید مستقبل کا معنی دیتا ہے۔ (حال کے معنی ختم ہو جاتے ہیں۔)

III Person غائب ضمیر مُضارِع أثقل		أثقل وثقیل کا اُردو ترجمہ	مُضارِع ثقیل
هو	لَيَفْعَلَنَّ	وہ ضرور کرے گا۔	لَيَفْعَلَنْ
هما	لَيَفْعَلَانِّ	دونوں ضرور کریں گے۔	------
هم	لَيَفْعَلُنَّ	وہ سب ضرور کریں گے۔	لَيَفْعَلُنْ
هي	لَتَفْعَلَنَّ	وہ ضرور کرے گی۔	لَتَفْعَلَنْ
هما	لَتَفْعَلَانِّ	وہ دونوں ضرور کریں گی۔	------
هنَّ	لَيَفْعَلْنَانِّ	وہ سب ضرور کریں گی۔	------

Ist Person متکلم

أنَا	لَأَفْعَلَنَّ	میں ضرور کروں گا۔	لَأَفْعَلَنْ
نَحْنُ	لَنَفْعَلَنَّ	ہم ضرور کریں گے۔	لَنَفْعَلَنْ

IInd Person حاضر

أنْتَ	لَتَفْعَلَنَّ	تم ضرور کرو گے۔	لَتَفْعَلَنْ
أنْتما	لَتَفْعَلَانِّ	تم دونوں ضرور کرو گے۔	------
أنْتم	لَتَفْعَلُنَّ	تم سب ضرور کرو گے۔	لَتَفْعَلُنْ
أنْتِ	لَتَفْعَلِنَّ	تم ضرور کرو گی۔	لَتَفْعَلِنْ
أنْتنَّ	لَتَفْعَلْنَانِّ	تم سب ضرور کرو گی۔	------

سبق نمبر 117

The Negative Imperative Verb

فِعْلِ نَہِی کی تین قسمیں

1. فِعْلِ نَہِی کی تین قسمیں ہیں	واحد مذکر	واحد مؤنث	مُثَنّٰی	جمع مذکر	جمع مؤنث
a۔ فِعْلِ نَہِی معْرُوف جیسے	لَا تَضْرِبْ	لَا تَضْرِبِی	لَا تَضْرِبَا	لَا تَضْرِبُوْا	لَا تَضْرِبْنَ
b۔ فِعْلِ نَہِی أثْقَل جیسے	لَا تَضْرِبَنَّ	لَا تَضْرِبِنَّ	لَا تَضْرِبَانِّ	لَا تَضْرِبُنَّ	لَا تَضْرِبْنَانِّ
c۔ فِعْلِ نَہِی ثَقِیْل جیسے	لَا تَضْرِبَنْ	لَا تَضْرِبِنْ	---	لَا تَضْرِبُنْ	---

2۔ فِعْلِ نَہِی ثَقِیْل اور فِعْل أثْقَل دونوں سے ، جملے میں نَہِی مُؤکَّدْ کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔یعنی مستقبل کے لیے منفی تاکید ہوتی ہے۔

3۔ لَامْ کَلْمِے پر زَبَر ، واحد مذکر کی (لَا تَضْرِ بَنْ) ،
لَامْ کَلْمِے پر زِیرْ ، واحد مؤنث کی (لَا تَضْرِ بِنْ) اور
لَامْ کَلْمِے پر پیْش ، جمع مذکر کی (لَا تَضْرِ بُنْ) علامت ہوتی ہے۔

فِعْل نَہِی کی تین قسمیں

صیغۂ حاضر کے لیے نَہِی For Second Person

1۔ لائے نَہِی (لاَ) ، فِعْل کو مَجْزُوم کرتا ہے۔

2۔ لائے نَہِی (لاَ) ، نُون إِعْرَابِي کو گرادیتا ہے۔

3۔ لائے نَہِی (لاَ) ، نُون ضَمِیر یعنی نُون نِسْوَۃ کو بر قرار رکھتا ہے۔

4۔ آخر میں نُونِ مُشَدَّد لگا کر یا نُونِ ساکِن لگا کر تاکید کا مفہوم پیدا کیا جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل 'جدْوَل' کا بغور جائزہ لیجئے۔

فِعل نہی کی تین قسمیں

ضَمِیر	مُضَارِع معروف	نَہِی مَعْرُوف پہلی قسم	نَہِی أَثْقَل دوسری قسم	نَہِی ثَقِیْل تیسری قسم	مُضَارِع اور نَہِی کا فرق
أَنْتَ	تَضْرِبُ	لَا تَضْرِبْ	لَا تَضْرِبَنَّ	لَا تَضْرِبَنْ	----
أَنْتُمَا	تَضْرِبَانِ	لَا تَضْرِبَا	لَا تَضْرِبَانِّ	–	نونِ اعرابی گر گیا
أَنْتُمْ	تَضْرِبُونَ	لَا تَضْرِبُوْا	لَا تَضْرِبُنَّ	لَا تَضْرِبُنْ	نونِ اعرابی گر گیا
أَنْتِ	تَضْرِبِيْنَ	لَا تَضْرِبِي	لَا تَضْرِبِنَّ	لَا تَضْرِبِنْ	نونِ اعرابی گر گیا
أَنْتُمَا	تَضْرِبَانِ	لَا تَضْرِبَا	لَا تَضْرِبَانِّ	–	نونِ اعرابی گر گیا
أَنْتُنَّ	تَضْرِبْنَ	لَا تَضْرِبْنَ	لَا تَضْرِبْنَانِّ	–	یہ نونِ ضمیر یعنی نون نِسْوَہ ہے

صیغۂ غائب کے لیے نَہی For Third Person

عربی زبان میں ،

فِعْلِ غَائِب (Third Person) کے لیے بھی لائے نَہی استعمال کیا جاتا ہے۔

اس صورت میں وہ نہ مارے کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔

أثقل اور ثَقِیْل أمْر میں ہرگز نہیں کرنا چاہیے کا تاکیدی مفہوم پیدا ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجئے

مُضَارِع	نَہی سادہ	اُردو ترجمہ	نَہی أثقل امر	نَہی ثقیل	
ھو یَضْرِبُ	لَا یَضْرِبْ	وہ نہ مارے	لَا یَضْرِبَنَّ	لَا یضرِبَنْ	–
ھما یَضْرِبَانِ	لَا یضْرِبَا	وہ دونوں نہ ماریں	لَا یضْرِبَانّ	–	نونِ اعرابی
ھم یَضْرِبُوْنَ	لَا یَضْرِبُوْا	وہ سب نہ ماریں	لَا یَضْرِبُنَّ	لَا یَضْرِبُنْ	نونِ اعرابی
ھی تَضْرِبُ	لَا تَضْرِبِی	لڑکی نہ مارے	لَا تضْرِبِنَّ	لَا تضرِ بِنْ	نونِ اعرابی
ھما تَضْرِبَانِ	لَا تَضْرِبَا	وہ دونوں نہ ماریں	لَا تضْرِبَانّ	–	نونِ اعرابی
ھُنَّ یَضْرِبْنَ	لَا یَضْرِبْنَ	عورتیں نہ ماریں	لَا یَضْرِبْنَانّ	–	نونِ نِسْوَۃ
أنا اَضْرِبُ	لاَ أضْرِبْ	میں نہ ماروں	لَا أضْرِبَنَّ	لَا أضْرِبَنْ	–
نحنُ نَضْرِبُ	لَا نَضْرِبْ	ہم نہ ماریں	لَا نَضرِبَنَّ	لَا نَضْرِبَنْ	–

فِعْلِ نَہِی مَعْرُوف کی قرآنی مثالیں

فِعْلِ نَہِی میں ، حرْفِ نَہِی کے بعد فِعْل مَجْزُوم ہوتا ہے

1۔ ﴿ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا ﴾ (التوبة 40)

"غم نہ کر ! یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔"

2۔ ﴿ وَ لَا تَأْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ ﴾ (الانعام: 121)

"جس جانور کو اللہ کا نام لے کر ذبح نہ کیا گیا ہو، اُس کا گوشت نہ کھاؤ۔"

یہاں تَأْكُلُوْنَ مجزوم ہو کر تَأْكُلُوْا ہو گیا

3۔ ﴿ لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ ﴾ (یوسف: 67)

"تم لوگ ! ایک دروازے سے داخل نہ ہونا۔"

یہاں تَدْخُلُوْنَ مجزوم ہو کر تَدْخُلُوْا ہو گیا

4۔ ﴿ وَلَا تَقْرَبُوْا الْفَوَاحِشَ ﴾ (الانعام: 151)

"تم لوگ ! بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ"

5۔ ﴿ فَلَا يَقْرَبُوْا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ﴾ (التوبہ: 28)

" اس سال کے بعد یہ لوگ (مشرکین) مسجد حرام کے قریب پھٹکنے نہ پائیں۔"

6۔ ﴿ لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ ﴾ (الحجرات: 11)

"کوئی قوم دوسری کا مذاق نہ اُڑائے۔"

7۔ ﴿ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ﴾ (یونس: 65)

" اور اُن لوگوں کی باتیں، تمہیں رنجیدہ نہ کریں"

فِعْلِ نَہی أَثْقَل کی قرآنی مثالیں

1۔ ﴿ لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا ﴾ (ابراھیم: 42)

"تم ہرگز گمان نہ کرنا کہ اللہ غافل ہے۔"

2۔ ﴿ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتاً ﴾ (آل عمران: 169)

"جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں، اُنہیں ہرگز مُردہ نہ سمجھو۔"

3. ﴿ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ ﴾ (الاعراف:27)

"شیطان تم لوگوں کو، آزمائش میں ہرگز نہ ڈالے۔"

4. ﴿ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَ جُنُوْدُهٗ ﴾ (النمل:18)

"کہیں تم لوگوں کو، سلیمانؑ اور اُن کا لشکر کچل کر نہ رکھ دیں۔"

باب نمبر 20

سبق نمبر 118

مادَّہ ، مَصْدَر اورابواب

مادّہ

آپ پڑھ پہلے چکے ہیں کہ مادَّہ ، کسی لفظ کے أَصْلِي حُرُوف کو کہتے ہیں۔
یہ حُرُوف ہر حال میں باقی رہتے ہیں۔ انہیں حُرُوفِ اصلیہ بھی کہتے ہیں۔
جیسے "مُتَفَكِّر" میں حُرُوفِ اصلیہ ف ، ك ، ر ہیں۔

مَصْدَر

مَصْدَر کے بارے میں آپ کو علم ہے کہ کام کرنے کا نام ہے۔ جیسے
"زَرْع" کاشت کرنے کو کہتے ہیں۔مَصْدَر سے بے شمار أَفْعَال اور أَسْمَاء نکلتے ہیں۔
جیسے افعال زَرَعَ ، يَزْرَعُ ، إِزْرَعْ (بابِ فَتَحَ سے) اور
اسماء جیسے زَارِع" ، مَزْرُوع" ، مَزْرَعَة"

ابواب

آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ فِعْل ثُلاثی مُجَرد کے چھ ابواب ہیں جن کی بنیاد ، عین کلمے کی حرکت پر ہے۔اب ہم آپ کی دیگر دواہم نکتوں کی طرف رہنمائی کرنا چاہتے ہیں وہ یہ کہ ایک ہی مادّے سے مختلف ابواب ہوسکتے ہیں اور ایک ہی باب سے مختلف مَصادِر آسکتے ہیں۔

سبق نمبر 119

ایک ہی مادّے سے مختلف ابواب

عربی زبان کے طالبِ علم کو اس بات کا خاص خیال رکھنا پڑتا ہے کہ ایک ہی مادّے سے مختلف ابواب آتے ہیں اور مختلف المعانی ہوتے ہیں۔ جیسے

پہلی مثال

	مَاضِی	مُضَارِع	أَمْر	مَصْدَر	باب اور معانی
1	أَذِنَ	يَأْذَنُ	إِءْذَنْ	أَذْنٌ	بابِ سَمِعَ سے ہے۔ بمعنی سننا، اجازت دینا، آرام کرنا، کھانے کو جی چاہنا۔
2	أَذَنَ	يَأْذُنُ	أُءْذُنْ	أَذْنٌ	باب نَصَرَ سے ہے۔ بمعنی بیج کا اگنا یا کسی کے کان کو زخمی کرنا۔

دوسری مثال

1	بَصِرَ	يَبْصَرُ	إِبْصَرْ	بَصَرٌ	بابِ سَمِعَ سے ہے۔ بمعنی آنکھوں سے دیکھنا
2	بَصُرَ	يَبْصُرُ	أُبْصُرْ	بَصَارَةٌ	بابِ کَرُمَ سے ہے۔ بمعنی سمجھنا

تیسری مثال

	مَاضِی	مُضَارِع	أَمْر	مَصْدَر	باب اور معانی
1	حَسَبَ	يَحْسُبُ	أُحْسُبْ	حِسَابٌ	بابِ نَصَرَ سے ہے۔ بمعنی گنتی کرنا
2	حَسِبَ	يَحْسَبُ	إِحْسَبْ	حِسْبَانٌ	بابِ سَمِعَ سے ہے۔ بمعنی گمان کرنا
3	حَسُبَ	يَحْسُبُ	أُحْسُبْ	حَسَبٌ	بابِ کَرُمَ سے ہے۔ بمعنی خاندانی طور پر شریف و محترم ہونا

سبق نمبر 120

ایک مادّے اور ایک باب سے مختلف مَصَادِر

بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ ، مادّہ بھی ایک ہوتا ہے اور باب بھی ایک ہی ہوتا ہے۔ لیکن مَصَادِر مختلف ہوتے ہیں۔اور ہر مَصْدَر مختلفُ المعَانی ہوتا ہے۔ایسے موقعوں پر سیاق و سباق ہی رہنمائی کرتا ہے۔ عربی لُغات سے استفادہ کرنے والوں کو اس بات کا خاص خیال کرنا پڑتا ہے۔(مَصْدَر ، کے باب میں ، ہم بتا چکے ہیں کہ ایک ہی مادّے کے مختلف مَصَادِر آ سکتے ہیں اور وہ ہم معنی ہوتے ہیں لیکن یہ ہمیشہ نہیں ہوتا۔ یہ بھی بتایا جا چکا ہے کہ مَصْدَر کے 40 سے زیادہ اوزان ہیں۔اور ایک ہی مادّے سے سارے مَصْدَر نہیں آتے۔) مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

مثال نمبر 1۔ ایک ہی مادّے سے پانچ مصدر

a. خَلَفَ (مَاضِی) يَخْلُفُ (مُضَارِع) أُخْلُفْ (أَمْر) سے

1. خِلَافَة" (پہلا مَصْدَر) ہے۔(بَابِ نَصَرَ سے) بمعنی نائب یا جانشین ہونا۔

b۔ اسی مادّے اور اسی بَابِ نَصَرَ سے ، دو اور مَصْدَر ہیں

2۔ خُلْفَة" پیچھے اور بعد میں آنا 3۔ خِلْفَة" اختلاف کرنا۔

c۔ اسی مادّے سے اور اسی باب سے ، دو اور مَصْدَر ہیں

4۔ خَلاَفَة" اور 5۔ خُلُوف" جس کے معنی ہیں بے وقوف ہو جانا۔

(یہاں یہ بات یاد رہے کہ خَلَفَ، بَابِ نَصَرَ کے علاوہ بَابِ سَمِعَ اور بابِ ضَرَبَ سے بھی آتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عربی زبان کے طالب علم کو ابتداء میں بار بار لغات سے رجوع کرنا کس قدر ضروری ہے۔)

مثال نمبر 2۔ ایک ہی مادّے سے دو مصدر

a۔ بَابِ فَتَحَ میں ، ظَهَرَ ، يَظْهَرُ ، إِظْهَرْ سے ، پہلا مَصْدَر ظَهْر" ہے۔
بمعنی کسی کی پیٹھ پر مارنا۔ کسی کی پشت پناہی کرنا۔

b۔ اِسی باب اور اِسی مادّے سے ، ایک اور مَصْدَر ، ظُهُور" ہے۔
جس کے معانی چڑھنا اور ظاہر ہونا ہیں۔

مثال نمبر 3۔ ایک ہی مادّے سے دو مصدر

a۔ بَابِ نَصَرَ میں ، عَادَ ، يَعُودُ ، عُدْ سے پہلا مَصْدَر عَوْد" ہے۔
جس کے معانی پھر وہی کام کرنا ، إعادہ کرنا ، بار بار آنا ، ملاقات کے لیے جانا اور علاج کے لیے جانا ہے۔

b۔ اور اِسی باب اور اِسی مادّے سے ، دوسرا مَصْدَر ، عِيَادَة" ہے جس کے معنی ہیں ، بیمار پُرسی کرنا۔

خلاصہ

1۔ ایک ہی مادّے سے ، مختلف ابواب ہو سکتے ہیں۔
2۔ باب کے بدل جانے سے ، معنی بدل سکتے ہیں۔
3۔ ایک ہی مادّے اور ایک ہی باب سے ، مختلف مَصَادِر ہو سکتے ہیں۔
مَصَادِر کے بدل جانے سے بھی ، معنی بدل سکتے ہیں۔
4۔ مَصَادِر ، سَمَاعِی بھی ہیں اور قیاسی بھی۔
5۔ لُغَات سے اِستفادہ کرنے کے علاوہ سیاق وسباق کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے۔

سبق نمبر 121

عربی لغت سے استفادہ کیسے کیا جائے؟

عربی لُغات (Dictionaries) جسے مُعْجَم بھی کہتے ہیں ، دو قسم کی ہیں۔

1۔ پہلی قسم کی ڈکشنریوں میں ، 'مادّے کے پہلے حُرُوف کا لحاظ' کرتے ہوئے حُرُوفِ تہجی کے اعتبار سے ، سلسلہ وار مادّوں کو رکھا جاتا ہے۔

فرض کیجئے آپ کو "عَلاَّمَة" دیکھنا ہے۔اور اُس کا مادّہ (ع ل م) ہے۔تو

a۔ آپ پہلے ع کے باب میں جائیں گے۔

b۔ پھر آپ ع کے باب میں لام کی فصل ڈھونڈیں گے۔

وہاں ع ل م کا مادّہ ملے گا۔اس میں "عَلاَّمَة" کے معنی تلاش کریں گے۔

اس قسم کی ڈکشنریوں میں اَلْمُنْجِد، مِصْبَاحُ اللُّغَات، اَلْمِصْبَاحُ الْمُنِیْرُ اور مُخْتَارُ الصِّحَاح مشہور ہیں۔

آپ کے پاس، مِصْبَاحُ اللُّغات مرتبہ مولانا عبد الحفیظ صاحب بلیاویؒ یا القاموسُ الوحید مرتبہ مولانا وحید الزماں قاسمی کیرانویؒ کا ہونا لازمی ہے۔

2۔ دوسری قسم کی ڈکشنریوں میں ، الفاظ کو 'مادّے کے آخری حرف کے اعتبار' سے مرتب کیا گیا ہے۔

یعنی یہی لفظ "عَلاَّمَة" کو دیکھنا ہو تو آپ ع ل م کے مادّے کی تلاش میں۔

a۔ پہلے 'م کے باب' میں جائیں گے۔

b۔ پھر م کے باب میں سے ع کی فصل میں ڈھونڈیں گے۔

یہ دوسرا طریقہ ، القَامُوسُ المُحِيط اور لِسَانُ الْعَرْب میں اختیار کیا گیا ہے۔

علاوہ ازیں ان میں (یا) اور (و) کو ایک ہی باب میں رکھا گیا ہے

یعنی دُعَا (د ع و) اور هُدىٰ (ه د ی) ایک ہی باب میں ہیں۔

ڈکشنریوں میں ابواب کی علامتیں

فِعْلِ ثُلاثی مُجَرَّد کے چھ ابواب کی نشان دہی کے لیے ڈکشنریوں میں ، دو طریقے استعمال کئے گئے ہیں۔

جیسے نَزَلَ ہی کو لیجئے۔

1۔ پہلے طریقے میں ، نَزَلَ (ض) کے ، بعد قَوْسین میں (ض) ہوگا۔

آپ سمجھ جائیں کہ یہ بَابِ ضَرَبَ ہے اور یہ نَزَلَ ، يَنْزِلُ ، إِنْزِلْ ہوگا۔

أَبْوَاب کے مُخَفَّفَات حسبِ ذیل ہیں۔

a۔ بَابِ فَتَحَ کے لیے (ف)

b۔ بَابِ ضَرَبَ کے لیے (ض)

c۔ بَابِ نَصَرَ کے لیے (ن)

d۔ بَابِ سَمِعَ کے لیے (س)

e۔ بَابِ حَسِبَ کے لیے (ح)

f۔ بَابِ کَرُمَ کے لیے (كُ)

2۔ دوسرے طریقے میں نَزَلَ (ـِـ) کے بعد قوسین میں (ـِـ) زیر ہوگی۔ آپ سمجھ جائیں کہ یہ بَابِ ضَرَبَ ہے۔

دوسرے معنوں میں ، پہلے ثُلَاثِي مُجَرَّد کا فِعْلِ مَاضِی ، إِعْرَاب کے ساتھ لکھا جاتا ہے اور پھر قوسین میں فِعْلِ مُضَارِع کے عَيْن كَلْمِے کی حرکت لکھی جاتی ہے۔ جس سے خود بخود، باب کا تعیّن ہو جاتا ہے۔

جیسے

a۔ وَقَعَ (ـَـ) سے مراد ہے بَابِ فَتَحَ ، يَفْتَحُ

b۔ كَتَبَ (ـُـ) سے مراد ہے بَابِ نَصَرَ، يَنْصُرُ

c۔ وَلِيَ (ـِـ) سے مراد ہے بَابِ حَسِبَ ، يَحْسِبُ

d۔ بَخِلَ (ـَـ) سے مراد ہے باب سَمِعَ ، يَسْمَعُ

e۔ حَسُنَ (ـُـ) سے مراد ہے باب كَرُمَ، يَكْرُمُ

f۔ نَزَلَ (ـِـ) سے مراد ہے باب ضَرَبَ، يَضْرِبُ

باب نمبر 21

سبق نمبر 122

The Weak Verb

فعل مُعْتَلّ اور اُس کی قسمیں

1۔ 'واوٗ' (و)، 'یاء' (ی) اور 'الف' (ا) **خروفِ عِلّت** کہلاتے ہیں۔

2۔ **فعلِ صحیح** وہ فعل ہے ، جس میں کوئی حرفِ عِلّت نہ ہو۔

فِعْلِ صَحِیح کی تین قسمیں ہیں۔ سَالِم ، مَھْمُوز اور مُضَاعَفْ۔

3۔ **فِعْلِ مُعْتَل** وہ فعل ہے، جس میں کوئی حرفِ عِلّت 'واوٗ، الفٓ'، یاء، میں سے کوئی ہو۔ فِعْلِ مُعْتَل کی تین قسمیں ہیں۔ مِثَال ، أجْوَف اور نَاقِص۔

4۔ فِعْلِ مُعْتَلّ، بعض اوقات **مُرکَّب** ہوتا ہے۔ یعنی اس میں ، ایک سے زیادہ حُرُوفِ عِلّت ہوتے ہیں۔

فِعْلِ مُعْتَلّ

فِعْلِ مُعْتَل کی تین قسمیں ہیں اور ہر ایک کی دو قسمیں۔ اس طرح کُل چھ قسمیں ہو گئیں۔

1۔ **فِعْلِ مثال** وہ فعل ہے، جس کے مادّے میں 'فاء' کلمہ (پہلا حرف)، واوٗ (و) یا یاء (ی) ہو۔ مُعْتَل الفاء کو 'مثال' کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ

فعل مثال کا ماضی، فعلِ صحیح کی طرح ہوتا ہے۔

a۔ مِثَال الواوی: واؤ سے شروع ہوتا ہے۔

جیسے | و ص ل | (وَصَلَ)

b۔ مِثَال الیائی : یاء سے شروع ہوتا ہے۔

جیسے | ی ءِ س | (یَئِسَ)

2. فِعْلِ أَجْوَف وہ فعل ہے، جس کا عین کلمہ (درمیانی حرف) ، واوٗ (و) یا یاء (ی) ہو۔ چونکہ اس کا درمیانی حَرْف، حَرْف صَحِیْح سے خالی ہوتا ہے ، اِس لیے اس کو 'أَجْوَف' کا نام دیا گیا ہے۔

a۔ أَجْوَف الواوِی: درمیان میں واؤ ہوتا ہے۔

جیسے | ق و ل | (قَالَ)

b۔ أجوف الیائی : درمیان میں یاء ہوتا ہے۔

جیسے | ب ی ع | (بَاعَ)

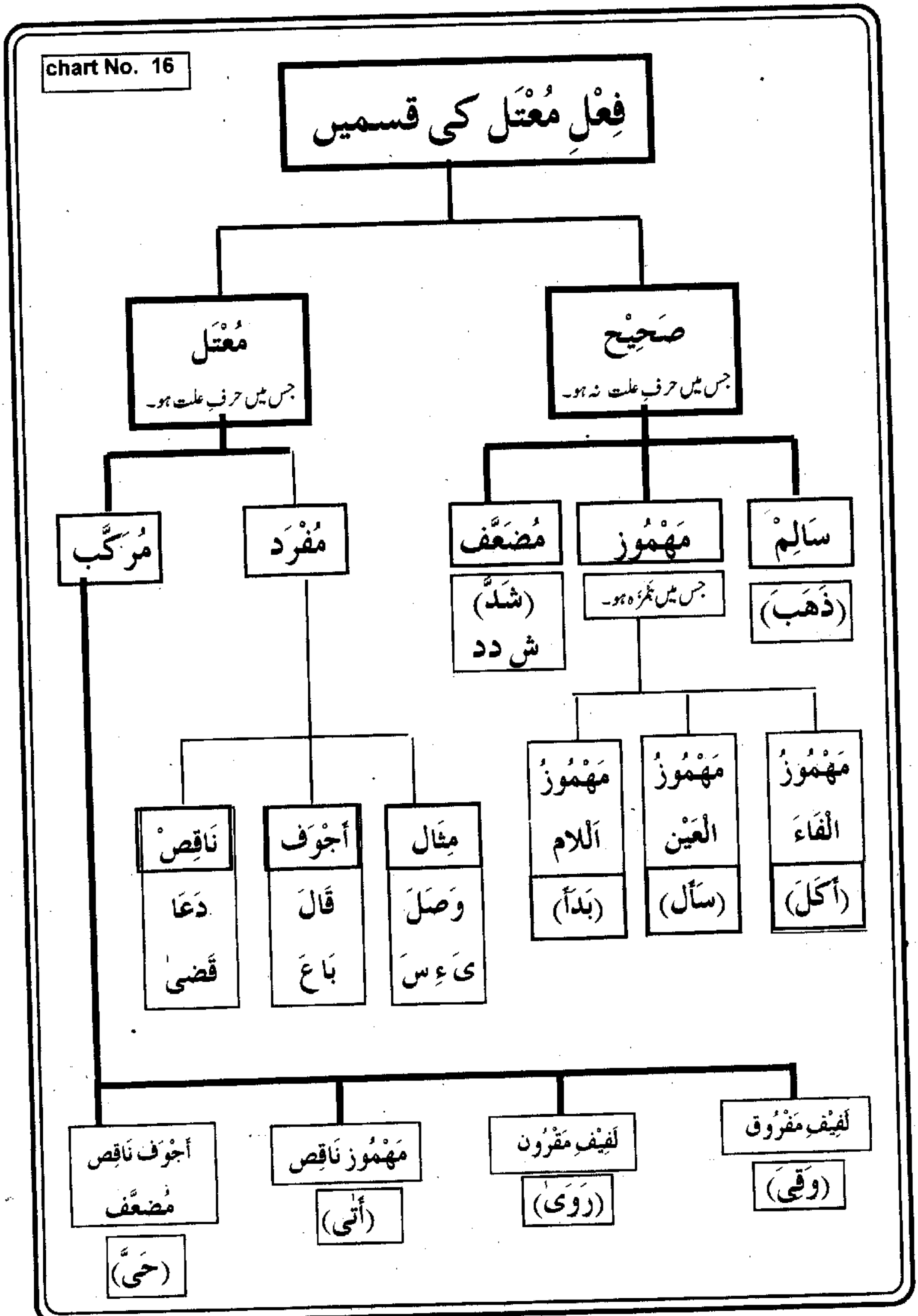
3. فِعْلِ نَاقِص وہ فعل ہے جس کے مادّے میں لام کلمہ (آخری حرف) واوٗ یا یاء ہو۔ بعض صورتوں میں اس کے آخری حرف میں کمی واقع ہوتی ہے اس لیے مُعْتَل اللاَّم ، کو 'نَاقِص' کا نام دیا گیا ہے۔

a۔ النّاقص الواوِی: مادّے کے آخر میں واؤ ہوتا ہے۔

جیسے | د ع و | (دَعَا)

b۔ النَّاقص الیائی: مادّے کے آخر میں یاء ہوتا ہے۔

جیسے | ق ض ی | (قَضٰی)


chart No. 16
فِعلِ مُعْتَل کی قسمیں
صَحِیْح
جس میں حرفِ علت نہ ہو۔
مُعْتَل
جس میں حرفِ علت ہو۔
سَالِمْ
(ذَهَبَ)
مَهْمُوز
جس میں ہمزہ ہو۔
مُضَعَّف
(شَدَّ)
ش دد
مَهْمُوز الْفَاء
(أَكَلَ)
مَهْمُوز الْعَيْن
(سَأَلَ)
مَهْمُوز اَللام
(بَدَأَ)
مُفْرَد
مُرَكَّب
مِثَال
وَصَلَ
ى ء س
أَجْوَف
قَالَ
بَاعَ
نَاقِص
دَعَا
قَضٰى
لَفِيفِ مَفْرُوق
(وَقٰى)
لَفِيفِ مَقْرُون
(رَوٰى)
مَهْمُوز نَاقِص
(أَتٰى)
أَجْوَف نَاقِص مُضَعَّف
(حَيَّ)

فِعْلِ صَحِیح

فِعْلِ صَحِیح کی تین قسمیں ہیں۔

a- سَالِمْ ، b- مَھْمُوز ، c- مُضَاعَفْ

1. فِعْلِ سَالِم وہ فعل ہے، جس کے مادّے میں ، نہ کوئی حرفِ علّت ہو ، نہ ہمزہ ہو ، نہ حرفِ مکرّر ہو۔ جیسے

ذَھَبَ ، سَبَقَ ، نَصَرَ ، ضَرَبَ ، سَمِعَ ، فَتَحَ

2. اَلْمَھْمُوز وہ فعل ہے، جس کے مادّے میں کہیں 'ھَمْزَہ' ہو۔

اس کی تین قسمیں ہیں۔

a. مَھْمُوزُ الفاءِ : پہلا حَرْف ھَمْزَہ ہوتا ہے۔

جیسے أ كَ لَ (أَكَلَ)

b. مَھْمُوزُ الْعَیْنِ : درمیانی حَرْف ھَمْزَہ ہوتا ہے۔

جیسے س َ ء َ لَ (سَأَلَ)

c. مَھْمُوزُ اللامِ: آخری حَرْف ھَمْزَہ ہوتا ہے۔

جیسے بَ دَ أَ (بَدَأَ)

3. اَلْمُضَعَّفْ یا اَلْمُضَاعَف وہ فعل ہے، جس کے مادّے میں ، کوئی حرف مکرّر ہو

جیسے شَدَّ یہاں حرف 'د' دو مرتبہ ہے۔ دراصل یہ ش د د ہے۔

فَرَّ یہاں حرف 'ر' دو مرتبہ ہے۔ دراصل یہ فَ رَ رَ ہے۔

ظَنَّ یہاں حرف 'ن' دو مرتبہ ہے۔ دراصل یہ ظَ نَ نَ ہے۔

سبق نمبر 123

مُرکَّب فِعلِ مُعْتَلّ

أفْعَالِ مُعْتَل کبھی باہم مرکب ہو جاتے ہیں۔ اس صورت میں اُن کی مندرجہ ذیل قسمیں ہوتی ہیں۔

1. **لِفِیْف مفروُق** یہ مِثَال اور نَاقِص کا مُرکَّب ہے۔یعنی اس کا پہلا اور آخری حرف ، دونوں حُرُوفِ عِلَّت ہوتے ہیں۔

جیسے **و ق ی** (وَقَیٰ – یقِی – قِ)

دونوں حروف علت ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔

درمیان میں حرف صحیح ہوتا ہے۔

2. **لِفِیْف مقْرُون** یہ 'أجْوَف' اور 'نَاقِص' کا مرکب ہے۔ یعنی اس کا درمیانی اور آخری حرف ، دونوں حُرُوفِ عِلَّت ہوتے ہیں۔

جیسے **رَ وَ ی** یرْوِی اور **قَوِیَ** یقْوَیٰ

یہاں دونوں حروف علت کے ساتھ ساتھ ہیں۔

3. **مَهْمُوز ناقص** وہ فعل ہے جس کا پہلا حرف 'هَمْزَه' اور آخری 'حَرْفْ عِلَّت' ہو۔

جیسے **أ ت ی** (أتَیٰ . یأْتِی)

4. اَجْوَفْ ناقِص مُضعَّف وہ فعل ہے جس کے بیچ کا اور آخری حرف، حرفِ علّت مکرّر ہو۔ اس کا فِعْلِ مَاضِی ، مُضعَّف کی طرح اور فِعْلِ مُضَارِع ، نَاقِص کی طرح بدلتا ہے۔

جیسے

a- **حَيَّ** (حَيَّ ، يَحْيٰى).

b- **ح َ ی ِ ی َ** (حَيِيَ ، يَحْيٰى). یہ باب سَمِعَ سے ہے

سبق نمبر 124

إِدْغَام ، تَخْفِيف اور تَعْلِيْل

یہ تو آپ جانتے ہیں کہ ، حُرُوفِ عِلَّت رکھنے والے أَفْعَال کو ، فِعْلِ مُعْتَلّ کہتے ہیں۔ اور فِعْلِ مُعْتَلّ میں ، عام قاعدوں کے خِلاف ، أَفْعَال ملتے ہیں۔ اہل زبان ، زبان کو رواں بنانے کے لیے بعض اوقات تَصَرُّفَات کرتے ہیں تاکہ تَلَفُّظ میں گرانی اور ثِقْل محسوس نہ ہو۔ عربی مدارس میں ، طلبہ کو تعلیلات اور تخفیفات کے بارے میں جس طرح سمجھایا جاتا ہے اور جس طرح پوچھا جاتا ہے اس کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بس اتنا بتا دیا جانا کافی ہے کہ اہل زبان اسے یونہی ادا کرتے ہیں۔

تَخْفِيْف

تَخْفِيْف میں هَمْزَه کو ، حَرْفِ عِلَّت سے بدل دیتے ہیں یا هَمْزَه کو حَذْف کر دیتے ہیں۔ جیسے أَخَذَ (اُس نے حاصل کیا) بَاب نَصَرَ سے فِعْل ہے۔

أَخَذَ (مَاضِی) ، يَأْخُذُ (مُضَارِع) ، خُذْ (أَمْر) ، أَخْذٌ (مَصْدَر) میں فِعْلِ أَمْر ، دراصل أُءْ خُذْ تھا۔ جسے تخفیف سے خُذْ کرلیا گیا ہے۔

أُءْ خُذْ کو رواں بنانے کے لیے ، پہلے دونوں هَمْزَة ، حَذْف کر دیئے گئے۔ اور خُذْ رہ گیا۔ یہ عمل ، تَخْفِيف کہلاتا ہے۔

تخفیف اہل زبان کا ایک فطری عمل ہے۔

إِدْغام

کسی فعل میں ، ایک حرف ، مُکرّرّ آجائے تو ، انہیں ملادیا جاتا ہے۔ جیسے فَ رَ رَ کو فرَّ کردیا گیا ہے۔ یہاں 'رَاء' دو مرتبہ آیا ہے۔ اسی طرح ، بعض اوقات دو 'ھَمْ مَخْرَج' حُرُوف کو بھی آپس میں ملادیا جاتا ہے۔ اس عمل کو بھی إِدْغام کہتے ہیں۔

بعض اوقات، إِدْغام کُھل جاتا ہے۔ جسے فَكِّ إِدْغام کہتے ہیں۔

جیسے فَنّ" کی جمع فُنُون" ہے۔ فَنّ" میں نُون دو مرتبہ ہے۔

جمع مُکَسَّر میں ، یہ إِدْغام کُھل گیا ہے۔ دو نُون الگ الگ ظاہر ہو گئے ہیں۔

إِدْغَام عُموماً ، فِعْلِ مُضاعَف میں ہوتا ہے۔

تَعْلِيْل

کسی فِعْل میں ، ایک حَرْفِ عِلّت کو ، دوسرے حَرْفِ عِلّت سے ، بدل دینے کے عمل کو تَعْلِيْل کہتے ہیں۔ علمائے صرف و نحو نے یہ وضاحتیں کی ہیں، ورنہ زبانوں میں ایک فطری ذوق ہوتا جو خود بخود تصرُّفات کر لیتا ہے۔

جیسے

a۔ قَوَلَ کو قَالَ کردیا۔ (یہاں واؤ کو أَلِف سے بدل دیا۔)

b۔ بَيَعَ کو بَاعَ کردیا۔ (یہاں یَاء کو أَلِف سے بدل دیا۔)

c۔ دَعَوَ کو دَعَا کردیا۔ (یہاں واؤ کو أَلِف سے بدل دیا۔)

d۔ رَمَيَ کو رَمٰی کردیا۔ (یہاں یَاء کو أَلِف سے بدل دیا۔)

فِعْلِ مُعْتَلّ سے متعلق ہدایات برائے مُعَلِّمِین

عام طور پر ، ہمارے اساتذہ ، صَرْف و نَحْو کی کتابوں کے اِتِّبَاع میں ، طالب علموں کو تَعْلِیْلَات کے مختلف مراحل بتاتے ہیں۔

جیسے دراصل قُلْ، اُقْوُلُ تھا۔ پھر اُقْوُلُ میں سے واؤ کو ساکن کیا۔ پھر قاف کو متحرك کیا۔ پھر همزه کو حذف کیا۔ اس طرح یہ قُلْ بن گیا۔ تو آخری یہ شکل بنی۔

طلبہ کے لیے یہ چیزیں بالکل غیر فطری ہیں۔ زبانیں ، سائنس دانوں کی تجربہ گاہوں میں نہیں بنتیں۔ بلکہ اہلِ زبان ، اپنی سہولت اور روانی کے لیے، مختلف تَصَرُّفَات کر لیتے ہیں۔ ایک اچھے استاد کا کام یہ ہے کہ وہ مختلف تَصَرُّفَات کی ، زیادہ سے زیادہ مثالیں دے کر بات سمجھائے۔ تَعْلِیْلَات اور اُن کی تحلیل کے بجائے ، اُسی وزن پر آنے والے بے شمار أَفْعَال کی مشق کروائے۔

جیسے كَانَ – يَكُونُ – كُنْ ، تَابَ – يَتُوبُ – تُبْ ،

ذَاقَ – يَذُوقُ – ذُقْ ، زَارَ – يَزُورُ – زُرْ ،

دَامَ – يَدُومُ – دُمْ ، خَاضَ – يَخُوضُ – خُضْ وغیرہ۔

دوسری اہم بات یہ کہنی ہے کہ ، استاد ، طلبہ سے گردانوں کو نہ رٹائے ، بلکہ رونما ہونے والے، تَغَيُّرَات کو ، زیادہ سے زیادہ مثالوں سے سمجھائے۔

سبق نمبر 125

فِعْلِ مِثَال

1۔ فِعْلِ مِثَال ، وہ فِعْل ہے ، جس کا فَاء کَلِمَه ، حَرْفِ عِلّت پر مشتمل ہوتا ہے جیسے وَعَدَ ، یَسُرَ ، یَقِنَ ، وَدَعَ ، وَزَرَ ، وَرِثَ وغیرہ۔

2۔ مِثَال کی دو قسمیں ہیں۔

a۔ مِثَال وَاوِی (جو واؤ سے شروع ہوتے ہیں۔) جیسے وَعَدَ

b۔ مِثَال یَائی (جو 'ی' سے شروع ہوتے ہیں)۔ جیسے یَسُرَ

قرآن مجید میں فعلِ مِثَال وَاوِی کا زیادہ استعمال ہوا ہے۔

3۔ فِعْلِ مِثَال ، زیادہ تر 'بَابِ ضَرَبَ' سے آتا ہے اور دوسرے ابواب سے ، بس ایک دو مثالیں آتی ہیں۔

4۔ فِعْلِ مِثَال میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں ہوتی ہیں۔

a۔ بابِ ضَرَبَ میں (وَعَدَ ، یَعِدُ ، عِدْ) 'واؤ' حذف کر دیا جاتا ہے۔
فعل مُضَارِع یَوْعِدُ کے بجائے یَعِدُ آتا ہے۔

b۔ فِعْلِ أَمْر میں ، هَمْزَة اور واؤ دونوں حذف کر دیئے جاتے ہیں۔
فعلِ امر ، إِوْعِدْ کے بجائے عِدْ آتا ہے۔

c۔ فِعْلِ مُضَارِع اور فِعْلِ أَمْر میں ، جو حذف ہوا ہے۔
اُس کو اچھی طرح نوٹ کریں۔

5۔ دوسرے ابواب کی تبدیلیاں حسب ذیل ہوتی ہیں :

	باب	فعل ماضی	مضارع	امر
a.	بابِ حَسِبَ	وَرِثَ	یَرِثُ	رِثْ
b.	بابِ کَرُمَ	وَحُدَ	یَوْحُدُ	حُدْ
c.	بابِ فَتَحَ	وَدَعَ	یَدَعُ	دَعْ
d.	بابِ سَمِعَ	وَجِلَ	یَوْجَلُ	إِیْجَلْ
e.	بابِ ضَرَبَ	یَمَنَ	یَیْمِنُ	مِنْ

6۔ فِعْلِ مِثَال کا مَصْدَر

فِعْلِ مِثَال سے جو دیگر 'مَصْدَر' بنتے ہیں اُن میں بھی واؤ (و) حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے وَعَدَ سے وَعْد" پہلا مَصْدَر ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا مَصْدَر عِدَة" ہوگا۔ مندرجہ ذیل چارٹ پر غور کیجئے۔ اور دونوں مصدروں کو نوٹ کیجئے۔

مادّہ	پہلا مصدر	دوسرا مصدر	معانی
و ع د	وَعْد"	عِدَة"	وعدہ کرنا
و ح د	وَحْد"	حِدَة"	اکیلا ہونا
و ج د	وَجْد"	جِدَة"	پانا
و ز ن	وَزْن"	زِنَة"	وزن کرنا
وَ س ع	وَسْع"	سِعَة"	فراخی کرنا
و س ن	وَسْن"	سِنَة"	اونگھنا
و ص ل	وَصْل"	صِلَة"	ملنا
و ع ظ	وَعْظ"	عِظَة"	نصیحت کرنا

7۔ فِعْلِ مِثَال سے اِسْم

فِعْلِ مِثَال سے اِسْمِ آلہ، اسمِ ظرف اور اسمِ مصدر ، "مِفْعَال" کے بجائے "مِيْعَال" کے وزن پر آتے ہیں اور واؤ (و) حذف ہو جاتا ہے اور یہ الفاظ بطورِ اِسْم استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے

وَعَدَ سے مِيْعَاد"	(وعدے کی جگہ)	(مِوْعَاد" کے بجائے)
وَزَنَ سے "مِيْزَان"	(وزن کرنے کا آلہ)	(مِوْزَان" کے بجائے)
وَقَتَ سے مِيْقَات"	(مقررہ وقت یا جگہ)	(مِوْقَات" کے بجائے)
وَلَدَ سے "مِيْلَاد"	(ولادت کا وقت)	(مِوْلَاد" کے بجائے)
وَثِقَ سے مِيْثَاق"	(وثیقہ، دستاویز)	(مِوْثَاق" کے بجائے)
وَرِثَ سے "مِيْرَاث"	(ترکہ)	(مِوْرَاث" کے بجائے)

8۔ فِعْلِ مِثَال سے اِسْمِ ظَرْف

فِعْلِ مِثَال سے اِسْمِ ظَرْف ، "مَفْعِل" کے وزن پر آتا ہے۔

جیسے مَوْرِد" (اترنے کی جگہ) گھاٹ

"مَوْضِع" (رکھنے کی جگہ)

مَوْقِف" (ٹھہرنے کی جگہ)

"مَوْلِد" (پیدائش کی جگہ)

مَوْسِم" (وقت - ظرفِ زمان)

9۔ اگلے صفحات میں ، ہم نے آپ کی مشق کے لیے ، فِعْلِ مِثَال کی

بہت سی مثالیں دی ہیں، جو مختلف ابواب سے ہیں۔ خالی کالموں کو ، پُر کیجئے تاکہ آپ کو ہونے والی تبدیلیوں کا اچھا خاصا علم ہو جائے۔ نئے الفاظ کے معانی یاد کیجئے۔

فِعْلِ مِثال کی مشق (بَابِ سَمِعَ سے)

معانی	مَاضِ	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
دل میں ڈرنا	وَجِلَ	يَوْجَلُ	إِيْجَلْ	وَاجِلٌ	مَوْجُولٌ	وَجَلٌ
گنجائش کرنا	وَسِعَ					سَعَةٌ
اونگھنا	وَسِنَ					سِنَةٌ
بوجھ اُٹھانا	وَقِرَ					وَقْرٌ
خشک ہونا	يَبِسَ					يُبْسٌ
قاصر رہنا۔ تھک جانا	يَتِمَ					يُتْمٌ
بیدار ہونا	يَقِظَ					يَقْظٌ

فِعْلِ مِثال کی مشق (بَابِ حَسِبَ سے)

معانی	مَاضِ	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	اَلْمَصْدَر
اعتماد کرنا	وَثِقَ					ثِقَةٌ
وارث ہونا	وَرِثَ					وِرَاثَةٌ

فِعْلِ مِثَال کی مشق (بَابِ کَرُمَ سے)

یہ بابِ کَرُمَ ہے اس کا خاص خیال رکھیے

معانی	مَاضٍ	مُضَارِع	أمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
محکم اور مضبوط ہونا	وَثُقَ	یَوْثُقُ	أُوْثُقْ	وَاثِق"	مَوْثُوق"	وَثَاقَة"
صاحب قدر و منزلت ہو جانا	وَجُهَ	یَوْجُهُ				وَجَاهَة"
تنہا رہ جانا	وَحُدَ					وَحَادَة"
ہلکا اور کم ہو جانا	یَسُرَ		أُوْسُرْ			یُسْر"

فِعْلِ مِثَال کی مشق (بَابِ فَتَحَ سے)

یہ باب فَتَحَ ہے اس کا خاص خیال رکھیے

معانی	مَاضٍ	مُضَارِع	أمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
دینا	وَهَبَ	یَهَبُ	هَبْ	وَاهِب"	مَوْهُوب"	وَهْب"
چھوڑ دینا	وَدَعَ			وَادِع"	مَوْدُوع"	وَدْع"
ترتیب سے رکھنا	وَزَعَ					وَزْع"
رکھنا - جننا	وَضَعَ					وَضْع"
گرنا، ثابت ہونا	وَقَعَ					وَقْع"

فِعْلِ مِثَال کی مشق (بَابِ ضَرَبَ سے)

معانی	مَاضی	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
وعدہ کرنا	وَعَدَ	يَعِدُ	عِدْ	وَاعِدٌ	مَوْعُودٌ	وَعْدٌ
تیز بارش	وَبَلَ	يَبِلُ	بِلْ	وَابِلٌ	مَوْبُولٌ	وَبْلٌ
میخ ٹھونکنا	وَتَدَ					وَتْدَ
حق تلفی کرنا	وَتَرَ					وَتْرٌ
مرکر گرجانا	وَجَبَ					وُجُوبٌ
پانا	وَجَدَ					وِجْدَانٌ
دھڑکنا	وَجَفَ					وَجِيفٌ
اکیلا ہونا	وَحَدَ					وَحْدَةٌ
پانی برسانا	وَدَقَ					وَدْقٌ
بوجھ اُٹھانا	وَزَرَ					وِزْرٌ
درمیان میں ہونا	وَسَطَ					وَسْطٌ
وزن کرنا	وَزَنَ					وَزْنٌ
داغ لگانا	وَسَمَ					وَسْمٌ
دائم ہونا	وَصَبَ					وُصُوبٌ
صفت کرنا	وَصَفَ					صِفَةٌ
جوڑنا	وَصَلَ					وَصْلٌ
نصیحت کرنا	وَعَظَ					وَعْظٌ

1۔ فِعْلِ مثال مَاضِی کی صرفِ کبیر

مادّہ	وَاحِدْ مذکر غائِب	مُثنی مذکر غائب	جمع مذکر غائِب	واحد مؤنّث غائِب	مثنی مؤنث غائِب	جمع مؤنث غائب
وَ ع دَ	وَعَدَ	وَعَدَا	وَعَدُوا	وَعَدَتْ	وَعَدَتَا	وَعَدْنَ
وَ جَ دَ						
وَ جَ بَ						
وَ زَ رَ						
وَ عَ ظَ						
وَ صَ لَ						
وَ زَ نَ						
وَ صَ فَ						

فِعلِ مثال مَاضِی کی صرفِ کبیر

مادّہ	وَاحِدْ مذکر حاضر	مُثنی مذکر حاضر	جمع مذکر حاضر	واحد مؤنّث حاضر	مثنی مؤنث حاضر	جمع مؤنث حاضر
و عَ دَ	وَعَدْتَ	وَعَدْتِ	وَعَدْتُمَا	وَعَدْتُنَّ	وَعَدْتُ	وَعَدْنَا
و عَ ظ						
و بَ ل						
و تَ د						
و طَ ر						
و جَ ب						
و جَ ف						
و دَ ق						
و زَ ر						
و سَ ط						
و صَ ل						
و صَ ف						
و صَ ب						
و س م						

2. فِعلِ مثال (مُضَارِع) کی مشق

مادّہ	حاضر مذکر واحد	حاضر مؤنث واحد	حاضر مثنی مذ+مث	حاضر جمع مذکر	حاضر جمع مؤنث	واحد متکلم مذ+مث	جمع متکلم مذ+مث
و ع د	تَعِدُ	تَعِدِیْنَ	تَعِدَانِ	تَعِدُوْنَ	تَعِدْنَ	أَعِدُ	نَعِدُ
و ع ظ							
و ب ل							
و ت د							
و ط ر							
و ج ب							
و ج د							
و ج ف							
و د ق							
و ز ر							
و س ط							
و ص ل							
و ص ف							
و ص ب							
وَ س َم							

فِعلِ مثال (مُضارِع) کی صرف کبیر

مادّہ	واحد مذکر غائب	مثنی مذکر غائب	جمع مذکر غائب	مؤنث واحد غائب	مُثنی مؤنث غائب	جمع مؤنث غائب
و ع د	يَعِدُ	يَعِدَانِ	يَعِدُونَ	تَعِدُ	تَعِدَانِ	يَعِدْنَ
و ج ب						
و ج د						
و ز ر						
و س ط						
و ز ن						
و ص ل						
و ص ف						
و ع ظ						
و ص ب						
و س م						
و د ق						
و ح د						
و ط ر						
و ج ف						
و ب ل						

3۔ فِعلِ أمْر (مثال) کی صرفِ کبیر

مادّہ	واحد	مثنی مذکر/مؤنث	جمع	واحد مؤنث	جمع مؤنث
و ع د	عِدْ	عِدَا	عِدُوا	عِدِی	عِدْنَ
و ع ظ					
و ب ل					
و ص ل					
و ص ف					
و ص ب					
و س م					
و ز ن					
و س ط					
و ز ر					
و د ق					
و ح د					
و ج ف					
و ج د					
و ج ب					
و ت ر					

مِثال کی قرآنی مثالیں

نیچے چار ابواب سے فعلِ مِثال کی قرآنی مثالیں درج کی جا رہی ہیں۔ان پر توجہ دیجئے۔

باب ضَرَبَ

1۔ وَزَرَ – یَزِرُ – زِرْ باب ضَرَبَ سے ہے۔ اس کا مصدر وِزْر" ہے۔
اس میں اسم فاعل وَازِر" ہے۔اور مونث اسم فاعل وَازِرَة" ہے۔
﴿ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی ﴾ (الانعام: 164)
" اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھاتا۔"
یہاں فاعل نفس محذوف ہے ، نفس عربی میں مؤنث ہےاور اردو میں مذکر۔

2۔ وَهَنَ – يَهِنُ – هِنْ باب ضَرَبَ سے ہے۔ اس کا مصدر وَهْن" ہے۔
اس مثال میں فعلِ نہی لَا تَهِنُوا استعمال کیا گیا ہے۔
﴿ لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ ﴾ (آل عمران:139)
دل شکستہ نہ ہو ، غم نہ کرو ، تم ہی غالب رہو گے۔

باب فَتَحَ

3۔ وَذِرَ – يَذَرُ – ذَرْ باب فَتَحَ سے ہے۔ اس کا مصدر وَذْر" ہے۔
﴿ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا ﴾ (نوح: 26)
میرے رب! ان کافروں میں سے کوئی زمین پر بسنے والا نہ چھوڑ۔

4۔ وَدَعَ - یَدَعُ - دَعْ باب فَتَحَ سے ہے۔ اس کا فعل امر دَعْ ہے۔

﴿ وَ دَعْ اَذاهُمْ وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللهِ ﴾ (الاحزاب: 48)

"اور ان کی اذیت رسانی کی پرواہ نہ کرو اور اللہ پر بھروسہ کرو۔"

5۔ وَهَبَ - يَهَبُ - هَبْ باب فَتَحَ سے ہے۔ اس کا فعل امر هَبْ ہے۔

﴿ فَهَبْ لِيْ مِنْ لَدُنْكَ وَلِياًّ ﴾ (مریم: 5)

تو مجھے اپنے فضل خاص سے ایک وارث عطا کر دے۔

باب حَسِبَ

6۔ وَرِثَ - يَرِثُ - رِثْ باب حَسِبَ سے ہے۔

﴿ يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوْبَ ﴾ (مریم 6)

جو میرا بھی وارث ہو اور آل یعقوب کی میراث بھی پائے۔

باب حَسِبَ کے فعل ماضی اور فعل مضارع دونوں میں عین کلمہ مکسور ہوتا ہے۔

باب سَمِعَ

7۔ يَئِسَ - يَيْئَسُ - اِيْئَسْ باب سَمِعَ سے ہے۔

نیچے کی مثال میں فعل نہی لَا تَيْئَسُوا استعمال ہوا ہے۔

﴿ لَا تَيْئَسُوا مِنْ رَوْحِ اللهِ ﴾ (یوسف: 87)

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔

يَئِسَ (ی ء س) مثال یائی مہموز العین ہے۔ عین کلمہ ہمزہ پر مشتمل ہے۔ پہلا کلمہ حرف علت ہے اس لیے یہ مثال بھی ہے۔

کچھ اور قرآنی مثالیں

وَجِلَ. یَوْجَلُ. اِیْجَلْ. باب سَمِعَ سے ہے۔اس کی مثالیں یہ ہیں۔

8- ﴿ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ ﴾ (الانفال: 2)

"جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تو ان کے دل لرز جاتے ہیں۔"

9- ﴿ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ ﴾ (الحجر: 53)

"انہوں نے کہا ڈرو نہیں"

10- ﴿ إِنَّا مِنكُمْ وَجِلُونَ ﴾ (الحجر: 52)

"ہمیں آپ سے ڈر لگتا ہے"

11- ﴿ وَ قُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ ﴾ (المومنون: 60)

"اور ان کے دل کانپتے رہتے ہیں"

وَدَّ. یَوَدُّ. باب فَتَحَ سے ہے۔

12- ﴿ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا ﴾ (النساء: 102)

"کفار اسی تاک میں ہیں"

13- ﴿ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ ﴾ (آل عمران: 30)

"جو کچھ وہ برا کام کرے گا وہ چاہے گا"

14- ﴿ يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا ﴾ (النساء: 42)

"اس روز کفار تمنا کریں گے"

-15 ﴿ وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴾ (الانشقاق: 17)

"اور رات کی قسم اور جو کچھ وہ سمیٹ لیتی ہے"

وَعَدَ . يَعِدُ . عِدْ باب ضَرَبَ سے ہے۔

-16 ﴿ اَلشَّيْطَانُ يَعِدُ كُمُ الْفَقْرَ ﴾ (البقرة: 268)

"شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے"

وَعَظَ . يَعِظُ . عِظْ باب ضَرَبَ سے ہے۔فعل امر استعمال ہوا ہے۔

-17 ﴿ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ عِظْهُمْ ﴾ (النساء: 63)

ان سے تعرض مت کرو اور انہیں سمجھاؤ

وَقَعَ . يَقَعُ . باب فَتَحَ سے ہے۔

-18 ﴿وَ يُمْسِكُ السَّمَآءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ﴾ (الحج:65)

اور وہ آسمان کو اس طرح تھامے ہوئے ہے کہ وہ زمین پر نہیں گر سکتا۔

سبق نمبر 126

فِعْلِ أَجْوَف

1۔ **فِعْلِ أَجْوَف**، وہ فِعْل ہے ، جس کا درمیانی حرف یعنی عین کَلِمَہ ، حَرْفِ عِلَّت ہو۔ جیسے قَالَ ، بَاعَ ، خَافَ ، تَابَ ، دَامَ ، طَابَ ، کَالَ

2۔ أَفْعَال أَجْوَف زیادہ تر ، 'بَابِ نَصَر (قَالَ . یقولُ . قُلْ) یا 'بَاب ضَرب (بَاعَ یَبِیْعُ . بِعْ)، سے آتے ہیں۔اور کبھی کبھار 'بابِ فَتَح 'اور 'بَابِ سَمِعَ ' سے۔

3۔ فِعْلِ أَجْوَف میں کچھ تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ اِن پر آپ کی نظر ہونی چاہیے۔

a۔ قَوَلَ ، قَالَ ہو جاتا ہے اور یَقْوُلُ ، یَقُولُ میں اور أُقْوُلْ (أَمر) ، قُلْ میں بدل جاتا ہے۔یعنی واوٗ اور ھَمْزَہ دونوں حذف ہو جاتے ہیں۔

b۔ بَیَعَ ، بَاعَ ہو جاتا ہے اور یَبْیِعُ، یَبِیْعُ میں اور اِبْیِعْ ، بِعْ میں بدل جاتا ہے۔

ہم نے آپ کی سہولت کے لیے ، باب علیحدہ کر دیئے ہیں۔ مادّہ لکھ دیا ہے۔ دو چار مثالیں حل کر دی ہیں۔ ان مثالوں کی روشنی میں ، باقی مادّوں سے آنے والے الفاظ بنایئے اور تبدیلیوں پر نظر رکھیے۔

4۔ أَجْوَف کے **إِسْمِ فَاعِل** میں ، حَرْفِ عِلَّت کے بجائے ، **هَمْزَه** آتا ہے جیسے قَائِل" ، حَائِل" ، خَائِف" ، خَائِن" ، دَائِم" ، زَائِد" ، **رَائِج"**، زَائِر" ، طَائِر" ، **قَائِم"** ، نَائِم" وغیرہ۔

أَجْوَف کا إِسْمِ مَفْعُول

5۔ أَجْوَف کا إِسْمِ مَفْعُول دو اوزان پر آتا ہے۔

a۔ مَفُول" : یعنی عین کَلِمَہ حذف ہو جاتا ہے۔

جیسے مَقُول" ، مَدُوم" ، مَنُوم" ، مَلُوم" وغیرہ

b۔ مَفِیْل" : یہ مَکْسُورُالْعَین صورتوں میں ہوتا ہے۔

جیسے مَزِیْد" ، مَبِیْع" ، مَهِیْب" ، مَطِیْر" ، مَلِیْق" وغیرہ

أَجْوَف کا إِسْمِ ظَرْف

6۔ أَجْوَف کا إِسْمِ ظَرْف ، مَفْعَل" کے بجائے مَفَال" کے وزن پر آتا ہے۔

یعنی عَین کَلِمَہ حذف ہو کر ، أَلِف سے بدل جاتا ہے۔ جیسے

مصدر سے ظرف	مصدر سے ظرف
دَور" سے مَدَار" (گھومنے کی جگہ)	زَار" سے مَزَار" (زیارت کی جگہ)
قَوْم" سے مَقَام" (ٹھہرنے کی جگہ)	کَوْن" سے مَکَان" (رہنے کی جگہ)
طَیْر" سے مَطَار" (اڑنے کی جگہ)	جَاز" سے مَجَاز" (گزرنے کی جگہ)
جَوْل" سے مَجَال" (چکر لگانے کی جگہ)	نُوْر" سے مَنَار" (روشنی کی جگہ)
أَوْل" سے مَآل" (لوٹنے کی جگہ۔ نتیجہ)	أَوْب" سے مَآب" (لوٹنے کی جگہ)

اَجْوَفْ کی قرآنی مثالیں

کانَ–یَکُونُ–کُنْ–کُونِیْ– باب نَصرَ

یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدَاً وَّ سَلَاماً (الانبیاء: 69)

''اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا۔''

نَارُ'' مونث ہے، اس لیے فعلِ امر مونث کُوْنِیْ استعمال ہوا ہے۔

قَالَ–یَقُوْلُ–قُلْ– باب نَصرَ

قُلْنَ حَاشَ لِلّٰہِ مَا ھٰذَا بَشَراً (یوسف: 31)

''وہ عورتیں پکار اٹھیں۔ حَاشَ لِلّٰہِ ! یہ شخص نہیں ہے۔''

یہ قُلْنَ فعل غائب جمع مونث ہے۔

ظَنَّ. یَظُنُّ. ظُنْ – باب نَصرَ

﴿ اِنَّہُ ظَنَّ أَنْ لَنْ یَحُوْرَ ﴾ (الانشقاق: 14)

''اس نے سمجھا تھا کہ اسے کبھی پلٹنا نہیں ہے''

ظَنَّ فعلِ ماضی ہے۔

تَابَ. یَتُوبُ. تُبْ – باب نَصرَ

﴿ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِہٖ ﴾ (المائدہ: 39)

''پھر جو ظلم کرنے کے بعد توبہ کرلے۔'' یہ تَابَ فعلِ ماضی ہے۔

﴿ وَيَتُوبَ اللّٰہُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ (الاحزاب:73)

''اور اللہ تعالیٰ مومنوں کی توبہ قبول کرے گا'' یہاں یَتُوبُ فعلِ مضارع ہے۔

﴿ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ﴾ (البقرة: 128)

"اور ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتا اور ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرما"

یہاں تُبْ فعل امر ہے۔

﴿ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ ﴾ (الرعد: 30)

"اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی میرا ملجا و ماویٰ ہے"

یہاں مَتَابِ اسم ظرف ہے۔

خَاضَ . يَخُوْضُ . خُضْ – باب نصر

﴿ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ﴾ (توبہ: 65)

"ہم تو ہنسی مذاق اور دل لگی کر رہے تھے"

یہاں نَخُوضُ فعل مضارع ہے۔

﴿ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوا ﴾ (توبہ: 69)

"تم بھی ویسی ہی بحثوں میں پڑے جیسے وہ پڑے تھے"

یہاں خُضْتُمْ فعل ماضی ہے۔

﴿ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيْثٍ غَيْرِهِ ﴾ (الانعام: 68)

"یہاں تک کہ وہ اس گفتگو کو چھوڑ کر دوسری باتوں میں لگ جائیں"

یہاں فعل مضارع يَخُوضُونَ کی وجہ سے منصوب ہو کر يَخُوضُوا بن گیا ہے۔

﴿ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِيْنَ ﴾ (المدثر: 45)

"اور ہم بھی حق کے خلاف باتیں بنانے والوں کے ساتھ مل کر باتیں بنانے لگتے تھے"

بَاعَ - يَبِيْعُ - بِعْ - باب ضَرَبَ

﴿ رِجَالٌ لاَ تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَلاَ بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ ﴾ (النور: 37)

"وہ لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔"

﴿ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمْ ﴾ (التوبة: 111)

"پس خوشیاں مناؤ اپنے سودے پر۔"

لاَنَ . يَلِيْنُ. لِنْ - باب ضَرَبَ

﴿ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللهِ لِنْتَ لَهُمْ ﴾ (آل عمران: 159)

"یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم ان لوگوں کے لیے بہت نرم مزاج واقع ہوئے ہو۔"

﴿ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُودُهُمْ وَ قُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللهِ ﴾ (الزمر: 23)

"اللہ کے ذکر کی طرف ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر راغب ہو جاتے ہیں"

﴿ وَ أَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ﴾ (سبا: 10)

"ہم نے اس کے لیے لوہے کو نرم کر دیا۔"

﴿ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ ﴾ (الحشر: 5)

"جو نرم کھجور کے درخت تم نے کاٹے"

﴿ فَقُوْلاَ لَهُ قَوْلاً لَيِّنًا ﴾ (طٰه: 44)

"تم دونوں اس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا"

غَاثَ . يغِيْثُ . غِثْ – باب ضَرَبَ

﴿ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ ﴾ (یوسف: 49)

" اس کے بعد ایک سال ایسا آئے گا جس میں بارش سے لوگوں کی فریاد رسی کی جائے گی"

طَابَ . يَطِيْبُ . طِبْ – باب ضَرَبَ

﴿ فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ ﴾ (النساء: 3)

"تو نکاح کر لو ان عورتوں سے جو تم کو پسند آئیں"

﴿ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِيْنَ ﴾ (الزمر: 73)

"سلام ہو تم پر ، بہت اچھے رہے ، داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ کے لیے"

﴿ فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ ﴾ (النساء: 4)

" البتہ اگر وہ عورتیں خود اپنی خوشی سے کچھ حصہ (مہر کا معاف کر دیں)"

خَافَ–يَخَافُ–خَفْ – باب فَتَحَ

﴿ لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى ﴾ (طٰه 68)

"مت ڈر ! تو ہی غالب رہے گا۔"

﴿ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ﴾ (الرحمن: 46)

"اور ہر اس شخص کے لیے ، جو اپنے رب کے حضور پیش ہونے کا خوف رکھتا ہو ، دو باغ ہیں"

﴿ لَا تَخَافَا إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَ أَرَى ﴾ (طٰه: 46)

"تم دونوں ڈرو مت ، میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔ میں سب کچھ سن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں"

﴿ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَخَافُ وَعِيْدِ ﴾ (ق: 45)

"بس تم اس قرآن کے ذریعے سے ، ہر اس شخص کو نصیحت کر دو، جو میری تنبیہ سے ڈرے"

نَالَ-يَنَالُ-نَلْ- باب فَتَحَ

﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ﴾ (آل عمران: 92)

"تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی عزیز چیزیں راہ خدا میں خرچ نہ کرو۔"

فِعْلِ أَجْوَف کی مشق

نمبر	باب	مَاضِی	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	المَصْدَرُ
1۔	بَابِ نَصَرَ سے	قَالَ	يَقُولُ	قُلْ	قَائِلٌ	مَقُولٌ	قَوْلٌ
2۔	بَابِ ضَرَبَ سے	بَاعَ	يَبِيعُ	بِعْ	بَائِعٌ	مَبِيعٌ	بَيْعٌ
3۔	بَابِ فَتَحَ سے	خَافَ	يَخَافُ	خَفْ	خَائِفٌ	مَخُوفٌ	خَوْفٌ
4۔	بَابِ سَمِعَ سے	عَوِجَ	يَعْوَجُ	إِعْوَجْ	عَائِجٌ	مَعُوجٌ	عِوَجٌ

فِعْلِ أَجْوَف کی مشق (بَابِ فَتَحَ سے)

معانی	مَاض	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
	خَافَ	يَخَافُ	خَفْ	خَائِفٌ	مَخُوفٌ	خَوْفٌ
واپس ہونا، لوٹنا	حَارَ					حَيْرَانٌ
ہٹنا ، علیحدہ ہونا	زَالَ					زَوَالٌ
قریب ہونا ارادہ کرنا	كَادَ					كَوْدٌ
سونا	نَامَ					نَوْمٌ

فِعْلِ أَجْوَف کی مشق (بَابِ سَمِعَ سے)

معانی	مَاض	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
ٹیڑھا ہونا	عَوِجَ					عِوَجٌ

فِعلِ أجْوَف کی مشق (بَابِ نَصَرَ سے)

معانی	مَاضی	مُضَارِع	أمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
کہنا	قَالَ	يَقُولُ	قُلْ	قَائِلٌ	مَقُولٌ	قَوْلٌ
ضائع ہونا ، ہلاک ہونا	بَارَ					بَوْرٌ
توبہ کرنا	تَابَ					تَوْبٌ
چیرنا ، پھاڑنا	جَابَ					جَوْبٌ
زیادتی کرنا ، پھر جانا	جَارَ					جَوْرٌ
منظور ہونا، آگے گزر جانا	جَازَ					جَوْزٌ
تلاش کرنا	جَاسَ					جَوْسٌ
بھوکا ہونا	جَاعَ					جَوْعٌ
واپس ہونا	حَارَ					حَوْرٌ
سال گزر جانا، حائل ہونا	حَالَ					حَوْلٌ
غوطہ لگانا	خَاضَ					خَوْضٌ
خیانت کرنا	خَانَ					خَوْنٌ
گھومنا	دَارَ					دَوْرٌ
جاری رہنا	دَامَ					دَوْمٌ
چکھنا	ذَاقَ					ذَوْقٌ
دل میں ڈرنا	رَاعَ					رَوْعٌ
زیارت کرنا	زَارَ	يَزُوْرُ				زَوْرٌ
ہانکنا	سَاقَ					سَوْقٌ
بیچنے اور خریدنے کی پیش کش کرنا	سَامَ					سَوْمٌ
اٹھنا / پھیلنا	ثَارَ					ثَوْرٌ

فِعلِ أجْوَف کی مشق (بَابِ ضَرَبَ سے)

معانی	مَاض	مُضَارِع	أمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
بیچنا	بَاعَ	يَبِيْعُ	بِعْ	بَائِعٌ	مَبِيْعٌ	بَيْعٌ
مائل ہونا	مَالَ					مَيْلٌ
زادِراہ، تیار کرنا	مَارَ					مَيْرٌ
نیچے سے ہلا کر گرانا	هَالَ					هَيْلٌ
نرم ہونا	لَانَ					لِيْنٌ
غلّہ ماپنا	كَالَ					كَيْلٌ
تدبیر کرنا	كَادَ					كَيْدٌ
قیلولہ کرنا	قَالَ					قَيْلُولَةٌ
پانی بہہ جانا	فَاضَ					فَيْضٌ
غائب ہو جانا	غَابَ					غَيْبٌ
بارش برسانا	غَاثَ					غَيْثٌ
غصہ دلانا	غَاظَ					غَيْظٌ
مفلس ہونا	عَالَ					عَيْلٌ
زندگی بسر کرنا	عَاشَ					عَيْشٌ
اُڑنا	طَارَ					طَيْرٌ
پاک ہونا حلال ہونا	طَابَ					طَيْبٌ
تنگ ہونا	ضَاقَ					ضَيْقٌ

1۔ فِعْلِ أَجْوَف (مَاضِی) کی صرف کبیر

جمع متکلم مذ/مث	مذکر مُثنٰی غائِب	جمع مؤنث غائِب	جمع مذکر غائِب	مذکر مُثنٰی غائب	واحِدْ مذکر غائِب	مادّہ
قُلْنَ	قَالَتَا	قَالَتْ	قَالُوا	قَالاَ	قَالَ	ق و ل
						ب و ر
						ت و ب
						ج و ب
						ج و ر
						ج و ز
						ج و ع
بِعْنَ	بَاعَتَا	بَاعَتْ	بَاعُوا	بَاعَا	بَاعَ	ب ی ع
						م ی ل
						ك ی ل
						ك ی د
						ق ی ل
						غ ی ث
						غ ی ظ
						ع ی ش

فِعْلِ أَجْوَف مَاضِی کی صرفِ کبیر

مادة	حاضر واحد مذکر	حاضر واحد مؤنث	حاضر مثنی مذ+مث	حاضر جمع مذکر	حاضر جمع مؤنث	واحد متکلم مذ+مث	جمع متکلم مذ+مث
ق و ل	قُلْتَ	قُلْتِ	قُلْتُمَا	قُلْتُمْ	قُلْتُنَّ	قُلْتُ	قُلْنَا
س و ق							
ز و ر							
ر و ع							
ذ و ق							
د و م							
خ و ن							
خ و ض							
ب ی ع	بِعْتَ	بِعْتِ	بِعْتُمَا	بِعْتُمْ	بِعْتُنَّ	بِعْتُ	بِعْنَا
ض ی ق							
ط ی ب							
ط ی ر							
ع ی ش							
م ی ل							

2 فِعْلِ أَجْوَف (مُضَارِع) کی صرفِ کبیر

مادّہ	حاضر واحد مذکر	حاضر واحد مؤنث	حاضر مثنی مذ+مث	حاضر جمع مذکر	حاضر جمع مؤنث	واحد متکلم مذ+مث	جمع متکلم مذ+مث
ق و ل	تَقُولُ	تَقُولِيْنَ	تَقُولَانِ	تَقُولُونَ	تَقُلْنَ	أَقُولُ	نَقُولُ
ب و ر							
ت و ب							
ج و ب							
ج و ر							
ج و ز							
ح و ل							
د و م							
ب ی ع	تَبِيْعُ	تَبِيْعِيْنَ	تَبِيْعَانِ	تَبِيْعُونَ	تَبِعْنَ	أَبِيْعُ	نَبِيْعُ
م ی ل							
م ی ر							
ه ی ل							
ل ی ن							
ك ی ل							

فِعلِ أجْوَف (مُضَارِع) کی صرفِ کبیر

مادّه	واحد مذکر غائب	مثنی مذکر غائب	جمع مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	مثنی مؤنّث غائب	جمع مؤنث
ق و ل	يَقُولُ	يَقُولَانِ	يَقُولُونَ	تَقُولُ	تَقُولَانِ	يَقُلْنَ
س و ق						
ز و ر						
ذ و ق						
د و م						
د و ر						
أ و ن						
ح و ل						
ق و ل						
ب ی ع	يَبِيعُ	يَبِيعَانِ	يَبِيعُونَ	تَبِيعُ	تَبِيعَانِ	يَبِعْنَ
م ی ل						
م ی ر						
ك ی ل						
ق ی ل						
ك ی د						
غ ی ب						

3۔ فِعْلِ أَجْوَف (أَمْر) کی صرفِ کبیر

مادّہ	واحد مذکر	واحد مؤنث	جمع مذکر	مُثنی مذکر مؤنث	جمع مؤنث
ق و ل	قُلْ	قُولِي	قُولُوا	قُولَا	قُلْنَ
ب و ر					
ت و ب					
ج و ب					
ج و ر					
ج و ز					
د و م					
ز و ر					
ب ی ع	بِعْ	بِيْعِي	بِيْعُوا	بِيْعَا	بِعْنَ
ك ی ل					
ق ی ل					
غ ی ب					
غ ی ث					
ع ی ل					
ع ی ش					
ط ی ر					

سبق نمبر 127

فِعْلِ نَاقِصْ

1۔ فِعْلِ نَاقِصْ، وہ فِعْل ہے ، جس کا آخری حَرْف یعنی ' لاَم کَلِمَة ' حَرْفِ عِلَّت ہو۔

جیسے دَعَا ، ھَدٰی ، خَشِيَ۔

چونکہ اِس میں نقص (کمی) ہوتا ہے۔اس لیے اِس کا نام نَاقِصْ رکھا گیا ہے۔

2۔ نَاقِصْ کے أَفْعَال ، زیادہ تر ، بَابِ نَصَرَ سے آتے ہیں۔ قرآنِ مجید میں یہ زیادہ استعمال ہوئے ہیں۔اس کے بعد ، بَابِ ضَرَبَ سے اور پھر بَاب سَمِعَ سے۔

3۔ نَاقِص کے أَفْعَال بَابِ کَرُمَ ، بَابِ حَسِبَ اور بَابِ فَتَحَ سے بہت کم آتے ہیں۔

4۔ فِعْلِ نَاقِصْ کا فَاعِل ، فَاعٍ کے وزن پر آتا ہے۔یاء (ی) حذف ہوجاتی ہے۔ جیسے :

بَاقٍ (اَلْبَاقِي) باقی رہنے والا ، قَاضٍ (اَلْقَاضِي) فیصلہ کرنے والا

مَاضٍ (اَلْمَاضِي) گزر جانے والا ، مَاشٍ (اَلْمَاشِي) چلنے والا وغیرہ

فاعٍ کی جمع فُعَاة" کے وزن پر آتی ہے۔جیسے : قَاضٍ (جمع قُضَاة") ، غَازٍ (جمع غُزَاة") ، وَالٍ (جمع وُلَاة") ، عَاصٍ (جمع عُصَاة") ،

5۔ فِعْلِ نَاقِصْ کے مُضَارِع کے اوزان یہ ہیں۔

a- بَابِ نَصَرَ میں یَفْعُو کے وزن پر (دَعَا ، یَدْعُو) ،

b- بَابِ سَمِعَ اور فَتَحَ میں ، یَفْعَی کے وزن پر (خَشِيَ ، یَخْشَی) ،

c- بَابِ ضَرَبَ میں یَفْعِي کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے بَغَی ، یَبْغِي

6۔ فِعْلِ نَاقِصْ کے أَمْر میں ، آخری حَرْفِ عِلَّت حذف ہو جاتا ہے۔

جیسے اُدْعُ ، اِخْشَ ، اِمْشِ ، اُتْلُ ، اِرْمِ ، اِسْقِ ، اِغْنِ وغیرہ۔

7۔ فِعْلِ نَاقِصْ سے ، اِسْمِ ظَرْف ، مَفْعَل" کے وزن پر " مَفْعَی" آتا ہے۔

جیسے مَأْوٰی ، مَرْجَی ، مَدْعَی ، مَبْنَی ، مَثْوٰی ، مَرْعَی (چراگاہ)

8۔ فِعْلِ نَاقِصْ سے ، اِسْمِ آلہ ، مِفْعَل" کے وزن پر " مِفْعَی" آتا ہے۔

جیسے مِدْعَی ، مِبْنَی وغیرہ۔

9- فِعْلِ نَاقِصْ سے ، اسم تفضیل (مذکر) اَدْعَی ، اَدْعَیَانِ ، اَدْعَوْنَ ،

اسم تفضیل (مونث) دُعْیَ ، دُعْیَیَانِ ، دُعْیَیَات". کے وزن پر آتے ہیں۔

10۔ مشق کے لیے ہم نے ، ابواب علیحدہ کر کے ، بہت سی مثالیں دے دی ہیں تاکہ طالب علم کو نئے الفاظ کا علم ہو جائے اور تبدیلیوں پر مہارت بھی حاصل ہو جائے۔

11- ناقص کا فِعْلِ مجزوم ، یَدْعُ کے وزن پر آتا ہے۔

جیسے لم یَدْعُ ، لم یَبْلُ ، لم یَتْلُ ، لم یَخْلُ

12- ناقص کا فِعْلِ منصوب ، یَدْعُوَ کے وزن پر آتا ہے۔

جیسے لَنْ یَدْعُوَ ، لَنْ یَبْلُوَ ، لَنْ یَتْلُوَ ، لَنْ یَخْلُوَ

فِعلِ نَاقِص کی مشق (بَابِ نَصَرَ سے)

اَلْمَصْدَر	مَفْعُول	فَاعِل	أمْر	مُضَارِع	مَاضٍ	معانی
"دُعَاء"	"مَدْعُوّ"	دَاعٍ	اُدْعُ	يَدْعُو	دَعَا	پکارنا
"بُدُوّ"					بَدیٰ	ظاہر ہونا
"بَلَاء"					بَلَا	آزمانا
"تُلُوّ"					تَلَا	پیچھے چلنا
"تِلَاوَة"					تَلَا	پڑھنا
"جَلَاء"					جَلَا	ملک سے نکلنا
"خَطْو"					خَطَا	چلنا
"خَلَاء"					خَلَا	خالی ہونا
"دَحْي"					دَحَا	ڈھیلا پڑنا۔ پھیلانا
"دَنَاوَة"					دَنَا	نزدیک ہونا
"ذَرْو"					ذَرَا	ہوا میں بکھیر دینا
"رَبْو"					رَبَا	بڑھنا
"رَجَاء"					رَجَا	امید رکھنا
"زَكَاء"					زَكَا	بڑھنا، اہل ہونا
"سَهْو"					سَهَا	غافل ہو جانا
"شَهْوَة"					شَهَا	خواہش کرنا

فِعْلِ نَاقِصْ کی مشق (بَابِ ضَرَبَ سے)

معانی	مَاضِ	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	اَلْمَصْدَر
ہدایت دینا	ھَدٰی	یَهْدِی	إِهْدِ	هَادٍ	مَهْدِيٌّ	هَدْيٌ
اعتدال سے ہٹنا	بَغٰی					بَغْيٌ
رونا	بَکٰی					بُكَاءٌ
تعمیر کرنا	بَنٰی					بِنَايَةٌ
جاری ہونا - چلنا	جَرٰی					جَرْيٌ
پورا بدلہ دینا	جَزٰی					جَزَاءٌ
گناہ کرنا۔ میوہ توڑنا	جَنٰی					جِنَايَةٌ
حمایت کرنا	حَمٰی					حِمَايَةٌ
جاننا	دَرٰی					دِرَايَةٌ
پھینکنا ، تیر چلانا	رَمٰی					رِمَايَةٌ
زنا کرنا	زَنٰی					زِنَاءٌ
رات کا سفر کرنا	سَرٰی					سِرَايَةٌ
بیچنا	شَرٰی					شِرَاءٌ
بیماری دور کرنا	شَفٰی					شِفَاءٌ
نافرمانی کرنا	عَصٰی					عِصْيَانٌ
پانی پلانا	سَقٰی					سَقْيٌ
حکم دینا۔ فیصلہ دینا	قَضٰی					قَضَاءٌ

فِعْلِ نَاقِصْ کی مشق (بَابِ سَمِعَ سے)

معانی	مَاضِ	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	اَلْمَصْدَر
ڈرنا ، ناپسند کرنا	خَشِيَ	يَخْشٰى	إِخْشَ	خَاشٍ	مَخْشِيٌّ	خَشْيَةٌ
امیر ہونا	غَنِيَ					غَنَاءٌ
باقی رہنا	بَقِيَ					بَقَاءٌ
ننگے پاؤں چلنا	حَفِيَ					حَفًا
گرم ہونا	حَمِيَ					حَمْيٌ
ذلیل ہونا	خَزِيَ					خِزْيَةٌ
چھپانا	خَفِيَ					خِفْيَةٌ
آسودہ ہونا	رَخِيَ					رَخَاءٌ
ہلاک ہونا	رَدِيَ					رَدًى
راضی ہونا	رَضِيَ					رِضْوَانٌ
چڑھنا	رَقِيَ					رُقِيٌّ
بدحال ہونا،	شَقِيَ					شَقَاءٌ
آگ میں بھونا جانا	صَلِيَ					صَلًى
ننگا ہونا	عَرِيَ					عُرْيَةٌ
بلند ہونا	عَلِيَ					عَلَاءٌ
اندھا ہونا	عَمِيَ					عَمًى

1۔ فِعْلِ نَاقِصْ (مَاضِی) کی صرفِ کبیر

مادّہ	وَاحِدْ مذکر	غائب مُثنی مذکر	غائب جمع مذکر	غائب واحد مؤنّث	غائب مثنی مؤنث	جمع مؤنث غائب
د ع و	دَعَا	دَعَوَا	دَعَوْا	دَعَتْ	دَعَتَا	دَعَوْنَ
ب ل و						
د ن و						
ز ك و						
ش ك و						
ت ل و						
آ ل و						
ر ب و						
ر م ی	رَمَی	رَمَیَا	رَمَوْا	رَمَتْ	رَمَتَا	رَمَیْنَ
ہ د ی						
ب غ ی						
ب ك ی						
ج ز ی						
س ق ی						
ع ص ی						

2- فِعْلِ نَاقِصْ مَاضِی کی صرف کبیر

مادّہ	حاضر واحد مذکر	حاضر واحد مؤنث	حاضر مثنی مذ+مث	حاضر جمع مذکر	حاضر جمع مؤنث	واحد متکلم مذ+مث	جمع متکلم مذ+مث
د ع و	دَعَوْتَ	دَعَوْتِ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُمْ	دَعَوْتُنَّ	دَعَوْتُ	دَعَوْنَا
ب ل و							
ت ل و							
آ ل و							
د ن و							
ر ب و							
ز ك و							
ر م ی	رَمَيْتَ	رَمَيْتِ	رَمَيْتُمَا	رَمَيْتُمْ	رَمَيْتُنَّ	رَمَيْتُ	رَمَيْنَا
ه د ی							
ب غ ی							
ب ق ی							
ج ز ی							
ع ص ی							
س ق ی							

2. فِعْلِ نَاقِصْ (مُضَارِع) کی صرفِ کبیر

مادّہ	حاضر واحد مذکر	حاضر واحد مؤنث	حاضر مثنی مذ+مث	حاضر جمع مذکر	حاضر جمع مؤنث	واحد متکلم مذ+مث	جمع متکلم مذ+مث
د ع و	تَدْعُوْ	تَدْعِيْنَ	تَدْعُوَانِ	تَدْعُوْنَ	تَدْعُوْنَ	أَدْعُوْ	نَدْعُو
ب ل و							
ت ل و							
أ ل و							
د ن و							
ر ب و							
ز ك و							
ر م ی	تَرْمِي	تَرْمِيْنَ	تَرْمِيَان	تَرْمُوْنَ	تَرْمِيْنَ	أَرْمِي	نَرْمِي
ه د ی							
ب غ ی							
ز ن ی							
ب ك ی							
ج ز ی							

فِعْلِ نَاقِص مُضَارِع کی صرف کبیر

مادّہ	واحد غَائِب	مثنی غَائِب	جمع غَائِب	مؤنث غَائِب	مُثنی غَائِب	جمع مؤنث
د ع و	یَدْعُو	یَدْعُوَانِ	یَدْعُوْنَ	تَدْعُوْ	تَدْعُوَانِ	یَدْعُوْنَ
ب د و						
ج ف و						
ج ل و						
خ ط و						
د ح و						
ذ ر و						
ر ب و						
ش ہ و						
ر م ی	یَرْمِیْ	یَرْمِیَانِ	یَرْمُوْنَ	تَرْمِیْ	تَرْمِیَانِ	یَرْمِیْنَ
ہ د ی						
ب غ ی						
ب ك ی						
ج ر ی						
ج ز ی						

3. فِعْلِ نَاقِصْ أمْر کی صرف کبیر

مادّہ	واحد مذکر	واحد مؤنث	جمع مذکر	مُثنی مذکر/مؤنث	جمع مؤنث
د ع و	أُدْعُ	اُدْعِي	أُدْعُوا	أُدْعُوا	أُدْعُوْنَ
ب د و					
ب ل و					
ت ل و					
ج ف و					
خ ل و					
د ن و					
ر ب و					
ر ج و					
ر م ی	إِرْمِ	إِرْمِيْ	إِرْمُوْا	إِرْمِيَا	إِرْمِيْنَ
ہ د ی					
ب غ ی					
ب ق ی					
ز ن ی					
ش ر ی					

ناقص کی قرآنی مثالیں

دَعَا . يَدْعُو . أُدْعُ . باب نَصَرَ

-1 ﴿ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ ﴾ (آل عمران: 38)

"یہ حال دیکھ کر زکریاؑ نے اپنے رب کو پکارا"

یہاں فعلِ ماضی دَعَا استعمال ہوا ہے۔

-2 ﴿ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِي ﴾ (البقرة: 186)

"پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے، میں اس کی پکار سنتا اور جواب دیتا ہوں"

اس مثال میں دعوة، مصدر ہے۔ الداعی ، اسم فاعل ہے۔ اور دعا فعل ماضی ہے۔

-3 ﴿ فَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ﴾ (الزمر: 49)

" یہی انسان جب ذرا سی مصیبت اسے چھو جاتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے"

-4 ﴿ فَلَمَّا أَثْقَلَتْ دَعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا ﴾ (الاعراف : 189)

" پھر وہ جب بوجھل ہو گئی تو دونوں نے مل کر اپنے رب سے دعا کی"

یہاں مثنیٰ فعلِ ماضی دَعَوَا استعمال ہوا ہے۔

-5 ﴿ إِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ﴾ (العنکبوت: 65)

"جب یہ لوگ کشتی پر سوار ہوتے ہیں ، تو اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کر کے اس سے دعا مانگتے ہیں"

-6 ﴿ قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَ نَهَارًا ﴾ (نوح: 5)

" حضرت نوحؑ نے کہا ! اے میرے رب ! میں نے اپنی قوم کے لوگوں

کو شب و روز پکارا"

-7 ﴿فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ﴾ (الکهف: 52)

"قیامت کے دن یہ ان کو پکاریں گے ، مگر وہ ان کی مدد کو نہ آئیں گے"

-8 ﴿قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُوا إِلَى اللَّهِ﴾ (یوسف: 108)

"کہہ دو ! میرا راستہ تو یہ ہے ، میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں"

یہاں فعل مضارع واحد متکلم أَدْعُوا استعمال ہوا ہے۔

-9 ﴿وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ﴾ (القصص: 88)

"اللہ کے ساتھ ، کسی دوسرے معبود کو نہ پکارو"

یہ لائے نہی سے مجزوم فعل مضارع لَا تَدْعُ ہے۔واؤحذف ہوگئی ہے۔

-10 ﴿فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ O سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ﴾ (العلق: 17-18)

یہ لامِ امر کی وجہ سے مضارع فَلْيَدْعُ مجزوم ہے۔ واؤ (و)حذف ہوگئی ہے۔

" وہ اپنے حامیوں کی ٹولی کو بلالے، ہم بھی عذاب کے فرشتوں کو بلالیں گے۔"

-11 ﴿لَنْ نَدْعُوَ مِنْ دُونِهِ إِلَهًا﴾ (الکهف: 14)

"یہ نَدْعُوَ ، لن کی وجہ سے منصوب ہے۔"

" ہم اسے چھوڑ کر کسی دوسرے معبود کو ہرگز نہیں پکاریں گے۔ "

-12 ﴿وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَى وَلْيَدْعُ رَبَّهُ﴾ (غافر: 26)

یہ بھی لام امر کی وجہ سے مجزوم فعل مضارع وَلْيَدْعُ کی مثال ہے

"اور فرعون نے کہا ! چھوڑو مجھے۔میں موسیٰ کو قتل کیے دیتا ہوں اور وہ پکار دیکھے اپنے رب کو"

-13 ﴿ اُدْعُ إِلَى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ ﴾ (النحل :125)

" اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ دعوت دو "

یہ اُدْعُ فعلِ امر واحد کی مثال ہے۔

-14 ﴿ وَقَالَ رَبُّكُمْ اُدْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴾ (غافر :60)

"اور تمہارا رب کہتا ہے۔ مجھے پکارو ، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا"

یہ اُدْعُوْنِيْ فعلِ امر جمع کی مثال ہے۔

-15 ﴿ وَلاَ يَأْبَ الشُّهَدَآءُ إِذَا مَا دُعُوْا ﴾ (البقرۃ : 282)

" اور گواہوں کو جب بلایا جائے تو انہیں انکار نہیں کرنا چاہیے"

یہ دُعُوا فعل مجہول کی مثال ہے۔

-16 ﴿ إِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ ﴾ (غافر : 12)

" جب اکیلے اللہ کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم ماننے سے انکار کر دیتے تھے"

یہ دُعِيَ بھی فعل مجہول کی مثال ہے۔

-17 ﴿ كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَى إِلَى كِتَابِهَا ﴾ (الجاثیہ : 28)

"(اس دن) ہر امت کو پکارا جائے گا کہ آئے اور اپنا نامۂ اعمال دیکھے "

یہ تُدْعَى مونث مضارع مجہول واحد کی مثال ہے۔

-18 ﴿ وَهُوَ يُدْعَى إِلَى الْإِسْلَامِ ﴾ (الصف : 7)

" جب کہ اسے اسلام کی طرف دعوت دی جا رہی ہو"

یہ يُدْعَى مذکر مضارع مجہول واحد کی مثال ہے۔

19- ﴿ اُدْعُ إِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ ﴾ (النحل: 125)

" اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ دعوت دو۔"

یہ اُدْعُ فعل امر واحد کی مثال ہے۔

20- ﴿ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلاً وَّ نَهَارًا ﴾ (نوح: 5)

" میں نے اپنی قوم کو، شب و روز پکارا۔"

یہ دَعَوْتُ فعل ماضی واحد متکلم کی مثال ہے۔

عَفٰی – يَعْفُو – اُعْفُ – باب نصَرَ

21- ﴿ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ ﴾ (البقرة: 52)

" اس پر بھی ہم نے، تمہیں معاف کر دیا۔"

یہ عَفَوْنَا فعل ماضی جمع کی مثال ہے۔

رَمٰی . يَرْمِی . اِرْمِ . باب ضَرَبَ

22- ﴿ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی ﴾

" اے نبی ﷺ آپ نے نہیں پھینکا، بلکہ اللہ نے پھینکا "

23- ﴿ إِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴾ (المرسلات: 32)

" وہ آگ، محل جیسی بڑی بڑی چنگاریاں پھینکے گی"

24- ﴿ وَمَنْ يَكْسِبْ خَطِيْئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْئًا ﴾ (النساء: 112)

" اور جس نے کوئی خطا یا گناہ کر کے، اس کا الزام کسی بے گناہ پر تھوپ دیا"

یہاں جزائیہ جملے کا فعل مضارع یَرْمِ بھی مجزوم ہے یا حذف ہو گئی ہے۔

-25 ﴿ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ ﴾ (النور: 4)

"اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں"

بَغٰی ۔ يَبْغِي ۔ اِبْغِ ۔ باب ضرب

-26 ﴿ إِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى فَبَغَى عَلَيْهِمْ ﴾ (القصص: 76)

"یہ ایک واقعہ ہے کہ قارون، موسیٰ کی قوم کا ایک شخص تھا، پھر وہ اپنی قوم کے خلاف سرکش ہوگیا"

-27 ﴿ فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى ﴾ (الحجرات: 9)

"پھر اگر ان میں سے، ایک گروہ، دوسرے گروہ پر زیادتی کرے"

-28 ﴿ وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ ﴾ (الشوری: 27)

" اگر اللہ اپنے سب بندوں کو کھلا رزق دے دیتا، تو وہ زمین میں سرکشی کا طوفان برپا کردیتے ہیں۔ "

-29 ﴿ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ ﴾ (القصص: 77)

" اور (اے قارون) زمین پر فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کر! "

-30 ﴿ قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ﴾ (الکھف: 64)

" حضرت موسیٰؑ نے کہا! اسی کی تو ہمیں تلاش تھی"

-31 ﴿ أَفَغَيْرَ دِيْنِ اللَّهِ يَبْغُوْنَ ﴾ (آل عمران: 83)

" اب کیا یہ لوگ اللہ کی اطاعت کا طریقہ چھوڑ کر کوئی اور طریقہ چاہتے ہیں؟ "

سَقٰی – یَسْقِی – اِسْقِ – باب ضَرَبَ

32- ﴿ وَ سَقٰهُم رَبُّهُم شَرَابًا طَهُوْرًا ﴾ (الانسان: 21)

"اُن کا رب ان کو نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔"

یہاں فعل ماضی سَقٰی استعمال ہوا ہے۔

قَضٰی – یَقْضِی – اِقْضِ – باب ضَرَبَ

33- ﴿ وَ قَضٰی رَبُّكَ اَلاَّ تَعْبُدُوْا اِلاَّ اِيَّاهُ ﴾ (الاسراء: 23)

"تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو مگر صرف اس کی۔"

یہاں فعل ماضی قَضٰی استعمال ہوا ہے۔

مَشٰی – یَمْشِی – اِمْشِ – باب ضَرَبَ

34- ﴿ وَ لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحاً ﴾ (الاسراء: 37)

" اور زمین میں اکڑ کر نہ چلو۔"

یہاں تَمْشِ میں لائے نہی کی وجہ سے تَمْشِي ، کی "ی" حذف ہو گئی ہے۔

قَضٰی – یَقْضِی – اَقْضِ – باب ضَرَبَ

35- ﴿ فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِی هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴾ (طٰهٰ: 72)

" تُو جو کچھ کرنا چاہے کرے تو زیادہ سے زیادہ بس اس دنیا کی زندگی کا فیصلہ کر سکتا ہے۔"

یہاں اِقْضِ ، فعل امر ہے۔ قَاضٍ ، اسم فاعل ہے۔

اور تَقْضِی ، فعل مضارع معروف ہے۔

كَفٰى - يَكْفِي - اِكْفِ - باب ضرَب

-36 ﴿ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ﴾ (الزمر: 36)

”کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے“؟

یہاں کَافٍ، اسم فَاعِل ہے۔

طَغٰى - يَطْغٰى - اِطْغَ - باب فتَح

-37 ﴿ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴾ (طٰهٰ: 24)

”فرعون کے پاس جاؤ، وہ سرکش ہو گیا ہے۔“

سَعٰى - يَسْعٰى - اِسْعَ - باب فتَح

-38 ﴿ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ﴾ (الجمعة: 9)

”اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔“

رَضِيَ - يَرْضٰى - اِرْضَ - باب سَمِع

-39 ﴿ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ﴾ (المائدة: 119)

”اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ راضی ہوئے اللہ سے“

خَشِيَ - يَخْشٰى - اِخْشَ - باب سَمِع

-40 ﴿ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ﴾ (البينة: 8)

”یہ سب کچھ ہے اس شخص کے لیے جس نے اپنے رب کا خوف کیا ہو۔“

-41 ﴿ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ﴾ (فاطر: 28)

”حقیقتاً صرف علم رکھنے والے ہی اللہ سے ڈرتے ہیں (اُس کے بندوں میں سے)۔“

سبق نمبر 128

فِعْلِ مَهْمُوز

1۔ **فِعْلِ مَهْمُوز**، اُس فِعْل کو کہتے ہیں۔ جس کے حُرُوفِ اصلی میں کہیں هَمْزَہ آئے۔ هَمْزَہ ، فِعْلِ ثُلاثِی مُجَرّد کے آغاز ، وسط اور آخر میں آسکتا ہے۔

a. **مَهْمُوزُالْفَاء:** اگر پہلا حرف ، هَمْزَہ ہو تو ، اُسے 'مَهْمُوزُ الْفَاء ' فِعْل کہتے ہیں۔ جیسے أَكَلَ ، أَمَرَ ، أَخَذَ ، **أَذِنَ** ، أَثَرَ ، أَسِفَ وغیرہ۔

b. مَهْمُوزُالْعَيْن: اگر درمیانی حَرْف ، هَمْزَہ ہو تو ، اُسے 'مَهْمُوزُ الْعَيْن' فِعْل کہتے ہیں۔ جیسے سَأَلَ ، يَئِسَ ، **دَأَبَ** ، سَئِمَ ، رَءَفَ ، ذَءَمَ .

c. **مَهْمُوزُاللَّام:** اگر آخری حَرْف هَمْزَہ ہو تو ، اُسے **مَهْمُوزُ اللَّام** فِعْل کہتے ہیں۔ جیسے قَرَءَ ، بَدَءَ ، **نَبَأَ** ، دَرَءَ ، مَلَأَ ، بَرِئَ وغیرہ

2۔ فِعْلِ مَهْمُوز میں بھی ، فِعْلِ نَاقِص کی طرح بعض حُرُوف کو حذف کیا جاسکتا ہے۔

جیسے (بَابِ فَتَحَ سے) سَئَلَ – يَسْئَلُ – إِسْئَلْ یہاں امر ہے۔

(**إِسْئَلْ** کے بجائے **سَلْ** بھی جائز ہے۔)

(بَابِ نَصَرَ سے) أَمَرَ – يَأْمُرُ – أُءْمُرْ یہاں امر ہے۔

(**أُءْمُرْ** کے بجائے **مُرْ** بھی جائز ہے۔)

a۔ مَهْمُوز کا فِعْلِ أمْر ، جملے کے آغاز میں ، هَمْزَہ کے حذف کے ساتھ استعمال ہو گا۔ جیسے

سَلْ بَنی إسْرَائِیْل ، مُرْ صِبْیَانَکُمْ بِالصَّلٰوةِ إذَا بَلَغُوا سَبْعاً.

b۔ فِعْل أمْر مَهْمُوز ، اگر جملے کے وسط میں ہو تو ، هَمْزَہ حذف نہیں ہوگا ۔ جیسے فَاسْئَلُوا أهْلَ الذِّکْرِ (یہاں سَلْ کا استعمال صحیح نہیں۔)

3۔ بَابِ کَرُمَ کے ، مَهْمُوز أفْعَال کا فَاعِل ، فَعِیْل" کے وزن پر بھی آتا ہے۔ جیسے أصِیْل" ، أمِیْن" ، أدِیْب" وغیرہ۔

ورنہ عام قاعدے کے مطابق دیگر ابواب سے فَاعِل ، کے وزن پر آتا ہے

جیسے آکِل" ، آجِر" ، آذِن" ، آمِر" ، آثِم" وغیرہ۔

4۔ مَهْمُوز کے فِعْلِ أمْر کے اوزان یہ ہیں :

کُلْ ، کُلِی ، کُلَا ، کُلُوا ، کُلْنَ

فِعْلِ مَهْمُوزُ الْفَاء کی مشق (بَابِ نَصَرَ سے)

مشق : خالی خانوں کو پُر کیجیے۔

معانی	مَاض	مُضَارِع	أمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
کھانا	أکَلَ	یَأکُلُ	کُلْ	آکِل"	مَأکُول"	أکْلٌ
مزدوری دینا	أجَرَ					أجْر"
لینا	أخَذَ					أخْذ"
حکم دینا	أمَرَ					أمْر"

فِعْلِ مَهْمُوزُ الْفَاء کی مشق (بَابِ سَمِعَ سے)

مشق : خالی خانوں کو پُر کیجیے۔

معانی	مَاضٍ	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
گنہ گار ہوا	أَثِمَ	يَأْثَمُ	إِئْثَمْ	آثِمٌ	مَأْثُومٌ	إِثْمٌ
اجازت دینا	أَذِنَ					إِذْنٌ
رنجیدہ ہونا	أَسِفَ					أَسَفٌ
تکلیف پانا	أَلِمَ	يَأْلَمُ	إِءْلَمْ	آلِمٌ	مَأْلُومٌ	أَلَمٌ
بے خوف ہونا	أَمِنَ					أَمْنٌ
مانوس ہونا	أَنِسَ					أَنْسٌ
قریب ہونا	أَزِفَ					أَزَفٌ

فِعْلِ مَهْمُوزُ الْعَيْن کی مشق (بَابِ فَتَحَ سے) خالی خانوں کو پُر کیجیے۔

معانی	مَاضٍ	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
پوچھنا	سَأَلَ	يَسْأَلُ	سَلْ	سَائِلٌ	مَسْؤَالٌ	سُؤَالٌ
نقصان دینا	شَأَمَ					شَأْمٌ
برائی بیان کرنا	ذَءَمَ					ذَأْمٌ
مہربان ہونا	رَءَفَ					رَأْفَةٌ
گڑگڑانا	جَئَرَ		جَرْ			جَأْرٌ

مَهْمُوز الْعَيْن بَابِ سَمِعَ سے

اکتا جانا	سَئِمَ	يَسْئَمُ	إِسْئَمْ	سَائِمٌ	مَسْئُومٌ	سَأمٌ
سخت غریب ومحتاج ہونا	بَئِسَ	يَبْئَسُ	إِبْئَسْ	بَائِسٌ	مَبْئُوسٌ	بَأسٌ

مَهْمُوزُ الْعَيْن بَابِ كَرُمَ سے

سخت ہونا ، بہادر ہونا	بَؤُسَ	يَبْؤُسُ				بَأسٌ

فِعلِ مَهْمُوزُ اللاَّم کی مشق (بَابِ فَتَحَ سے)

مشق : خالی خانوں کو پُر کیجئے۔ نئے الفاظ کو یاد کیجئے۔

معانی	مَاض	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
ابتدا کرنا	بَدَأَ	يَبْدَأُ	إِبْدَأْ	”بَادِئٌ“	”مَبْدُوءٌ“	”بَدْءٌ“
پیدا کرنا	بَرَأَ					”بَرْءٌ“
چھپانا	خَبَأَ					”خَبْأٌ“
کمزور درماندہ پڑنا	خَسَأَ					”خَسْأٌ“
رفع کرنا۔ہٹانا	دَرَءَ					”دَرْءٌ“
پیدا کرنا۔ بڑھانا	ذَرَءَ					”ذَرْءٌ“
مہیا کرنا۔پرواکرنا	عَبَأَ					”عَبْأٌ“
پڑھنا	قَرَءَ					”قُرْآنٌ“
حفاظت سے رکھنا	كَلَأَ					”كَلْأٌ“
پناہ لینا	لَجَأَ					”لَجْأٌ“
خوشگوار ہونا	مَرَءَ					”مَرَاءَةٌ“
بھرنا	مَلَأَ					”مَلْءٌ“
خبر دینا	نَبَأَ					”نَبَأٌ“
نشوونما، بڑھنا	نَشَأَ					”نَشَأَةٌ“
مجبور کرنا۔ڈالنا	شَاءَ					”شَيْءٌ“

مَهْمُوزُ اللَّام ، بَابِ سَمِعَ سے

خلاصی	بَرِئَ	یَبْرَءُ				"بَرَاءَۃ"
گناہ کرنا، غلطی کرنا	خَطِئَ					"خَطْأً"
گرمی حاصل کرنا	دَفِئَ					"دَفَاءَۃ"
پیاسے ہونا	ظَمِئَ					"ظَمْأً"
ہنسی اُڑانا	هَزِئَ					"هُزْء"

مَهْمُوزُ اللَّام بَابِ نَصَرَ سے

اپنے اوپر لانا	بَآءَ	یَبُوْءُ				"بَوْء"
بدنامی ، دھبہ لگنا	سَآءَ					"سَوْء"
روشن ہونا	ضَاءَ					"ضَوْء"

مَهْمُوزُ اللَّام بابِ کَرُمَ سے

کچلنا	بَطُؤَ	یَبْطُؤُ				"بَطْأً"
گرم ہو جانا	دَفُؤَ	یَدْفُؤُ				"دَفَاءَۃ"

1۔ فِعلْ مَهْمُوز (مَاضِی) کی صرفِ کبیر

مادّہ	وَاحِدْ مذکر غائب	مُثنٰی غائب	جمع مذکر غائب	غائب واحد	غائب مثنٰی مؤنّث	جمع مؤنث غائب	واحد متکلم	جمع متکلم
أ ك ل	أَكَلَ	أَكَلَا	أَكَلُوا	أَكَلَتْ	أَكَلَتَا	أَكَلْنَ	اَكَلْتُ	اَكَلْنَا
أ ج ر								
أ خ ذ								
أ م ر								
أ م ل								
س ء ل	سَئَلَ	سُئَلَا	سَئَلُوا	سَئَلَتْ	سَئَلَتَا			سَئَلْنَ
ش أ م								
ذ ء م								
ر ء ف								
ج ء ر								
ب د أ	بَدَأَ	بَدَأ	بَدَؤُوْا	بَدَأَتْ	بَدَأَتَا			بَدَأْنَ
د ر أ								
ن ب أ								
ن ش أ								
م ل أ								
ق ر ء								

فِعلِ مَہْمُوزْ (مَاضِی) کی صرفِ کبیر

مادّہ	حاضر واحد مذکر	حاضر واحد مؤنث	حاضر مثنی مذ+مث	حاضر جمع مذکر	حاضر جمع مؤنث	واحد متکلم مذ+مث	جمع متکلم مذ+مث
أ ك ل	أَكَلْتَ	أَكَلْتِ	أَكَلْتُمَا	أَكَلْتُمْ	أَكَلْتُنَّ	أَكَلْتُ	أَكَلْنَا
أ ج ر							
أ خ ذ							
أ م ر							
أ م ل							
س ء ل	سَئَلْتَ	سَئَلْتِ	سَئَلْتُمَا	سَئَلْتُمْ	سَئَلْتُنَّ	سَئَلْتُ	سَئَلْنَا
ش ء م							
ذ ء م							
ر ء ف							
ج ء ر							
ب د أ	بَدَأْتَ	بَدَأْتِ	بَدَأْتُمَا	بَدَأْتُمْ	بَدَأْتُنَّ	بَدَأْتُ	بَدَأْنَا
د ر ء							
ق ر ء							
م ل ء							
ن ب ء							

2. فِعْلِ مَهْمُوزْ (مُضَارِع) کی صرفِ کبیر

مادّہ	واحد مذکر حاضر	واحد مؤنث حاضر	مثنی حاضر مذ+مث	جمع مذکر حاضر	جمع مؤنث حاضر	واحد متکلم مذ+مث	جمع متکلم مذ+مث
أ ك ل	تَأْكُلُ	تَأْكُلِيْنَ	تَأْكُلَان	تَأْكُلُوْنَ	تَأْكُلْنَ	آكُلُ	نَأْكُلُ
أ ج ر							
أ خ ذ							
أ م ر							
أ م ل							
س ء ل	تَسْئَلُ	تَسْئَلِيْنَ	تَسْئَلَان	تَسْئَلُوْنَ	تَسْئَلْنَ	أَسْئَلُ	نَسْئَلُ
ش ء م							
ذ ء م							
ر ء ف							
ج ء ر							
ب د أ	تَبْدَأُ	تَبْدَئِيْنَ	تَبْدَئَان	تَبْدَؤُوْنَ	تَبْدَأْنَ	أَبْدَأُ	نَبْدَأُ
د ر ء							
ق ر ء							
م ل ء							
ن ب ء							

فِعلِ مَہْمُوز (مُضَارِع) کی صرف کبیر

مادّہ	واحد مذکر غائب	مثنی مذکر غائب	جمع مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	مُثنی مؤنث غائب	جمع مؤنث غائب
أ ك ل	يَأْكُلُ	يَأْكُلَانِ	يَأْكُلُوْنَ	تَأْكُلُ	تَأْكُلَانِ	يَأْكُلْنَ
أ ج ر						
أ خ ذ						
أ م ر						
أ م ل						
س ء ل	يَسْئَلُ	يَسْئَلَانِ	يَسْئَلُوْنَ	تَسْئَلُ	تَسْئَلَانِ	يَسْئَلْنَ
ش ء م						
ذ ء م						
ر ء ف						
ج ء ر						
ب د أ	يَبْدَأُ	يَبْدَأَانِ	يَبْدَؤُونَ	تَبْدَأُ	تَبْدَأَنِ	يَبْدَأْنَ
د ر ء						
ب ر ء						
أ ب ء						
أ س ء						
ذ ر ء						

3. فِعْل مَهْمُوز أَمْر کی صرف کبیر

مادّہ	واحد	مثنی	جمع	واحد	جمع
	مذکر	مذ + مث	مذکر	مؤنث	مؤنث
أ ك ل	كُلْ	كُلَا	كُلُوا	كُلِي	كُلْنَ
أ ج ر					
أ خ ذ					
أ م ر					
أ م ل					
س ء ل	سَلْ	سَلَا	سَلُوْا	سَلِي	سَلْنَ
ش ء م					
ذ ء م					
ر ء ف					
ج ء ر					
ب د أ	إِبْدَأْ	إِبْدَءَا	إِبْدَؤُوْا	إِبْدَئِيْ	إِبْدَأْنَ
د ر ء					
م ل ء					
ق ر ء					
ن ش ء					
ن ب ء					
ب ر ء					

مھموز کی قرآنی مثالیں

باب نصر سے

1۔ أَمَرَ – يَأمُرُ – مُرْ باب نصر سے ہے۔

﴿ وَ أمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ ﴾ (طٰه: 132)

" اپنے اہل و عیال کو نماز کی تلقین کرو۔"

یہاں مُرْ فعل امر واحد استعمال ہوا ہے۔

2۔ أَخَذَ – يَأخُذُ – خُذْ باب نصر سے ہے۔

﴿ يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ ﴾ (مريم: 12)

" اے یحییٰ کتاب الٰہی کو مضبوطی سے تھام لو۔"

یہاں خُذْ فعل امر واحد استعمال ہوا ہے۔

3۔ أَكَلَ – يَأكُلُ – كُلْ باب نصر سے ہے۔

﴿ وَ كُلُوا وَ اشْرَبُوا وَ لَا تُسْرِفُوْا ﴾ (الاعراف: 31)

" اور کھاؤ پیو اور حد سے تجاوز نہ کرو۔"

یہاں كُلُوا فعل امر جمع استعمال ہوا ہے۔

4۔ ﴿ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ﴾ (البقرة: 35)

"اور دونوں بفراغت جو چاہو (اس جنت) میں سے کھاؤ۔"

(فعل اَمْر مُثَنّٰی كُلَا استعمال ہوا ہے۔)

باب فَتَحَ سے

5۔ سَأَلَ – يَسْئَلُ – سَلْ – اِسْأَلْ باب فتح سے ہے۔

﴿ فَاسْئَلُوْٓا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾ (الانبیا:7)

" اگر تم لا علم ہو تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔"

یہاں اسْئَلُوْٓا فعلِ امر جمع استعمال ہوا ہے۔

6۔ قَرَأَ – يَقْرَأُ – اِقْرَأْ باب فتحؔ سے ہے۔

﴿ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ﴾ (العلق: 1)

" پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔"

یہاں اِقْرَأْ فعلِ امر واحد استعمال ہوا ہے۔

7۔ نَبَأَ – يَنْبَأُ – نَبَأٌ" باب فتح سے ہے۔

﴿ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيْمِ ﴾ (النَّبَأ: 2)

"ایک بڑی خبر کے بارے میں"

یہاں النَّبَأُ مصدر استعمال ہوا ہے۔

سبق نمبر 129

فِعْلِ مُضَعَّفْ

1۔ فِعْلِ مُضَعَّفْ یا مُضَاعَفْ اُس فِعْل کو کہتے ہیں جس میں عَیْن کَلِمَه اور لَام کَلِمَه ، دونوں میں ایک ہی حرف کی تکرار ہو۔ یعنی دونوں
ہم جنس حرف پر مشتمل ہوں۔
جیسے مَدَدَ میں دوسرا حرْف بھی د ہے اور تیسرا بھی د ہے۔

2۔ إِدْغَام : جب دومکرر حرُوف یکجا مُتحرِّك ہوں (جیسے مَدَدَ میں)
تو پہلے حرْف کوساکِن کر دیا جاتا ہے۔ (یعنی مَدْدَ = مَدَّ)۔
فِعْلِ مُضَاعَفْ کے اس عمل کو إِدْغَام کہتے ہیں۔
جیسے "مَا رِر" سے "مَارْر" یعنی "مَارّ" (یہاں پہلے راء کو ساکن کردیا)۔
اہل زبان خود بخود اس طرح کے تصرّفات کر لیتے ہیں۔

3۔ فِعْلِ مُضَاعَفْ کی صورتیں مختلف ابواب میں حسب ذیل ہوتی ہیں :
فعل ماضی ۔ مضارع ۔ امر یا فعل امر

a۔ بَابِ ضَرَبَ سے فَرَّ - يَفِرُّ - إِفْرِرْ = فِرَّ

b۔ بَابِ نَصَرَ سے مَدَّ - يَمُدُّ - اُمْدُدْ = مُدَّ

c۔ بَابِ سَمِعَ سے مَسَّ - يَمَسُّ - إِمْسَسْ = مَسَّ

d۔ بَابِ كَرُمَ سے لَبَّ - يَلُبُّ - اُلْبُبْ = لُبَّ

فِعْلِ مُضَاعَف کا اِسْمِ فَاعِل

4- فِعْلِ مُضَاعَف کا اِسْمِ فَاعِل ، "فَال" کے وزن پر آتا ہے۔
(کیونکہ عَیْن کَلِمَہ اور لَام کَلِمَہ ایک ہی حرف ہیں۔)
☜ جیسے مَادٌّ ، حَادٌّ ، "هَامٌّ" ، حَاسٌّ ، "بَارٌّ" وغیرہ۔

فِعْلِ مُضَاعَف کا اِسْمِ ظَرْف

5- فِعْلِ مُضَاعَف کا اِسْمِ ظَرْف ، مَفْعَل" کے وزن پر اِدْغَام کے بعد
a- "مَفَلّ" کے وزن پر آتا ہے۔
جیسے مَحَلّ" (اترنے کی جگہ) ، "مَطَبّ" (علاج کی جگہ) ،
مَفَرّ" (فرار کی جگہ)
b- کبھی "مَفْعَلَة" کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے "مَحَلَّة" (ٹھہرنے کی جگہ)

فِعلِ مُضَاعَفْ کا اسم أَفْعَلُ التَّفْضِيْل

6- فِعلِ مُضَاعَفْ کا اسم أَفْعَلُ التَّفْضِيْل ، أَفْعَلُ کے بجائے أَفَلُّ کے وزن پر آتا ہے۔
جیسے أَهَمُّ (أَهْمَمُ) ، أَشَدُّ (أَشْدَدُ) ،
أَحَبُّ ، أَحَقُّ ، أَشَرُّ ، أَصَحُّ ، أَضَلُّ ، أَعَزُّ ، أَمَدُّ وغیرہ

فِعْلِ مُضَعَّفْ کی مشق (بَابِ نَصَرَ سے)

معانی	مَاض	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	اَلْمَصْدَر
بکھیرنا - پھیلانا	بَثَّ	يَبُثُّ	أُبْثُثْ	بَاثٌّ	مَبْثُوثٌ	بَثٌّ
نیک ہونا	بَرَّ					بَرٌّ
ریزہ ریزہ ہونا	بَسَّ					بَسٌّ
ہلاک ہونا	تَبَّ					تَبٌّ
گرانا ، ڈالنا	تَلَّ					تَلٌّ
درخت کو اُکھاڑنا	جَثَّ					جَثٌّ
عظمت کا ہونا	جَدَّ					جَدٌّ
ٹکڑے ٹکڑے ہونا	جَذَّ					جَذٌّ
زیادہ ہونا	جَمَّ					جَمٌّ
چھپ جانا	جَنَّ					جُنُونٌ
ارادہ کرنا	حَجَّ					حَجٌّ
تباہ کرنا	حَسَّ					حَسٌّ
گھیر لینا	حَفَّ					حَفٌّ
درست ہونا	حَقَّ					حَقٌّ
اُبھارنا	حَضَّ					حَضٌّ
حل کرنا ، کھولنا	حَلَّ					حَلٌّ

فِعْلِ مُضَعَّفْ کی مشق (بَابِ ضَرَبَ سے)

خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

مَعانی	مَاض	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	اَلْمَصْدَر
بلندی سے گرنا	خَرَّ	يَخِرُّ	إِخْرِرْ	خَارٌّ	مَخْرُورٌ	خُرُورٌ
کم ہونا ـ ہلکا ہونا	خَفَّ					خِفَّةٌ
زمین پر آہستہ چلنا	دَبَّ					دَبِيبٌ
دب جانا۔ کمزور ہونا	ذَلَّ					مَذَلَّةٌ
سڑا ہوا ـ گلا ہوا	رَمَّ					رَمِيْمٌ
پاؤں کا ڈگمگا جانا	زَلَّ					زَلٌّ
چھپنا ، بہک جانا	ضَلَّ					ضَلَالَةٌ
سایہ برقرار رہنا	ظَلَّ					ظَلَالَةٌ
طاقت ور ہونا	عَزَّ					عِزَّةٌ
بُری چیزوں سے بچنا	عَفَّ					عِفَّةٌ
بے خبر رہنا	غَرَّ					غَرَارَةٌ
ڈر سے بھاگنا	فَرَّ					فِرَارٌ
کم ہونا	قَلَّ					قِلَّةٌ
کمزور ہونا	كَلَّ					كَلَالَةٌ
پورا ہونا	تَمَّ					تَمَامٌ

مُضَعَّفْ کی مثالیں (بَاب فَتَحَ سے)

مَعَانِي	مَاضٍ	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	اَلْمَصْدَر
محتاج ہونا	خَصَّ	يَخَصُّ	إِخْصَصْ	خَاصٌّ	مَخْصُوص	خَصَاصَةٌ
ناف میں تکلیف ہونا	سَرَّ					سَرَرٌ
بہرا ہونا	صَمَّ					صَمٌّ
بخل کرنا	ضَنَّ					ضَنٌّ
حلق میں اٹکنا	غَصَّ					غَصٌّ
ٹھنڈا ہونا۔ خوش ہونا	قَرَّ					قَرٌّ
سخت جھگڑالو ہونا	لَدَّ					لَدَدٌ
مزے دار ہونا	لَذَّ					لَذَاذَةٌ
ہاتھ سے چھونا	مَسَّ					مَسٌّ

1۔ فِعلِ مُضَاعَفْ مَاضِی کی صرف کبیر

مادّہ	وَاحِدْ مذکر غائب	مُثنی مذکر غائب	جمع مذکر غائب	واحد مؤنّث غائب	مثنی مؤنث غائب	جمع مؤنث غائب
م د د	مَدَّ	مَدَّا	مَدُّوا	مَدَّتْ	مَدَّتَا	مَدَدْنَ
ظ ن ن						
ح ق ق						
ح ل ل						
ح ج ج						
ع ز ز	عَزَّ	عَزَّا	عَزُّوا	عَزَّتْ	عَزَّتَا	عَزَزْنَ
ف ر ر						
ع ف ف						
خ ص ص	خَصَّ	خَصَّا	خَصُّوا	خَصَّتْ	خَصَّتَا	خَصَصْنَ
س ر ر						
ل ذ ذ						
غ ض ض						
ص م م						
م س س						

فِعْلِ مُضَاعَفْ مَاضِی کی صرف کبیر

مادّہ	واحد مذکر حاضر	واحد مؤنث حاضر	مثنی حاضر مذ+مث	جمع مذکر حاضر	جمع مؤنث حاضر	واحد متکلم مذ+مث	جمع متکلم مذ+مث
م د د	مَدَدْتَ	مَدَدْتِ	مَدَدْتُمَا	مَدَدْتُمْ	مَدَدْتُنَّ	مَدَدْتُ	مَدَدْنَا
ظ ن ن							
ح ق ق							
ح ل ل							
ح ج ج							
ع ز ز	عَزَزْتَ	عَزَزْتِ	عَزَزْتُمَا	عَزَزْتُمْ	عَزَزْتُنَّ	عَزَزْتُ	عَزَزْنَا
ض ل ل							
ف ر ر							
غ ر ر							
ز ل ل							
آ ص ص	خَصَصْتَ	خَصَصْتِ	خَصَصْتُمَا	خَصَصْتُمْ	خَصَصْتُنَّ	خَصَصْتُ	خَصَصْنَا
غ ض ض							
م س س							
ق ر ر							
س ر ر							

2 فِعْلِ مُضَاعَفْ (مُضَارِع) کی صرفِ کبیر

مادّہ	واحد مذکر حاضر	واحد مؤنث حاضر	مثنی مؤنث حاضر	جمع مذکر حاضر	جمع مؤنث حاضر	واحد متکلم مذ+مث	جمع متکلم مذ+مث
م د د	تَمُدُّ	تَمُدِّيْنَ	تَمُدَّانِ	تَمُدُّونَ	تَمْدُدْنَ	أَمُدُّ	نَمُدُّ
ظ ن ن							
ح ق ق							
ح ج ج							
ب ث ث							
ع ز ز	تَعِزُّ	تَعِزِّيْنَ	تَعِزَّانِ	تَعِزُّونَ	تَعْزِزْنَ	أَعِزُّ	نَعِزُّ
ز ل ل							
ف ر ر							
ض ل ل							
خ ص ص	تَخَصُّ	تَخَصِّيْنَ	تَخَصَّانِ	تَخَصُّونَ	تَخْصَصْنَ	أَخَصُّ	نَخَصُّ
ق ر ر							
غ ض ض							
س ر ر							

فِعْلِ مُضَاعَفْ مُضَارِع کی صرف کبیر

مادّہ	واحد مذکر غائب	مثنی مذکر غائب	جمع مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	مُثنی مؤنث غائب	جمع مؤنث غائب
م د د	يَمُدُّ	يَمُدَّانِ	يَمُدُّونَ	تَمُدُّ	تَمُدَّانِ	يَمْدُدْنَ
ظ ن ن						
ت ب ب						
ح ل ل						
ع ز ز	يَعِزُّ	يَعِزَّانِ	يَعِزُّونَ	تَعِزُّ	تَعِزَّانِ	يَعْزِزْنَ
غ ر ر						
ف ر ر						
ع ف ف						
ظ ل ل						
خ ص ص	يَخُصُّ	يَخُصَّانِ	يَخُصُّونَ	تَخُصُّ	تَخُصَّانِ	يَخْصُصْنَ
ص م م						
غ ض ض						
م س س						
ق ر ر						

3. فِعْلِ مُضَاعَفْ أَمْر کی صرف کبیر

مادّہ	واحد مذکر	مثنی مذکر+مؤنث	جمع مذکر	واحد مؤنث	جمع مؤنث
م د د	مُدَّ	مُدَّا	مُدُّوا	مُدِّی	أُمْدُدْنَ
ظ ن ن					
ت ب ب					
ب ث ث					
ع ز ز	عِزَّ	عِزَّا	عِزُّوا	عِزِّی	إِعْزِزْنَ
غ ر ر					
ف ر ر					
غ ص ص*					
ر م م					
غ ف ف					
خ ص ص	خَصَّ	خَصَّا	خَصُّوا	خَصِّی	إِخْصِصْنَ
ق ر ر					
غ ض ض					
غ ص ص					
ض ن ن					

فِعل مُضاعَفْ کی قرآنی مثالیں

قَصَّ–یَقُصُّ–قُصَّ باب نصَرَ سے ہے

1۔ نحنُ نَقُصُّ علَيْكَ أحسَنَ القصَصِ (یوسف 3)

"ہم بہترین پیرائے میں تم سے واقعات اور حقائق بیان کرتے ہیں۔"

2۔ أقْصُصْ فعل امر ہے – لاَ تَقْصُصْ فعل نہی ہے۔

لاَ تَقْصُصْ رُؤيَاكَ علَى اِخوَتِك (یوسف: 5)

"اپنا یہ (خواب) اپنے بھائیوں کو نہ سنانا۔"

غَضَّ–یَغُضُّ–أُغْضُضْ یا غُضَّ باب نَصَرَ سے ہے

3۔ قُلْ لِلْمُؤمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ (النور: 30)

"مومن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں۔"

4۔ ﴿ وَ قُلْ لِلْمُؤمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ ﴾ (النور: 31)

"اور مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں۔"

بَثَّ. يَبُثُّ. اُبْثُثْ. باب نَصَرَ سے ہے

5۔ ﴿ وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيْرًا وَ نِسَاءً ﴾ (النساء: 1)

"اور ان دونوں (آدمؑ و حواؑ) سے بہت مرد و عورت (دنیا میں) پھیلا دیئے"۔

6۔ ﴿ وَ فِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَابَّةٍ آيَاتٌ ﴾ (الجاثية: 4)

"اور تمہاری پیدائش میں اور ان حیوانات میں جن کو اللہ پھیلا رہا ہے، بڑی نشانیاں ہیں"۔

-7 ﴿ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ﴾ (القارعة: 4)

"وہ دن، جب لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے۔"

-8 ﴿ وَ زَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ﴾ (الغاشية: 16)

"اور بچھائے گئے نفیس فرش ہوں گے"۔ یہ اسمِ مفعول مؤنث ہے۔

حَضَّ . يَحُضُّ . اُحْضُضْ باب نَصَرَ سے ہے

-9 ﴿ وَلَا يَحُضُّ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴾ (الماعون: 3)

"اور جو مسکین کو کھانا دینے پر نہیں اکساتا"۔

تَبَّ . يَتُبُّ . اُتْبُبْ باب نَصَرَ سے ہے

-10 ﴿ تَبَّتْ يَدَا أَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ﴾ (اللهب: 1)

"ٹوٹ گئے ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ نامراد ہو گیا"۔

-11 ﴿ وَ مَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلاَّ فِيْ تَبَابٍ ﴾ (غافر: 37)

"فرعون کی ساری چال بازی (اس کی اپنی)

تباہی کے راستے ہی میں صرف ہوئی"۔

فَرَّ . يَفِرُّ . اِفْرِرْ باب ضَرَبَ سے ہے

یہاں یہ بات نوٹ کیجئے کہ باب بدل گیا ہے۔

اوپر کی مثالیں باب نصر سے تھیں اور نیچے کی مثالیں باب ضرب سے ہیں۔

-12 ﴿ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ○ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴾ (المدثر: 50-51)

"گویا یہ جنگلی گدھے ہیں جو شیر سے ڈر کر بھاگ پڑے ہیں"۔

13- ﴿ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ ﴾ (الشعراء: 21)

"پھر میں تمہارے خوف سے بھاگ گیا"۔

14- ﴿ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴾ (عبس: 34)

"اس روز آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا"۔

15- ﴿ لَنْ يَنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِنْ فَرَرْتُمْ ﴾ (الأحزاب: 16)

(اگر تم موت یا قتل سے بھاگو تو) "یہ بھاگنا تمہارے لیے کچھ بھی نفع بخش نہ ہوگا"۔

(فِرار، یہاں مصدر کے طور پر استعمال ہوا ہے)

16- ﴿ يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ﴾ (القيامة: 10)

اسی وقت یہی انسان کہے گا "کہاں بھاگ کر جاؤں؟"

مَفْعَل" کے وزن پر مَفَرّ" ظرف ہے۔

مَسَّ-يَمَسُّ-مَسَّ-يا اِمْسَسْ باب فَتَحَ سے ہے

17- ﴿ لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَةً ﴾ (البقرة 80)

"دوزخ کی آگ ہمیں ہرگز چھونے والی نہیں

الاّ یہ کہ چند روز کی سزا مل جائے تو مل جائے"۔

یہاں لن کی وجہ سے فعل منصوب تَمَسَّنَا ہے۔

18- وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ﴾ (الانعام: 17)

"اگر اللہ تمہیں کوئی نقصان پہنچائے تو اُس نقصان سے بچانے والا کوئی نہیں"

یہاں يَمْسَسْكَ حرفِ شرط کی وجہ سے مجزوم ہے اور دوسرا فعل مضاعف

ضَرَّ-يَضُرُّ-ضُرَّ-المصدر = ضُرّ" / ضَرّ" بَاب نَصَرَ سے ہے۔

سبق نمبر 130:

فِعلِ مُعْتَلّ مُرَکَّب

مُرَکَّب فِعلِ مُعْتَلّ کا ذکر پہلے مختصراً ہو چکا ہے۔ اب مختلف ابواب سے، اس کی مختلف قسموں کی مثالیں دی جا رہی ہیں۔ آخر میں مشقیں ہیں۔ قرآن مجید سے، ان مثالوں کو نکال کر، ان پر غور کیجئے۔ ان مشقوں پر، جس قدر آپ کی مہارت زیادہ ہو گی، اُسی قدر، فہمِ قرآن کی منزلیں آسان ہوتی جائیں گی۔

فِعْلِ مُرَکَّب – مَهْمُوز و أَجْوَف (بَابِ نَصَرَ سے)

مندرجہ ذیل تین مثالوں پر غور کیجئے۔ پہلا حرف هَمْزَه پر مشتمل ہے اور درمیانی حَرْف، حَرْفِ عِلّت ہے۔ گویا یہ فِعْل، مَهْمُوز و أَجْوَف کا مُرَکَّب ہے۔

مادة: مندرجہ ذیل افعال کا مادہ ء و ل، ء و ب اور ء و د ہے۔

فِعلِ مُضَارِع بتا رہا ہے کہ یہ بَاب نَصَرَ سے ہے۔ خالی جگہوں کو پُر کیجئے۔

الْمَصْدَر	مَفْعُول	فَاعِل	أَمْر	مُضَارِع	مَاضٍ	معانی
مَآلٌ	مَأْوُوْلٌ	اٰوِلٌ	أُلْ	يَؤُوْلُ	اٰلَ	پناہ لینا
أَوْبٌ					اٰبَ	پلٹنا، رجوع کرنا
أَرْدٌ					اٰدَ	گراں ہونا

مشق : قرآن مجید سے ، مندرجہ ذیل آیات میں ، مَهْمُوز و أجْوَفْ مُرَكَّب فِعل تلاش کیجیے۔ اور فِعل کی قسم اور اسم کی قسم بتایئے۔

a. سورَة الرعد آیت 29

b. سورة البقرة آیت 255

c. سورة البقرة آیت 49

فِعْلِ مُرَكَّب

مَهْمُوز و أجْوَف (بَابِ ضَرَبَ سے)

مندرجہ ذیل مثال بھی مَهْمُوز و أجْوَف ہی سے مُرَكَّب ہے۔

لیکن بَاب ضَرَبَ سے ہے۔ اس کا مادّہ ء ی د ہے۔ خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

المَصْدَر	مَفْعُول	فَاعِل	أمْر	مُضَارِع	مَاض	معانی
ایْد"				يَئِيْدُ	اَدَ	قوی ہونا

مشق : سورۂ ص ، آیت نمبر 17 میں ، مندرجہ بالا فِعْل کو یا اُس سے نکلنے والے مشتقات کو پہچانیے۔

مُرَکَّبِ مِثَال و مَهْمُوزُ الْعَیْنِ (بَابِ ضَرَبَ سے)

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔ پہلا حَرْف وَاوْ اور دوسرا هَمْزَہ۔

گویا یہ مِثَال اور مَهْمُوزُ الْعَیْن کا مُرَکَّب ہے۔

معانی	مَاضِ	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
زندہ درگور کرنا	وَأَدَ	يَئِدُ	إِدْ	وَائِدٌ	مَوْؤُوْدٌ	وَأْدٌ

مشق : ﴿ وَ إِذَا الْمَوْءُوْدَةُ سُئِلَتْ ﴾ (التکویر: 8)

مندرجہ بالا آیت کی تحلیل کیجیے۔ اور بتایئے کہ اسم کی کون سی قسم استعمال ہوئی ہے۔ آیت کا ترجمہ کیجیے۔

مُرَکَّب – مِثَال و مَهْمُوزُ اللاَّم (بَابِ سَمِعَ سے)

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔ پہلا حَرْف واو ہے اور آخری هَمْزَہ۔

گویا یہ مِثَال و مَهْمُوزُ اللاَّم کا مُرَکَّب ہے۔ خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

معانی	مَاضِ	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
پامال کرنا، کچلنا	وَطِئَ	يَطَأُ				وَطْئٌ

مشق : ﴿ إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَ أَقْوَمُ قِيلاً ﴾ (المزمل: 6)

مندرجہ بالا آیت کی تحلیل کیجیے۔

لغت دیکھ کر مشکل الفاظ کے معنی لکھیے اور ترجمہ کیجیے۔

مُرکَّب مَهْمُوز الْفَاء و نَاقِص (بَابِ ضَرَبَ سے)

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔ پہلا حَرْف هَمْزَه ہے۔ اور آخری حَرْف ، حَرْفِ عِلّت ہے۔ گویا یہ مَهْمُوزُ الْفَاء اور نَاقِص کا مُرکَّب ہے۔

ابتدائی مثالیں باب ضَرَبَ سے ہیں۔ یہ نہ بھولیئے۔

آخری تین مثالیں مختلف دیگر ابواب سے ہیں۔ خالی جگہوں کو پُر کیجئے۔

معانی	مَاضِ	مُضَارِع	أمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
کسر شان سمجھنا (ض)	أَبیٰ	يَأْبِی				إِبَاءَة
آنا (ض)	أَتیٰ	يَأْتِی				إِتْيَان
ادا کرنا (ض)	أَدیٰ	يَأْدِی				
(ض)	أَلیٰ	يَأْلِی				أَلْي
وقت آنا (ض)	أَنیٰ	يَأْنِی				أَنْی
تکلیف دینا (باب فتح)	أَذَیٰ	يَأْذیٰ				أَذْی
غمگین ہونا (باب سمع)	أَسِیَ	يَأْسیٰ				أَسْی
(بابِ نَصَرَ)	أَلیٰ	يَأْلُوا				أَلْو

مشق : قرآن مجید سے مندرجہ ذیل آیات درج کیجئے۔

ان آیات میں سے ، فِعْلِ مُرکَّب یا اُن کے مُشْتَقَّات تلاش کیجئے۔

1۔ البقرۃ آیت 34   2. الانعام آیت 34   3. البقرۃ آیت 196

4. البقرۃ آیت 118   5. الحدید آیت 16   6. المائدۃ آیت 26

أتی یأتی کی قرآنی مثالیں

1- ﴿ اَتٰی اَمْرُ اللّٰہِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْہُ ﴾ (النحل : 1)

" آ گیا اللہ کا فیصلہ ، اب اس کے لیے جلدی نہ مچاؤ "

2- ﴿ ھَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ مُوْسٰی ﴾ (النازعات : 15)

"کیا تمہیں موسیٰ کے قصے کی خبر پہنچی ہے؟"

3- ﴿ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا ﴾ (مریم: 27)

" پھر وہ اپنے بچے کو لیے ہوئے اپنی قوم میں آئی "

4- ﴿ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا أَتَوْا ﴾ (آل عمران: 188)

" تم ان لوگوں کو عذاب سے محفوظ نہ سمجھو جو اپنے کرتوتوں پر خوش ہیں"

5- ﴿ حَتّٰی إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ ﴾ (الکھف : 77)

" یہاں تک کہ وہ دونوں ایک بستی میں پہنچے "

6- ﴿ فَإِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ ﴾ (النساء: 25)

" اور اگر وہ کسی بد چلنی کی مرتکب ہو جائیں"

7- ﴿ إِئْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَا اَتَيْنَا ﴾ (فصلت:11)

" اس نے آسمان اور زمین سے کہا۔ تم دونوں وجود میں آ جاؤ ، خواہ تم چاہو یا نہ چاہو۔ دونوں نے کہا۔ ہم (وجود میں) آگئے۔"

فِعْلِ مُرَكَّب — مَهْمُوز و مُضَاعَفْ (بَابِ نَصَرَ سے)

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

پہلا حَرْف هَمْزَه ہے۔ دوسرا اور تیسرا حَرْف ایک ہی ہے۔

یعنی یہ مَهْمُوزُ الْفَاء اور مُضَاعَف کا مُرَكَّب ہے۔

یہ نہ بھولیے کہ یہ بَاب نَصَرَ ہے۔ خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

معانی	مَاضِ	مُضَارِع	أمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
بنیاد رکھنا	أَسَّ	يَؤُسُّ				أَسَاس"
قریب ہونا	أَلَّ					إِل"
سخت کھاری ہونا	إِجَّ					أُجُوج"
نامعقول ہونا	أَدَّ					إِدَّة"
ورغلانا -اکسانا	أَزَّ					أَزّ"
مثال ہونا	أَمَّ					أَمّ"

مشق : قرآن مجید سے ، مندرجہ ذیل آیات ، تلاش کیجیے۔ اور اُن میں مَهْمُوز و مُضَاعَف کے مُرَكَّب کی مثالیں ڈھونڈیے۔

اور پھر یہ بتایئے کہ قرآن میں فِعْلِ مَاضِی استعمال ہوا ہے یا مُضَارِع یا أَمْر ؟

یا پھر اسمْ فاعل استعمال ہوا ہے یا اسم مفعول یا پھر اِسمِ مَصْدَر ؟

1۔ سورہ الفرقان آیت نمبر 53

2. سورہ مریم آیت نمبر 83

3. سورہ مریم آیت نمبر 89

4. سورہ التوبہ آیت نمبر 8

5. سورہ یٰسین آیت نمبر12

فعل مرکب

اَجْوَف نَاقِص مُضَاعَف

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

یہ اجوف ہے اور ناقص مضاعف کا مرکب ہے۔ اجوف اس لحاظ سے کہ درمیانی حرف، حرفِ علت ہے ۔ ناقص اس لحاظ سے کہ آخری حرف، حرفِ علت ہے۔ اور مضاعف اس لحاظ سے کہ درمیانی اور آخری حرف ایک ہی ہے۔

a- حَيِيَ . يَحيىٰ . حَيَاةٌ" یہ باب سَمِعَ سے ہے۔جس کے معنی زندہ رہنا ہے۔

b- حَيَّ . يَحِيُّ. حَيَاءٌ" یہ مرکب مضاعف ہے۔

حَیَاء کا مطلب شرمندہ ہونا اور شرمانا ہے۔

حَيَّ ، اِسْمُ الْفِعْل بھی ہے۔ جس کا ذکر ان شاء اللہ کتاب کے دوسرے حصے میں ہوگا۔اس صورت میں اس کا مطلب "جلدی کرو"، متوجہ ہو جاؤ" ہوگا۔

جیسے حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

سبق نمبر 131

لَفِیْفِ مَفْرُوق (بَابِ ضَرَبَ سے)

1۔ مندرجہ ذیل أفْعَال پر غور کیجئے۔

وَقیٰ ، وَفیٰ ، وَصیٰ ، وَلِیَ ، وَرِیَ

ان میں دو حُرُوفِ عِلّت مفروق (ایک دوسرے سے جدا) پائے جاتے ہیں۔

جب تین حُرُوف میں سے دو حُرُوفِ عِلّت ہوں اور ان کے درمیان میں حَرْفِ صحیح ہو تو ایسے فِعْل کو لَفِیْفِ مَفْرُوق کہتے ہیں۔

جیسے وَقیٰ میں پہلے ' واو ' حَرْفِ عَلّت ہے اور آخر میں ' یٰ ' حَرْفِ عِلّت ہے۔ درمیان میں ق حَرْفِ صحیح ہے۔

دراصل یہ مثال اور ناقِص کا مُرَکَّب ہوتا ہے۔

2۔ لَفِیفِ مفروق أفْعَال کے فِعْلِ أمْر میں کئی حُرُوف حذف کردیئے جاتے ہیں۔

چنانچہ وَقیٰ کا فِعْلِ أمْر قِ (واحد مذکر) ہے۔

قِی (واحد مؤنث) ، قِیَا (مثنی) ،

قُوا (جمع مذکر) ، قِیْنَ (جمع مؤنث)۔

فعل لَفِیْف مفْرُوق کی صَرْفِ صغِیْر

ذیل کے تمام افعال باب ضَرَبَ سے ہیں

معانی	ماضٍ	مُضارِع	أمْر	فَاعِل	مفْعُول	اَلْمَصْدَر
بچنا	وَقیٰ	یقِي	قِ	واقٍ	موْقِيٌ	وِقَايَةٌ
وفا کرنا	وَفیٰ	یفِي	فِ	وافٍ	موْعِيٌ	وَفَاءٌ
وصیت کرنا	وَصیٰ	یَصی	صِ	واصٍ	مَوْصِيٌ	وَصِيَّةٌ
جمع کرنا	وَعیٰ	یَعي	عِ	واعٍ	مَوْعِيٌ	وِعَايَةٌ
گمان	وَأی	یَئِي	إ	واءٍ	موْئِيٌ	وَأْیٌ

لفِیْفِ مَفْرُوق کی قرآنی مثالیں

1- ﴿ فَوَقَاهُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا ﴾ (غافر : 45)

”آخرکار اللہ تعالیٰ نے اس کو لوگوں کی بری چالوں سے بچالیا“

2- ﴿ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ وَقَانَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴾ (الطور: 27)

”آخرکار اللہ نے ہم پر فضل فرمایا اور ہمیں جھلسا دینے والی ہوا کے عذاب سے بچالیا“

3- ﴿ وَ وَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴾ (الدخان : 56)

”اور اللہ نے ان لوگوں کو جہنم کے عذاب سے بچالیا“

4- ﴿ وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ ﴾ (النحل : 81)

" اور تمہیں ایسی پوشاکیں عطا کیں جو تمہیں گرمی سے بچاتی ہیں"

5- ﴿ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴾ (غافر : 21)

" اور ان کو اللہ سے بچانے والا کوئی نہ تھا"

یہ واق اسم فاعل کی مثال ہے۔

6- ﴿ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾ (البقرة: 201)

" اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا"

7- ﴿ قُوا أَنْفُسَكُمْ وَ أَهْلِيْكُمْ نَارًا ﴾ (التحريم : 6)

" اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ"

اوپر کی دو مثالوں کا تعلق امر سے ہے۔

8- ﴿ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ ﴾ (غافر: 9)

"اس دن جس کو تونے برائیوں سے بچا دیا اس پر تونے بڑا رحم کیا"

یہ فعل مجزوم کی مثال ہے۔ حرفِ شرط کی وجہ سے ی حذف ہوگئی۔

9- ﴿ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾ (الحشر:9)

" اور جو لوگ دل کی تنگی سے بچالیے گئے وہی فلاح پانے والے ہیں"

10- ﴿ فَوَقَاهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ ﴾ (الانسان: 11)

" پس اللہ انہیں اس دن کے شر سے بچالے گا۔"

اوپر کی تمام مثالیں وَقٰی – یَقِی – قِ – باب ضَرَبَ سے ہیں۔

لَفِيْفِ مَفْرُوق (بَابِ حَسِبَ سے)

مندرجہ ذیل دو مثالیں بَابِ حَسِبَ سے ہیں۔

معانی	مَاضٍ	مُضَارِع	أمْر	فَاعِل	مفْعُول	الْمَصْدَر
دوست	وَلِیَ	یَلِی	لِ	وَالٍ	مَوْلِيٌّ	وِلَايَةٌ
آگ دہکانا	وَرِیَ	یَرِی	رِ	وَارٍ	مَوْرِيٌّ	وَرْيٌ

لَفِيْفِ مَفْرُوق کی قرآنی مثالیں

﴿ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ ﴾ (توبہ: 123)

" ان منکرین حق (منافقین) سے جنگ کرو ، جو تمہارے پاس ہیں"

﴿ وَ مَا لَهُمْ مِنْ دُوْنِهِ مِنْ وَّالٍ ﴾ (الرعد: 11)

"اور نہ اللہ کے مقابلے میں ان لوگوں کا کوئی حامی و مددگار ہو سکتا ہے"

﴿ وَ أُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ ﴾ (الانفال: 75)

" اور اللہ کی کتاب میں ، خون کے رشتے دار ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں "

﴿ فَآخَرَانِ يَقُوْمَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ ﴾

(المائدہ: 107)

" تو ان کی جگہ، دو اور شخص جوان کی بہ نسبت ، شہادت دینے کے لیے اہل تر ہوں ، کھڑے ہو جائیں"

﴿ يَوْمَ لاَ يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئًا وَّلاَ هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴾ (الدخان : 41)

"وہ دن جب، کوئی قریبی عزیز، اپنے کسی قریبی عزیز کے کچھ بھی کام نہ آئے گا"

﴿ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ﴾ (الواقعہ : 71)

"کبھی تم نے خیال کیا ؟ یہ آگ جو تم سلگاتے ہو"

﴿ وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا ○ فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا ﴾ (العادیات : 2-1)

"قسم ہے ان (گھوڑوں) کی ، جو پھنکارے مارتے ہوئے دوڑتے ہیں ، جو اپنی ٹاپوں سے چنگاریاں جھاڑتے ہیں"

مشق : مندرجہ ذیل آیات کا بغور جائزہ لیجئے۔ اور بتایئے کہ بَابِ حَسِبَ سے کون سا فِعْلِ لَفِيْف مَفْرُوق استعمال ہوا ہے؟ یا اسم کی کون سی قسم استعمال ہوئی ہے۔

1۔ الرعد: 1

2. البقرة: 107

3. آل عمران : 28

4۔ الکھف: 44

5. البقرة : 286

1۔ فِعلِ لَفِیْف مفرُوق مَاضِی کی صرفِ کَبِیْر

مادّہ	وَاحِدْ مُذَکَّر غَائِب	مُثنٰی مُذَکَّر غَائِب	جمع مُذَکَّر غَائِب	وَاحِدْ مؤنّث غَائِب	مثنٰی مؤنث غَائِب	جمع مؤنث غَائِب
و ق ی (ض)	وَقٰی	وَقَیَا	وَقَوْا	وَقَتْ	وَقَتَا	وَقَیْنَ
و ف ی (ض)						
و ص ی (ض)						
و ع ی (ض)						
و ا ی (ض)						
و ك ی (ض)						
و ن ی (ض)						
و د ی (ض)						
و ح ی (ض)						
و آ ی (ض)						
و ر ی (س)						
ی د ی (س)						
و ن ی (س)						
و ل ی (ح)						

فِعْلِ لَفِیْف مَفْرُوق مَاضِی کی صرف کبیر

مادّہ	واحد مُذکَّر حاضر	واحد مؤنث حاضر	مثنی حاضر مذ+مث	جمع مذکر حاضر	جمع مؤنث حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
و ق ی (ض)	وَقَیْتَ	وَقَیْتِ	وَقَیْتُمَا	وَقَیْتُمْ	وَقَیْتُنَّ	وَقَیْتُ	وَقَیْنَا
و ف ی (ض)							
و ص ی (ض)							
و ع ی (ض)							
و ا ی (ض)							
و ن ی (ض)							
و د ی (ض)							
و ح ی (ض)							
و أ ی (ض)							
و ر ی (س)							
ی د ی (س)							
و ن ی (س)							
و ل ی (ح)							

2. فِعْلِ لَفِیْف مَفْرُوق مُضَارِع کی مشق

مادّہ	حاضر واحد	حاضر مؤنث	حاضر مثنی	حاضر جمع مذکر	حاضر جمع مؤنث	واحد متکلم	جمع متکلم
وق ی(ض)	تَقِی	تَقِیْنَ	تَقِیَانِ	تَقُوْنَ	تَقِیْنَ	أَقِیْ	نَقِی
و ف ی(ض)							
وص ی(ض)							
وع ی (ض)							
و ك ی (ض)							
و ن ی (ض)							
و د ی (ض)							
وح ی (ض)							
و أ ی(ض)							
و ر ی (ض)							
ی د ی (س)							
و ن ی(س)							
و ر ی(س)							
و ل ی (ح)							

فِعْلِ لَفِیْف مَفْرُوق مُضَارِع کی صرف کبیر

مادّہ	واحد غَائِب	مثنی غَائِب	جمع غَائِب	مؤنث غَائِب	مُثنی غَائِب	جمع مؤنث
و ق ی(ض)	یَقِیْ	یَقِیَانِ	یَقُوْنَ	تَقِیْ	تَقِیَانِ	یَقِیْنَ
و ف ی(ض)						
و ص ی(ض)						
و ع ی (ض)						
و ای (ض)						
و ک ی (ض)						
و ن ی (ض)						
و د ی (ض)						
و ح ی(ض)						
و آ ی (ض)						
و ر ی(ض)						
ی د ی(س)						
و ن ی(س)						
و ر ی(س)						
و ل ی (ح)						

3. فِعْلِ لَفِیْف مَفْرُوق أَمْر کی صرف کبیر

مادّہ	واحد مذکر	واحد مؤنث	جمع مذکر	مُثنیٰ مذ+مث	جمع مؤنث
و ق ی (ض)	قِ	قِی	قُوا	قِيَا	قِيْنَ
و ف ی (ض)	فِ				
و ص ی (ض)	صِ				
و ع ی (ض)	عِ				
و ا ی (ض)	إِ				
و ك ی (ض)	كِ				
و د ی (ض)	دِ				
و ح ی (ض)	حِ				
و خ ی (ض)	خِ				
و ر ی (ض)	رِ				
ی د ی (س)	دِ				
و ن ی (س)	نِ				
و ر ی (س)	رِ				
و ل ی (ح)	لِ				

سبق نمبر 132

فِعْل لَفِیْفِ مَقْرُوْن

لَفِیْفِ مَقْرُوْن ، مُرَکَّب أَفْعَال کی وہ قسم ہے جس میں دو حُرُوفِ عِلّت ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔ یعنی یہ أَجْوَف اور نَاقِص کے مُرَکَّب ہوتے ہیں۔

انہیں مقرون اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔

جیسے رَوِیَ - یَرْوٰی - رِیٌّ (باب سَمِعَ)

لَفِیْفْ مَقْرُوْن کی مثالیں

معانی	مَاضٍ	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
سیراب ہونا (سَمِعَ)	رَوِیَ	یَرْوٰی	اِرْوَ	رَاوٍ	مَرْوِيٌّ	رِیٌّ
روایت کرنا (ض)	رَوَیٰ	یَرْوِی	اِرْوِ	رَاوٍ	مَرْوِيٌّ	رِوَایَةٌ
(س)	قَوِیَ					

مُرَکَّبِ مَهْمُوزُ الْعَیْن وَ نَاقِص (باب فَتَح)

معانی	مَاضٍ	مُضَارِع	أَمْر	فَاعِل	مَفْعُول	الْمَصْدَر
دیکھنا (فَتَحَ)	رَأَی	یَرَی	رَ	رَاءٍ	[illegible]	رُویَه

www.KitaboSunnat.com

مشق : مندرجہ ذیل آیات میں رَ أ ی کی مختلف صورتوں کو پہچانیے۔

1۔ الانعام: 78 .2 البقرۃ: 166 .3 النساء : 61

.4 الانفال: 48 .5 النساء : 44

رَ أ ی . یرَی . رَ . باب فتحَ سے ہے

-1 ﴿ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ ﴾ (الفیل: 1)

"کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمھارے رب نے کیا معاملہ کیا۔"

(لَمْ کی وجہ سے تَرَی ، مجزوم ہوکر تَرَ ہوگیا)

-2 ﴿ إِنِّيٓ أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّيٓ أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ﴾ (الصافات: 102)

"میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کررہا ہوں اب تو بتا تیرا کیا خیال ہے ؟"

-3 ﴿رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِي﴾ (الاعراف: 143)

"میرے رب ! مجھے یارائے نظر دے کہ میں تجھے دیکھ سکوں ، فرمایا تم مجھے نہیں دیکھ سکتے۔"

-4 ﴿أُعْبُدِ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ﴾ (صحیح مسلم)

" اللہ کی عبادت اس طرح کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر یہ ممکن نہ ہو (دیکھ نہ پاؤ) تو اس طرح کرو جیسے وہ تمھیں دیکھ رہا ہے۔"

اَسْمَائے مُشْتَقَّہ ایک نظر میں

قسم	مادہ	مصدر	فاعل	مفعول	ظرف	آلہ	صفت	مبالغہ	تفضیل
صحیح	ن ص ر	نَصْرٌ	نَاصِرٌ	مَنْصُورٌ	مَنْصَرٌ	مِنصَرٌ	نَصِيرٌ	نَصَّارٌ	أَنْصَرُ
	ف ت ح	فَتْحٌ	فَاتِحٌ	مَفْتُوحٌ	مَفْتَحٌ	مِفْتَاحٌ	فَتِيحٌ	فَتَّاحٌ	أَفْتَحُ
	سَمِعَ	سَماعٌ	سَامِعٌ	مَسْموعٌ	مَسْمَعٌ	مِسْمَاعٌ	سَمِيعٌ	سَمَّاعٌ	اَسْمَعُ
	ضَرَبَ	ضَرْبٌ	ضَرِبٌ	مَضْروبٌ	مَضْرِبٌ	مِضْرَابٌ	ضَرِيبٌ	ضَرَّابٌ	اَضْرَبُ
	كَرُمَ	كَرَمٌ	كَرِيْمٌ	Nil	مَكْرَمٌ	مِكْرَمٌ	Nil		اَكْرَمُ
	حَسِبَ	حِسَابٌ	حَاسِبٌ	مَحْسُوبٌ	مَحْسَبٌ	مِحْسَابٌ	حَاسِبٌ		اَحْسَبُ
مثال	و ع د	وَعْدٌ	وَاعِدٌ	مَوْعُودٌ	مَوْعِدٌ	مِيعَادٌ			أَوْعَدُ
أجوف	ق و ل	قَوْلٌ	قَائِلٌ	مَقُوْلٌ	مَقَالٌ	مِقْوَالٌ		قَوَّالٌ	أَقْوَلُ
	ب ى ع	بَيْعٌ	بَائِعٌ	مَبِيْعٌ	مَبَاعٌ	مِبياعٌ			
	ق ض ى		قَاضٍ	مَقْضِي	مَقْضَى	مِقْضَى			
	د ع و		دَاعٍ	مَدْعُوٌّ	مَدْعَى	مِدْعَى			
مهموز	ء ك ل		آكِلٌ	مَاكولٌ	مَأْكَلٌ	مِأْكَلٌ			اَكَلُ
مضاعف	ت و ب	تَوْبَةٌ	تَابٌّ	مَتْبُوبٌ	مَتَابٌ			تَوَّابٌ	
لفيف مقرون	و ق ى	وِقَايَةٌ	وَاقٍ	مَوْقِيٌّ					
لفيف مقرون	رَوِى	رِوَايَةٌ	رَاوٍ	مَرْوِيٌّ					

مُعْتَلّ أَفْعَال مُشْتَقَّه ایک نظر میں

قسم	باب	مادہ	مصدر	فعل ماضی	فعل مضارع	فعل امر
صحیح	نَصَرَ	ن ص ر	نَصْرٌ	نَصَرَ	يَنْصُرُ	أُنْصُرْ
	ضَرَبَ	ض ر ب	ضَرْبٌ	ضَرَبَ	يَضْرِبُ	اِضْرِبْ
	سَمِعَ	س م ع	سَمْعٌ	سَمِعَ	يَسْمَعُ	اِسْمَعْ
	فَتَحَ	ف ت ح	فَتْحٌ	فَتَحَ	يَفْتَحُ	اِفْتَحْ
	كَرُمَ	ك ر م	كَرَمٌ	كَرُمَ	يَكْرُمُ	أُكْرُمْ
	حَسِبَ	ح س ب	حِسَابٌ	حَسِبَ	يَحْسِبُ	اِحْسِبْ
مثال	ضَرَبَ	و ع د	وَعْدٌ	وَعَدَ	يَعِدُ	عِدْ
اجوف	نَصَرَ	ق و ل	قَوْلٌ	قَالَ	يَقُوْلُ	قُلْ
	ضَرَبَ	ب ی ع	بَيْعٌ	بَاعَ	يَبِيعُ	بِعْ
ناقص	ضَرَبَ	ق ض ی	قَضَاءٌ	قَضَىٰ	يَقْضِي	اِقْضِ
	نَصَرَ	د ع و	دُعَاءٌ	دَعَا	يَدْعُوْا	أُدْعُ
مهموز	نَصَرَ	أ ك ل	أَكْلٌ	أَكَلَ	يَأْكُلُ	كُلْ
مضاعف	نَصَرَ	ت ب ب	تَوْبَةٌ	تَابَ	يَتُوبُ	تُبْ
لفیف مفروق	ضَرَبَ	وق ی	وِقَايَةٌ	وَقَىٰ	يَقِي	قِ
لفیف مقرون	ضَرَبَ	ر و ی	رِوَايَةٌ	رَوَىٰ	يَرْوِي	رِوِ

باب نمبر 22

سبق نمبر 133

فِعل ثُلاثی مجرد اور ثلاثی مزید کا فرق

فعلِ ثلاثی سے آپ واقف ہیں۔ اس کی مختلف قسموں ، صحیح ، سالم ، مھْمُوز ، ناقص ، أجوف ، اور مثال سے بھی آپ واقف ہیں۔

مھموز الفاء کی درج ذیل مثال پر دوبارہ غور کیجیے۔

أَلِفَ – يَأْلَفُ – إِيْلَفْ ، باب سَمِعَ سے ، فعل ثُلاثی مجرّد ہے ان کا مادّہ (ا – ل – ف) ہے۔ اس کا فاعل "آلِف" (مانوس کرنے والا) اور مَفْعُول "مَأْلُوف" (جس کو مانوس کیا گیا یا خوگر بنایا گیا) ہے۔ اور اسم مَصدر "أُلْفَة" ہے۔ جس کے معنی ہیں خوگر ہونا ، مانوس ہونا۔

یہ تو فعلِ ثلاثی مجرّد کی مثال تھی۔

لیکن مندرجہ ذیل گردانوں پر غور کیجیے۔ اصل مادے کے حروف میں اضافہ ملے گا اور معنی میں تبدیلی محسوس ہو گی۔ یہ فعلِ ثلاثی مزید ہے۔

فعل ثُلاثی مزید سے ، بہت سارے افعال اور مصادر وجود میں آتے ہیں۔ اس کے بارہ (12) ابواب ہیں۔ ا ل ف ہی کے مادے سے مندرجہ ذیل مصادر اور افعال بن رہے ہیں۔

فعل ثُلاثی مجرد کی مثال

باب	ماضی۔ مضارع۔ امر	معانی	مصدر
سَمِعَ	اَلِفَ - یَاْلَفُ - اِیْلَفْ	خوگر ہونا	اُلْفَۃٌ

فعل ثُلاثی مزید کی مثالیں

باب	ماضی۔ مضارع۔ امر	معانی	مصدر
إِفْعَال"	آلَفَ - یُوْلِفُ - آلِفْ	خوگر ہونا	اِیْلاف"
تَفْعِیْل"	اَلَّفَ - یُؤَلِّفُ - اَلِّفْ	جمع کرنا، دلجوئی کرنا	تَأْلِیْف"
مُفَاعَلَۃ"	آلَفَ - یُؤَالِفُ - آلِفْ	باہم الفت کرنا	مُؤَالَفَۃ"
تَفَعُّلْ	تَأَلَّفَ - یَتَأَلَّفُ - تَأَلَّفْ	اکٹھا ہونا	تَأَلُّف"
تَفَاعُل"	تَآلَفَ - یَتَآلَفُ - تَآلَفْ	اکٹھا ہونا	تَآلُف"
اِفْتِعَال"	إِیْتَلَفَ - یَأْتَلِفُ - اِیْتَلِفْ	متحد ہونا	إِیْتِلَاف"
إِسْتِفْعَال"	إِسْتَأْلَفَ-یَسْتَأْلِفُ-إِسْتَأْلِفْ	اُلفت چاہنا	إِسْتِئْلَاف"

فعل ثُلاثی مزید کی تفصیل اور مشقیں ان شاء اللہ حصہ دوم میں آئے گی۔ البتہ اگلے صفحے پر مزید کی صرف صغیر دی جا رہی ہے۔ اس کا غور سے مطالعہ کیجیے۔

مُخْتَصَر گردان ثلاثی مَزِید صَرْفِ صَغِیر

باب	ماضی	مضارع	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	اسم مفعول	اَمر	مصدر
إِفْعَال	أَفْعَلَ	يُفْعِلُ	مُفْعِلٌ	أُفْعِلَ	يُفْعَلُ	مُفْعَلٌ	أَفْعِلْ	إِفْعَالٌ
تَفْعِيلٌ	فَعَّلَ	يُفَعِّلُ	مُفَعِّلٌ	فُعِّلَ	يُفَعَّلُ	مُفَعَّلٌ	فَعِّلْ	تَفْعِيلٌ تَفْعِلَةٌ
مُفَاعَلَه	فَاعَلَ	يُفَاعِلُ	مُفَاعِلٌ	فُوعِلَ	يُفَاعَلُ	مُفَاعَلٌ	فَاعِلْ	فِعَالٌ مُفَاعَلَةٌ
تَفَعُّل	تَفَعَّلَ	يَتَفَعَّلُ	مُتَفَعِّلٌ	تُفُعِّلَ	يُتَفَعَّلُ	مُتَفَعَّلٌ	تَفَعَّلْ	تَفَعُّلٌ
تَفَاعُل	تَفَاعَلَ	يَتَفَاعَلُ	مُتَفَاعِلٌ	تُفُوعِلَ	يُتَفَاعَلُ	مُتَفَاعَلٌ	تَفَاعَلْ	تَفَاعُلٌ
إِنْفِعَال	إِنْفَعَلَ	يَنْفَعِلُ	مُنْفَعِلٌ	×	×	×	إِنْفَعِلْ	إِنْفِعَالٌ
إِفْتِعَال	إِفْتَعَلَ	يَفْتَعِلُ	مُفْتَعِلٌ	أُفْتُعِلَ	يُفْتَعَلُ	مُفْتَعَلٌ	إِفْتَعِلْ	إِفْتِعَالٌ
إِفْعِلَال	إِفْعَلَّ	يَفْعَلُّ	مُفْعَلٌّ	×	×	×	إِفْعَلِلْ	إِفْعِلَالٌ
إِسْتِفْعَالٌ	إِسْتَفْعَلَ	يَسْتَفْعِلُ	مُسْتَفْعِلٌ	أُسْتُفْعِلَ	يُسْتَفْعَلُ	مُسْتَفْعَلٌ	إِسْتَفْعِلْ	إِسْتِفْعَالٌ
إِفْعِيعَال	إِفْعَوعَلَ	يَفْعَوعِلُ	مُفْعَوعِلٌ	×	×	×	إِفْعَوعِلْ	إِفْعِيعَالٌ
إِفْعِوَّال	يَفْعَوَّلُ	يَفْعَوِّلُ	مُفْعَوِّلٌ	×	×	×	إِفْعَوِّلْ	إِفْعِوَّالٌ
إِفْعِيلَال	إِفْعَالَّ	يَفْعَالُّ	مُفْعَالٌّ	×	×	×	إِفْعَالِلْ	إِفْعِيلَالٌ

ثلاثی مزید میں اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول کا فرق

گزشتہ صفحے پر دیے گئے چارٹ میں اسم فاعل اور اسم مفعول کے وزن پر غور کیجیے۔

-1 اسمِ فاعل کا عین کلمہ ،مکسور ہے۔ جیسے : مُفْعِل" ، مُفَعِّل" ، مُفَاعِل" ، مُتَفَعِّل" ، مُتَفَاعِل" ، مُنْفَعِل" ، مُفْتَعِل" ، مُسْتَفْعِل"

-2 اسمِ مفعول کا عین کلمہ ، مفتوح ہے۔ جیسے : مُفْعَل" ، مُفَعَّل" ، مُفَاعَل" ، مُتَفَعَّل" ، مُتَفَاعَل" ، مُفْتَعَل" ، مُسْتَفْعَل" .

اس فرق سے مفہوم پر اثر پڑتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

مُرسِل" (بھیجنے والا)	،	مُرْسَل" (جس کو بھیجا جائے)
مُقَدِّس" (تقدیس کرنے والا)	،	مُقَدَّس" (جس کی تقدیس کی جائے)
مُؤَثِّر" (اثر ڈالنے والا)	،	مُؤَثَّر" (جس پر اثر ڈالا جائے)
مُکَمِّل" (پورا کرنے والا)	،	مُکَمَّل" (جو پورا کیا گیا ہو)
مُدَلِّل" (دلیل دینے والا)	،	مُدَلَّل" (دلائل سے بھرپور)
مُعْتَمِد" (اعتماد کرنے والا)	،	مُعْتَمَد" (جس پر اعتماد کیا جائے)
مُنْتَظِر" (انتظار کرنے والا)	،	مُنْتَظَر" (جس کا انتظار کیا جائے)
مُنْتَخِب" (انتخاب کرنے والا)	،	مُنْتَخَب" (جس کا انتخاب کیا جائے)

باب نمبر 23

سبق نمبر 134

فِعْلِ رُبَاعي مُجَرَّد وَ مَزِيْد

رُبَاعي : وہ لفظ ہے جس کے حُرُوفِ اصلیہ ' چار ' ہوں یعنی جس کے مادے ہی میں چار حروف پائے جاتے ہوں۔ مثلاً

1۔ وَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ میں

ز ح ز ح حُرُوفِ اصلیہ ہیں۔ یہ رُباعي مُجَرَّد ہے۔

2۔ مثلاً إِقْشَعَرَّ میں حُرُوفِ اصلیہ ق ش ع ر ہیں۔

ان چاروں حُرُوف میں کوئی بھی حَرْف ، دس حُرُوفِ زَائِدَہ میں سے نہیں ہے۔ ورنہ یہ ثُلاثي مَزِيْد ہو جاتا۔

إِقْشَعَرَّ ثُلاثي مجرّد ہے اور نہ ثُلاثي مزید بلکہ رُبَاعي مَزِيْد ہے۔

یہاں إِقْشَعَرَّ میں إ اور راء حُرُوفِ زائدہ ہیں۔

رُبَاعي مُجَرّد : وہ لفظ ہے جو صرف چار (4) اصلی حُرُوف سے بنا ہو۔

اس کا باب فَعْلَلَ ہے۔اسی وزن پر فعل ماضی آتا ہے۔جیسے دَمْدَمَ ذَبْذَبَ ، سَلْسَلَ ، وَسْوَسَ وغیرہ وغیرہ۔

اور اس کا مصدر فَعْلَلَةٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے دَمْدَمَةٌ ذَبْذَبَةٌ ، سَلْسَلَةٌ ، وَسْوَسَةٌ قَلْقَلَةٌ ، زَلْزَلَة ، وغیرہ

سبق نمبر 135

فعلِ رباعی مزید

فعلِ رباعی مزید کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں

پہلی قسم میں ، ایک حرف زائد ہوتا ہے ذُو زَائد کہلاتا ہے۔

دوسری قسم میں دو حروف زائد ہوتے ہیں۔ ذُوزَائِدَیْنِ کہلاتا ہے۔

فعلِ رُبَاعِی ذُو زَائدٍ

یہ ذُو زَائدٍ وہ رُبَاعِی مَزِیْد ہے۔ جس کے مادّے پر ایک حَرْفِ زَائِد ہو۔ اس کے شروع میں تاء (ت) زائد ہوتی ہے۔ یہ باب تَفَعْلَلَ کہلاتا ہے۔ جیسے تَسَلْسَلَ اور تَذَبْذَبَ۔

یہاں یہ بات نوٹ کیجئے کہ یہاں پہلا حرف (ت) زائد ہے اور باقی (4) چار حُرُوفِ اصلیہ ہیں۔

فعلِ رُبَاعی ذُو زَائِدَیْنِ

یہ ذُو زَائِدَیْنِ وہ رُبَاعی مَزِیْد ہے ، جس کے مادّے پر دو حُرُوف زیادہ ہوتے ہوں۔ اس کے دو(2) باب ہیں۔

1۔ پہلا باب **إِفْعَنْلَلَ** ہے۔ مثلاً

إِحْرَنْجَمَ (جمع ہوا) حُرُوف اصلی ح ر ج م ہیں۔

یہاں یہ بات نوٹ کیجئے کہ حُرُوفِ زائدہ **إ** اور **ن** ہیں۔

2۔ دوسرا باب **إِفْعَلَلَّ** ہے۔

مثلاً إِقْشَعَرَّ (کانپ اٹھا) حُرُوفِ اصلی ق ش ع ر ہیں۔ یہاں یہ بات نوٹ کیجئے کہ حُرُوفِ زائدہ **إ** اور **ر** ہیں۔

خلاصہ

1۔ فِعْلِ رُبَاعِی میں ، چار حُرُوفِ اصلیہ کا ہونا ضروری ہے۔

2۔ فِعْلِ رُبَاعِی کے (4) ابواب ہیں۔

3۔ **پہلا باب**، رُبَاعی **مُجرَّد** سے فَعْلَلَ ہے۔ جیسے **وَسْوَسَ**

4۔ **دوسرا باب** ، رُبَاعِی **مزید** سے تَفَعْلَلَ ہے۔ جیسے تَذَبْذَبَ

5۔ **تیسرا باب** إِفْعَنْلَلَ ذُو زَائِدَین مزید سے ہے، جس میں دو حُرُوف زیادہ ہیں۔ جیسے **إِحْرَنْجَمَ**

6۔ **چوتھا باب**، إِفْعَلَلَّ ہے ، یہ بھی ذو زائِدین ہے۔ جیسے إِقْشَعَرَّ

رُبَاعِی مُجَرَّد کی قرآنی مثالیں

ز ح ز ح (دور رکھنا)

-1 ﴿ وَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ﴾ (آلِ عمران: 184)

اور جو شخص عذاب سے بچا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ کامیاب ہو گیا۔

اس مثال میں زُحْزِحَ ، فِعْلِ مَجْهُول ہے۔معروف زَحْزَحَ ہے۔

و س و س (بے فائدہ خیال)

وَسْوَسَ فعل ماضی ہے۔

-2 ﴿ فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ الشَّيْطَانُ ﴾ (طٰہٰ: 120)

" تو شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ کیا۔"

ل ء ل ء (موتی)

-3 ﴿ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ ﴾ (الرحمٰن: 22)

" ان دونوں سمندروں سے موتی نکلتے ہیں۔"

ق م ط ر (سخت)

-4 ﴿ عَبُوساً قَمْطَرِيراً ﴾ (الانسان: 10)

" (وہ دن) جو بہت سخت اور نہایت پریشانی والا ہو گا۔"

ق ط م ر (گٹھلی پر باریک جھلی)

قِطْمِیْر" — وہ سفید جھلی جو کھجور کی گٹھلی پر ہوتی ہے۔

5- ﴿ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴾ (فاطر:13)

"وہ ہستیاں جن کو تم پکارتے ہو گٹھلی پر باریک جھلی تک کی بھی مالک نہیں۔"

ع ب ق ر (نادر)

6- ﴿ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴾ (الرحمٰن:76)

اور نادر المثال، حسین و جمیل قالین

ش م ء ز (انقباض)

7- ﴿ اِشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ ﴾ (الزمر: 45)

ان کے دل مُنْقَبِض ہو جاتے ہیں۔ کڑھنے لگتے ہیں۔ (یہ مونث ہے)

ش ر ذ م (چھوٹی جماعت)

شِرْذِمَة = تھوڑی سی جماعت۔

8- ﴿ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴾ (الشعراء: 54)

یہ لوگ تھوڑی سی جماعت ہیں۔

س ر د ق (شامیانہ)

سُرَادِقُ فارسی سے مُعَرَّب ہے "بیت" "مُسَرْدَق"
شامیانے کی طرز کے بنائے گئے مکان کو کہتے ہیں۔

9- ﴿ وَأَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ﴾ (الکھف:29)

" جس کے شامیانے اُن کو گھیر رہے ہوں گے۔"

س ر ب ل (کپڑے)

اَلسِّرْبَالُ = کرتہ قمیض

10- ﴿ سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ ﴾ (ابراھیم:50)

"اُن کے لباس تارکول کے ہوں گے۔"

د م د م (ہلاک کرنا)

دَمْدَمَ فعل ماضی ہے۔

11- ﴿ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ ﴾ (الشمس:14)

چنانچہ اُن کے رب نے انہیں پیس کر رکھ دیا۔

د ر ہ م (سکے)

دِرْهَمٌ (چاندی کا سکہ) کی جمع دَرَاهِمُ ہے۔

12- ﴿ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ ﴾ (یوسف:20)

" اور اُن کو تھوڑی سی قیمت چند درہموں میں بیچ ڈالا۔"

ب ع ث ر (الٹنا پلٹنا)

13- ﴿ وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ﴾ (الانفطار:4)

"اور جب قبریں کھول دی جائیں گی۔"

یہ بُعْثِرَتْ فعل مجہول مونث ہے۔

ب ر ز خ (آڑ)

بَرْزَخ دو چیزوں کے درمیان حد فاصل - آڑ کو کہتے ہیں۔

14- ﴿ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ﴾ (الرحمٰن:20)

ان دونوں کے درمیان ایک آڑ ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے۔

ا ن م ل (پورے)

أَنْمُلَةٌ کی جمع أَنَامِلُ (انگلیوں کے پورے) ہے۔

15- ﴿ عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ﴾ (آل عمران:119)

"تم پر غصّے کے سبب اپنی انگلیوں کے پورے کاٹ کھاتے ہیں۔"

ا ص ب ع (انگلیاں)

إِصْبَع" انگلی کی جمع أَصَابِعُ ہے انگلیاں

16- ﴿ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ ﴾ (البقرة: 19)

وہ اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے ہیں۔

ق ش ع ر (کانپنا)

17- ﴿ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُهُمْ ﴾ (الزمر:23)

"اُن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔"

یہ تَقْشَعِرُّ فعل مضارع مونث ہے۔

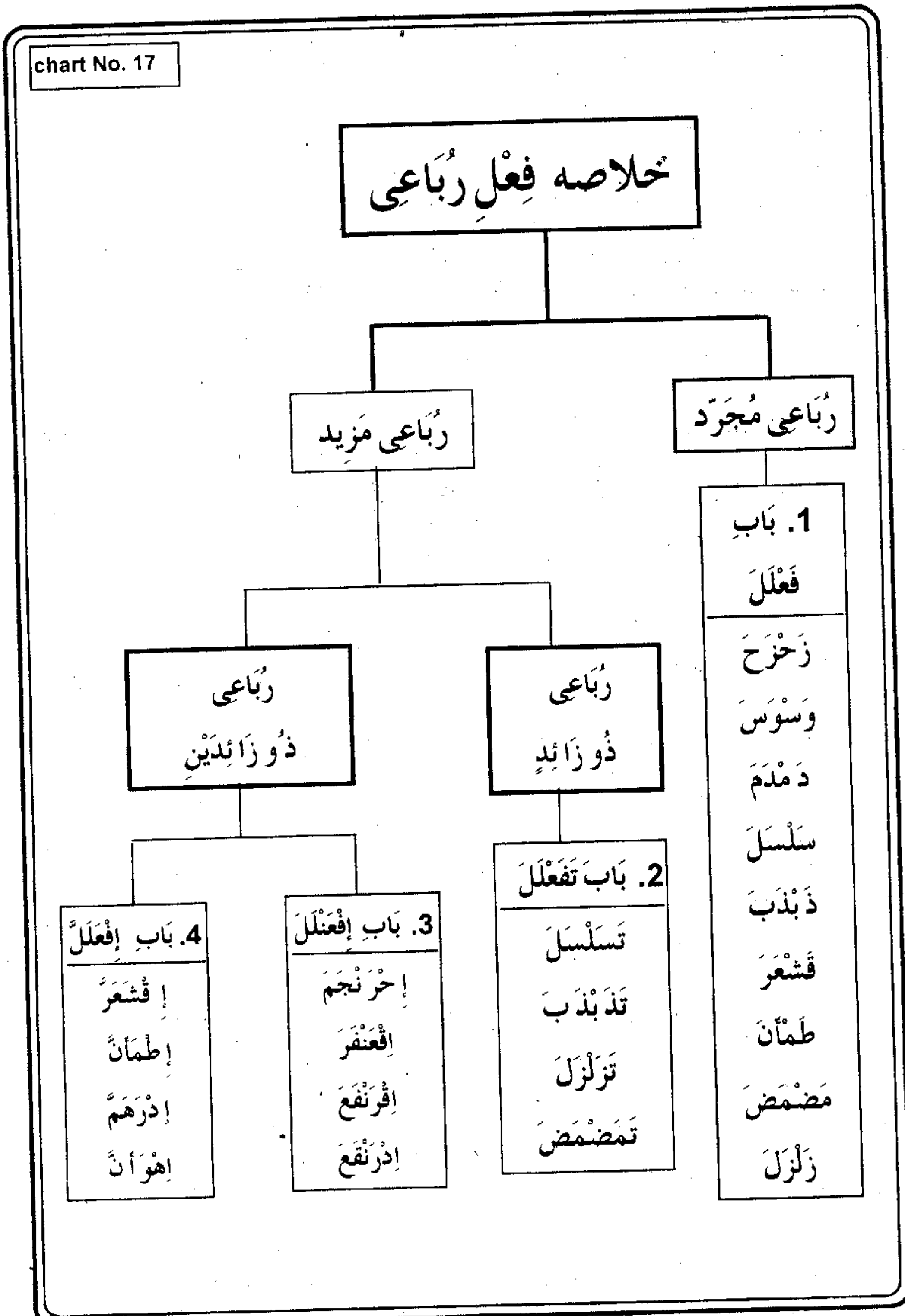

chart No. 17
خلاصہ فِعلِ رُباعی
رُباعی مُجرّد
رُباعی مزید
1. بابِ فَعْلَلَ
زَخْزَح
وَسْوَس
دَمْدَم
سَلْسَل
ذَبْذَب
قَشْعَر
طَمْأَن
مَضْمَض
زَلْزَل
رُباعی ذُو زائِد
رُباعی ذُو زائِدَیْن
2. باب تَفَعْلَل
تَسَلْسَل
تَذَبْذَب
تَزَلْزَل
تَمَضْمَض
3. بابِ اِفْعَنْلَل
اِحْرَنْجَم
اِقْعَنْفَر
اِقْرَنْفَع
اِدْرَنْقَع
4. بابِ اِفْعَلَلَّ
اِقْشَعَرَّ
اِطْمَأَنَّ
اِدْرَهَمَّ
اِهْوَأَنَّ

chart No. 18

خلاصہ ــــ فِعل کی قِسمیں

1. فِعْل (زمانے کے اعتبار سے)
- مَاضی
- مُضَارع
- اَمْر

2. فِعْل (فاعل کے ذکر کے اعتبار سے)
- مَعْرُوف — فَاعِل مذکور ہوتا ہے۔
- مجهول — فاعِل مذکور نہیں ہوتا ہے۔

3. فِعْل ضرورتِ مَفْعُول کے اعتبار
- لَازِم
- مُتَعَدِّی

4. فِعْل حُرُوفِ علّت کے اعتبار سے
- صَحِیح
- مُعْتَل

5. فِعْل ابواب کے اعتبار سے
- نَصَرَ
- ضَرَبَ
- سَمِعَ
- فَتَحَ
- کَرُمَ
- حَسِبَ

6. فِعْل حُرُوفِ مادّہ کی اعتبار سے
- ثُلَاثی
  - مُجَرَّد
  - مَزِید
- فِعْلِ رُبَاعی
  - مُجَرَّد
  - مَزِید
- خماسی — صرف اسم ہوتا ہے

بسم اللہِ الرحمٰن الرحیم

تُحفَۃُ الاِعراب

مولانا حمید الدین فراھیؒ نے ' نحو جدید کی اصول پر ' اعراب کے مسائل کو نہایت سلیس اور آسان پیرائے میں نظم کیا ہے۔ چونکہ ہم نے اس کتاب میں مولانا فراھیؒ کی کتاب "اِسباق النحو" کو بنیاد بنا کر قرآنی مثالوں اور دیگر تشریحات کا اضافہ کیا ہے اس لیے اس کتاب کے طلبہ کے لیے یہ نظم دلچسپی سے خالی نہ ہوگی۔

1- خطبہء کتاب

بعدِ تَسبِیحِ خالقِ اَکبَرْ — اور تسلیم فَخرِ جنّ و بَشر
پیش کش ہے یہ تحفۃُ الإعراب — تا کریں اس کو مُبتَدِی اَزبَر
قُدَمَاء کا تھا راستہ دُشوار — بیٹھ جاتا تھا راہرو تھک کر
راہ تاریک اور منزل دُور — اَور پھر' ہر قدم پہ اِک ٹھوکر
اب ہے اِعراب کی نئی تَعریف — اور ترتیبِ فنّ بَطرزِ دِگر
فِعل ' اِعراب سے ہوئے آزاد — اور عوامِل ہیں سارے شہر بَدَر
فنّ میں اَب کوئی پیچ و خم نہ رہا — را ہ مشکل رہی' نہ طُولِ سفر

2- تَعرِیفِ اِعراب

گرچہ اَبوابِ نَحوْ' اَور بھی ہیں — لیك اِعراب ہے مُقدَّم تر
ہے یہ تغیِیر آخِرِ اَسماء — اِسْم کا رُتبہ'جس سے آئے نظر

کثْرتِ مرتْبہ ہے، خاصہءِ اِسْم — فِعل و حرْف، اِس سے ہیں بَری یکسَر

3 - مَراتِبِ ثَلاثَہ ، اِسْم

رفْع ہے رُتبہء مَدارِ سُخَنْ — جس پہ ہے، گفتگو میں اَصْل نظَر
نَصْب ہے رُتبہ اُن زَوائِد کا — جو کہ بے واسطہ ،ملیں آ کر
جَر ہے، اُن زائدات کا رُتبہ — جو کہ ہوں ،حرفِ جرّ کے دَسْت نِگرَ
ہیں یہی تین، اِسْم کے رُتبے — رَفْع، پھر نَصْب، پھر ہے رُتْبہءِ جَر
نامِ اِعراب بھی ، یہی ہیں تین — تا علامت ہو، اَصْل شیء کی خبر

4- صُوَرِ مُخْتَلِفَہ ، اِعراب

گرچہ ہیں تین قِسم پر اِعراب — ہیں وہ چودہ ، بَاِختلافِ صُوَر
ءٌ ءً ءٍ ، پھر ءَان اور ءَیْن — ءُ و نَ اور ءِ یْنَ دیکھ لو، گِن کر
سات ہیں سب ثقیل، پر یہ خفیف — ہوں گے، آخر کی نون گرا دو گر
اَلْ سے ہوتے ہیں تین، پہلے خفیف — اور اضافت سے ،سب کے سب یکسر
یا عَلَمَ مُتَّصِفْ بِابنِ مُضَاف — بِعلَم جیسے عامِرُ بْنُ عُمَرَ

5– مواقع اِعراب مُخْتَلِفَہ

واحد اور جمْعِ کسْر میں اِعراب — ءٌ ، ءً ، ءٍ ہے رفْع و نَصْب و جرّ
ہے مُثَنّٰی میں ءَان صُورتِ رفْع — ءَیْن ہو گی وہ نَصْبِ و جرّ میں،مگر
رَفْع ہے ءُونَ نَصْب و جرّ ءِیْنَ — از برائے سلیم جمْعِ ذکر
ءٌ ہے رَفْعِ سلیمِ جَمْعِ اِناث — اور ءٍ اس کا نَصْب ہے اور جر

رفْع اور نصْب وجرّ ہے ءُ و ، ءَ ا ، ءِ ی — چند اِسموں میں ہوں مُضاف اگر
یعنی اَب ، اخ و حَمْ وھَنْ ، ذُو ، فَم — مِیم کو فَم کی ، حذْف کردو اگر
رفْع ہے غیرْ مُنْصرِف میں ءُ — اور ءَ ہے بحالِ نصْب و جرّ
مِثلِ بُشریٰ و یا مضاف بیَا — اِن پر اِعراب کا نہ ہو گا گُذر
مثلِ قاضٍ ، ھُدًی میں ہیں اِعراب — پر وہ تعلیل سے ہُوئے مُضمَر
مُصطَفَوْنَ ، بنیَّ کے بھی مِثل — یوں ہی ، تعلیل کے ہیں زیرِ اثر

6- اَقسامِ خمسہ ، غیر مُنْصَرِفْ

اَوّلاً غیر مُنْصَرِفْ ہے عَلَم — جب ہو بیگانہ ، جس طرح سَنْجَر
یا کہ آخر میں ۃ ہو جوں طَلْحَہ — یا مؤنّث ہو جس طرح سے سقَر
یا ہو آخر میں ءَ ان ، جُوں عثمان — یا بوَزْنِ فُعَل ہو ، جیسے عُمَر
یا کہ مَعْدِیکَرِب سی ہو ترکیب — یا ہو دراَصْل فِعل ، چون شَمَّر
ثانیاً وَصْف جبکہ ہو فَعْلان — اور مُؤنَّثْ ہو وزْن فَعْلیٰ پر
یا ھوافْعَلْ کہ اصْل میں ہو صِفَت — مثلاً اَحْمَد ، اَسْوَد و اَحْمَر
ثالثًا عَدْل جُون اُخَر و جُمَع — یا کُتَع اور بُتَع — بُصَع و سَحَر
اور اُحاد ہے یوں ہی تابہ عُشار — اور مَوْحَد ہے یوں ہی تا مَعْشَر
رابعًا منتھی الجموع کے وَزْن — اِن کے آخر میں ۃ نہ آئے اگر
جُوں قَوارِیر جمْعِ قارُورَہ — اور عَساکر جماعتِ عَسْکَر
خامِسًا جب زِیادہ آخرِ میں — الف و ھَمْزہ دونوں آئیں نظَر
مُنْصَرِف ہوں گے سب ، یہ جب ہوں مُضاف — یا ہو اَلْ اِن پہ یا ہو وزْنِ اَقْصَر

7- مُعْرَبَاتِ عَشَرَہ اَصْلِیَّہ ' مَرْفُوعَان

اِسْم مرفُوع دو ہیں' بے کم و بیش — مُسْتَنَد ایك' دوسرا ہے خبر

ہے مِثال اِن کی حَیدَر'' اَسَد'' — جس کے معنی ہیں شیر ہے حیْدَر

یا کہ الغُصْنُ یَانِعٌ'' ثَمرُہ — یعنی یہ شاخ ہے رسیدہ ثمر

یہ کہ اَلْخادِمَانِ مُخْتَصِمَانِ — یعنی دونوں جھگڑتے ہیں نوکر

یا کہ زَیْدُونَ حَاضِرُوْنَ ھُنَا — یعنی حاضر ہیں زید سب' یاں پر

8- منصوباتِ ستّہ

چھ ہیں مَنْصُوبات حال اور مَفعُول — ظَرْف و تَمْیِیز و عِلّت و مَصْدَر

جیسے اَلمَرْءُ سَائِرٌ'' عَجِلًا — ہے شُتَاباں یہ مَرْد' راہ سِپر

یا کہ اَلشَّیْخُ قَاطِعٌ'' شَجَرًا — یعنی بُوڑھا یہ کاٹتا ہے شجر

یا کہ زَیْدٌ'' مُسَبِّحٌ'' سَحَرًا — زَیْد ' تسبیح خواں ہے وقتِ سحر

یا کہ عِشْرُوْنَ خَادِمًا عِنْدِیْ — یعنی ہیں بیس' میرے یاں نوکر

یا کہ اَلطِّفْلُ مُطْرِقٌ'' خَجِلًا — شرم سے سر فگندہ ہے یہ پسر

یا کہ ذَا الْمَرءُ ذَاهِبٌ'' سِرًّا — جانے والا وہ مرد ہے' چُھپ کر

9- مَجْرُوران

دو ہیں مَجْرُور اك مُضاف اِلیہ — دوسرا حرفِ جرّ ' لگے جس پر

فِیْ' عَلیٰ' مِنْ' اِلیٰ' ل' عَنْ' حتّٰی — وَ' بِ' تَ' مُنْذُ' كَ ہیں حرفِ جرّ

جیسے بَیْتُ الرَّشِیْدِ فی جَبَلٍ — یَا عَلَیْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَطَر

یا کہ مِنّی اِلَی الحبیبِ سَلَام یا کہ مَالِی عَن الرَّقِیبِ مفر
یا کہ حتّٰی الْعِشَاءِ لی وَاللّٰہِ شُغْل" بِالْاُمُور مُنْذُ سَحَر
یا کہ بِاللّٰہِ ثُمَّ تَاللّٰہِ ما بدا المصر کَالسَّعِید بَشر

10- تَوَابِعِ خَمْسَه

پھر تابع ہے رُتْبَہءِ مَتْبُوع ایک پیرو ہے' دوسرا رَهْبَر
ہے وہ تاکید [1] و وصف [2] وعطف [3] و بَدَل [4] اور بیان [5] ، جو ہے ذکر بالاَ شْهَر

جیسے اَلعِلْمُ نَافِع" نَّافِع نیز اَلْقَوْمُ اَجْمَعُوْنَ مُضَر
یا أَخُو زَیْدِ ن الصَّغِیْرُ هُنَا یا کہ فِی الْبَیْتِ عَامِر" وَّ عُمَر
یا کہ صَحْبِی الثِّقَاتُ اَکْثَرُهُم یا کہ عِنْدِی اَبُو الشُّمَیلِ زُفَر

11– مُعْرَبَات خَمْسَه مُأَ وَّلَه

مُعْرَبَاتِ مُأَوَّلَه دَرَاصْل پانچ ہیں' جن میں نَصب ہے اکثَر
مُسْتَنَد [1] بَعدِ مُشَبَّهَاتُ الْفِعْل فعلِ کون [2] اور مَاولاَ کی خَبَر [3]

پھر مُنَادیٰ [4] ہے اور مُسْتَثْنیٰ [5] نکرہء مُسْتَنَد پہ لَا ہو اگر

پھر سَمَاعی ہیں چند مَنصُوبات جو حقیقت میں حَذْف کے ہیں صُوَر

12– مُسْتَنَد بَعدِ مُشَبَّهَاتُ الْفِعْل

اِنَّ ، اَنَّ ، کَاَنَّ ، لٰکِنَّ ، یا کہ لَیْتَ ، لَعَلَّ آئیں اگر
مُسْتَنَد پر تو ہو گا وہ مَنصُوب پر نہ ہو گا خَبَر پہ اِن کا اَثَر

جیسے اِنَّ الْمَسِیحَ اِنسان" یعنی سچ ہے ' کہ ہے مَسِیح بَشَر
یا لَعَلَّ الأَخِیْن صَیَّادَان ہیں شکاری یہ دونوں' بھائی مگر
یا کہ لَیتَ البَنِین مُصطَلِحُونَ کاش کہ ہوتے' صُلْح جُو یہ پِسَر

13- خبرِ افعال کوْن وما ولَا

کَانَ اور صَارَ ' اَصبَحَ ' اَضْحٰی ظَلَّ ' اَمْسٰی وَ بَاتَ نیز دِگر
مِثْلِ مَاانْفَكَّ ' مَا بَرِحَ ' مَا زَالَ مَافتی ' لَیسَ ' مَا ولَا کی خبر
ہو گی منصوب کیونکہ یہ اَخبار ہیں مَفَاعِیلِ ' پیشِ اَہْلِ نَظر
مثلاً کَانَ خالد" فَهِمًا یا کہ صَارَ السَّعِیدُ مِثل عُمَرَ

14- مُنَادیٰ و مُتَعَجّب مِنْه' و مُسْتَغَاثُ و مَنْدُوب

ہو مُنادیٰ مُضَاف یا نَکِرَہ نَصْب دو ' جیسے یَا اَبَا جَعْفَر
ورنہ مَبْنی ہے بَر علامتِ رَفْع جیسے یَازَیْدُ ' اَیُّهَا الْعَسْکَر
پر عَلَمْ مُتَّصِفْ بِابْنِ مُضَاف بِعِلْمٍ یا مضاف بعد الکَرّ
یعنی یَا سَعْدُ سَعْدَ الْاَوْس کے مِثْل اور یونہی یَامُسَاوِرُ بن حَجَرَ
مثل یُا زَیدُ گرچہ ہیں مَبْنی لیك اِن میں رَوا ہے نیز زَبَر

لَ عَجَب یا کہ اِستِغَا ثَه کی ہو منادیٰ پہ تو ضَرور ہے جَرّ
جیسے یَا لَلْرَّشِیدِ یَا لَلْمَاءِ یَا لَاَصْحَابنَا وَ یَا لَلْبَشَر
یَا غُلَامِیْ کے مَثَل میں ہے رَوا یَا غُلَامَا وَ یَا غُلَامُ دِگر

واسعیدُ و وا سعیدًا نیز — وا سعیداہ نُدبہ کے ہیں صُوَر
ھائے نُدبہ کو لاؤ آخر میں — کیونکہ ہے وقف، ناگزیر اِس پر
جیسے وا مُطعِمَ المَساکیناہ — نہ کہ واعمّتاہ اُمَّ زُفَر

15- توابعِ مُنادیٰ

جب مُنادیٰ ہو مُوردِ اِعراب — ہو گا تابع بھی، اِس کی صُورت پر
پر مُنادیٰ ہو جب کہ خود مبنی — اِس کے تابع کے مختلف ہیں صُوَر
عطف بے ال بدل ہو یا ہو مُضاف — یہ اِضافت ہو معنویّہ مگر
مستقل کا سا، اِن سے ہو گا سلُوك — جیسے یا زیدُ بشرُ وابنَ عُمر
مَا سوا میں ہے نصب و رفع روا — جیسے یا خالدُ الشّدیدُ الکرّ

16- مُستثنیٰ

اَز قبیلِ بدل ہے مُستثنیٰ — چند شکلیں ہیں، خارج اِس سے مگر
قولِ مُثبت سے گر ہو مُستثنیٰ — یا مُقدَّم یا ہو غیر اگر
نصب واجب ہے لیك مُستثنیٰ — منہٗ کا ذِکر آئے اور اُس پر
قولِ منفی ہو تو، روا ہے نصب — بدلیّت اگرچہ ہے بہتر
جیسے مَا فی جوارِ نَا اِلّا — حامدٌ وّ السّعیدُ و ابنُ عُمر
یا کہ اَلجُندُ ذاھبٌ اِلّا — خالدًا و امرئین مِنْ عسکر
یا کہ مافی رِجالِکُم اِلّا — جندلًا ذُوْ شُجاعةٍ وّ غیر

یا کہ لَا عَیْبَ فِی اَخِیْ اِلَّا طَلَبًا للعُلٰے وَ طُوْلَ سَهَر
یا کہ لَا عَیبَ فِیْهِم اِلاَّ نَومَهُمْ فِی الشِّتَاءِ بَعدَ سَحَر
غیر ہو گا بَحالِ مُسْتَشْنٰی جیسے هُم ْ ذَاهِبُونَ غَیْرَ عُمَر

17– مُسْتَنَدْ بَعْدِ لَاءِ نَفْیِ عُموم

مُسْتَنَد بَعْدِ لَاءِ نَفیِ عُموم نکرہء مُتَّصِلْ ہو مُفْرَد گرَ
ہو گا مَبْنِی وہ بَر علامت نصْب بَر مثال ثَمَانِیَةَ عَشَر
مثلاً لاَ غُلَامَ لِلْهَادِیْ یا کہ لَا جاریاتِ لِابْنِ عُمَر
یا کہ لَا شَاهِدِیْنِ لِلدَّعْوٰی یا کہ لَا نَاصِرِیْنَ لِلْمُضْطَر
غیر مُفْرَد کو نَصْب دو لیکن مُنْفَصِل یا کہ مَعرفه هواگر
رَفْع دو اور رَفْع میں ہے ضَرور دوسرا مُسْتَنَد بَلائیے دِگر
جیسے لَا نَاصِرًا لَّهٗ عِنْدِی یا کہ لَا طَالِبًا هُدًی مُغْتَر
یا کہ لَا لِی اَبٌ" وَلَا اُمٌّ" یا کہ لَا هَاشِمٌ" وَلَا جعْفَر

18– تَوَابِعِ مُسْتَنَد مَبْنِی بَعْدِ لَا

عَطْفِ مَبْنِی پہ ہو یہ لاَ تو رَوَا ہے بَنا اور رَفْع دونوں پَر
جیسے لَا نَاصِرٌ" وَّ لَا اخَ لِیْ یا کہ لَا تُرسَ لِیْ وَلَا مِغفَر
ہے بناء، رَفْع و نَصْب سَب جائز مُتَّصِل وَصْفْ ، مُنْفَرِد ہو اَگر
جیسے لَا ماءَ عَذْبَ فِی بَحْرٍ یا کہ لَامَاءَ بَارِداً فِی الْبَرِّ
مُنْفَصِل وَصْف و عَطْفِ لا کے بغیر نَصْب یا رَفْع آئے گا اِن پَر
جیسے لَا مَرءَ فِیهِمْ هَرِمًا" یا کہ لَا زَوْجَ وَابْنَةً" لَزُفَر

19- نَصْب بر حَذْف

نَصْب بر حَذْف دس ہیں اَمْر[1] و دُعا[2] — وَصْف[3] و تَنْبِیہ[4] وَ حصْر[5] بِالْمَصْدَر

عطفِ[6] صُحْبَہ، اِجَابَہ[7]، اِسْتِنْکَار[8] — شَرط[9] و توضیحِ[10] جُمْلَھائے خَبَر

مثل صَبْرًا عَلیٰ الاذٰی صَبْرا — یا کہ سَقبًا لِذَالِكَ الْمَعْشَر

یا کہ هُمْ رُفْقَتِیْ اُوْلِی الأَبْصَارِ — وَالطَّرقَ الطَّرِيقَ يا أَعْوَر

اِنَّمَا هٰؤُلَاءِ سَيرًا سير — یا کہ مَانَتْ وَ اَبَا مَعْمَر

یا کہ لَبَّيْكَ رَبِّ وَ سَعْدَيْكَ — یا اَلْهَوْءُ او انت فَضِوُ كِبر

يَا لِكُلٍّ عَلَیَّ السَّوَآءِ نَصِيب" — فِيه ، اِنْ ذَا غِنًى وَ اِنْ مُعْتَر

یا کہ اللّٰهُ رَبُّنَا الرَّحمٰن — دعوةَ الحَقِّ مِنْ لِّسَانِ فِطَر

اور بھی چند ہیں مَصَادِر خاص — مِثْل سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَكْبَر

یَا اِلٰهی یہ تُحفَہ ہو مَقْبُول

ہے دُعائے فَراھِیِّ مُضْطَر

انگریزی مترادفات

کسی بھی زبان کو سیکھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ خود اس زبان کے مزاج سے کلی واقفیت حاصل کی جائے۔ مترادفات کے استعمال سے اس بات کا اندیشہ لگا رہتا ہے کہ کہیں آدمی انگریزی میں سوچ کر عربی بولنے اور لکھنے کی کوشش نہ کرے۔ اس لیے اس ناچیز کی یہ رائے ہے کہ انگریزی مترادفات کا (جو بہت کم صورتوں میں سوفیصد مترادف ہوتے ہیں) کم سے کم استعمال کیا جائے اور وہ بھی وہیں جہاں انگریزی داں طالب علم کے لیے ابتدائی مراحل میں نا گزیر ہو۔

متفرق

The Conjugation	الصرف
The Syntax	النّحو
The Inflection or The Conjugaion	تصریف
The Derivation	الإشتقاقُ
The Science of Derivation	علم الإ شتقاق
The Derivations , The Derived	مُشْتَقّات
The Gender	تذکیر و تانیث (جنس)
Masculine	مذکر
Feminine	مؤنث
Form	صیغه
Word	کلمه

Word	مفرد
The Noun	إسم
The Verb	فعل
The Letter, The Particle	حرف
Compound	مرکب
The Subject , The Primate	مبتداء
The Predicate	خَبَر
The Nominal Sentence	جملهٔ اسمية
The Verbal Sentence	جملهٔ فعليه
Active	معروف
Passive	مجهول
Positive	مثبت
Negative	منفی
Empirical	سماعی
Methodical	قیاسی
The Feminine by usage	المؤنثُ السماعیُ
The Declensions of Noun , The Signs of Noun at the end	إعراب
The Supposed Declensions	إعرابِ تقدیری
The Position of Noun in a sentence.	اعرابی حالت

The sign of Noun showing its position	التشْكِيلُ
The Nominative Case, Regularity,	حالتِ رَفعی
The Accusative Case, Openness,	حالت نصبی
The Genitive Case	حالتِ جری
The Vowel	حَرَکت
The Vowels	حَرَکاَت
The Short Vowel U	ضَمَّة" (پیش)
The Short Vowel I	کَسْرَة" (زیر)
The Short Vowel A	فَتْحَة" (زبر)
The Long Vowel A	اَلِف"
The Long Vowel I	یاء"
The Long Vowel U	واء"
The Vowelless	ساکِن"
The Doubling Sign	تَشْدِید"
The Lengthening Sign	مَدَّة"
The Nunation, The Modulation	تنوین
The Measure	وزن
The Measured	موزون
Measures of Words	اوزان کلمات
The Citerion	میزان

Exercise	مشق ، تمرین
Root	مادّہ
Singular	واحد ، مفرد
The Duel	تثنیة ، مثنی
Number	واحد جمع ,
Plural	جمع
Hallow	أجوف
Trilateral	ثُلاثی
Quadrilateral	رُباعی
Primate, Denuded , Abstract	مجرد
Interdiction	نهی
Emphatic	مؤکّد

اسم

The Noun	اسم
The Definite Noun,	اسمِ معرفه
The Indefinite Noun , or Common Noun	اسمِ نکره
The Proper Noun	اسمُ علمٍ
The Subject	فاعِل
The Object	مفعول

The Agent Noun, The Subject	اسمُ فاعل
The Patient Noun , The Object	اسمُ مفعول
The Pro- Agent	اسم نائب الفاعل
The Infinitive, The Noun of Origin	اسمِ مصدر
The Prescribed Noun The Qualified Noun	اسمِ موصوف ، اسمِ منعوت
The Adjective, The Qualificative Noun	اسمِ صفت یا اسمِ نعت
The Noun of Preference,	اسمِ تفضیل
The Adjective of Superiority	اسمِ أفعلُ الصِّفه
The Superlative Noun	اسمِ مُبَالَغَةٌ
The Noun of Instrument	اسمُ آلةٍ
The Adverb of Time, Circumstantial of Time	اسمِ ظرفِ زمان
The Adverb of Place, Circumstantial of Place	اسمِ ظرفِ مکان
The Demonstrated Noun	اسمِ مشارٌ إليه
The Demonstrative Noun	اسمِ اشاره
The Near Demonstrative Noun	اسمِ اشاره قریب
The Distant or Remote Demonstrative Noun	اسمِ إشاره بعید
The Conjunctive Noun	اسمِ موصول
The Interrogative Noun	اسمِ استفهام
Personal Pronouns	اسمِ ضمائر

The Pronoun	اسمِ ضمیر
The Prominent Pronoun	اسمِ ضمیر "بارز"
The Apparent Pronoun	اسمِ ضمیر"ظاھر"
Latent Pronoun	اسم ضمیر "مستتر"
The Connected Pronoun	اسمِ ضمیر "متصل"
The Detached Pronoun	اسمِ ضمیر غیر متصل
The Inert Noun	اسم جامد
The Derived Noun	اسم مشتق
The Singular Noun	اسم واحد
The Duel Noun	اسمِ مثنّٰی
The Plural Noun	اسمِ جمع
Noun with Shortened Ending	اسم" مقصور" (لیلٰی)
Noun with Extended Ending	اسم" ممدود" (اسمآء)
Noun with Curtailed Ending	اسم" منقوص" (قاضٍ)
The Miniature Alif	الف مقصورہ (لیلٰی)
Noun of Genus	اِسمُ جنسٍ
Noun of One Act	اسم مرّۃٍ
Noun of Exclusion	اسمِ استثناء"
The Excluded Noun	اسمِ مُستثنٰی
The Plural Noun from which Exclusion is made	اسمِ مستثنٰی منہ

The Person being called	اسمِ منادیٰ
The Called Euphonic Noun	اسمِ منادی مُرَخَّم"
The Augmented Noun	اسمُ مزیدِ
First Annexing Noun, Construct Noun	اسمِ مضاف
Second Annexed Noun, Genitive Noun	اسم مضاف الیہ
The Annexed Comosite, The Relative Compound, The Construct State	مرکبِ اضافی
The Adjective Compound or The Adjective Phrase	مرکبِ توصیفی
The Conjunctional Compound	مرکبِ عطفی
The Plural Noun	اسم جمع
The Intact Plural Noun	اسم جمع سالم
The Intact Feminine Plural Noun	اسمِ جمع مؤنث سالم
The Broken Plural Noun	اسمِ جمع مُکَسَّر
The Declinable Noun	اسمِ مُعْرَبْ
The Indeclinable Noun, The Structured Noun,	اسمِ مَبْنی
Fully Declinable Noun	اسم منصرف
Partially Declinable Noun , The Diptote	اسم" غیرمُنصرف"

فعل

Verb	فعل
Perfect or Past Tense Verb	فعلِ ماضی
Present Tense Verb	فعل حال
Imperfect Tense Verb	فعل مضارع
The Imperative	امرو نهی
The Imperative Affirmative Verb	فعلِ أمر
The Negative Command	فعلِ نهی
The Active Verb	فعلِ معروف
The Passive Verb, The Ignored Verb	فعلِ مجهول
The Intransitive Verb	فعل لازم
The Transitive Verb, The Stem	فعل مُتعدی
The Trilateral Verb	فعلِ ثُلاثی
The Quadri-lateral Verb	فعلِ رُباعی
The Abstract Verb	فعلِ مجرد
Augmented Verb, Intensive Verb	فعلِ مزید فیه

The Primate Tri-lateral Verb The Abstract Tri-lateral Verb,	فعلِ ثلاثی مجرد
The Excessive Trilateral Verb	فعلِ ثلاثی مزید فیہ
The Primate Quadrilateral Verb	فعل رباعی مجرد
The Excessive Quadri-lateral Verb	فعلِ رباعی مزید فیہ
The Defective Verb	فعلِ ناقص (معنوی)
The Complete Verb	فعلِ تام
The Defective Verb	فعلِ معتلّ
The Modal Verb	فعلِ مثال
The Hollow Verb	فعلِ اجوف
The Deficient Verb	فعلِ ناقص (لفظی)
The Doubled Verb	فعلِ مضاعَف
A Verb with a Hamzah	فعلِ مہموز
Compound Deficient Verb	فعلِ لفیف
Deficient Verb with Detached Vowels	فعلِ لفیف مفروق
Deficient Verb with Attached Vowels	فعلِ لفیف مقرون

Past Continuous Tense Verb	فعلِ ماضی استمراری
Present Perfect Tense Verb	فعلِ ماضی قریب
Verb with Regular Ending	فعلِ مضارع معروف
verb with Light Ending	فعلِ مضارع خفیف(منصوب)
verb with Lighter Ending	فعلِ مضارع أخَفّ(مجزوم)
Verb with Heavy Ending	فعلِ مضارع ثقیل
Verb with Heavier Ending	فعلِ مضارع أثقل
Confirmation , Stress	توکید
Stress of Verbs	توکید الأفعال
Confirmed Verb	فعلِ مؤکَّد
Defective Verb (In Meaning)	فعلِ ناقص معنوی
Physically Deficient Verb , Verb Ending with a Vowel	فعلِ ناقص لفظی

حُرُوف

Letter, Particle	حرف
The Alphabet	حروفِ تَهَجّی
The Sound Letters	حروف صحیح
The Defective Leters	حروفِ علّت
The Lunar Letters	حروف قیمریه
The Solar Letters	حروف شمسیه
The Definite Ar ticle	ال (لام تعریف)
The Letter of Negation, Particle of Negation	حرفُ نفی
The Letters of Negative Command, The Letter of interdiction	حروف نهی
The Letter of reduction, The Preposition	حرفُ جرّ
The Conjunctions, Letter of Attraction	حرفُ عطف
Letter of Condition	حرفُ شرطٍ
Letter of Similitude	حرفُ تشبیه
Letter of Confirmation	حرفُ توکیدٍ
Letter of Authenticity	حرفُ تحقیق
Letter of Exclusion	حرفُ استثناءِ
Letter of Wish	حرفُ تمنٍّ

Letter of Premonition	حرفُ تنبیہ
Letter of Rejection	حرفُ رَدْعٍ
The Radical Letters, The Root Letters	حروفِ أصْلِیَّہ
Letters of Augmentation, Additional Letters	حروف زائدہ
The Vocative Particle, The Vocative Letter The Letter of Call	حرفُ نِداء
The Letter of Lamentation	حرفُ نُدْبَۃٍ
The Letter of Solicitation	حرفُ تَرَجّ
Letter of Astonishment	حرفُ تعَجُّبٍ
Letter of Causality	حرفُ تعلیل
Letter of Paucity	حرفُ تقلیل
Sound Letter	حرفُ صحیح
Extended Letter	حرفُ مدّ
Letter Similar to the Verb	حرف مشبہ بفعلٍ
Letter of Annulment	حرف ناسخ
Letters of Elision	حروفِ جازمہ
Letters of Opening	حروف ناصبہ
Letters of Confirmation	حروف توکید

BIBLIOGRAPHY کتابیات

1- اسباق النحو .حمید الدین فراھیؒ

2- اسباق النحو مولانا خالد مسعود مدظلہ العالی

3- تعلیم النحو مولانا محمد ایوب اصلاحی مدظلہ العالی

4- معلم الانشاء .....مولانا عبد الماجد ندویؒ ، مولانا محمد رابع حسنی ندویؒ

5- النحو الواضح.....علی الجارم وعلامہ مصطفیٰ امین

6- تمرین الصرف.....مولانا معین الدین ندویؒ

7- تمرین النحو.......محمد مصطفیٰ ندویؒ

8- المجم المفھرس لألفاظ القرآن الکریم ..علامہ محمد فواد عبد الباقیؒ

9- ھدیہ صغیر شرح نحو میر.............مولانا اصغر علیؒ

10- مذکرات فی النحو و الصرف الاسلامیہ بالمدینۃ المنورۃ

11- عزیز المبتدی.................خواجہ محمد عزیز اللہ غوری

12- قواعد اللغۃ العربیۃ للمبتدئین.....منی السباعی

13- عربی کا معلم..................عبد الستار خانؒ

14- منھاج العربیہ..................مولانا سید نبی حیدر آبادیؒ

15- علم النحو......................مشتاق احمد چرتھاولی

16- فروغِ قرآن......................فروغ احمد مدظلہ العالی

17- معجم تصریف الافعال العربیہ.......انطوان الدحداح

18- آسان عربی......................مولانا محمد بشیر ایم۔اے

19- قلمی مسودات....................مولانا عبد القدیر اصلاحی مدظلہ

Chart No. 19

اِسْم کی قسمیں (اِعرابی حالت کے اعتبار سے)
مُعْرَبات اِصلِیّہ کُل 10 ہیں

مَرْفُوع" (2)

رفع کی علامتیں

دو پیش ، ایک پیش

آن ، اون

آت" ، آتُ

جیسا مبتداء

ویسی خبر

مُبْتَدَأ"

(واحد) الکتابُ

الطالبةُ"

(مثنی) الکتابان

الطالِبَتان

(جمع) المسلمُونَ

المسلماتُ

خَبَرْ"

مُفید"

مُجتهدَة"

مُفیدان

مُجتهدَتان

صالحُونَ

صالحات"

مَنْصُوب" (6)

اگلے صفحے پر

مَجْرُور" (2)

In direct

دو واسطے : مضاف اور حرف جر

جر کی علامتیں

ایك زیر ، دو زیر ،

اَینِ ، اِینَ ، آتِ ، آتٍ

1- مضاف : خفیف

a- حذفِ نون

b- حذفِ صوتِ نون

2- مضاف الیه: مجرور

حرفِ جار کے بعد آنے والا اسم

لِلّٰهِ ، مِنْ خَوفٍ

فی یومَین ، علیٰ طَائفتَین

علیَ المُسلِمینَ

فِی السَّماوات

مُضَاف إلیه

کتابُ زیدٍ ، کتابا زیدٍ

(مثنیٰ) مسلما مدینةٍ

ربُّ المَشرِقَین

مدینةُ المسلمِینَ

(جمع) مسلمو مدینةٍ

نُورُ السماواتِ

Chart No. 20

مَنْصُوبَاتِ اَصْلِیہ (6)

Six Direct Insertions چھ بِلا واسطہ اضافے

نصب کی علامتیں: دوزبر ، ایک زبر ، اَینِ ، اَینَ ، اِینَ ، آتٍ ، آتِ

مَفْعُول بِہٖ

الارضَ مہاداً
الحبالَ اوتاداً
نومکم سُباتاً
النّہارَ معاشاً
الليلَ لباساً

(مثنی) عَینَین
شَفَتَین

(جمع) مسلمِینَ
مؤمنِینَ

خَلَقَ السماواتِ
سماواتٍ

ظَرْف

زَمَان

یوماً
الیومَ
یَومَین
الایامَ

عشاءً
بکرةً
اَصیلاً

مَکَان

فوقَ
تَحتَ
عِندَ
اَمَامَ
بَعْدَ
خَلْفَ
مقاعِدَ

تَمییز

زِدنی علماً
اَشدُّ حراً
اکثرُ مالاً
عشرةَ عیناً
مثقالَ ذرةٍ خیراً
مثقالَ ذرة شراً
فزادوهم رَهَقاً
اَحْسَنُ قَولاً
اَشَدُّ وَطأً
اَقْوَمُ قیلاً

مَفعُول مُطْلَق

سَلِموا تسلیماً
رتّل ترتیلاً
لا تُبَذّر تَبْذیراً
كَلَّمَ تكليماً
دمَّرنا ها تدْمیراً
فاصبر صَبراً
يُخرِجُكم اِخراجاً
مَكَروا مَكراً
تَبَتَّلْ اليهِ تَبْتِيلاً
وَاهجُرْهُم هَجْراً

حَال

جالساً	راکباً	نا ئماً
جالسةً	قیاماً	نا ئِمین
جالسَین	قعوداً	نا ئمینَ
جالسِینَ		نائماتٍ

عِلّت

انتقاماً	خوفاً	ابتغاءً
حَسَداً	طَمَعاً	اِکراماً
جزاءً	غَضْبَانَ	اَدَباً
حَزَناً	اَسِفاً	

Chart No. 21

اِسْم کی اِعرابی حالتیں - ایک نظر میں

عدد اور جنس کے اعتبار سے	مختلف حالتوں میں اعراب کی صورتیں		
اسم کی نوعیت	رَفْعَ	نَصْب	جَرّ
1۔ اِسْمِ وَاحِدْ	طِفْلٌ	طِفْلاً	طِفْلٍ
2۔ اِسْم جَمع مُکَسَّر	أطْفَالٌ	أطْفَالاً	أطْفَال
3۔ جمع مؤنّث سالم	مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٍ
4۔ جمع مذکر سالم	مُسْلِمُونَ (اُونَ)	مُسْلِمِیْنَ (اِیْنَ)	مُسْلِمِینَ (اِیْنَ)
5۔ اِسْمِ مُثَنّٰی	مُسْلِمَانِ (آنِ)	مُسْلِمَیْنِ (اَیْنِ)	مُسْلِمَیْنِ (أَیْنِ)
6۔ اِسْمِ غیر مُنْصَرِف	إبْرَاهِیْمُ	إبْرَاهِیْمَ	إبْرَاهِیْمَ

اِعرَاب: 1۔ ایک پیش ، دوپیش ، 'آتٌ' 'اُونَ' اور 'آن' رفْع کی علامتیں ہیں۔

2۔ ایک زَبَر ، دوزَبَر ، 'آتٍ' 'اِیْنَ' اور 'أَیْنِ' نصَب کی علامتیں ہیں۔

3۔ ایک زیر ، دوزیر ، 'آتٍ' 'اِیْنَ' اور 'أَیْنِ' جَرّ کی علامتیں ہیں۔

نوٹ: آخری چار صورتوں میں اسم کی 'نَصْبِی حالت' اور 'جرّی حالت' بالکل ایک جیسی ہے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ایسی صورت میں یہ کیسے جانا جائے کہ یہ نَصْبِی حالت ہے یا جرّی حالت ؟ تو اس کا سیدھا اور آسان جواب یہ ہے اگر وہ 'بلاواسطہ' آئے تو 'نصبی حالت' ہوگی اور اگر 'بالواسطہ' آئے تو جرّی حالت ہوگی۔ آن ، أَیْنِ ، اُونَ ، اِینَ ' حرفی اِعراب ' کہلاتے ہیں۔

تیسرا ایڈیشن

الفوز اکیڈمی کی مطبوعات

توحید کی مختلف قسموں کو سمجھنے کے لئے ایک مفید کتاب

توحید اور شرک

مرتبہ : محمد خان منہاس

توحیدِ ذات ، توحیدِ صفات ، توحیدِ ربوبیت ، توحیدِ الوہیت
توحیدِ استعاذہ ، توحیدِ علم ، توحیدِ اختیار ، توحیدِ حاکمیت تشریعی توحید

صفحات : 80 | قیمت : 30 روپے

تیسرا ایڈیشن

پیغمبری اور کارِ پیغمبری کو سمجھنے کے لئے ایک مفید کتاب

رِسالت

مرتبہ : محمد خان منہاس

☆ رسول اور غیر رسول کا فرق ☆ رسولوں کی دعوت کے مشترکہ نکات
☆ عصمتِ انبیاء ☆ رسالتِ محمدی ﷺ کی خصوصیات

صفحات : 62 | قیمت : 30 روپے

حدیث فہمی میں اضافے کے لئے ایک فنی کتاب

آسان اُصولِ حدیث (زیرِ طبع)

مرتب: خلیل الرحمٰن چشتی

اس کتاب کی خصوصیات

علمِ حدیث کی مشکل اصطلاحات کی آسان تشریح
صحیح، حسن، اور ضعیف احادیث کی مثالیں
مشہور محدثین اور علمائے حدیث کا تعارف
کتبِ حدیث کا تعارف
راویوں کی درجہ بندی
جھوٹی حدیثوں کے گھڑے جانے کے اسباب
جھوٹی حدیثوں کی مثالیں
علمِ درایت
مختلف سندوں کے سلسلوں پر مبنی چارٹس (Charts)

الفوز اکیڈمی اسلام آباد

مؤثرِ ابلاغ

مرتب : محمد خان منہاس

اس کتاب کی خصوصیات

- مؤثر ابلاغ کے بنیادی لوازمات
- مؤثر ابلاغ کے مراحل
- پیغام رسانی۔ شخصیت و کردار
- مؤثر ابلاغ کی خصوصیات
- ابلاغ کے مؤثر اور غیر مؤثر بنانے والے عوامل

صفحات: 40	قیمت : 20 روپے

الفوز اکیڈمی اسلام آباد

یاد داشتیں

یاد داشتیں

فہم قرآن میں اضافے کے لئے ایک فنی کتاب

مولانا حمید الدین فراہیؒ کی کتاب اسباق النحو کی بنیاد پر
عربی کے قواعد کو ذہن نشین کرانے کی ایک جدید کوشش

اس کتاب کی خصوصیات

- عربی زبان کے قواعد، آسان اور سلیس زبان میں
- مثالوں کی تحلیل اور تجزیہ Solved Problems & Solutions
- مشقیں (یہ کتاب ایک Work Book بھی ہے۔)
- قرآنی مثالیں اور قرآنی مشقیں
- اسباق کے اختتام پر خلاصہ
- دو رنگوں کا استعمال
- Tables & Charts

الفوز اکیڈمی ، اسلام آباد

Al- Fawz Academy
317, Street 16,
F - 10/2, Islamabad.

317, سٹریٹ 16
ایف 10/2، اسلام آباد

Tel # 051-2251933, Fax # 051-2254139
E-mail: chishti@apollo.net.pk